فرشتے ہی فرشتے

تالیف

فضیلۃ الامام الشیخ العلامہ

الاستاذ محمد فیض احمد اویسی رحمہ اللہ

المتوفی ۲۰۱۰ء/۱۴۳۱ھ

تحقیق و تخریج

فضیلۃ الاستاذ

ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

دار البیان ڈیفنس، کراچی

Encyclopedia of Angels

فرشتے ہی فرشتے

"تالیف"

فضیلة الامام الشیخ العلامة

الاستاذ محمد فیض احمد اویسی رحمہ اللہ

المتوفی ۲۰۱۰ء/۱۴۳۱ھ

"تحقیق وتخریج"

الاستاذ **ابو محمد اعجاز احمد** حفظہ اللہ

دار البیان

للطباعة والنشر والتوزیع

نام کتاب	:	**فرشتے ہی فرشتے**
تالیف	:	**فضیلۃ الامام الاستاذ محمد فیض احمد اویسی رحمہ اللہ**
تحقیق وتخریج	:	**فضیلۃ الاستاذ ابومحمد اعجاز احمد حفظہ اللہ**
حسن خیال	:	ڈاکٹر حبیب الرحمٰن (پی،ایچ،ڈی،یونیورسٹی آف کراچی)
پروف ریڈنگ	:	علامہ حامد علی علیمی (لکچرار،گورنمنٹ کالج،ناظم آباد نمبر۴،کراچی)
اشاعت اوّل	:	جنوری 2011ء/صفر المظفر 1432ھ [بزم اویسیہ،کراچی]
اشاعت دوئم	:	جون 2013ء/ بمطابق رجب المرجب 1434ھ
تعداد صفحات	:	512
قیمت	:	-----

دار البیان

للطباعة والنشر والتوزيع

جامعہ مسجد ''سکینہ سلطان''

ڈیفنس،فیز viii،خیابانِ شاہین،کراچی،پاکستان

E-mail : darulbayan@hotmail.com

contact : 0321.2166548

شرف انتساب

سرزمین پاکستان میں احادیث مصطفیٰ ﷺ کی شمع روشن کرنے والی

شخصیت کے نام

جن کا فیضان آج بھی خورشید دبستانِ علمی ہے۔

یعنی

شیخ القرآن والحدیث، قدوۃ الانام، مرجع العلماء

عاشق محبوب خدا، استاذ الاساتذہ، سلطان المدرسین

محدث اعظم پاکستان

ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ الرحمہ

جن کے سلسلۂ تلمذ کا فیضان ملک پاکستان بلکہ دنیا بھر کے گوشے گوشے میں

قال اللہ جل جلالہ **و قال رسول اللہ** ﷺ کی صدائیں بلند کر رہا ہے۔

﴿طالب نگاہ وکرم﴾

یک از گدائے **''خیر التابعین''** سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ

اعجاز احمد بن بشیر احمد بن محمد شفیع

غفرلہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ

فہرس

تقدیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ اجمعین

اللہ تعالیٰ ﷻ کے فضل و کرم اور حضور نبی کریم ﷺ کی نظر عنایت سے یہ کتاب **''فرشتے ہی فرشتے''** تخریج وترتیب جدید کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچی، فرشتوں کے موضوع پر عربی زبان میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی انتہائی معرکۃ الآراء تصنیف ''الحبائك فی اخبار الملائك'' موجود ہے جو اپنے موضوع پر ایک منفرد کتاب ہے، امام موصوف نے ذخیرۂ حدیث میں سے تلاش و بسیار کے بعد اس بہترین کتاب کو تحریر کیا ہے اور آپ کی دیگر جمیع تصانیف کی طرح سے اس کتاب کو بھی بہت شہرت ومقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

اس کتاب کا جو مطبوعہ نسخہ راقم الحروف کے پاس موجود ہے وہ دار الکتب العلمیہ کا طبع شدہ ہے۔ سن طباعت ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۸ادرج ہے، اس میں کل احادیث وآثار کی تعداد ۸۱۳ اور صفحات کی تعداد ۲۷۶ ہے، کتاب میں بہت ہی کم مقامات پر تخریج ہوئی ہے اور بعض جگہ اصل مراجع سے متن وتخریج کی موافقت بھی ناقص ہے، بہر حال عربی زبان میں اس موضوع پر مستقل تصنیف امام سیوطی علیہ الرحمہ کی مذکورہ کتاب ہے، اگرچہ دیگر آئمہ کی تصانیف بھی ملتی ہیں لیکن مذکورہ کتاب کو ان پر کئی وجوہ سے فوقیت حاصل ہے جس کا بیان یہاں طوالت کا باعث ہوگا۔

اُردو زبان میں اس موضوع پر کوئی خاطر خواہ اور مستند کتاب دستیاب نہیں تھی، اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے **فضیلۃ الامام الاستاذ العلامۃ محمد فیض احمد اویسی** رحمہ اللہ نے مذکورہ کتاب بنام ''فرشتے ہی فرشتے'' تالیف فرمائی، اس کتاب کی تالیف وتصنیف میں سیدی فیض ملت علیہ الرحمہ نے بنیادی طور پر امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی تصنیف ''الحبائك فی اخبار الملائك'' کو ماخذ بنایا ہے لیکن اس کے علاوہ دیگر ذخیرۂ حدیث وتفسیر وتاریخ سے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے۔

سیدی فیض ملت علیہ الرحمہ نے اپنی تالیف میں عربی عبارات کے فقط تراجم تحریر کیے تھے اور تخریج وحوالہ جات کا التزام بھی نہیں فرمایا، اسکی ایک وجہ تو یہ تھی کہ آپ نے یہ کتاب عوام الناس کے لیے تحریر کی تھی جن کیلئے عربی متن وتخریج عمومی طور پر کوئی خاص فائدہ مند نہیں ہوتی، باقی رہے علماء واہل فن حضرات! تو اُن کیلئے عربی ماخذ علمیہ برائے استفادہ موجود ہیں، لہٰذا آپ نے اس سے صرفِ نظر فرمائی، لیکن بعد میں علمائے کرام نے اس کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر مشورہ دیا کہ اس کتاب کی مکمل ومستند تخریج کر دی جائے کیونکہ جس موضوع پر یہ کتاب مشتمل ہے اِس سے متعلقہ احادیث عمومی کتب مثلاً صحاح ستہ وغیرہ میں موجود نہیں اور اگر موجود بھی ہیں تو بکھری ہوئی ہیں اور باقی رہے دیگر ماخذ علمی تو اُن تک ہر ایک عالم کی بھی عموماً رسائی نہیں ہوتی، لہٰذا افادۂ علماء وطلباء کے لیے اسے تخریج وتحقیق سے مزین کیا جانا چاہیے۔

ان وجوہات کی بنا پر اللہ تعالیٰ ﷻ کا عطا کردہ توفیق اور مرشد واستاد گرامی علیہ الرحمہ کی توجہ سے راقم الحروف نے تقریباً تمام تر حوالہ جات کی مفصل تخریج کر دی نیز عربی متن کا بھی اضافہ کر دیا ہے تاکہ بوقت ضرورت تطبیق واستفادہ اور نقل عبارت میں آسانی رہے نیز تمام عربی عبارات پر اعراب بھی لگا دیئے ہیں تاکہ قاری کے لیے پڑھنے میں

مشقت نہ ہو البتہ اُردو ترجمہ وہی ہے جسے اُستادِ گرامی علیہ الرحمہ نے تحریر کیا تھا بس چند
مقامات پر تطفلات اویسی کا اضافہ ہے، ایک خاص بات یہ کہ بعض جگہ مباحث علمی میں
کثرتِ تکرار کے سبب حوالہ وتخریج چھوڑ دی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں بھی ایسا مقام تھا
وہاں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی "الحبائك فی اخبار الملائك" کا حوالہ تھا
تو ایسے مقامات پر اصل کی جانب مراجعت فرمائیں، بقیہ احادیث کی تخریج اصل کتب سے
موافقت کر کے زیبِ قرطاس کر دی گئی ہے اور قرآنی آیات کے تراجم کے لیے اکثر
مقامات پر "کنزالایمان" کو اختیار کیا گیا ہے۔

کتاب ہذا کو اس سے قبل نہایت عجلت میں "بزم اویسیہ، کھارادر کراچی" کی جانب
سے شائع کیا گیا تھا جس میں عجلت کے سبب بہت سے اغلاط رہ گئیں تھیں نیز حسن طباعت کا
معیار بھی کافی ناقص رکھا گیا حالانکہ راقم نے بارہا متعلقہ حضرات کو اِن امور کے بارے میں
اشاعت سے قبل بھی متنبہ کیا تھا لیکن ایسا ممکن نہ ہوسکا، لہٰذا اب اَز سرِ نو تصحیح ونظرثانی کے بعد
اسے "**دارالبیان، ڈیفنس، کراچی**" کے حوالے کیا ہے جو اسے نفیس ودیدہ زیب انداز میں
شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں لہٰذا میری جانب سے اس کتاب کے حقوق مکتبہ ہذا کو تفویض
کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن احباب کو جملہ نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

اخیر میں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ اس کتاب کی حسن وخوبی میرے ربِّ کریم
ﷻ کی عطا اور مرشد گرامی فیضِ ملت علیہ الرحمہ کی محنت سے ہے نیز جو خامی نظر آئے تو وہ
اس بندۂ ناچیز کی جانب سے ہے، اہلِ علم عفو درگزر کرتے ہوئے مطلع فرمائیں۔

اعجاز احمد

حُسنِ خیال

پروفیسر ڈاکٹر حبیب الرحمٰن

[پی، ایچ، ڈی، یونیورسٹی آف کراچی]

"**العلماء ورثة الانبیاء**" کے منصب جلیل پر فائز اور اس منصب عظیم کے
حامل علمائے اسلام نے تاریخ کے ہر دور اور دنیا کے ہر خطے میں کارِ نبوت بجالانے اور اپنے
علم، عمل، سیرت، کردار، اخلاق اور روحانیت سے ایک جہاں کو فیض بخشا ہے، ان علمائے
ذیشان نے ایک طرف اپنی زبان سے تبلیغ واصلاح کی ہر ممکن کوشش کی تاکہ خلقِ خدا کو ربّ
العالمین کی سچی بندگی اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی حقیقی محبت کے دائرے میں لایا جائے اور دوسری
طرف ان کا قلم "**الصارم المسلول**" بن کر ہر محاذ ومورچہ پر اسلام کی مدافعت میں
دشمنوں پر برق وقہرِ خداوندی بن کر گرتا رہا ہے۔

یہ سب عطائے خداوندی اُس اخلاص ویقین کی بدولت ممکن ہوسکی جس کے نور
سے ان علمائے محترمین کے دل روشن اور آباد تھے، اس نعمت خداوندی کے مقابلے میں ہفت
اقلیم کی بادشاہی کی بھی کوئی وقعت نہ تھی بلکہ ملوک الارض جو اپنے ہاتھوں سے لاکھوں درہم
ودینار کو روزانہ لوٹانے والے تھے وہ بھی اِن خادمینِ دین واسلام کی چوکھٹ پر حاضری کو
دارین کی سعادت سمجھتے تھے۔

اقتدار کے ایوانوں میں مسانیدِ جاہ وجلال پر فائز بے شمار بادشاہ بھی خدا پرست
علمائے دین کی مجالس علم وحکمت سے دانش ومعرفت کے جواہر وموتی اپنے دامن میں سمیٹنے

کے لیے زانوائے تلمذ تہہ کرنے کو دنیا و مافیہا کی سب سے بڑی سعادت سمجھتے تھے۔

برصغیر پاک و ہند علمائے اسلام وصوفیائے کرام کی سرزمین ہے، یہاں علمائے دین نے علم اور صوفیائے کرام نے تبلیغ واصلاح کے ذریعے دین اسلام کی خدمت کی ہے، سرزمین پاک و ہند کے ان محترم علمائے کرام نے علم کی تفہیم، تدریس، تعلیم، تحریر و تقریر کے ذریعے اسلام کے ذخیرۂ علم وادب میں نہایت قابل قدر ولائق رشک اضافے فرمائے، دینی علوم کو کوئی شعبہ اور گوشہ ایسا نہیں ہے جہاں ان کے قلم نے جولانیاں نہ دکھائی ہو، تفسیر، حدیث، فقہ، ادب، منطق، فلسفہ اور ان علوم کے اُصول وفروع، الغرض توضیح وتشریح کی کوئی جہت اور کوئی میدان ایسا نہیں ہے جہاں ان کے علم کا اسپ تازی دوڑتا نظر نہ آتا ہو، ان علمائے کرام کی تصنیفات وتالیفات اور شروح وحواشی کی سطر سطر سے ان حضرات کا تبحر و تفوق اور تعمق علمی ظاہر وباہر ہے یہ وہ علمائے اسلام ہیں جو اسلام سیکھتے، سیکھاتے، پڑھتے، پڑھاتے خود مجسم اسلام بن گئے، شریعت کے فہم میں پوری زندگی کو قربان کردینے سے اللہ تعالی نے انہیں مجسم شریعت بنادیا، حبِّ الٰہی اور عشق محمدی ﷺ میں فنائیت نے اِن کو خلق خدا کے لیے سراپا محبت بنادیا، جن کا لفظ لفظ، جملہ جملہ، گفتار وکردار سراپا محبت کے سانچے میں ڈھل کر خلقِ خدا کے لیے معرفت کا ذریعہ بن گیا۔

آج بیسویں اور اکیسویں صدی عیسوی میں اسلامی شریعت، اسلامی تہذیب وتمدن، اسلامی ثقافت اور اسلامی علمیت epistimology کے اصل وارثین اور محافظین یہی علمائے کرام ہیں، آج کی نام نہاد روشن خیال، مہذب، ترقی یافتہ تہذیب جدید جو جاہلیت قدیمہ کا نیا ایڈیشن ہے اپنے جملہ مظاہر کے ساتھ انسان کو نفس پرست، دنیا پرست بلکہ شیطان پرست بنانے میں ہرسو منہمک ہے، یہ ان علمائے کرام، مشائخ عظام او مدارس وخانقاہوں کا ہی فیضان ہے کہ برائیوں کے سمندر میں نیکیوں کے جزائر پر وہ پختہ قلعے تعمیر فرماگئے کہ

بحر ظلمات کی بڑی سے بڑی لہر بھی ان قلعوں سے ٹکرا کے خائب خاسر ہی واپس لوٹتی ہے۔

اسی لیے آج بھی جو لوگ علمائے حق اور صوفیائے ملت سے جتنا زیادہ قریب ہیں وہ اللہ تعالی کی رحمت سے بھی اتنا ہی قریب اور شیطان لعین کے مکروفریب سے اتنا ہی دور ہیں اور جو لوگ اِن ذواتِ مقدسہ سے جتنا دور ہیں وہ اللہ تعالی کی حقیقی معرفت ومحبت سے بھی اتنا ہی دور اور شیطان کے اتنا ہی قریب ہیں۔

ان علمائے اسلام کا وجود ظاہری بھی رحمت الٰہی کا مظہر ہے اور ان کے پردہ فرماجانے کے بعد بھی اُن کے علمی آثار اہل علم اور طالبان دین کے لیے نعمت غیر مترقبہ کی مثل ہوتے ہیں جس سے صدیوں تک متلاشیانِ حق فیض پاتے رہتے ہیں۔

شیخ الاسلام والمسلمین، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی بلند قامت علمی وروحانی شخصیت بھی عالم اسلام کے لیے فیض خداوندی کی مظہر تھی آپ نے قحط الرجال کے دور میں اپنی ذات میں انجمن ودبستان بن کر نہ صرف کئی محاذوں پر بیک وقت کام کیا بلکہ کام کرنے کا حق بھی ادا کیا اور جس خوش اسلوبی سے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کی بجاآوری فرمائی اس کی مثال " **القلیل کالمعدوم**" کی طرح ہے۔

آپ کے قلمی جواہر پاروں کی تعداد چھوٹی، متوسط اور بڑی کتابوں کو ملا کر 4500 یعنی چار ہزار پانچ سو کے قریب ہے جن کو آپ نے موقع ومناسبت اور ضرورت کے لحاظ سے اردو، عربی، فارسی، سرائیکی، اور سندھی زبانوں میں تحریر فرمایا جن کو چالیس 40 بڑے عنوانات کے تحت تقسیم کیا جاسکتا ہے ہر عنوان کے تحت درجنوں کتابیں آپ کے علمی تبحر، روشن دماغی، ملکہ اَخذ واِستنباط اور نقد واجتہاد کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

آج کے علمی درماندگی اور کم فہمی کے دور میں کسی شخص کا مطلقاً علم کی کسی ایک شاخ میں بھی رسوخ حاصل کرنا کمال ومعراجِ علم سمجھا جاتا ہے جبکہ دوسری طرف ایک تنہا شخص علم

کی بیسیوں شاخوں پر کمال دسترس رکھتا ہے لیکن پھر بھی "**بلغت الحلقوم**" کا نعرہ نہیں لگاتا بلکہ "**هل من مزيد**" کی پکار اِس کے دسترخوان علم کے ہر کونے سے آرہی ہے۔

حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کے تحریری سرمایہ میں موجود آپ کی ایک شاہکار کتاب "**فرشتے ہی فرشتے**" اپنے عنوان اور موضوع کی مناسبت سے نہایت وقیع و جامع کتاب ہے جو بلاشبہ اس موضوع پر ایسا انسائیکلو پیڈیا Encyclopedia ہے جو آپ کو فرشتوں کے حوالے سے بہت حد تک دیگر کتابوں سے بے نیاز کردے گی۔

اس کتاب کی افادیت واہمیت اور ثقاہت authencity میں جو حصہ **فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ مفتی ابومحمد اعجاز احمد زاداللہ علماً واطال اللہ عمراً** کی تحقیق وتدقیق کا ہے وہ اہل علم پر مخفی نہیں، برادرم علامہ اعجاز احمد صاحب کی محنت شاقہ، دِقت نظر اور تحقیقی اُسلوب نے کتاب ہذا کو جو نیا پیراہن پہنایا ہے اس نے کتاب کو عام قارئین کے ساتھ ساتھ محققین کی توجہ کا بھی مرکز ومحور بنادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مصنف، محقق اور ناشر کتاب ہذا کو مع جملہ معاونین کے اپنی شان کے مطابق اجرعظیم عطا فرمائے۔آمین

پروفیسر ڈاکٹر حبیب الرحمٰن

12.05.2013 / رجب المرجب 1434ھ

تعارف

فضيلة الامام العلامة الشيخ

الاستاذ محمد فیض احمد اویسی رحمہ اللہ

اقلیم انسانیت کے اُفق پر ہر زمانہ میں ایسی روشن و تابناک ہستیاں جلوہ گر ہوتی رہیں جن کے علمی وفکری افکار رہنما اُصول فراہم کرتے رہے ہیں اِن شخصیات کے کارنامے تاریخ اسلام کے روشن ابواب ہیں اِن کی فکر میں انسانیت کے لئے رہنما اُصول موجود ہیں اِن کے افکار وخیالات آنے والی نسلوں کے لئے مینارۂ نور ہیں۔

تاریخ اسلام ایسی روشن و تابناک ہستیوں سے بھری پڑی ہے، مثلاً ماضی قریب میں امام احمد رضا محدث حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع العلوم ذات نمایاں نظر آرہی ہے وہ خود بھی روشن تھے اور اپنے ہم نشینوں کو بھی روشن کر گئے، اِن کے تمام تلامذہ وخلفاء ایک سے بڑھ کر ایک مینارۂ نور ہوئے پھر ان حضرات نے علم وفضل کے ایسے آفتاب و ماہتاب پیدا کئے کہ جن کی علمی صلاحیتوں کے سبب عالم اسلام میں شعور وآگہی کے تارے آج تک روشن ہیں، سارا عالم ان کے نور علم سے روشنی اور رہنمائی حاصل کرتا نظر آرہا ہے۔ پاک و ہند کی دانش گاہیں اِن کے فیضانِ علم کی مرہون منت ہیں، اِن کی آغوش تربیت کے پروردۂ اہل علم وفن آج عالمی سطح پر اشاعت دین اور ابلاغ علم کے اہم فرائض باحسن وخوبی سرانجام دے رہے ہیں، حضرت **فضیلۃ الامام الاستاذ العلامۃ** محمد فیض احمد اویسی رحمہ اللہ بھی اِن ہی حضرات میں سے ایک قدآور و بلند پایہ شخصیت کے حامل ہے۔

اسم گرامی :

مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی بن مولانا نور احمد بن مولانا حامد بن کمال ،قوم لاڑ سے تعلق رکھتے ہیں، ابوالصالح آپ کی کنیت ہے ،نسبتاً ''عباسی'' مسلکاً ''حنفی'' مشرباً ''اویسی، قادری، رضوی'' ہیں، حضرت کے والد ماجد کا سلسلہ نسب نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیدنا عباس ؓ سے جاملتا ہے اور یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے اور آج مفسر قرآن اور عالم باعمل ہونے میں اس خاندانی نسبت کا بھی بہت بڑا حصہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب آپ کے جد بزرگوار حضرت امام المفسرین عبداللہ بن عباس ؓ ہیں تو ان کی قرابت کے فیض سے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ ﷻ نے علوم اسلامیہ کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے۔

ولادت باسعادت :

حضور فیض ملت ۱۳۵۱ھ بمطابق ۱۹۳۲ء کو ضلع رحیم یار خان کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے جس کی پسماندگی کا یہ عالم تھا کہ گرد و پیش کے لوگ اس کے نام سے بھی واقف نہ تھے لیکن فیض ملت کے دم قدم سے اس گاؤں کی شہرت پاکستان بھر میں تو کیا دنیا بھر میں پہنچ کر رہی، اس گاؤں کا موجودہ نام فیض ملت نے شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمہ اور اپنے دادا مرحوم مولانا محمد حامد میاں علیہ الرحمہ کی نسبت سے حامد آباد تجویز فرمایا ہے اور اب یہی نام عوام میں رائج اور مشہور ہو چکا ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ ایک عالم باعمل اور صوفی باصفا کی زبان سے جاری ہوا ہے۔ ربّ کریم ﷻ نے اس بابرکت نام کو خلعت مقبولیت سے نوازتے ہوئے زبانِ خلق پر جاری فرمادیا۔

تعلیم وتربیت :

ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد مولانا نور احمد صاحب علیہ الرحمہ سے حاصل کی، تقریباً پانچ سال کی عمر میں والد صاحب سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا، دو سال میں ناظرہ

قرآن مجید مکمل کر کے اپنے قریبی قصبہ ترنڈہ کے اسکول میں داخل ہوئے، ۱۹۴۲ء میں پرائمری کی پانچ جماعتیں پاس کیں۔

والد ماجد مولانا نور احمد صاحب علیہ الرحمہ کی تمنا کے مطابق حافظ جان محمد صاحب قریہ کلاں کے پاس حفظ قرآن کرنے کے لئے بھیجے گئے، ڈیڑھ سال تک صرف آٹھ پارے حفظ ہو سکے چونکہ اُن کے یہاں مستقل تعلیم کا انتظام نہیں تھا، اس لئے صرف آٹھ پارے حفظ ہو سکے پھر وہاں سے خانقاہ جیٹھ بھٹہ، نزد خان پور کٹورہ کے مدرس حضرت مولانا حافظ سراج احمد علیہ الرحمہ کی خدمت میں جا پہنچے، ڈیڑھ سال اُن کے پاس بسر ہوئے لیکن وہاں بھی ناغہ جات کی وجہ سے تضیع اوقات ہوئی، اس لئے وہاں پر اٹھارہ پارے حفظ ہو سکے۔

تقریباً پچیس پارے حفظ ہونے کے بعد وہاں سے خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور مولانا غلام یٰسین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضری دی اور ۱۹۴۷ء میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا اور پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے پہلے خان پور کٹورہ میں پہلی بار تراویح میں مکمل قرآن مجید سنایا اور اسی ماہ مقدس کی ۲۷ شب صبح کو پاکستان وجود میں آیا۔

ستمبر ۱۹۴۷ء میں فارسی پندنامہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا آغاز ہوا، ۱۹۴۸ء تک زلیخا سکندر مولانا اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھیں، ۱۹۴۸ء کے آخر میں صرف ونحو کا آغاز حضرت مولانا خورشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہوا، ہدایہ، مختصر المعانی، شرح جامی وغیرہ درسی کتب اُن سے پڑھیں، جبکہ آپ اپنے گاؤں میں پڑھاتے بھی تھے، درس نظامی کی بقایا کتب اپنے اُستادِ محترم علامہ مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مکمل کیں۔

۱۹۵۱ء میں درسِ نظامی سے فراغت نصیب ہوئی پھر اُس کے بعد دورۂ حدیث و دیگر اُمہات کتب کی تعلیم کے لئے جامعہ رضویہ لائل پور میں داخلہ لیا،۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳۷۱ھ میں محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے رسم دستار بندی ہوئی اور سند فراغت نصیب حاصل کی۔

نسبت طریقت :

اثنائے تعلیم میں سلوکِ روحانی سے وابستگی کے لئے سلسلہ اویسیہ کے سرچشمہ حضرت محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ سمہ سٹہ خانقاہ شریف، ضلع بہاول پور جن کا مزار دھوراجی، ضلع کاٹھیاواڑ، بھارت میں ہے کہ سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ محمد الدین صاحب سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

۱۳۸۱ھ میں اُن کے وصال کے بعد بوساطت علامہ حسن علی رضوی میلسی، مفتی اعظم ہند مولانا مفتی مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ بن مجدد دین وملت امامِ اہلسنّت الشاہ احمد رضا خاں قدس سرہ سے شرفِ بیعت کی سعادت حاصل کی اور حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے نا صرف فیض ملت کو بیعت فرمایا بلکہ سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت واجازت خاص اپنے قلم سے لکھ کر بذریعہ رجسٹری روانہ فرمائی۔ وللہ الحمد

تصنیف وتالیف :

دوران تعلیم ہی فیض ملت علیہ الرحمہ نے تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع فرمایا اور آپ کی سب سے پہلی تصنیف کا نام ''**کارآمد مسئلے**'' حصہ اوّل تھی، اِسے سب سے پہلے مکتبہ اویسیہ رضویہ، حامد آباد، خان پور سے شائع کیا گیا، اسی طرح یہ لکھنے کا سلسلہ جاری و ساری رہا اور تقریباً چار ہزار پانچ سو (۴۵۰۰) کتابیں تحریر فرمائیں، فیض ملت نے اُردو،

عربی، فارسی، سرائیکی اور سندھی زبانوں میں گراں قدر کتابیں تحریر کیں ہیں لیکن زیادہ تر کتابوں کا تعلق اُردو اور عربی سے ہے۔

دینی وملی خدمات :

۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳۷۱ھ کے اواخر شوال کے مہینے میں اپنے گاؤں حامد آباد میں عربی درسگاہ کی بنیاد ڈالی، جس کا نام قبلہ فیض ملت علیہ الرحمہ نے ''**مدرسہ منبع الفیوض**'' رکھا اِس میں حفظ قرآن اور خالص عربی کی تعلیم دی جاتی تھی، مدرسہ میں دور دراز سے طالب علم تعلیم کیلئے جمع ہوگئے، گاؤں کے ماحول میں اُن کا انتظام بہت ہی مشکل تھا لیکن پھر بھی اُس ویران مقام میں درجنوں محدث، مفتی، مدرس اور سینکڑوں حفاظ تیار ہوگئے جو آج مرکزی مدارس میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور خدمت حدیث مبارکہ اور مسند افتاء وتدریس کے مناصب پر فائز ہیں۔

۱۹۶۱ء میں مدرسہ سراج العلوم، خان پور میں دورۂ تفسیر قرآن کا آغاز کیا،۱۹۶۳ء میں خانیوال ضلع ملتان میں دورۂ تفسیر قرآن کرایا، پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت اور دیگر ممالک میں آپ کے فیض یافتہ شاگردین اِن کی علمی میراث کی خوشبو بکھیر رہے ہیں۔

۱۹۶۳ء میں گوناں گوں مصائب اور جدید لازمی سہولیات میسر نہ ہونے کے باعث آپ نے بہاولپور میں سکونت اختیار کی اور یہیں پر زمین کا ٹکڑا خرید کر ''جامعہ اویسیہ رضویہ'' اور جامع مسجد سیرانی کی بنیاد رکھی جو کہ تادم تحریر بحمد للہ قائم ودائم اور دین اسلام کی شب وروز ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہیں۔

فیض ملت کی تبحر علمی :

مضت الدھور و ما اتین بمثلہ

و لقد أتی فعجزن عن نظرائہ

زمانے گزر گئے اور اِن کی مثل کوئی نہ آیا اور جب آیا تو اِس کی نظیر سے عاجز ہو گئے۔

فیض ملت علیہ الرحمہ ایک ایسی شخصیت سے عبارت تھی جو کہ اپنی ذات یکتا میں پوری جماعت کو سمیٹے ہوئے تھے، عقل اِن کی ذات میں حیرانگی کے عالم میں گم ہے کہ کس طرح ایک شخص اس قدر اوصاف اپنائے ہوئے ہے کہ علوم وفنونِ اسلامیہ ''جدید و قدیم'' جسے ہمہ وقت متحضر (پیش نظر) ہیں اور ان علوم وفنون میں کمال ودسترس کا یہ عالم کہ ان تمام ہی علوم وفنون میں کوئی نہ کوئی کتاب لکھی ہے فقط اگر کوئی مصنف کسی ایک علم وفن پر کوئی کتاب یا رسالہ لکھتا ہے تو وہ خود کو قابل ستائش گردانتا ہے اور فخر محسوس کرتا ہے مگر اس مرد قلندر کی کیفیات ہی کچھ اور تھیں کہ تمام ہی علوم وفنون پر خامہ فرسائی کرنے اور صحائف ابیض کو اپنے قلم سے مزین کرنے کے باوجود بھی عاجزی وانکساری کی انتہاؤں میں جا کر اپنی ذات کی ہمیشہ نفی فرماتے تھے۔

اگر آج کا کوئی شخص 50/60 کتابوں کا مصنف ہو تو اُسے مصنف اعظم کہا جاتا ہے، اب اگر یہی معیار ہے کہ پچاس یا ساٹھ کتب کے مصنف کو مصنف اعظم کہا جائے تو میرا قلم یہاں حیران ہے کہ میں اس **''مظلوم مصنف''** کو جو کہ 4500 کتب کا مصنف ہے، کون سا لقب دوں؟؟ یہاں تو القابات بھی بہت چھوٹے نظر آرہے ہیں مگر بفضل خدا فیض ملت کی ذات اِن سے کہیں بلند وبالا ہے کیونکہ فیض ملت نے یہ کام شہرت ولقب پانے کے لئے نہیں کیا بلکہ خدا ﷻ ورسول ﷺ کو راضی کرنے کیلئے کیا، اسی لئے اللہ تعالیٰ ﷻ نے آپ کے خلوص و محبت اور کمالِ عاجزی کی برکت سے آپ کو وہ کمال ونام عطا فرمایا جس کی مثال نہیں ملتی۔

فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ نے جن علوم وفنون پر مشتمل تصانیف مرتب کی ہیں اُن علوم وفنون اور موضوعات کا ایک مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

۱ علم تفسیر
۲ علم اُصول تفسیر
۳ علم حدیث
۴ علم اُصول حدیث
۵ علم فقہ
۶ علم اُصول فقہ
۷ علم میراث
۸ علم تصوف
۹ علم منطق
۱۰ علم فلسفہ
۱۱ علم بلاغت
۱۲ علم نجوم
۱۳ علم صرف
۱۴ علم نحو
۱۵ علم قرأت وتجوید
۱۶ علم تعبیر الرویاء
۱۷ علم قیافہ
۱۸ علم معانی
۱۹ علم عروض
۲۰ علم حیاتیات
۲۱ علم لغت
۲۲ علم مناظرہ
۲۳ علم طب
۲۴ علم عقائد وکلام
۲۵ علم تاریخ
۲۶ تراجم
۲۷ شروحات
۲۸ اخلاق وآداب
۲۹ عقائد اہلسنّت
۳۰ سائنس
۳۱ اَوراد ووظائف
۳۲ سفرنامہ
۳۳ تلخیص
۳۴ فضائل ومناقب
۳۵ ردقادیانیت
۳۶ ردِشیعیت
۳۷ ردِ آغاخانیت
۳۸ ردِ تبلیغی جماعت
۳۹ ردعیسائیت ویہودیت
۴۰ ردِوہابیت ولادینیت

ہدیہ محبت وعقیدت

فضیلۃ الامام الاستاذ العلامۃ

محمد فیض احمد اویسی رحمہ اللہ

عدیم المثل ، یکتائے زمن ، فیض رضا تم ہو
جہاں یہ مانتا ہے عاشق غوث الوریٰ تم ہو

تیرے دامن میں ہے صدیق ، عمر ، عثمان کا فیضاں
اے نورِ علم ! فیضانِ علی مرتضیٰ تم ہو

مفسر ہو تم اِس شاں کے کہ تیرے واسطے سچ ہے
زمانے کے لئے اسماعیل حقی کی ضیا تم ہو

بلادِ پاک و ہند ہی کیا عرب کی علم گاہوں میں
نشانِ اہل سنت نائب احمد رضا تم ہو

تیرے اَفکار اور اطوار سے محسوس ہوتا ہے
اویس قرن کی گڈری کے لعل پُر ضیا تم ہو

تمہی ہو وارثِ علم نبی اور معدنِ عرفاں
قسیم معرفت ، شمع طریقت ، جان مَا تم ہو

طریقت کے سمندر کو شریعت کی حدودوں میں
سمیٹے بانٹنے والے ولی باصفا تم ہو

اویسیت ملی تجھ کو ، ہے تجھ میں قادریت بھی
ہے سینہ ''مجمع البحرین'' ایسے رہنما تم ہو

تیری تحریر کے نقشوں نے ایسے نقش چھوڑے ہیں
کہ اُن نقشوں کے ملنے سے میرے آگے عیاں تم ہو

تیری تصویر کی تعبیر ہے تحریر کی صورت
اُسی تحریر کے آئینہ میں جلوہ نُما تم ہو

میں تجھ میں دیکھ لیتا ہوں جھلک سردار احمد کی
کہ نقشہ سر سے لیکر پاؤں تک سردار کا تم ہو

تیرے اَسلاف میں ہیں کاظمی و مفتی اعظم
انہی کی برکتوں سے کامیاب و کامراں تم ہو

غزالی ہو یا رازی ہو یا عبدِ قادر جیلانی
تم اِن کی بُو انہی کا رنگ اِن کے پاسباں تم ہو

زمانہ گر تیری خدمات کو سونے سے لکھ ڈالے
میری نظروں میں وہ بھی کم ہے پر اُس سے سوا تم ہو

میری کشتی تلاطم خیز موجوں سے نہیں ڈرتی
سفینہ تیرے ہاتھوں میں ہے اِس کے ناخدا تم ہو

تیرے در کا بھکاری تجھ سے تیری بھیک مانگے ہے
بھکاری کی بھرو جھولی گدا کا آسرا تم ہو

تیرا بُردا تیری توصیف میں اب اور کیا لکھے
کہ جملہ اہل سنت کے لئے قبلہ نُما تم ہو

ہاں ! تم پر مان ہے **اعجاز** کو دنیا و عقبیٰ میں
میرے قبلہ ، میرے مونس ، میرے دل کی صدا تم ہو

از : فضیلۃ الاستاذ **اعجاز احمد** حفظہ اللہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی زیّن النبیین بحبیبہ المصطفیٰ والصلوٰۃ والسلام
علی نبیہ المرتضیٰ وعلی آلہ المجتبیٰ و اصحابہ اولی التقیٰ والنقیٰ

امابعد! فقیر کی یہ تصنیف ملائکہ کرام کے وجود کی تحقیق کے علاوہ بہت سے مضامین متعلقہ بہ ملائکہ پر مشتمل ہے، سابق زمانوں میں ان کے وجود کا کوئی منکر نہ تھا اور نہ اب کوئی ہے سوائے چند فلاسفہ کے، لیکن افسوس کہ گذشتہ صدی میں نیچری فرقہ کے پیشوا سرسید علیگڑھی نے فرشتوں کے جسم وصورت اور ایک الگ موجود مخلوق ہونے سے انکار کیا ہے، اُس کا خیالِ باطل ہے کہ فرشتے موجود مخلوق ضرور ہیں لیکن وہ نہ کوئی جسم رکھتے ہیں نہ دکھائی دے سکتے ہیں، اِن کا ظہور بلاشمولِ مخلوق موجود کے نہیں ہوسکتا، قدیم زمانہ کی تمام قوموں کا یہ حال تھا کہ جو اُمورِ عجیب وغریب اُن کے سامنے ایسے پیش آتے تھے جن کی علت اُن کی سمجھ سے باہر تھی اُسے ایسی قوت یا ایسے شخص سے منسوب کرتے تھے جو انسان سے برتر اور خدا سے کم تر تھی، اس خیال سے تمام بت پرست قوموں نے اپنے ہاں فرشتے قائم کرلئے، فرشتے جن کا ذکر قرآن میں ہے ان کا کوئی اصلی وجود نہیں، بلکہ خدا کی بے انتہا قوتوں کے ظہور کو اور ان قویٰ کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق میں مختلف قسم کے پیدا کئے ہیں، اُن کو ملک یا ملائکہ کہتے ہیں۔ **''جبرائیل''** یا **''ناموسِ اکبر''** یہ ایک مخصوص قوت کا نام ہے، نیز جبرائیل، میکائیل، عزرائیل وغیرہ نام یہودیوں کے مقرر کئے ہوئے ہیں، جو مختلف قویٰ کے تعبیر کرنے کو انہوں نے رکھے تھے وغیرہ وغیرہ۔ (معاذ اللہ) [خودنوشت، افکار سرسید صفحہ ۷۰ تا ۷۳]

نوٹ : سرسید علیگڑھی کے عقائد اور من گھڑت مسائل کی فہرست تو طویل ہے، جس سے اُس کے عشاق کو عبرت حاصل کرنی چاہیے فقط چند نمونے حاضر ہیں۔

شانِ خداوندی ﷻ کی توہین وتنقیص

(۱) خدا نہ ہندو ہے نہ عرفی مسلمان نہ مقلد نہ لا مذہب نہ یہودی نہ عیسائی وہ تو پکا چھٹا ہوا نیچری ہے۔(معاذ اللہ) [ایضاً ۶۳]

(۲) مسئلہ تقدیر کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے: تقدیر کا مسئلہ اگر صحیح ہو تو جو کام حضرت (یعنی اللہ تعالی) نے خود کئے ہیں اس کی سزا دوسروں کو دی جائے گی۔(معاذ اللہ) [ایضاً ۶۵]

اِس عبارت میں مسئلہ تقدیر سے انکار کے ساتھ ساتھ شانِ ربّ العزت کی صریح توہین کی ہے کہ خداوند قدوس اپنے کاموں کی سزا مخلوق کو دے رہا ہے۔(معاذ اللہ)

(۳) اگر کوئی کہے کہ تیرہ سو برس سے کسی نے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین یا علمائے مجتہدین ومفسرین نے یہ معنی نہیں کہے بلکہ خود خدا نے یہ معنی نہیں سمجھا جو تم کہتے ہو تو ہم ادب سے عرض کریں گے کہ ہم کو اس دلیل سے معاف رکھئے۔(معاذ اللہ) [ایضاً ۸۴]

اِس عبارت میں صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ جو معنی سر سید نے بیان کئے ہیں وہ معاذ اللہ خدا نے بھی نہیں سمجھے ہیں۔(معاذ اللہ)

سر سید کے قرآنِ کریم کے متعلق فاسد خیالات

۱۔ خودنوشت میں قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت پر ضرب کاری کرتے ہوئے اس بات سے انکار کر دیا ہے کہ قرآن کریم فصاحت وبلاغت میں بے مثال ہے اور صاف لکھا ہے کہ فصاحت وبلاغت کو قرآن کریم کا معجزہ سمجھنا اُن کی غلط فہمی ہے۔معاذ اللہ [ایضاً ۱۴۱]

۲۔ آیاتِ قرآنیہ میں سے بعض کے ناسخ اور بعض کے منسوخ ہونے سے بھی صاف انکار کر کے لکھا ہے کہ قرآن مجید میں نہ کوئی آیت ناسخ ہے نہ منسوخ ہے اور مفسرین وعلمائے اسلام پر سخت تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انہوں نے نہایت غلط اور بے جا استدلال سے

قرآن کی آیتوں کا اس طرح پر ناسخ ومنسوخ ہونا قرار دیا ہے۔(معاذ اللہ) [ایضاً ۸۵]

ناسخ ومنسوخ کی حقیقت کو جس طرح عیسائی پادری اور ہندو لوگ نہیں سمجھ سکے اور بے جا اعتراضات قرآن کریم اور اسلام ومسلمانوں پر کئے ہیں، انہی کی پیروی کرتے ہوئے علی گڑھ کے اس جاہل مفسر قرآن نے بھی فضول اعتراضات اور فاسد خیالات کا سہارا لیتے ہوئے انکار کیا ہے جن کی کوئی حقیقت وبنیاد نہیں۔

۳۔ خودنوشت میں لکھا ہے: قرآن مجید بلفظہٖ مع معانی قدیم وکلام خدا ہے اور خود خدا نے اپنا کلام پیغمبر خدا میں **بلا واسطہ** پیدا کیا ہے۔(معاذ اللہ) [ایضاً ۶۹]

اور اسی طرح دیگر کتب آسمانی کے متعلق اس کا عقیدہ ہے **یعنی وہ بواسطہ وحی جبرائیل کا منکر ہے،** بلکہ آپ آگے ملاحظہ فرمائیں گے کہ سرے سے وہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام اور تمام ملائکہ (فرشتوں) کے وجود کا بھی منکر ہے۔

۴۔ خدا نے اَن پڑھ بدوؤں کیلئے اُن ہی کی زبان میں قرآن اُتارا ہے۔(معاذ اللہ)

یعنی سرسید کے خیال میں قرآن مجید انگریزی (جو اس کے گمان میں بہتر واعلیٰ زبان ہے) اس میں نازل ہونا چاہئے تھا لیکن خدا تعالی نے اَن پڑھ بدوؤں کی زبان عربی میں نازل فرمایا ہے۔(معاذ اللہ) [ایضاً ۶۹]

۵۔ لوگ قرآن مجید کی آیتوں کو بطورِ عمل کے پڑھتے ہیں اور کسی میں وسعت رزق کی اور کسی میں کشور کاری اور کسی میں شفا اَمراض کی تاثیر سمجھتے ہیں، قرآن مجید کی کسی آیت یا سورت میں اس قسم کی تاثیر نہیں ہے۔(معاذ اللہ) [ایضاً ۱۴۸]

اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے باطل گمان میں قرآن مجید میں وسعت رزق، شفائے اَمراض وغیرہ کی کوئی تاثیر نہیں، لہٰذا دم تعویذ میں کوئی فائدہ نہیں۔(معاذ اللہ)

۶۔ پھر بالفرض اگر کسی الہامی کتاب میں (قرآن ہو یا اور کوئی) اُقلیدس اور جُرثقیل کے

دلائل یا علم ہیئت کے مسائل کے بیان میں غلطی ہوتو کیوں وہ غلط نہ مانی جائے کیونکہ وہ الہام اس سے متعلق نہیں۔ (معاذ اللہ) [ایضاً ۴۳]

اس سے یہ مراد ہے کہ کتب آسمانی میں علومِ جدیدہ کے مقابلہ میں غلطی ممکن ہے۔ (معاذ اللہ) جب کہ مسلمان بحیثیت مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ دنیا کی کسی بھی کتاب میں غلطی ممکن ہے کوئی بھی علم غلط ہوسکتا ہے مگر قرآن کریم یا دیگر مُنَزَّل مِن اللّٰہ کتب میں کسی طرح کی غلطی ممکن نہیں، اِن میں غلطی تسلیم کرنا علم الٰہی کی غلطی تصور ہوگی اور یہ عقیدہ کفریہ ہے۔

معجزات وکرامات سے انکار

حضرات انبیاء کرام **علیہم الصلوۃ والسلام** کے معجزات اور اولیاء کرام کی کرامات سے بھی اس علیگڑھی جاہل اور گمراہ نے انکار کیا ہے اور معجزات وکرامات کو خلافِ قانونِ قدرت، خلافِ عقل، خلافِ نیچر قرار دے کر صریح آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ سے ثابت شدہ معجزات کا منکر ہوکر سبیل مومنین سے اِعراض کر کے راہِ جہنم اختیار کی ہے۔

حضور امام الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کے معجزۂ معراج جسمانی، سایۂ اَبر، شق القمر اور دیگر معجزات نیز تمام انبیاء کرام جن کے معجزات کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے، اُن کے اسمائے مبارکہ اور اُن معجزات کو لکھ کر اُن کی من گھڑت تاویلیں کی ہیں، مثلاً حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحٰق، حضرت موسیٰ، حضرت یونس، حضرت عیسیٰ، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت سلیمان، حضرت لوط، حضرت صالح **علیہم الصلوٰۃ والسلام** کے وہ معجزات جن کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے، ان سب کا انکار کیا ہے اور ان تمام واقعاتِ انبیاء کو محض فضول وخیال، من گھڑت قصّے قرار دیا ہے کہ قرآن کریم میں یہ محض خیالی قصّے ہیں۔ (معاذ اللہ) [ملخص ایضاً ۸۰ تا ۱۲۴]

ملائکہ کا لغوی وشرعی معنی

ملائکہ " مَلَاكٌ "کی جمع ہے، اس سے " مَفَاعِلُ " کے وزن پر "مَلَائِكُ " ہے، جیسے " مَطْلِعٌ " کی جمع "مَطَالِعُ" آتی ہے، ملائک کے بعد " ۃ " تانیث جمع کے طور پر آتی ہے، ملائک کا واحد " مَلَكٌ " بھی بتایا گیا ہے، اس کا مادہ " اَلَكَ " ہے، جس کے معنی " اَرْسَلَ " (اُس نے بھیجا کے ہیں) اسی طرح " اُلُوكَةٌ " کے معنی بھی رسالت یعنی پیغام رسانی کے آتے ہیں، چونکہ یہ مخلوق باری تعالیٰ کے پیغامات اس کے مقبول اور مقرب بندوں تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیتی ہے، اِس لیے اسے "مَلَائِكَةٌ " کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

علمائے کرام **علیہم الرحمۃ** فرماتے ہیں:

اِنَّهُمْ وَسَائِطُ بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَيْنَ النَّاسِ ۔

یہ ملائکہ اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کے درمیان واسطے اور وسیلے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

[علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی حنفی، تفسیر "روح المعانی" میں سورۃ النساء کی آیت: ۱۳۶ کے جزو ﴿وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ﴾ کے تحت فرشتے کی توضیح ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں، أنهم وسائط بين الله عز وجل وبين الرسل في إنزال الكتب یعنی، یہ (فرشتے) اللہ عزوجل اور رسولوں (**علیہم السلام**) کے درمیان کتاب نازل کرنے کا وسیلہ ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے تفسیرِ کبیر (مفاتیح الغیب) میں فرمایا: أنهم وسائط بين الله وبين البشر یعنی یہ (فرشتے) اللہ تعالیٰ اور بشر کے درمیان واسطہ ہیں۔ (تحت سورۃ البقرہ: ۲۸۵) اور علامہ بیضاوی نے تفسیر (انوار التنزیل واسرار التاویل) میں فرمایا: وسائط بين الله وبين أنبيائه والصالحين من عباده يبلغون إليهم رسالاته بالوحي والإلهام والرؤيا الصادقة یعنی (فرشتے) واسطہ ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیوں (**علیہم السلام**) اور اس کے نیک بندوں کے درمیان۔ وہ (فرشتے) انہیں اللہ تعالیٰ کے پیغام وحی (نبیوں کو) اور الہام (نیک بندوں کو) اور سچے خوابوں کے ذریعہ پہنچاتے ہیں۔ (تحت سورۂ فاطر: ۱)۔ مصنّف (**علیہ الرحمہ**) نے جو عبارت نقل فرمائی ہے وہ "تفسیر روح البیان" میں آیت ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً: (سورۂ بقرہ ۳۰)﴾ کے تحت مرقوم ہے]۔

اہل علم نے ملائکہ کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے کئی اقوال بیان کئے ہیں، لیکن صحیح ترین اور متفقہ قول یہ ہے:

اِنَّهَا اَجُسَامٌ لَطِيُفَةٌ قَادِرَةٌ عَلَى التَّشَكُّلِ بِاَشُكَالٍ مُّخُتَلِفَةٍ ۔

یعنی یہ وہ لطیف اور نورانی اجسام ہیں، جنہیں اپنی لطافت کے باعث مختلف شکلیں بدلنے پر قدرت حاصل ہوتی ہے۔

[تفسیر بیضاوی، سورۂ بقرہ: ۳۰۔ علامہ آلوسی حنفی نے فرمایا: أن الملائكة عليهم السلام أجسام لطيفة نورية يقدرون على التشكل بالصور المختلفة یعنی فرشتے علیہم السلام اجسام لطیف و نوری ہیں جو مختلف اشکال بدلنے پر قدرت رکھتے ہیں (تفسیر روح المعانی، سورۂ فاطر 1) صاحب "تفسیر روح البیان" نے فرمایا: والملائكة عند اكثر المسلمين اجسام لطيفة قادرة على التشكل باشكال مختلفة والدليل ان الرسل كانوا يرونهم كذلك یعنی فرشتے اکثر مسلمانوں کے نزدیک لطیف نورانی اجسام والے اور مختلف اشکال تبدیل کرنے کی صلاحیت پر قادر ہیں، اس پر دلیل یہ ہے کہ مرسلین کرام علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام انہیں ملاحظہ فرماتے۔ (سورۂ بقرہ: ۳۰)]

عام انسان انہیں اِن کی اصل صورت میں نہیں دیکھ سکتے، کیونکہ انسانی آنکھ صرف کثیف اور مادی اجسام کو ہی دیکھ سکتی ہے غیر مادی اور لطیف اشیاء کو نہیں مگر وہ عرفاءِ کاملین جنہوں نے تزکیۂ نفس اور تصفیہ باطن کے ذریعے اپنی باطنی آنکھ روشن کر لی ہوتی ہے اور ان کی چشم بصیرت سے مادی حجابات اُٹھ چکے ہوتے ہیں وہ نہ صرف ملائکہ کو دیکھ سکتے ہیں بلکہ انہیں ان سے ملاقات اور اکتسابِ فیض کا شرف بھی حاصل ہوتا ہے۔

غلط عقیدہ

فرشتوں کے غیر حسّی اور غیر مرئی ہونے کے باعث بعض کم فہم لوگوں نے ان کے خارجی وجود (EXTERNALITY) کا ہی انکار کر دیا ہے اور چونکہ قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر بصراحت فرشتوں کا ذکر آیا ہے، اس لئے ان آیاتِ قرآنی کی تاویل فاسد کرتے ہوئے فرشتوں کو مجرد انسانی قوتوں، نیک انسانی روحوں، قوائے عالم یا صفاتِ باری تعالیٰ سے تعبیر کر دیا ہے، اسی طرح بعض لوگوں نے جبرئیل امین کو عین ملکہ نبوت قرار دے دیا ہے، یہ سب تصورات گمراہی پر مبنی ہیں اور فلسفہ کی پیداوار ہیں اس لئے کہ آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فرشتوں کو دوسری مخلوق کی طرح باقاعدہ وجود و تشخص حاصل ہے، وہ مستقل ہستیاں ہیں یا نظامِ عالم کے اسباب (CAUSES OF PHYSICAL PHENOMENA) نہیں ہیں۔

جیسا کہ بعض ان ٹیڑی مجتہدین کا خیال ہے جنہوں نے بلا جواز انہیں سائنسی تحقیق کا موضوع بنا لیا ہے، انہوں نے آیاتِ قرآنی کی فاسد تاویلات اور احادیث نبوی کے انکار کی بنا پر فرشتوں کے تصور کو اس طرح مسخ کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ کسی نہ کسی سائنسی اُصول اور معیار کے تابع ہو جائے، ایسے لوگ اس حقیقت کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں کہ فرشتے جس نوعِ تخلیق سے تعلق رکھتے ہیں وہ سائنس کے دائرۂ تحقیق (SCOPE OF RESEARCH) سے ہی خارج ہے۔

سائنس صرف عالَم حسّیات و مادیات (PHYSICAL AND MATERIAL WORLD) کے حقائق سے بحث کرتی ہے، اسے مابعد الطبیعی اور روحانی حقیقتوں (METAPHYSICAL AND SPIRITUAL REALITIES) سے کوئی واسطہ ہی نہیں اس لیے سائنس کا یہ کام نہیں کہ اپنے موضوعِ تحقیق سے ہٹ کر کسی غیر متعلقہ حقیقت سے

بحث کرے، اس کی ماہیت اور وجود کے بارے میں رائے زنی کرے جو شے اس کی حدِ جستجو سے ماوراء ہو اس کا انکار کردے سائنس کے نام پر ایسی نام نہاد تحقیق خود غیر سائنسی (UNSCIENTIFIC) بات ہے۔

اگر ہماری عقل اپنی محدود وسعت نظر کی بنا پر فرشتوں کا صحیح ادراک نہ کر سکتی ہو تو اس وجہ سے ہم فرشتوں کے تصوّر کو ''خلافِ عقل'' قرار نہیں دے سکتے بلکہ اسے ''ورائے عقل'' کہیں گے کسی چیز کا خلاف عقل ہونا اور بات ہے اور ورائے عقل ہونا اور بات۔ عقل وخرد کے ادراک کا تمام تر انحصار حواس خمسہ (FIVE SENSES OF PERCEPTION) پر ہوتا ہے، جو چیز آنکھ، کان، ناک، زبان یا ہاتھ کے ادراک میں آسکے، عقل صرف اُسی کو سمجھ سکتی اور اُسی کے بارے میں کوئی رائے وضع کر سکتی ہے۔

لیکن جس شے کا وجود ہی سرے سے غیر حسّی اور غیر مادی ہو اُسے نہ دیکھا جا سکتا ہو اور نہ سونگھا جا سکتا ہو، نہ سنا جا سکتا ہو، نہ چکھا جا سکتا ہو، نہ چھونا ممکن ہو، گویا حواسِ ظاہری جس حقیقت کے بارے میں کوئی خام مواد اور ابتدائی معلومات ہی فراہم نہ کر سکیں تو آپ خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ عقل اس کے بارے میں کوئی تصور کس طرح قائم کر سکے گی۔

صاف ظاہر ہے کہ عقل اس معاملے میں خاموش ہی رہے گی عقل کا خاموش رہنا اس کی اپنی حدود (LIMITATIONS) کی وجہ سے ہے، اس سے یہ نتیجہ کبھی اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ اس حقیقت کا ہی سرے سے کوئی وجود نہیں آخر ہر چیز کو عقل اور سائنس کے حیطۂ ادراک (SCOPE OF PERCEPTION) میں کھینچ لانے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا عقل اور سائنس کی حدِ جستجو سے اُوپر یا خارج کوئی حقیقت موجود نہیں؟ یہ اندازِ فکر ہمیں خدا اور رسول ﷺ وحی و آخرت بلکہ جملہ اجزائے ایمان سے انکار پر لا کھڑا کرے گا اور ''ایمان بالغیب'' کا تصور ہی بالکل معدوم ہو جائے گا۔

جس طرح ہر چیز کو جاننے کا ایک خاص ذریعہ ہوتا ہے مثلاً آواز کو جاننے کا ذریعہ کان ہیں، ذائقے کو جاننے کا ذریعہ زبان ہے اور خوشبو کو جاننے کا ذریعہ ناک ہے، اس مخصوص ذریعے کے علاوہ کسی دوسرے ذریعے سے اس مخصوص حقیقت کو نہیں جانا جا سکتا، اسی طرح محسوسات اور معقولات سے ماوراء حقیقتوں کو جاننے کے بھی کچھ مخصوص ذرائع ہیں جنہیں صرف انہی کی مدد سے جانا جا سکتا ہے، ان کے بغیر نہیں اور وہ ہیں نورِ باطن یا وحی الٰہی نورِ باطن ایسا ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی قلبی اور روحانی استعداد کے طور پر ان کے اندر رکھا ہے، اس ذریعے کا کام (FUNCTION) صرف تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کے مراحل طے کرنے سے شروع ہوتا ہے، اس کے بغیر نہیں اور جن مابعد الطبیعی حقیقتوں کے کامل ادراک سے یہ باطنی ذریعہ بھی قاصر ہو انہیں صرف وحی الٰہی اور واسطۂ نبوت سے جانا جا سکتا ہے اس کے بغیر کسی اور صورت سے نہیں، لہٰذا فرشتوں کے وجود اور ماہیت یا ایسی ہی دیگر عالمِ اَمر کی حقیقتوں کے بارے میں صاحبِ نبوت کا قول سند ہو سکتا ہے کسی اور محقق، فلسفی یا سائنسدان کا نہیں۔

ثبوتِ ملائکہ اَز قرآن مجید

ملائکہ کا وجود آیات قرآن سے ثابت ہے اور وہی قرآنی مضامین اہل اسلام کا عقیدہ ہے وہ یہی کہ ملائکہ موجود ہیں اور وہ انسانوں اور جنات سے الگ مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں مخصوص اُمور کے لئے مقرر کیا ہوا ہے گویا یہ ذاتِ حق کے وہ کارکن ہیں جن سے خلقی طور پر نافرمانی اور گناہ صادر ہی نہیں ہوسکتا، یہ اپنے خمیر اور ہیئت تخلیق کے اعتبار سے ہی ''معصوم'' ہیں ان کا وجود سراسر نور ہے، ان میں جنات اور انسانوں کی طرح شر و فساد اور فتنہ وظلم کا نہ کوئی ملکہ ہے اور نہ استعداد، اس لئے بروز قیامت یہ جواب دہی اور مواخذے سے بھی مستثنیٰ ہوں گے بعض اقوام نے انہیں غلطی سے خدا کی بیٹیاں تصور کیا بعض نے ان کے کام کی نوعیت کے پیش نظر انہیں خدائی میں شریک بنادیا، جب کہ بعض نے ان کی پرستش بھی کی قرآن مجید نے کئی مقامات پر ان تمام تصوراتِ باطلہ کی تردید کی ہے اور ان کے بارے میں صحیح تصور یوں واضح کیا ہے۔

قرآن مجید کی آیات مقدسہ

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ○ (پارہ ۲۵: سورۃ الزخرف: آیت ۱۹)

ترجمہ: اور انہوں نے فرشتوں کو کہ رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں ٹھہرایا۔

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ○ (پارہ ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۲۶)

ترجمہ: بلکہ (یہ فرشتے) بندے ہیں عزت والے۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ○ (پارہ ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۲۰)

ترجمہ: (فرشتے) رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ○

ترجمہ: اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے۔ (پارہ ۲۴: سورۃ الزمر: آیت ۷۵)

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ○ (پارہ ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۲۷)

ترجمہ: (فرشتے) بات میں اس (اللہ) سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں۔

يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ○ (پارہ ۴: سورۃ آل عمران: آیت ۱۲۵)

ترجمہ: تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

بہرحال قرآن مجید میں بکثرت مضامین مذکور ہیں، کچھ اسی کتاب میں آئیں گے۔ (ان شاء اللہ)

فائدہ: احادیث مبارکہ میں تو ملائکہ کے متعلق آتا ہے کہ اُن کا شمار نہیں ہوسکتا، اس کتاب میں ملائکہ کا ہی تفصیلی بیان ہے۔

ملائکہ کے وجود پر ایمان واجب ہے

ملائکہ کے لئے یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ موجود ہیں ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ ○

ترجمہ: رسول ایمان لایا اُس پر جو اس کے ربّ کے پاس سے اِس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں کو۔ (پارہ ۳: سورۃ البقرۃ: آیت ۲۸۵)

فائدہ: امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ''ایمان بالملائکہ'' چند اُمور کو متضمن ہے:

(۱) ان کے وجود کی تصدیق کرنا **(۲)** ان کو جو مراتب ملے ہیں ان کی تصدیق کرنا **(۳)** یہ ماننا کہ وہ اِنس و جنّ کی طرح اللہ کے بندے اور اس کی مخلوق ہیں **(۴)** وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور اور اس کے احکام کے مکلّف ہیں **(۵)** جو قدرتیں انہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی

ہیں اس سے تجاوز نہیں کرتے (۶) ان پر بھی موت آئے گی (۷) انہیں لمبی عمریں عطا ہوتی ہیں اور وہ اپنے وقت تک زندہ رہ کر مریں گے (۸) وہ صفات ان کے لئے ماننا ضروری ہیں جو انہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں، ان صفات کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بنانا (۹) انہیں معبود یا اللہ تعالیٰ کی اولاد کہنا جیسے بعض مشرکین نے کہا، نہیں ماننا (۱۰) یہ اقرار کرنا کہ ان کے بعض اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، ان میں سے جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بشر کے پاس بھیجتا ہے بلکہ ان کے بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کے رسول ہوتے ہیں (۱۱) ان کی مختلف ڈیوٹیاں مقرر ہیں مثلاً بعض حاملین عرش ہیں، بعض صف بستہ ہیں، بعض جنت کے خازن ہیں، بعض دوزخ کے داروغے ہیں، بعض کاتبین اعمال ہیں، بعض بادلوں پر مقرر ہیں، ان کی یہ ڈیوٹیاں قرآن مجید میں بھی مذکور ہیں۔

ملائکہ کی تخلیق اور اس کا بیان کہ وہ اجسام ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ ۔

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ملائکہ نور سے پیدا کئے گئے اور جانّ (ابوالجن) آگ کی لُو سے اور آدم علیہ السلام اُس شے سے جس سے تمہیں موصوف کیا جاتا ہے (یعنی مٹی سے)۔

[مسلم شریف: کتاب الزہد: باب فی احادیث متفرقۃ: صفحہ 1364: رقم الحدیث 2996: مسند امام احمد: جلد 42: صفحہ 109: رقم الحدیث 25194: صحیح ابن حبان: کتاب التاریخ: باب بدء الخلق: جلد 14: صفحہ 25: رقم الحدیث 6155: شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 301: رقم الحدیث: 141: تفسیر در منثور: جلد 14: صفحہ 111: مصنف عبدالرزاق: جلد 11: صفحہ 425: رقم الحدیث 20904: جمع الجوامع: جلد 4: صفحہ 253: رقم الحدیث 11622: کنز العمال: جلد 6: صفحہ 54: رقم الحدیث 15152: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 10: رقم الحدیث 2]

عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُّوْرِ الْعِزَّةِ وَخُلِقَ إِبْلِيْسُ مِنْ نَّارِ الْعِزَّةِ ۔

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: فرشتے نورِ عزّت سے جبکہ ابلیس (شیطان) نارِ عزّت سے پیدا کیا گیا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 729: رقم الحدیث 311: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 11: رقم الحدیث 3]

عَنْ يَزِيْدِ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ بَلَغَهُ : أَنَّ الْمَلَائِكَةَ خُلِقَتْ مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

ترجمہ: یزید بن رومان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملائکہ رُوح اللہ سے پیدا کئے گئے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 728: رقم الحدیث 310: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 11: رقم الحدیث 4]

ملائکہ کی کثرت کا بیان

قرآن مجید میں ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

وَ مَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ○ (پارہ ۲۹: سورۃ المدثر: آیت ۳۱)

ترجمہ: اور تمہارے ربّ کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

احادیث مبارکہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ مِنْ نُّوْرٍ وَ يَنْفَخُ فِيْ ذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ : لِيَكُنْ مِّنْكُمْ أَلْفٌ أَلْفِيْنَ فَإِنَّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ خَلْقاً أَصْغَرَ مِنَ الذُّبَابِ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ملائکہ کو نور سے پیدا فرمایا اور ان میں اپنی شان کے لائق پھونکتا ہے اور فرماتا ہے: ہوجا، تو وہ لاکھوں ملائکہ بن جاتے ہیں، ان میں بعض فرشتے مکھی سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔

[الفردوس بماثور الخطاب: جلد: 2: صفحہ: 190: رقم الحدیث: 2946: کنز العمال: جلد: 6: صفحہ: 56: رقم الحدیث: 15171: جمع الجوامع: جلد: 4: صفحہ: 256: رقم الحدیث: 11640: کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 734: رقم

الحدیث:316: مجمع الزوائد: جلد:8: صفحہ:172: رقم الحدیث:13377: کشف الاستار: جلد:2: صفحہ:449: رقم الحدیث: 2085: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ:11: رقم الحدیث:5:]

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ قَالَ: اِنَّ فِی السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ سَمَاءً مَا فِیھَا مَوْضِعُ شِبْرٍ اِلا عَلَیْہِ جَبْھَۃُ مَلَکٍ اَوْ قَدَمَاہُ قَائِمًا ثُمَّ قَرَأَ﴿وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ﴾۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: آسمانوں میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں کسی فرشتے کی پیشانی یا قدم نہ ہو پھر پڑھا "اور بیشک ہم صف بستہ ہیں"۔

[شعب الایمان: جلد:1: صفحہ:317: رقم الحدیث:156: معجم کبیر للطبرانی: جلد:9: صفحہ:242: رقم الحدیث: 9042: تفسیر درمنثور: جلد:12: صفحہ:488: تفسیر ابن جریر طبری: جلد:19: صفحہ:654 : الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ:11: رقم الحدیث:6]

فائدہ : بعض مفسرین نے قرآن کی آیت ذیل سے فرشتے مراد لئے ہیں، چنانچہ "روح البیان" میں ہے " وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا: قسم ہے فرشتوں کی ان ٹولیوں کی جو عبادت کے لئے صف بہ صف کھڑے ہیں" حدیث مبارکہ میں ہے:

اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلاَئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھِمْ قُلْنَا: وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلاَئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؟ قَالَ: یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْمُقَدَّمَۃَ وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ ۔

ترجمہ: تم لوگ اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جیسا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ ﷻ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت بناتے ہیں؟ صحابہ کرامؓم نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ ! وہ فرشتے کیسے کھڑے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے وہ اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں پھر صف بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں (یعنی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑا ہوتے ہیں)۔

[تفسیر روح البیان: جلد:7: صفحہ:444: مسلم شریف: کتاب الصلوۃ: باب الامر بالسکون فی الصلوۃ: صفحہ:203: رقم الحدیث:430: سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلوۃ: باب اقامۃ الصفوف: صفحہ:180: رقم الحدیث:992: نسائی شریف: کتاب الامامۃ: باب حث الامام علی رص الصفوف: صفحہ:135: رقم الحدیث:816: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ:165: رقم الحدیث:620]

حضرت امیر المومنین سیدنا عمرؓ کا طریقہ

وَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّفْتَحَ بِالنَّاسِ الصَّلَاۃَ قَالَ: اِسْتَوُوْا تَقَدَّمْ یَا فُلَانُ ! تَأَخَّرْ یَا فُلَانُ ! اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَرٰی لَکُمْ بِالْمَلاَئِکَۃِ اُسْوَۃً یَقُوْلُ﴿وَالصَّآفَّاتِ صَفًّا﴾ ۔

ترجمہ: حضرت عمرؓ کا طریقہ تھا: جب نماز شروع فرماتے تو مقتدیوں کو فرماتے کہ سیدھے ہو جاؤ، اے فلاں! تو ذرا آگے ہو جا، اے فلاں! تو پیچھے ہٹ جا، اللہ تعالیٰ ﷻ تمہیں ملائکہ کی طرح صف بستہ دیکھنا چاہتا ہے، چنانچہ ان کے حق میں فرمایا" قسم ہے فرشتوں کی ان ٹولیوں کی جو عبادت کے لئے صف بہ صف کھڑے ہیں"۔

[تفسیر روح البیان: جلد:7: صفحہ:445: تفسیر ابن جریر طبری: جلد:19: صفحہ:653:]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا: تَرِدُ الْمَلاَئِکَۃُ صُفُوْفاً صُفُوْفاً لَا یَعْرِفُ کُلُّ مَلَکٍ مِّنْھُمْ مَّنْ اِلٰی جَانِبِہٖ لَمْ یَلْتَفِتْ مُنْذُ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ملائکہ کرام صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں اور کسی فرشتے کو اس بات کا دھیان ہی نہیں کہ اس کے برابر میں کون سا فرشتہ کھڑا ہے، وہ جب سے پیدا ہوئے ہیں ذرہ برابر بھی اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے۔

[تفسیر روح البیان: جلد:7: صفحہ:445]

فائدہ : "القاموس" میں ہے کہ ﴿وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا﴾ سے وہ ملائکہ مراد ہیں، جو ہوا میں صف بستہ ہو کر اللہ تعالیٰ ﷻ کی تسبیح پڑھ رہے ہیں، ان کے مراتب نمازیوں کی صفوں جیسے مراتب ہیں۔

وَقَالَ بَعْضُھُمْ : الصَّآفَّاتُ اَجْنِحَتُھَا فِی الْھَوَاءِ مُنْتَظِرَۃٌ لِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی

فِیْمَا یَتَعَلَّقُ بِالتَّدْبِیْرِ وَقِیْلَ غَیْرَ ذٰلِکَ وَقَوْلُہٗ تَعَالیٰ فِیْ اَوَاخِرِ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ ﴿وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ﴾ یَحْتَمِلُ الْکُلَّ ۔

ترجمہ: بعض نے فرمایا: وہ اپنے پروں کو پھیلا کر امرالٰہی کے منتظر کھڑے ہیں، تا کہ ان کے متعلق جو تدبیر کا کام ذمہ ہے اسے سرانجام دیں وغیرہ، اسی سورت کے آخر میں ﴿اور بیشک ہم صف بستہ ہیں﴾ میں مذکورہ بالا طریقے سب کے سب مراد ہیں۔

[تفسیر روح البیان: جلد:7:صفحہ:445]

ملائکہ کی اقسام

بعض مشائخ کرام علیہم الرحمہ نے فرمایا: ملائکہ کی تین قسمیں ہیں:

مُھَیَّمُوْنَ فِیْ جَلَالِ اللّٰہِ تَعَالٰی تَجَلّٰی لَھُمْ فِی اِسْمِہِ الْجَلِیْلِ فَھَیَّمَھُمْ وَاَفْنَاھُمْ عَنْھُمْ فَلَا یَعْرِفُوْنَ نُفُوْسَھُمْ وَلَا مَنْ ھَامُوْا فِیْہِ، وَصِنْفٌ مُسَخَّرُوْنَ وَرَأْسُھُمُ الْقَلَمُ الْاَعْلٰی سُلْطَانُ عَالَمِ التَّدْوِیْنِ وَالتَّسْطِیْرِ، وَصِنْفٌ اَصْحَابَ التَّدْبِیْرِ لِلْاَجْسَامِ کُلِّھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَجْنَاسِ کُلِّھَا وَکُلُّھُمْ صَافُّوْنَ فِی الْخِدْمَۃِ لَیْسَ لَھُمْ شُغُلٌ غَیْرَ مَا اُمِرُوْا بِہٖ وَفِیْہِ لَذَّتُھُمْ وَرَاحَتُھُمْ ۔

(۱) **مہیمون:** اللہ تعالیٰ ﷻ کے جلال میں مستغرق ہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان پر تجلی جلال ڈال کر انہیں مستغرق وفنا فرمایا کہ انہیں نہ اپنی خبر ہے اور نہ انہیں یہ معلوم ہے کہ وہ کس کام میں ہیں۔

(۲) **مسخرین:** جن کے سر قلمِ اعلیٰ پر ہیں (وہ قلمِ اعلیٰ) جسے سلطان التدوین سے تعبیر کرتے ہیں۔

(۳) **اصحاب تدبیر:** وہ جمیع اجناس کی جمیع تدابیر کے اُمور سرانجام دیتے ہیں اور وہ کل کے کل خدمت الٰہی کے لیے صف بستہ ہیں اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ ان کو کس وقت اور

کس کام کے لئے حکم ہوتا ہے اور انہیں اسی میں لذت وراحت محسوس ہوتی ہے۔

[تفسیر روح البیان: جلد7: صفحہ445]

فائدہ: وَفِی الآیَۃِ بَیَانُ شَرْفِ الْمَلَائِکَۃِ حَیْثُ اَقْسَمَ بِھِمْ وَفَضَّلَ الصُّفُوْفَ وَقَدْ صَحَّ اَنَّ الشَّیْطَانَ یَقِفُ فِیْ فُرْجَۃِ الصَّفِّ فَلَا بُدَّ مِنَ التَّلَاصُقِ وَالْاِنْضِمَامِ وَالْاِجْتِمَاعِ ظَاھِراً وَّبَاطِناً قَالَ: بَعْضُھُمْ یَعْنِی الْمَلَائِکَۃَ الَّذِیْنَ یَزْجُرُوْنَ السِّحَابَ یُؤَلِّفُوْنَہٗ وَیَسُوْقُوْنَہٗ اِلَی الْبَلَدِ الَّذِیْ لَا مَطَرَ بِہٖ ۔

ترجمہ: آیت میں ملائکہ کی شرافت و بزرگی کا بیان ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کی قسم یاد فرمائی ہے، آیت میں صف بندی کی فضیلت و شرافت کا بیان ہے، اسی لئے شیطان صف کی اُس جگہ میں کھڑا ہو جاتا ہے جو خالی پڑی ہوتی ہے، اسی لئے حدیث شریف میں مل کر ایک دوسرے سے متصل ہو کر کھڑے ہونے کا حکم ہے ﴿فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا﴾ اس سے وہ ملائکہ مراد ہیں جو بادلوں کو چلاتے اور انہیں جمع کرتے اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جاتے ہیں جہاں بارش نہیں ہوتی ہے۔ [تفسیر روح البیان: جلد7: صفحہ445]

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ [وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَعْلُوْمٌ] قَالَ: اَلْمَلَائِکَۃُ مَا فِی السَّمَاءِ مَوْضِعٌ اِلَّا عَلَیْہِ مَلَکٌ اِمَّا سَاجِدٌ وَاِمَّا قَائِمٌ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ ۔

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ آسمان میں کوئی ایسی جگہ نہیں جس پر کوئی فرشتہ ساجد (سجدہ میں) یا قائم (قیام میں) نہ ہو، اور یہ قیامت تک ہوگا۔

[تفسیر درمنثور: جلد12: صفحہ487: کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ982: رقم الحدیث506: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ11: رقم الحدیث7]

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَھَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِیْھَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ

أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ : لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ ۔

ترجمہ: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے ، آسمان چرچراہٹ کرتا ہے اور یہ مناسب بھی ہے کیونکہ اس (آسمان) میں چار اُنگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے حضور سجدہ ریز نہ ہو، اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں وہ اگر تم جان جاؤ تو بہت کم ہنسو اور زیادہ تر روتے رہو گے اور نہ تم بستروں پر اپنی عورتوں سے لذت حاصل کرو گے اور اللہ تعالیٰ ﷻ کی جانب گریہ وزاری کرتے ہوئے بیابان میں نکل جاؤ گے۔ (صحابی فرماتے ہیں) کاش میں کٹا ہوا درخت ہوتا۔

[ترمذی شریف: کتاب الزہد: باب فی قول النبی لوتعلمون ما اعلم: صفحہ 523: رقم الحدیث 2312: سنن ابن ماجہ: کتاب الزہد: باب الحزن والبکا: صفحہ 696: رقم الحدیث 4190: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 982: رقم الحدیث 507: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 11: رقم الحدیث 8: کنز العمال: جلد 10: صفحہ 166: رقم الحدیث 29824]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ : قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: مَا فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا مَوْضِعُ قَدَمٍ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ أَوْ قَائِمٌ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ﴾ ﴿وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ﴾ ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان پر ایک قدم کے برابر کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں فرشتہ ساجد یا قائم نہ ہو، قرآن مجید میں ہے ﴿وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ﴾ اور فرمایا: ﴿وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ﴾۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 984: رقم الحدیث 508: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 19: صفحہ 651: تفسیر درمنثور: جلد 12: صفحہ 488: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 12: رقم الحدیث 9: کنز العمال: جلد 10: صفحہ 166: رقم الحدیث 29826]

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ إِذْ قَالَ لَهُمْ : تَسْمَعُونَ مَا أَسْمَعُ؟ قَالُوا: مَا نَسْمَعُ مِنْ شَيْءٍ ، قَالَ: إِنِّي لَأَسْمَعُ أَطِيطَ السَّمَاءِ وَمَا تُلَامُ أَنْ تَئِطَّ وَمَا فِيهَا مَوْضِعُ شِبْرٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ أَوْ قَائِمٌ :

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھے تو فرمایا: جو کچھ میں سنتا ہوں کیا تم سن رہے ہو؟ عرض کی ، ہم تو کچھ بھی نہیں سن رہے، فرمایا میں آسمان کی چرچراہٹ سنتا ہوں اور اسے اِس پر ملامت بھی نہیں کیونکہ اس کی کوئی جگہ خالی نہیں جس پر فرشتہ ساجد یا قائم نہ ہو۔

[کنز العمال: جلد 10: صفحہ 164: رقم الحدیث 29817: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 986: رقم الحدیث 509: معجم کبیر للطبرانی: جلد 3: صفحہ 224: رقم الحدیث 3122: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 12: رقم الحدیث 10: تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 489]

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا فِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ مَوْضِعُ قَدَمٍ وَلَا شِبْرٍ وَلَا كَفٍّ إِلَّا وَفِيهِ مَلَكٌ قَائِمٌ أَوْ مَلَكٌ رَاكِعٌ أَوْ مَلَكٌ سَاجِدٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالُوا جَمِيعًا: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ إِلَّا أَنَّا لَمْ نُشْرِكْ بِكَ شَيْئًا ۔

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ساتوں آسمانوں میں ایک قدم ایک بالشت اور ایک ہتھیلی کی جگہ بھی ایسی نہیں جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو یا کھڑا یا حالت رکوع میں نہ ہو اور قیامت کے دن یہ فرشتے کہیں گے: اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، تیری قسم! ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے البتہ ہم نے تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔

[مجمع الزوائد: جلد10: صفحہ 471: رقم الحدیث 18437: معجم الاوسط: جلد4: صفحہ 44: رقم الحدیث 3568: مجمع البحرین: جلد8: صفحہ 94: رقم الحدیث 4775: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 13: رقم الحدیث 11]

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ قَالَ : لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ شَيْءٌ أَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَيْسَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ أَحَدٌ إِلَّا وَمَعَهُ مَلَكَانِ سَائِقٌ يَسُوْقُهُ وَشَاهِدٌ يَشْهَدُ عَلَيْهِ فَهٰذَا ضُعْفُ بَنِيْ آدَمَ ثُمَّ بَدَ ذٰلِكَ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ مَكْبُوْسَاتٌ وَمِنْ فَوْقِ السَّمٰوَاتِ بَعْدَ الَّذِيْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ أَكْثَرَ مِمَّا فِي السَّمٰوَاتِ ـ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ؓ نے فرمایا: فرشتوں سے زیادہ اور کوئی مخلوق نہیں، بنی آدم میں کوئی ایک بھی نہیں جس کے ساتھ دو فرشتے نہ ہوں ایک سائق (ہانکنے والا) اور دوسرا شاہد ہے جو اس پر قیامت میں گواہی دے گا یہی بنی آدم کا ضعف (کمزوری) ہے، تمام آسمان اور زمین فرشتوں سے بھرے پڑے ہیں اور آسمانوں کے اُوپر اور عرش کے اردگرد آسمان والے فرشتوں سے زیادہ ہیں۔

[المجالسۃ وجواہر العلم لامام دینوری: جلد1: صفحہ 317: رقم 24: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 13: رقم 12]

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَنَهْراً مَا يَدْخُلُهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ دَخْلَةٍ فَيَخْرُجُ فَيَنْتَفِضُ إِلَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْهُ مَلَكاً ـ

ترجمہ: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) جنت میں ایک نہر ہے، اس میں جبرائیل (علیہ السلام) داخل ہو کر پر جھاڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ﷻ اُن کے ہر قطرہ سے فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔

[کنز العمال: جلد14: صفحہ 193: رقم الحدیث 39226: کتاب العظمہ: جلد2: صفحہ 735: رقم الحدیث 317: جمع الجوامع: جلد2: صفحہ 321: رقم الحدیث 6010: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 13: رقم الحدیث 13]

فائدہ: ان سب کا سرچشمہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے چنانچہ عبدالرزاق اپنی "مصنف" میں جابر بن عبداللہ ؓ سے راوی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَا جَابِرُ! إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ (اِلٰى قَوْلِهٖ)

فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَّمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِيْ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ ثُمَّ قَسَّمَ الرَّابِعَ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْاَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ وَمِنَ الثَّانِيْ الْكُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّالِثِ بَاقِيْ الْمَلَائِكَةِ ـ

ترجمہ: اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ ﷻ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے بنایا پھر جب عالم کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے، پہلے سے قلم اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے ٹکڑے کے چار حصے کئے، پہلے سے ملائکہ حاملانِ عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے فرشتے پیدا کئے۔

[الجزء الاول من المصنّف لامام عبدالرزاق صنعانی: صفحہ 63: ملخصاً من رقم الحدیث 18: مطالع المسرات لامام محمد الفاسی: صفحہ 464]

لطیفہ

منکرین کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ ملائکہ کو تو نور مانتے ہیں لیکن جس کے نور سے یہ پیدا ہوئے اُس ذاتِ اقدس ﷺ کو نور ماننے کے لئے تیار نہیں، بلکہ ماننے والوں پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں، اسے کہتے ہیں اُلٹی کھوپڑی۔۔۔

ملائکہ کرام کے کمالات

شرح فقہ اکبر میں ہے کہ ملائکہ کرام لطیف اور ہوائی جسم والے ہیں اور فرمایا:

اِنَّهُمْ قَادِرُوْنَ اَنْ يَتَشَكَّلُوْا بِاَشْكَالٍ مُخْتَلِفَةٍ فَيَتَشَكَّلُوْنَ بِصُوْرَةِ الْاِنْسَانِ وَغَيْرِهَا مِنَ الصُّوَرِ ـ [شرح فقہ اکبر لامام ملا علی قاری: صفحہ 27]

ترجمہ: ملائکہ کرام انسانی اور دیگر صورتوں میں متشکل ہونے پر قادر ہوتے ہیں۔

﴿تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ ملائکہ عروج کرتے ہیں﴾ اس سے مراد وہ ملائکہ ہیں جو عروج و نزول پر مامور ہیں کیونکہ بعض ملائکہ وہ ہیں جو آسمانوں سے ہرگز نہیں اُترتے اور بعض

وہ ہیں، جو زمین سے آسمان کی طرف ہرگز عروج نہیں کرتے اور ان کے عروج وصعود اور نزول کی پرواز اتنی سریع سے سریع تر ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

قال الکاشفی: از حضرت ملك أعلى خطاب مستطاب بطائر آشيانِ سدرةُ المنتهىٰ رسيد كه **"اَدْرِكْ عَبْدِی جبریل"** پيش از انكه يوسف به تك چاه رسد بوى رسيدو اُوْ رَا باپنجهٔ مقدسه خود گرفت:

ترجمہ: حضرت کاشفی نے فرمایا: بھائیوں نے جب یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالا تو اللہ جل جلالہ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا: میرے بندے کو ہاتھوں میں لے لو اس سے پہلے کہ وہ کنوئیں کی تہ میں پہونچیں، حضرت جبریل علیہ السلام نے فوراً سدرۃ المنتہیٰ سے پرواز فرمائی ابھی یوسف علیہ السلام کنوئیں کی تہ تک نہ پہونچے تو جبریل علیہ السلام نے انہیں ہاتھوں پر اٹھالیا۔

[تفسیر روح البیان: جلد 4: صفحہ 223]

فائدہ : صاحب روح البیان نے پ۲۳ میں اسماعیل علیہ السلام کے واقعہ میں جبریل علیہ السلام کی اس قسم کی پروازوں کا ذکر یکجا لکھا ہے، فقیر نے **"فرشتوں کی پرواز"** نامی کتاب میں تفصیل سے لکھ دیا ہے۔

ملائکہ کرام کے تصرفات

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کے تصرفات وکمالات کی قرآن مجید میں قسمیں یاد فرمائی ہیں، مثلاً:

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا — **ترجمہ:** پھر کام کی تدبیر کریں۔

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا — **ترجمہ:** پھر حکم سے بانٹنے والے۔

فائدہ : اس آیت میں ملائکہ کی وہ جماعتیں مراد ہیں جو بحکم الٰہی بارش اور رزق تقسیم کرتی ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مدبرات الامر بنایا ہے اور عالم میں تدبیر وتصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے۔

تنبیہ : ان آیات یعنی "والذاریات" سے "فالمدبرات" تک اکثر مفسرین (تفسیر درمنثور، تفسیر کبیر، تفسیر ابوسعود، تفسیر مدارک، تفسیر خازن اور تفسیر جلالین وغیرہ) نے ملائکہ مراد لئے ہیں۔

عَنِ ابْنِ سَابِطٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : يُدَبِّرُ اَمرَالدُّنيَا اَرْبَعَةٌ جِبْرِيلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ وَاِسْرَافِيْلُ وَاَمَّا جِبْرَئِيْلُ فَمُوَكَّلٌ بِالرِّيَاحِ وَالْجُنُوْدِ وَ اَمَّا مِيْكَائِيْلُ فَمُوَكَّلٌ بِالقَطْرِ وَالنُّبَاتِ وَاَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَمُوَكَّلٌ بِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ وَاَمَّا اِسْرَافِيْلُ فَهُوَ يُنَزِّلُ عَلَيْهِمْ ۔

ترجمہ: حضرت ابن سابط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امر دنیا کی تدبیر چار فرشتے کرتے ہیں (۱) جبریل (۲) میکائیل (۳) ملک الموت (۴) اسرافیل، جبریل **علیہم السلام** ہواؤں اور لشکروں پر، میکائیل بارش ونباتات پر، ملک الموت قبض ارواح پر اور اسرافیل ان کے لئے اُمور لانے پر مؤکل ہیں۔

[شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 316: رقم الحدیث 156: کتاب العظمہ : جلد 3: صفحہ 808: رقم الحدیث 376: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 97: رقم الحدیث 19117: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 16: رقم 27]

فائدہ : اس سے ثابت ہوا کہ دنیا کے جملہ اُمور ملائکہ اربعہ کے سپرد ہیں، اس سے یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جب یہ جملہ اُمور ملائکہ کے سپرد ہیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فارغ ہو گیا، (معاذ اللہ) بلکہ یہی کہا جائے گا، ان سب کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہے اور یہ اس کے مامور و ماذون ہیں، یہی ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ مالک حقیقی ہے اور انبیاء واولیاء اس کے حکم واذن سے تصرفات کرتے ہیں۔

رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں — ربّ ہے معطی یہ ہیں قاسم

اسی قاعدہ پر ہم کہتے ہیں اور صحیح حدیث میں بھی ہے:

قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَحْمٰن: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ يَرِدِ اللّٰه بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِیْ الدِّيْنِ وَانَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰه يُعْطِیْ۔

ترجمہ: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ مجھے عطا فرماتا ہے۔

[بخاری شریف: کتاب العلم: باب من یرد اللہ خیرا یفقہہ فی الدین: صفحہ 30: رقم الحدیث 71: مسلم شریف: کتاب الزکاۃ: باب النہی عن المسألۃ: صفحہ 459: رقم الحدیث 1037: مسند امام احمد: جلد 12: صفحہ 121: رقم الحدیث: 7194: معجم الاوسط للطبرانی: جلد 9: صفحہ 73: رقم الحدیث 9158: تاریخ دمشق الکبیر: جلد 29: صفحہ 274: جامع بیان العلم وفضلہ: امام ابن عبدالبر قرطبی: صفحہ 33: رقم الحدیث 74]

کمالاتِ مصطفیٰ جل جلالہ کے منکرین کہتے ہیں کہ حدیث سے حضور ﷺ کی علم و مال غنیمت کی تقسیم مراد ہے۔

یہ ان کی کمالات مصطفیٰ ﷺ ماننے میں کنجوسی کی دلیل ہے، ورنہ حدیث شریف میں مطلق تقسیم کا بیان ہے جس میں علم و مالِ غنیمت کی تقسیم بھی داخل ہے، اگر ان کا یہ قول صحیح مان لیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عطا بھی مطلق نہ رہے گی حالانکہ یہ کسی قانون میں نہیں کہ ایک جملہ کو مطلق مانا جائے اور دوسرے کو از خود مقید، علاوہ ازیں محدثین کرام نے بھی حضور سرورِ عالم ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے جملہ اُمور کی تقسیم مراد لی ہے۔

حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

[اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا لِاُقْسِمَ بَيْنَكُمْ] اَیْ الْعِلْمَ و الغَنِيْمَةَ وَ نَحْوَهِمَا وَ يُمْكِنُ اَنْ تَكُونَ قِسْمَةَ الدَّرَجَاتِ و الدَّرْكَاتِ مُفَوَّضَةٌ اِلَيْهِ ﷺ وَلا مَنَع مِن

الْجَمْعِ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ حَذْفُ المَفْعُوْل لِتَذهِبَ اَنْفُسُهُمْ كُلَّ الْمُذْهَبِ وَيُشْرَبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِن ذَلِكَ المَشْرَبِ بَلْ لُوحِظَ فِیْ مَعْنَى القَاسِمِيَّةِ بِاعْتِبَارِ القِسْمَةِ الاَزلِيَّةِ فِی اُمُوْرِ الدِّيْنِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ فَلَسْتُ كَاَحَدِكُمْ لَا فِیْ الذَّاتِ وَلَا فِیْ الاَسْمَاءِ وَ الصِّفَاتِ ، قَالَ الطيبی : لِاَنَّه ﷺ يُقَسِمُ بَيْنَ النَّاسِ مِنْ قِبلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَمَّا بِوَحی اِلَيْهِ وَيُنَزِّلُهُمْ مَنَازِلَهُم الَّتِیْ يَسْتَحِقُّوْنَهَا فِیْ الشَّرُفِ وَالفَضْلِ وَقَسْمِ الغَنَائِمِ وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْهُمْ يُشَارِكُهُ فِیْ هَذا الْمَعْنٰى۔

ترجمہ: میں قاسم اس لئے بنایا گیا ہوں کہ میں علم وغنیمت تقسیم کرتا ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ درجات و درکات آپ ﷺ کی طرف سپرد کئے گئے ہیں، ان دونوں معنوں میں تطبیق ممکن ہے جیسا کہ یہاں مفعول کا حذف کرنا ہے تاکہ اس سے ہر طرح کی تقسیم مراد لی جا سکے بلکہ اس میں آپ ﷺ کی ''قاسمیت'' قسمت ازلیہ میں اُمورِ دینیہ و دنیویہ کا لحاظ کیا جائے کیونکہ آپ ﷺ ذات واسماء وصفات میں کسی کی مثل نہیں، امام طیبی نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی جانب سے لوگوں میں تقسیم فرماتے ہیں اور جن کے وہ مستحق ہیں انہیں وہی مراتب عطا فرماتے ہیں ان میں غنیمت کی تقسیم ہو یا شرف وفضل وغیرہ کی اس میں آپ کا کوئی بھی شریک نہیں۔ [مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: جلد 9 :صفحہ:105]

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

قسمت مے کنم میان شما از جانب حق وآں چه وحی کرده شده است بسوئے من وفرستاده شده بر من از علم و عمل ومے رسانم هر یکے را آں چه نصیب اوست ومستحق است مرآنرا ومے کنم هر کس را در جائے که در مرتبۂ اوست از فضل و شرف وایں صفت درهیچ کس جز من وجود ندارد وهیچ کس دریں صفت شریك من نبود ۔

ترجمہ: از جانب حق میں تم لوگوں میں تقسیم کرتا ہوں جیسے وحی ہوتی ہو علم ہو یا عمل میں پہنچاتا ہوں جو کسی کا نصیب ہوتا ہے اور وہ اس کا مستحق ہے اور میں ہر ایک کو وہی شرف وفضل کا مرتبہ بخشتا ہوں جو اس کے لائق ہے، سوائے میرے یہ اور کوئی نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اس صفت میں میرا شریک ہے۔ [اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ: جلد 5: صفحہ 923]

حضرت علامہ فاسی **علیہ الرحمہ** ''شرح دلائل الخیرات'' میں لکھتے ہیں:

[**قَالَ ﷺ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ**] وَاَخْرَجَ الحَاكِمُ فِىْ الْمُسْتَدْرَكِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ اَنَا اَبُوْ القَاسِمِ اَللّٰهُ يُعْطِىْ وَاَنَا اَقْسِمُ وَكَانَ يُوْصِلُ اِلٰى كُلِّ اَحَدٍ نَصِيْبَهُ الَّذِىْ كُتِبَ لَهُ مِنَ الصَّدَقَاتِ والمَغَانِمِ وَغَيْرِهَا وَهُوَ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ فِىْ العَالَمِ وَ وَاسِطَةُ حَضْرَتِهِ وَالمُتَوَلّٰى لِقِسْمَةِ مَوَاهِبِهِ وَاعطِيَتِهِ (جَمْعُ عَطَاءٍ) فَكُلُّ مَنْ حَصَلَتْ لَهُ رَحْمَةٌ فِىْ الوُجُوْدِ اَوْ خَرَجَ لَهُ قِسْمٌ مِنْ رِزْقِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَالظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَالْعُلُوْمِ وَالمَعَارِفِ وَالطَّاعَاتِ فَاِنَّمَا خَرَجَ لَهُ ذَلِكَ عَلٰى يَدَيْهِ وَ بِوَاسِطَتِهِ ﷺ وَهُوَ الَّذِى يَقْسِمُ الْجَنَّةَ بَيْنَ اَهْلِهَا وَلِاَجْلِ هَذا عُدِّدَ مِنْ خَصَائِصِهِ ﷺ اَنَّهُ اُعْطِىَ مَفَاتِيْحَ الخَزَائِنِ قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ : وَهِىَ خَزَائِنُ اَجْنَاسِ العَالَمِ فَيَخْرُجُ لَهُمْ بِقَدْرِمَايَطْلُبُوْنَ فَكُلُّ مَاظَهَرَ فِىْ هَذا الْعَالَمِ فَاِنَّمَا يُعْطِيْهِ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ ﷺ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمَفَاتِيْحُ فَلاَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَزَائِنِ الاِلٰهِيَّةِ شَىْءٌ اِلَّا عَلٰى يَدَيْهِ ﷺ ۔

ترجمہ: [حضور ﷺ نے فرمایا: میں ہی تقسیم فرمانے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ ﷻ ہی عطا فرماتا ہے] امام حاکم ''مستدرک'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مخرج کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میں ابو القاسم ﷺ ہوں، اللہ تعالیٰ ﷻ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں۔ حضور ﷺ ہر ایک کو اس کا وہ حصہ جو صدقات اور غنیمت وغیرہ سے مقدر ہو چکا ہے، پہنچاتے رہتے ہیں، جہان میں حضور ﷺ اللہ ﷻ کے خلیفہ و نائب ہیں اور حضرت اُلوہیت کا واسطہ

ہیں اور اللہ تعالیٰ ﷻ کی بخششوں اور عطاؤں کی تقسیم کے متولی ہیں تو جس کسی کو اس وجود میں کوئی رحمت ملی ہے یا جس کسی کو دنیا اور آخرت، ظاہر، باطن، علوم، معارف، طاعات سے جو رزق ملا تو وہ بجز ایں نیست اس کو حضور ﷺ کے ہاتھوں اور آپ ﷺ کے واسطہ سے ملا اور حضور ہی ہیں، جو مستحقین جنت میں جنت تقسیم فرماتے ہیں اور آئمہ کرام نے آپ کے خصائص سے گنا کہ حضور ﷺ کو (اللہ تعالیٰ ﷻ نے) خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں، بعض علماء نے (صراحۃً) فرمایا: ان خزانوں سے اجناس عالم کے خزانے مراد ہیں تو حضور ﷺ ہر ایک کو اس کی طلب کے مطابق عطا فرماتے ہیں تو جو کچھ (یعنی ہر نعمت) اس جہاں میں ظاہر ہو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا عطیہ ہے جن کے پاس (اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی) چابیاں ہیں، اللہ تعالیٰ ﷻ کے خزانوں سے کوئی چیز کسی کو نہیں ملتی مگر حضور ﷺ ہی کے ہاتھوں سے ملتی ہے۔

[مطالع المسرات: حزب ثانی: صفحہ 435]

تبصرہ اُویسی غفرلہ

بہر حال ملائکہ کرام کو قاسم اُمورالٰہیہ مانتے ہو تو ان کے مرشد اور امام بلکہ ان کے رسول مکرم ﷺ کے لئے بھی ماننا پڑے گا کہ یہ قاعدہ مسلم ہے کہ مخلوق میں جو کمال کسی کو نصیب ہے اس سے بڑھ کر حضور نبی پاک ﷺ کو حاصل ہے، بلکہ یوں کہو کہ جس کو جو ملا ان سے ملا چنانچہ امام شعرانی **علیہ الرحمہ** نے فرمایا:

اِعْلَمْ اَنَّ جَمِيْعَ الكَرَامَاتِ وَالخَصَائِصِ الوَاقِعَةِ فِىْ هَذَا العَالَمِ مِنْ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الدُّنْيَا نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ بِحُكْمِ الاصَالَةِ وَاِنْ وَقَعَ شَىْءٌ مِنْهَا الخَوَّاص الْخَلْق فَذَلِكَ بِحُكْمِ التَّبعِيَّةِ فِىْ الارْثِ لَهُ ﷺ ۔

ترجمہ: یقین رکھو کہ اس عالم میں جتنی کرامات وکمالات وخصائص ہیں جب سے اللہ تعالیٰ ﷻ نے دنیا کو پیدا کیا، ہمارے نبی پاک ﷺ بحکم اصالت ہیں اور اس میں سے

جس خواص (انبیاء واولیاء وغیرہ) کو ملا تو آپ کی تبعیّت و وراثت میں ملا۔

امام اہلسنّت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے فرمایا:

بے اِن کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے — حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

مزید حوالہ جات اور تحقیق فقیر کی **''شرح حدائق''** میں پڑھئے۔

طویل قد فرشتہ علیہ السلام

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا لَہٗ جَنَاحَانِ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ وَرَاْسُہٗ تَحْتَ الْعَرْشِ وَرِجْلَاہُ تَحْتَ الْاَرْضِ السَّابِعَۃِ وَعَلَیْہِ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی رِیْشٌ فَاِذَا صَلّٰی رَجُلٌ اَوْ اِمْرَاَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَیَّ اَمَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یَنْغَمِسَ نَفْسَہٗ فِیْ بَحْرٍ مِنْ نُوْرٍ تَحْتَ الْعَرْشِ فَیَنْغَمِسُ فِیْہِ ثُمَّ یَخْرُجُ وَیَنْفِضُ جَنَاحَیْہِ فَیَقْطُرُ مِنْ کُلِّ رِیْشَۃٍ قَطْرَۃً فَیَخْلُقُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ کُلِّ قَطْرَۃٍ مَلَکًا یَسْتَغْفِرُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ کے ایک فرشتے کے دو پَر ہیں، ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں، اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوق کی گنتی کے مطابق پر ہیں، جب میری اُمت میں سے کوئی مرد یا عورت مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ﷻ اسے حکم فرماتا ہے کہ عرش کے نیچے نور کے دریا میں غوطہ لگائے، جب وہ دریا سے نکلتا ہے تو اپنے پروں کو جھاڑتا ہے، تو اس کے ہر پر سے جو قطرہ گرتا ہے، اُس سے اللہ تعالیٰ ﷻ فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو دُرود پڑھنے والے کے لیے قیامت تک بخشش مانگتے رہیں گے۔

[الکنز المدفون للسیوطی: صفحہ 17: مکاشفۃ القلوب للغزالی: الباب الاول: رقم الحدیث 1: صفحہ 5]

فوائد

(۱) جب اللہ تعالیٰ ﷻ کے ایک فرشتہ کی یہ کیفیت ہے جو عالم دنیا میں حاضر و ناظر اور ہر ایک کے حال سے باخبر ہے تو پھر آقائے کونین ﷺ کیلئے اشکال کیوں اور شرک کیا؟ جب کہ آپ ﷺ کی اُمت کا ایک خادم فرشتہ یہ طاقت رکھتا ہے تو اس کے اور سب کے بلکہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے آقا ﷺ کو یہ طاقت کیوں حاصل نہ ہو؟ جب علمائے اُمت نے دلائل سے ثابت کیا کہ حضور ﷺ علی الاطلاق جملہ عالم سے افضل ہیں اور یہ بھی متفق علیہ فیصلہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام جملہ ملائکہ سے افضل ہیں اور علم الکلام کا قاعدہ ہے کہ اولیاء کرام باستثناء خواص ملائکہ باقی جملہ ملائکہ سے افضل ہیں۔

(۲) دُرود پاک کی فضیلت کا کیا کہنا کہ صرف ایک دفعہ خلوص قلبی سے پڑھا جائے تو اَن گنت ملائکہ پیدا ہو جائیں اور دُرود شریف پڑھنے والے کے لیے قیامت تک استغفار کرتے رہیں، فقیر اویسی غفرلہ عرض کرتا ہے:

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

مزید وضاحت

وہابی دیوبندی نبی پاک ﷺ کو اپنے جیسا بشر سمجھ کر اپنے اوپر قیاس کرنے کے عادی ہیں حالانکہ نبی پاک ﷺ کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے ہم آپ کے خدام ملائکہ کو بھی اپنے اوپر قیاس نہیں کر سکتے اگر چہ وہ بشری صورت میں بھی ہوں اور نہ ہی ہم نبی پاک ﷺ کو عقل سے مانیں، بلکہ ہم پر لازم ہے کہ ہم آپ کے عشق کو امام بنا کر مانیں اگر عقل سے ماننا ہی ہے تو فرشتے جو آپ کے ادنیٰ خدام ہیں، ان کے لیے کسی کو تامل نہیں کہ وہ بیک وقت ہر جگہ ہر آن حاضر و ناظر ہیں مثلاً یہی ملک الموت جو ہر ذی روح پر ہر وقت ہر آن حاضر و ناظر ہیں بلکہ ہر روح قبض کرنے والے کو جانتے پہچانتے اور ہر وقت اس کے پاس رہتے

ہیں، حالانکہ ان کا مسکن سدرۃ المنتہیٰ ہے وہ بیک وقت اِدھر بھی اُدھر بھی، جب حضور سرور عالم ﷺ کے ایک خادم کے لیے یہ مقام ماننا عین توحید ہے تو پھر اپنے رسول ﷺ کے لیے اشکال کیوں؟

مشرق ومغرب فرشتے کے گھیرے میں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً تَعْظِیْمًا لِحَقِّی جَعَلَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مِنْ تِلْکَ الکَلِمَۃ مَلَکًا جَنَاحٌ لَہُ بِالمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ لَہُ بِالمَغْرِبِ رِجْلَاہُ فِیْ تَخُوْمِ الارْضِ وَعُنُقُہُ مُلْوِی تَحْتَ العَرْشِ یَقُوْلُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لَہُ : صَلِّ عَلٰی عَبْدِی کَمَا صَلّٰی عَلٰی نَبِیٍّ فَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ اِلٰی یَوْمِ القِیَامِۃِ ۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے دُرود بھیجے، تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پر مشرق اور دوسرا مغرب میں ہے، اس کے پاؤں ساتویں زمین پر اور سر عرش کے نیچے ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ اس سے فرماتا ہے کہ دُرود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے دُرود بھیجا میرے نبی ﷺ پر، چنانچہ وہ فرشتہ قیامت تک اس پر دُرود بھیجتا رہتا ہے۔

[الترغیب فی فضائل الاعمال لامام ابن شاہین: صفحہ 14: رقم الحدیث 20: القول البدیع لامام سخاوی: صفحہ 121: الہدایۃ المبارکۃ لامام احمد رضا خان: صفحہ 12: رقم الحدیث 14]

فائدہ : اسی طرح خاتم المحققین حضرت مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ (والد ماجد اعلیٰ حضرت) اپنی کتاب "الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح" میں امام سخاوی سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا لَہُ جَنَاحَانِ اَحَدُھُمَا بِالمَشْرِقِ وَالاٰخِرُ بِالمَغْرِبِ فَاِذَا صَلَّی العَبْدُ عَلَیَّ حُبًّا اِنْغَمَسَ فِیْ المَاءِ ثُمَّ یَنْتَفِضُ فَیَخْلُقُ اللّٰہُ مِنْہُ کُلَّ قَطْرَۃٍ تَقْطِرُ مِنْہُ مَلَکًا یَسْتَغْفِرُ لِذَالِکَ المُصَلِّی عَلَیَّ اِلٰی یَوْمِ القِیَامَۃِ ۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا تعالیٰ ﷻ کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں، جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے، تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے، خدائے قدیر ﷻ اس کے پروں سے ٹپکنے والے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے، یہ تمام فرشتے مجھ پر دُرود پڑھنے والے کے لیے قیامت تک استغفار کرتے ہیں۔

[القول البدیع: صفحہ 122: الہدایۃ المبارکۃ: صفحہ 13]

فوائد

(۱) جس فرشتے کا طول وعرض مشرق ومغرب یعنی تمام دنیا کو گھیرے ہوئے ہے، وہ حاضر وناظر ہوا یا نہیں؟

(۲) حُبِّ رسول اللہ ﷺ کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ ﷻ کو ہے، ایک دفعہ پڑھنے پر اَن گنت فرشتے پیدا فرماتا ہے کہ پڑھنے والے کے لیے تا قیامت استغفار کرتے رہیں۔

(۳) دُرود پڑھنے والے کو علم دیا جاتا ہے تو دُرود والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو دُرود پڑھنے والے کا علم کیوں نہ ہو؟

''مواہب لدنیہ'' میں مروی ہے :

قَدْ رُوِیَ اَنَّ ثَمَّ مَلَائِکَۃٌ یُسَبِّحُوْنَ فَیَخْلُقُ اللّٰہُ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ مَلَکًا۔

ترجمہ: کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الٰہی کرتے ہیں اللہ ﷻ اُن کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ [الہدایۃ المبارکۃ: صفحہ 13]

سیدی شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ ''فتوحات'' کے باب ۲۹۷ میں فرماتے ہیں:

''نیک کلام، اچھا کام، فرشتہ بن کر آسمان کو بلند کرتا ہے'' ان کے نزدیک آیت قرآنی ﴿اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہُ﴾ کا یہ مطلب ہے۔

امام قرطبی "التذکرہ" میں علماء ومشائخ سے نقل فرماتے ہیں:

جو شخص سورۂ بقرہ وآل عمران پڑھتا ہے، اللہ ﷻ اس کے ثواب سے فرشتے بناتا ہے جو روزِ قیامت اس قاری کے لیے جھگڑیں گے۔ [الہدایۃ المبارکۃ: صفحہ 14]

فائدہ : ملائکہ کی تخلیق کی تفصیل کے لئے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رسالہ "الھدایۃ المبارکۃ" پڑھئے۔

تطور الملائکہ

قَالَ الْقَاضِیُ اَبُوْ یَعْلَی الحَنْبَلِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ : لَا قُدْرَۃَ لِلْجِنِّ عَلَی تَغْیِیْرِ خَلْقِھِمْ وَالانْتِقَالِ فِیْ الصُّوَرِ وَاِنَّمَا یَجُوْزُ اَنْ یُعَلِّمَھُمُ اللّٰہ کَلِمَاتٍ وَضَرْبًا مِنْ ضُرُوْبِ الاَفْعَالِ اِذَا فَعَلَہٗ وَتَکَلَّمَ بِہٖ نَقَلَہُ اللّٰہ مِنْ صُوْرَۃٍ اِلٰی صُوْرَۃٍ فَیُقَالُ: اِنَّہٗ قَادِرٌ عَلَی التَّصْوِیْرِ وَالتَّخْیِیْلِ عَلٰی مَعْنًی اَنَّہٗ قَادِرٌ عَلٰی قَوْلٍ اِذَا قَالَہٗ اَوْفَعَلَہٗ نَقَلَہُ اللّٰہ عَنْ صُوْرَۃٍ اِلٰی صُوْرَۃٍ اُخْریٰ بِجَرْیِ الْعَادَۃِ وَاَمَّا اَنْ یُصَوِّرَ نَفْسَہٗ فَذٰلِکَ مَحَالٌ ، لاَنَّ اِنْتِقَالَھَا عَنْ صُوْرَۃٍ اِلٰی صُوْرَۃٍ اِنَّمَا یَکُوْنُ بِنَقْضِ الْبَنِیَّۃِ وَتَفْرِیْقِ الْاَجْزَاءِ وَاِذَا اِنْتَقَضَتْ بَطَلَتِ الْحَیَاۃُ وَاسْتَحَالَ وُقُوْعُ الْفِعْلِ مِنَ الْجُمْلَۃِ وَکَیْفَ تَنْقُلُ نَفْسَھَا، قَالَ : وَالْقَوْلُ فِیْ تَشْکِیْلِ الْمَلَائِکَۃِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَالَّذِیْ وَرَدَ اَنَّ اِبْلِیْسَ تَصَوَّرَ فِیْ صُوْرَۃِ سُرَاقَۃَ وَاَنَّ جِبْرِیْلَ تَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَۃِ دِحْیَۃَ مَحْمُوْلٌ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا وَھُوَ اَنَّہٗ اَقْدَرَہُ اللّٰہ عَلٰی قَوْلٍ قَالَہٗ فَنَقَلَہُ اللّٰہ مِنْ صُوْرَۃٍ اِلٰی صُوْرَۃٍ اُخْریٰ۔

ترجمہ: حضرت قاضی ابویعلیٰ حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جنات کو اپنی شکل تبدیل کرنے اور مختلف صورتوں میں منتقل ہونے کی قدرت نہیں ہے، یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کو کچھ کلمات اور کسی قسم کے اعمال سکھائے ہوں، ان میں سے جب کوئی یہ عمل کرے یا کوئی کلام پڑھے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس کو ایک صورت سے

دوسری صورت میں تبدیل کر دیتا ہو، اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ جنات صورت تبدیل کرنے اور خیالات کا القا کرنے میں اس معنی میں قادر ہیں کہ جب وہ اسی (مخصوص) بات کو بولیں یا عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان کو اس صورت سے دوسری صورت میں بطور عادت منتقل کر دے لیکن جنات کا خود بخود اپنے آپ کو دوسری شکل میں بدلنا محال ہے۔

کیونکہ ان کا ایک صورت سے دوسری صورت میں انتقال کرنا ان کی نفس تخلیق کے خلاف ہے اور اس میں اجزا میں تفریق (بھی) ہے اور جب اصل بنیاد اور تخلیق ہی بگڑ گئی تو حیات باطل ہوگئی اور من جملہ فعل کا وقوع اور اپنی ذوات کی کیفیت نقل محال ہوگئی (اس کی مزید تفصیل فقیر کی تصنیف "جن ہی جن" میں ہے) اور فرشتوں کا مختلف شکلیں اختیار کرنا بھی اسی طرح سے ہے (جس طرح جنات کے بارے میں ہے) اور یہ جو ابلیس کے بارے میں آیا ہے کہ وہ سراقہ کی شکل میں ظاہر ہوا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ (کلبی) رضی اللہ عنہ کی صورت میں آتے تھے، یہ اسی بات پر محمول ہے جو ہم نے ذکر کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ ﷻ نے ایک ایسے قول پر ان کو قدرت بخشی ہے جس کے کہنے سے اللہ تعالیٰ ﷻ انہیں ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل فرما دیتا ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 261]

مسائل التطور

قَالَ الشَّیْخُ مُحَیُّ الدِّیْنِ بْنُ الْعَرَبِیُ الصُّوْفِیُ فِیْ الْمُحْکَمْ : اَلْمَلَکُ اِذَا تَطَوَّرَ یَتَمَثَّلَ بِمِثَالِیَّۃٍ فِیْ اَیِّ صُوْرَۃٍ شَاءَ وَتَحْکُمُ عَلَیْہِ الصُّوْرَۃُ وَتَجْرِیْ عَلَیْہِ اَحْکَامُھَا وَاِذَا تَکَلَّمَ فَلَا یَتَکَلَّمُ اِلَّا بِمَا یَلِیْقُ بِتِلْکَ الصُّوْرَۃِ وَھُوَ بَاقٍ عَلٰی نُزَاھَتِہٖ وَمَا زَالَ عَنْ حَضْرَۃٍ رُوْحَانِیَّۃٍ وَالانْسَانُ اِذَا تَطَوَّرَ ظَھَرَ بِاَیِّ صُوْرَۃٍ شَاءَ وَلَا تَحْکُم عَلَیْہِ الصُّوْرَۃُ وَاِذَا تَکَلَّمَ مِنْ تِلْکَ الصُّوْرَۃِ تَکَلَّمَ بِاَیِّ لُغَۃٍ شَاءَ وَھُوَ بَاقٍ عَلٰی حَقِیْقَۃِ اِنْسَانِیَّتِہٖ لِاَنَّہٗ مَفْطُوْرٌ عَلَی الصُّوْرَۃِ وَالْجِنِّیُّ اِذَا تَمَثَّلَ یَتَمَثَّلُ بِحَقِیْقَۃٍ

وَتَحۡكِمُ عَلَيۡه الصُّوۡرَةُ وَتَجۡرِى عَلَيۡهِ اَحۡكَامَهَا لَكِنۡ اِذَا قُتِلَتۡ تِلۡكَ الصُّوۡرَةُ مَاتَ مَعَهَا بِكُلِيَةٍ ۔

ترجمہ: حضرت شیخ اکبر شیخ محی الدین ابن عربی **رحمه الله** اپنی کتاب "محکم" میں فرماتے ہیں: جب کوئی فرشتہ کوئی شکل بدلتا ہے تو جس صورت میں چاہے آسکتا ہے، اس پر صورت کا حکم لگا دیا جائے گا اور اس پر اس کے احکام جاری ہوں گے اور جب بات کرے گا تو جو اس صورت کے لائق ہوگی وہی کہے گا اس کی پاکیزگی باقی رہے گی اور اپنی روحانیت سے خالی بھی نہ ہوگا جیسے وہ فرشتہ جو امتحان کیلئے مختلف صورتیں بدلتا رہا، انسان جب کوئی شکل (کسی وظیفہ یا جادو یا کرامت کے طور پر) تبدیل کرے گا تو جس صورت میں چاہے ظاہر ہوگا، اس پر صورت کا حکم نہ لگایا جائے گا، اس صورت میں جو بات کرے گا جس زبان میں چاہے کر سکے گا اور یہ اپنی حقیقت انسانیت پر باقی رہے گا کیونکہ یہ اپنی صورت سے تبدیل ہوا ہے اور جب جنّ کوئی صورت اختیار کرتا ہے، وہ اپنی حقیقت سمیت اس میں منتقل ہو جاتا ہے، اس پر صورت کا حکم لگایا جاتا ہے اور اسی پر احکام کا اجرا ہوتا ہے لیکن جب اس صورت کو قتل کیا جائے تو جنّ اس صورت سمیت مر جاتا ہے۔ [ایضاً: صفحہ 264]

قرآن مجید

تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ اِلَيۡهِ فِىۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗ خَمۡسِيۡنَ اَلۡفَ سَنَةٍ ۝

ترجمہ: ملائکہ اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں (وہ عذاب اس دن ہوگا) جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔ (پارہ۲۹: سورۃ المعارج: آیت۴)

مولوی اشرفعلی تھانوی نے اس کی تفسیر میں لکھا:

پچاس ہزار برس دنیا کے سالوں سے یعنی اگر فرشتہ کے سوا اور کوئی چڑھتا تو پچاس ہزار برس میں یہ مسافت طے کرتا ہے۔

''صاحب روح البیان'' **علیه الرحمه** نے لکھا:

عرش کی طرف عروج کو اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اس کے بعد فرمایا کہ عرش زمین سے نوے ہزار سال کی مسافت پر ہے اور یوم کی تحقیق کرتے ہوئے لکھا کہ یوم آن کو بھی کہتے ہیں وہ ادنیٰ وقت جسے زمان کہا جاتا ہے۔

فائدہ: گویا فرشتہ یا روح (مخصوص فرشتہ) نوے ہزار سال کی مسافت ایک آن میں طے کر لیتا ہے۔

حضرت سیدنا ملک الموت علیہ السلام

عَنۡ اَشۡعَثٍ رَضِىَ اللّٰه عَنۡهُ قَالَ: سَأَلَ اِبۡرَاهِيۡمُ عَلَيۡهِ السَّلَام مَلَكَ الۡمَوۡتِ، يَا مَلَكَ الۡمَوۡتِ! مَا تَصۡنَعُ اِذَا كَانَتۡ نَفۡسٌ بِالۡمَشۡرِقِ وَنَفۡسٌ بِالۡمَغۡرِبِ وَوَقَعَ الۡوَبَاءِ بِأَرۡضٍ وَالۡتَقَى الزَّحۡفَانِ كَيۡفَ تَصۡنَعُ ؟ قَالَ اَدۡعُوۡ الۡاَرۡوَاحَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَكُوۡنُ بَيۡنَ اِصۡبَعِىِّ هَاتَيۡنِ ، قَالَ: وَدُحِيَت لَهُ الارۡضَ فَتَرَكَتُ مِثۡلَ الطَسۡتِ يَتَنَاوَلُ مِنۡهَا حَيۡثُ شَاءَ ۔

ترجمہ: حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ابراہیم علیہ السلام نے ایک مرتبہ ملک الموت علیہ السلام سے سوال کیا: اے ملک الموت! جب کچھ لوگ مشرق میں ہوتے ہیں اور کچھ لوگ مغرب میں اور پھر بیک وقت ان میں وبا اور جنگ کی وجہ سے اموات ہو جائیں تو ان کی ارواح کیسے قبض کرتے ہو؟ فرمایا: میں ان ارواح کو اللہ تعالیٰ ﷻ کے حکم سے بلاتا ہوں تو وہ میری ان دو انگلیوں کے مابین آجاتی ہیں اور فرمایا: میرے لیے زمین کو مثل طشت کر دیا گیا جہاں سے چاہوں لے لیتا ہوں۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 909: رقم الحدیث 443: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 42: رقم الحدیث 123: ذکر الموت لابن ابی الدنیا: صفحہ 126: رقم الحدیث 235: شرح الصدور: صفحہ 40: باب 13: رقم الحدیث 17]

انتباہ : حضور نبی کریم ﷺ کاارشادگرامی ہے :

إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا۔

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ ﷻ نے میرے لئے زمین کوسمیٹ دیا ہے پس میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔

[مسلم شریف: کتاب الفتن: باب ہلاک ہذہ الامۃ بعضھم ببعض: صفحہ 1321: رقم الحدیث 2889: ابوداؤد شریف: کتاب الفتن: باب ذکر الفتن: صفحہ 759: رقم الحدیث 4254: ترمذی شریف: کتاب الفتن: باب فی سوال النبی ﷺ: صفحہ 492: رقم الحدیث 2176: جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 247: رقم الحدیث 5369]

جبریل علیہ السلام کو سید دو عالم ﷺ نے اصلی حالت میں دیکھا کہ ان کے چھ سو میں سے صرف دو پروں نے سارا اُفق بھرا ہوا ہے اور یہی جبریل (علیہ السلام) ہیں، جن کو حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے بشری لباس میں دیکھا تو ایک نوجوان انسان نظر آئے ﴿ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (پارہ ۱۶: سورۃ مریم: آیت ۱۷) **یعنی جبریل (علیہ السلام) مریم (رضی اللہ عنہا) کے سامنے پورے انسان کی صورت میں آ گئے ﴾ اور یہی جبریل (علیہ السلام) ہیں جنہیں صحابہ کرام نے دیکھا تو ایک عام انسان کی صورت میں دیکھا۔**

چنانچہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دیکھا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **ایک مرتبہ ہم بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص بہت سفید کپڑوں اور گہرے سیاہ بالوں والا آیا نہ تو اس پر سفر (کی تھکن) کے آثار تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا یہاں تک کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا لئے۔**

اس کے جانے کے بعد حبیب خدا ﷺ نے پوچھا: اے عمر! جانتے ہو کہ یہ کون تھا؟ عرض کیا "اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ" اللہ تعالیٰ ﷻ اور اس کے سچے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا: اے عمر! یہ جبریل (علیہ السلام) تھے تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ: مَرَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الصَّفَا وَاضِعًا خَدَّهُ عَلَى خَدِّ رَجُلٍ فَذَهَبْتُ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ نَادَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ بْنَ مَسْلَمَةَ ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تُسَلِّمَ ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! رَأَيْتُكَ فَعَلْتَ بِهَذَا الرَّجُلِ شَيْئًا لَمْ تَفْعَلْهُ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْطَعَكَ مِنْ حَدِيثِكَ فَمَنْ كَانَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : كَانَ جِبْرِيلُ عليه السلام ۔

ترجمہ: حضرت **محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کے پاس سے صفا کے قریب سے گزرا جبکہ آپ ﷺ اپنے مبارک رخسار کو کسی شخص کے رخسار پر رکھے ہوئے تھے پس میں بارگاہِ اقدس سے چلا گیا، اس سے پہلے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ اجازت مرحمت فرماتے، تو رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے محمد بن مسلمہ! تمہیں سلام کرنے سے کس بات نے روکا؟، تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو اس شخص کے ساتھ اس طرح کا معاملہ فرماتے دیکھا جیسا آج تک لوگوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں دیکھا تھا، لہٰذا مجھے مناسب نہ لگا کہ (سلام کرکے) آپ کی گفتگو کو قطع کرتا، یارسول اللہ ﷺ! یہ شخص کون تھا؟ ارشاد فرمایا: وہ جبریل (علیہ السلام) تھے۔**

[الحاوی للفتاویٰ: جلد 2: صفحہ 253: مسند امام احمد: جلد 26: صفحہ 158: رقم الحدیث]

امام حاکم علیہ الرحمہ اپنی "المستدرك على الصحيحين" **میں نقل فرماتے ہیں:**

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : قَالَتْ لِي عَائِشَةُ لَقَدْ رَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاقِفًا فِي حُجْرَتِي هَذِهِ وَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنَاجِيهِ فَلَمَّا دَخَلَ قُلْتُ: يَا

رَسُولَ اللّٰہِ مَنْ هَذَا ؟ قَالَ: بِمَنْ شِبْهَتَيْهِ ؟ قُلْتُ : بِدِحْيَةَ الْكَلْبِىْ قَالَ : لَقَدْ رَأَيتِ خيَراً كَثِيْرًا ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلامُ فَمَا لَبِثْتُ إِلا يَسِيرًا حَتّٰى قَالَ: يَا عَائِشَةَ هَذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلامَ قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلامُ جَزَاهُ اللّٰهُ مِنْ دَخِيلٍ خَيْرًا۔

ترجمہ: حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :مجھ سے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشادفرمایا: بلاشبہ میں نے جبریل (علیہ السلام) کواپنے اسی کمرے میں دیکھا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ ان سے گفتگوفرمارہے تھے، پس جب وہ داخل ہوئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ یہ کون ہے؟ فرمایا: آپ کوکس سے مشابہ معلوم ہوتے ہیں؟ میں نے عرض کی ،دحیہ کلبی (رضی اللہ عنہ) سے،فرمایا: بے شک آپ نے خیرکثیر کودیکھا ہے، یہ جبریل علیہ السلام ہیں، (اُم المؤمنین فرماتی ہیں) پھر میں تھوڑی ہی دیر وہاں ٹھہری یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اے عائشہ! یہ جبریل آپ کوسلام کہہ رہے ہیں،فرماتی ہیں: تو میں نے عرض کی کہ اُن پربھی سلام ہواوراللہ تعالیٰ جل جلالہ انہیں بھلی مہمانی پرجزاعطافرمائے۔

[مستدرک للحاکم: جلد4:صفحہ 88:رقم الحدیث6801:الحاوی للفتاویٰ: جلد2:صفحہ 253]

انبیاء وملائکہ علیہم السلام میں افضل کون؟

دورحاضرہ میں بعض اسلامی گروہ چونکہ انبیاءکرام واولیاءعظام کومحض اپنے جیسا بشراورعام انسان سمجھتے ہیں اسی لئے وہ ان کی قدرومنزلت سے بےخبر ہیں،اسی وجہ سے ان کی ذہنیت کا تأثر یہ ہے کہ ملائکہ انسانوں سے افضل ہیں، اِن کا یہ تأثر غلط بالکل غلط ہے اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ "الحبائك" میں فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ اَنَّ هُنَا ثَلاثَ صُوَرٍ الْاُوْلٰى التَفْضِيْلُ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالمَلائِكَةِ وَفِىْ هَذِهٖ ثَلاثَةُ اَقْوَالٍ **اَحَدُهَا: اِنَّ الانبِيَاءَ اَفْضَلُ** وَعَلَيْهِ جُمْهُوْرِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَاخْتَارَ الامَامُ فَخْرُ الدِيْنِ فِىْ الاَرْبَعِيْنِ وَفِىْ الْمُحَصَّلِ، **وَالثَانِى: اِنَّ المَلائِكَةَ اَفْضَلُ** وَعَلَيْهِ الْمُعْتَزِلَةُ وَاخْتَارَهُ مِنْ اَئِمَّةِ السُّنَّةِ الْأُسْتَاذُ اَبُوْاِسْحٰقَ الاسْفَرَايِنِى وَالْقَاضِى اَبُوْبَكْر البَاقَلانِىْ وَالحَاكِمُ وَالحَلِيْمِىُّ وَالامَامُ فَخْرُالدِيْنِ فِىْ المَعَالَم وَاَبُوْشَامَّة ، **وَالثَالِثُ: اَلْوَقْفُ** وَاخْتَارَهُ الكِيَا الْهَرَاسِىْ وَمَحَلُّ الْخِلَافِ فِىْ غَيْرِ نَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وسلم اَمَّا هُوَ فَاَفْضَلُ الْخَلْقِ بِلاَ خِلافٍ لايُفَضَّلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلاغَيْرُهُ كَذَا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ تَاجُ الدِّيْنِ السُبْكِىْ فِىْ مَنْعِ الْمَوَانِع وَالشيْخُ سِرَاجُ الدِّيْنِ الْبُلْقِيْنِىْ فِىْ مَنْهَجِ الاصْلَيْنِ وَالشَّيْخُ بَدْرُ الدِّيْنِ الزَرَكْشِىْ فِىْ شَرْح جَمْعِ الجَوَامِعِ وَقَالَ: اِنَّهُمْ اِسْتَثْنَوْهُ وَاَنَّ الامَامَ فَخْرَ الدِّيْنِ نَقَلَ فِىْ تَفْسِيْرِهِ الاجْمَاعَ عَلَى ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: جان لوکہ انبیاء وملائکہ کے مابین کون افضل ہے تواس صورت کے بارے میں تین قول ہیں:

(۱) بیشک انبیاء کرام افضل ہیں :اس قول پر جمہور اہلسنّت ہیں نیز امام فخر الدین

رازی نے بھی اپنی کتاب "الاربعین" اور "المحصل" میں اسی کو اختیار کیا ہے۔

(۲) بیشک ملائکہ کرام افضل ہیں: یہ معتزلہ کا مذہب ہے اور اہلسنّت کے علماء میں سے اُستاد ابواسحاق اسفرائنی، قاضی ابوبکر باقلانی، حاکم، حلیمی، ابوشامہ، نیز امام فخر الدین رازی نے کتاب "**المعالم**" میں اسے اختیار کیا۔

(۳) انبیاء وملائکہ کے بارے میں سکوت اختیار کرنا: اس قول کو "کیاالھراسی" نے اختیار کیا ہے اور مذکورہ اختلاف حضور ﷺ کے علاوہ میں ہے کیونکہ حضور ﷺ بغیر کسی اختلاف کے افضل الخلق ہیں، ان پر کسی فرشتے و نبی کو فضیلت نہیں دی جائے گی، اسے شیخ تاج الدین سبکی نے "منع الموانع" شیخ سراج الدین بلقینی نے "منهج الاصلين" اور شیخ بدرالدین زرکشی نے "شرح جمع الجوامع" میں لکھا اور فرمایا ہے کہ حضور ﷺ اس سے مستثنیٰ ہیں، بلکہ امام فخر الدین رازی نے اس پر اپنی تفسیر میں اجماع بھی نقل کیا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 203]

اعجوبہ

زمخشری معتزلی نے اپنے دور میں شوشہ چھوڑا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام حضور نبی پاک ﷺ سے افضل ہیں، لیکن اس کی کسی نے نہ مانی لیکن اب بعض لوگ جدت کے چکر میں ہیں، وہ کسی جدید بات کی تلاش میں رہتے ہیں، چنانچہ اسی چکر میں ایک جماعت نے ہندوستان میں اعلان کر دیا کہ ملائکہ حضور ﷺ سے افضل ہیں، تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "تجلى اليقين بان نبينا سيد المرسلين" کتاب لکھ کر اس مذہب کو ہمیشہ کے لئے دفنا دیا لیکن جبریل علیہ السلام کی فضیلت بر نبی پاک ﷺ کا تصور بعض ذہنوں میں ہے جسے کبھی کبھی وہ اپنی تصانیف میں اشاروں کنائیوں سے ظاہر کرتے رہتے ہیں، کھل کر نہیں لکھتے کہ کہیں لوگ انہیں معتزلہ نہ کہہ دیں۔

چنانچہ مولوی شبیر احمد عثمانی نے "سیرۃ سرور عالم" میں لکھا ہے:

استاذ کے سامنے شاگرد کا ادب دیکھنا ہو تو حضور ﷺ کو جبریل علیہ السلام کے سامنے دیکھ لو۔

ملائکہ عظام اور اولیاء کرام میں افضل کون؟

اَلتَفْضِيلُ بَيْنَ اَوْلِيَاءِ البَشَرِ وَغَيْرِ الخَوَّاصِ مِنَ المَلائِكَةِ وَفِيْ هَذِهِ قَوْلَانِ اَحَدُهُمَا : تَفْضِيلُ جَمِيعِ المَلائِكَةِ عَلٰى اَوْلِيَاءِ البَشَرِ وَجَزَمَ بِهِ ابْنُ السُّبْكِيُ فِيْ جَمْعِ الجَوَامِعِ ، وَالثَّانِيْ : تَفْضِيلُ اَوْلِيَاءِ البَشَرِ عَلَى المَلائِكَة وَجَزَمَ بِهِ الصَّفَّارُ مِنَ الحَنَفِيَّةِ فِيْ اَسْئَلَتِهِ وَالنَسَفِيُّ مِنْهُمْ فِيْ عَقَائِدِهِ وَذَكَرَ البُلْقِيْنِيُّ اَنَّهُ المُخْتَارُ عِنْدَ الحَنَفِيَّةِ ۔

ترجمہ: خواص یعنی انبیاء ورسل فرشتے بنی آدم کے اولیاء سے افضل ہیں لیکن عام ملائکہ سے اولیاء بشر افضل ہیں، اسی پر ائمہ احناف رحمہم اللہ میں سے امام صفار نے قطعی فیصلہ فرمایا ہے اور علامہ نسفی حنفی رحمہ اللہ نے "عقائد نسفیہ" میں اسی کو اختیار کیا ہے اور امام بلقینی نے اسے حنفیہ کا مختار بتایا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 204: شرح عقائد نسفیہ: صفحہ 403]

فائدہ : گذشتہ صدی میں ایک جاہل واعظ نے کہہ دیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جبرائیل علیہ السلام سے افضل ہیں، اس پر اہلسنّت میں عرصہ تک بہت بڑا طوفان بپا رہا، بالآخر فیصلہ طے پایا کہ جبریل علیہ السلام چونکہ رسول فرشتہ ہیں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد الانبیاء افضل ہیں، اسی لئے علی الاطلاق جبریل علیہ السلام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔

امام شامی علیہ الرحمہ کا فیصلہ

ہمارے بیان کردہ مضمون مذکورہ کا فیصلہ امام شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنئے، آپ نے لکھا ہے:

اَلْمُخْتَارُ اَنَّ خَوَّاصَ بَنِیْ آدَمَ وَهُمُ الاَنْبِیَاءُ اَفْضَلُ مِنْ كُلِّ الْمَلائِكَةِ وَعَوامُ بَنِیْ ادمَ وَهُمُ الاتْقِیَاءُ اَفْضَلُ مِنْ عَوَّامِ الْمَلائِكَةِ وَالْمُرَادُ بِالْاَتْقِیَاءِ مَنِ اتَّقَى الشِّرْكَ فَقَطْ كَالفَسَقَةِ كَمَا فِیْ البَحْرِ عَنِ الرَّوْضَةِ وَاَقَرَّهُ الْمُصَنِّف ، قُلْتُ : وَفِیْ مَجْمِعِ الانْهُر تَبْعًا لِلْقُهِسْتَانِیْ خَوَّاصُ الْبَشَرِ وَاَوْسَاطِهِ اَفْضَلُ مِنْ خَوَّاصِ الْمَلائِكَةِ وَاَوْسَاطِهِ عِنْدَ اَكْثَرَ الْمَشَايِخِ ۔

ترجمہ: مختار مذہب یہ ہے کہ خواص بنی آدم یعنی حضرات انبیائے کرام تمام فرشتوں سے افضل ہیں اور عوام بنی آدم یعنی اتقیاء عوام فرشتوں سے افضل ہیں، یہاں اتقیا سے بھی وہ مراد ہیں جو فقط شرک سے بچتے ہوں جیسا کہ گناہ گار، یہ مذہب ''روضہ'' کے حوالے سے ''البحر الرائق'' میں نقل کیا گیا ہے اور مصنف (علامہ ابن نجیم) نے اسے جوں کا توں ذکر کیا ہے (کوئی حذف و اضافہ اور ترمیم و تبدیل نہیں فرمائی)۔ میں (مصنف درمختار) کہتا ہوں کہ ''مجمع الانہر'' میں علامہ قہستانی کی اتباع کرتے ہوئے (یہ مسئلہ) یوں مذکور ہے کہ اکثر مشائخ کے نزدیک خواص اور درمیانہ درجہ کے انسان خواص اور درمیانہ درجہ کے فرشتوں سے افضل ہیں۔ [ردالمحتار علی الدر المختار: کتاب الصلوٰۃ: باب فقہ الصلوۃ: جلد 2: صفحہ 43-242]

فرشتوں پر انبیاء کی فضیلت کے متعلق علامہ سیوطی نے امام بیہقی اور امام رازی کی ''کتاب الاربعین'' کے حوالہ سے اور شیخ عزالدین ابن عبدالسلام شافعی کی کتاب ''القواعد الکبریٰ'' کے حوالے سے دلائل ذکر فرمائے ہیں، ہم مذکورہ ائمہ کرام کے بیان کردہ دلائل

میں سے چند دلائل عرض کرتے ہیں، تفصیل کے لئے ''الحبائك فی اخبار الملائك للسیوطی'' کا مطالعہ فرمائیں۔

سوالات و جوابات

اگر چہ مذکورہ بالا عقائد کے بارے میں دلائل کی ضرورت نہیں کیونکہ ان عقائد پر دور حاضرہ میں سب کو اتفاق ہے لیکن معتزلہ کے عقائد و دلائل کو جدت پسند حضرات نیا لبادہ پہنا کر کبھی کبھی منظر عام پر لانے کی کوشش کرتے ہیں، اسی لئے یہاں ان کے دلائل مع سوالات و جوابات عرض کئے دیتا ہوں۔

(ا) انبیاء کرام حضرات ملائکہ سے اس لئے افضل ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ہیں اور مسجود ساجد سے افضل ہوتا ہے کیونکہ ساجد پیکر عجز و انکسار ہوتا ہے اور مسجود ساجد کا معظم و مکرم، اس پر معتزلہ نے چند سوالات وارد کئے وہ یہ ہیں:

(ا) سجدہ تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو کیا گیا تھا حضرت آدم تو قبلہ تھے۔

(ب) سجدہ تو حضرت آدم علیہ السلام کو کیا گیا تھا مگر یہ سجدہ تواضع اور استقبال کے طور پر ہوگا۔

(ج) سجدہ زمین پر پیشانی رکھنے کا نام ہے لیکن ہم اس کو غایت تواضع تسلیم نہیں کرتے کیونکہ یہ عرف پر محمول ہے اور عرفی معاملات اختلاف زمانہ سے مختلف ہوتے رہتے ہیں، ہوسکتا ہے اس وقت کسی کو سلام کرنے کا طریقہ زمین پر پیشانی رکھ کر ہو لیکن کامل کا غیر کامل کو سلام کرنا ایک عادی امر ہے (تو ان فرشتوں نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کو صرف مروجہ طریقہ کے طور پر سجدہ کر کے سلام کیا ہوگا)۔

جوابات

(ا) ان تینوں اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ سجدہ مسجود کے منصب کے اضافہ و ترجیح کے لئے نہ تھا تو ابلیس نے یہ کیوں کہا تھا:

اَرَءَ يْتَكَ هٰذَا الَّذِىْ كَرَّمْتَ عَلَىَّ o

ترجمہ: دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا۔ (پارہ۱۵: سورۃ الاسراء: آیت ۶۲)

اس کے علاوہ تو کوئی وجہ نہ تھی جس نے شیطان کو سجدہ کرنے سے باز رکھا پس معلوم ہوا کہ یہ سجدہ مسجود کے مرتبہ کو ساجد کے مرتبہ پر ترجیح دے رہا ہے۔

(۲) اہلسنّت نے اپنے موقف پر دلائل دیتے ہوئے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے زیادہ عالم تھے اور زیادہ عالم افضل ہوتا ہے، زیادہ عالم ہونے کی دلیل قرآن مجید میں ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ o قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ o (پارہ1: سورۃ البقرۃ: آیت ۳۱،۳۲)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا: سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ، بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا، بیشک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔

اور بڑے عالم کے افضل ہونے کی دلیل یہ آیت قرآنی ہے:

هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ o

ترجمہ: کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔ (پارہ۲۳: سورۃ الزمر: آیت ۹)

(۳) اہلسنّت نے اپنے موقف پر یہ بھی فرمایا:

(۱) انسان کی عبادت بہت مشقت والی ہے اور مشقت والی عبادت افضل ہے کیونکہ انسان میں شہوت، حرص، غضب اور خواہش موجود ہیں، جو اطاعت میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں، یہ فرشتوں میں نہیں، تو ان صفات کی موجودگی میں (انسان کا) عبادت کرنا بڑا مشکل ہے (لہٰذا جس کی عبادت مشکل ہے وہ غیر مشکل عبادت والے سے افضل ہوا)۔

(ب) فرشتوں کی مشقت نصوص پر مبنی ہے، فرمان باری تعالیٰ جل جلالہ ہے: لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ (وہ بات میں اُس (اللہ) سے سبقت نہیں کرتے) جب کہ تکالیف شرعیہ کچھ تو نصوص پر مبنی ہیں اور کچھ استنباط پر، جیسا کہ ارشاد ہے: فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِى الْاَبْصَارِ (تو عبرت لو اے نگاہ والو) لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ (تو ضرور ان سے اُس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں) پس کسی چیز کی معرفت اجتہاد اور استنباط سے حاصل کرنا نص پر عمل کرنے سے، بہت مشکل ہے۔

(ج) انسان وسوسہ میں مبتلا ہو جاتا ہے جب کہ یہ آفت فرشتوں پر نہیں ہے۔

(۴) بشر کے شبہات اکثر ہیں، من جملہ شبہاتِ قویہ میں سے ایک حوادثاتِ ارضیہ کا اتصالاتِ فلکیہ اور مناسباتِ کوکبیہ کے ساتھ ربط ہے جب کہ ملائکہ کو اس قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے کیونکہ یہ آسمانوں کے رہنے والے ہیں ان کے احوال کا مشاہدہ کرنے والے ہیں وہ لازمی طور پر جانتے ہیں کہ سماوات نہ تو زندہ ہیں اور نہ بولتے ہیں بلکہ یہ تدبیر کے محتاج ہیں جس طرح سے زمینیں تدبیر کی محتاج ہیں۔

پس ان سب وجوہات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انسان کی عبادت بہت اشق ہے اور اشق کا افضل ہونا نص اور قیاس سے ثابت ہے نص تو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سب سے افضل عبادت زیادہ مشقت والی ہے۔

[المقاصد الحسنہ لامام سخاوی: صفحہ 91: رقم الحدیث 138: الدرر المنتثرہ للسیوطی: صفحہ 37: رقم الحدیث 25]

حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا "اَجْرُكِ عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ" تیرا اجر و ثواب تیری محنت کے حساب سے ہے۔ قیاس یہ ہے کہ آسان اور مشکل عبادتیں اگر ثواب میں برابر ہو جائیں، تو قدر و مشقت زائد فائدہ سے خالی ہوا اور فائدہ سے خالی محنت اٹھانا بالکل ممنوع ہے، اس کا نتیجہ تو یہ ہوگا کہ محنت والی طاعتیں عمل میں نہ آئیں گی تو جب یہ صورت نہ ہو تو ہم نے یہ جان لیا کہ زیادہ مشقت والا کام زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

(۵) اہلسنّت نے اپنے موقف پر ایک دلیل یہ بھی دی کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰۤی اٰدَمَ وَ نُوۡحًا وَّ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ بے شک اللہ نے چُن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے﴾ اللہ تعالیٰ ﷻ نے حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت عمران علیہ السلام کو تمام جہانوں پر فضیلت بخشی ہے اور جہان کا اطلاق تمام ماسوی اللہ پر ہوتا ہے اور آل سے خود انسان کی ذات مراد ہے تو معلوم ہوا کہ یہ آیت حضرات انبیائے کرام کی باقی تمام مخلوقات پر فضیلت بیان فرما رہی ہے۔

سوال : اس سے حضرات انبیاء کرام کی فضیلت کا ثابت کرنا مشکل ہے کیونکہ فرمانِ خداوندی ہے: " وَاَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ اور یہ کہ اس نے سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی" میں تمام انبیاء بنی اسرائیل **علیہم السلام** کی آنحضرت ﷺ پر بھی فضیلت ثابت ہوگی؟

جواب : ایک آیت میں تخصیص کا تحمل باقی آیات میں تخصیص کے تحمل کو واجب نہیں، یعنی یہ قیاس صحیح نہیں کہ کسی ایک مضمون میں تخصیص ہو تو اس پر قیاس کر کے دوسرے مضامین کی تخصیص کی جائے اسے قیاس مع الفارق کہا جاتا ہے جس کی تفصیل مع دلائل اصول فقہ میں ہے، اُمت مصطفیٰ ﷺ کی تخصیص بنی اسرائیل کے عموم سے واضح ہے اس پر ملائکہ کی تخصیص کا قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ بحث اور ہے اور یہ بحث اور۔

(۶) اہلسنّت نے اپنے موقف کے دلائل میں ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ فرشتوں میں عقل ہے اپنی ضروریات کی خواہشات نہیں، جانوروں میں اپنی ضروریات کی خواہشات ہیں عقل نہیں اور انسان میں اپنی ضروریات کی خواہش بھی ہے اور عقل بھی، پھر اگر عقل پر شہوت اور ضروریات غالب ہو جائیں تو وہ جانوروں سے بھی بدتر ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ارشاد فرمایا ﴿اُولٰٓئِکَ کَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ ہُمۡ اَضَلُّ: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ

ان سے بڑھ کر گمراہ﴾ اسی قیاس کے مطابق اگر کسی کی عقل اس کی شہوت اور خواہشات پر حاوی ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ فرشتہ سے افضل ہو۔

فائدہ : اس میں اختلاف ہے کہ کیا جنات اور ملائکہ ایک مخلوق ہیں یا جدا جدا، حقیقت یہ ہے کہ جنات اور فرشتے الگ الگ مخلوق ہیں، چنانچہ علامہ حلیمی "کتاب المنہاج" میں، امام بیہقی "شعب الایمان" میں اور علامہ قونوی "الابتہاج" میں فرماتے ہیں:

بعض حضرات فرماتے ہیں بولنے والے عقلمند دو فریق ہیں انسان اور جنات پھر ان میں سے ہر ایک کے فریق ہیں اخیار اور اشرار، پس انسانوں میں سے اخیار رسول (اور نبی) بھی ہیں اور دوسرے (نیک حضرات) بھی اور ان (انسانوں) میں کے اشرار فاجر ہیں، ان میں سے بعض کافر ہیں بعض کافر نہیں ہیں اور جنات میں جو اخیار ہیں وہ فرشتے ہیں، ان میں سے رسول بھی ہیں اور غیر رسول بھی اور ان کے اشرار شیاطین ہیں، یہ قسم اس کا احتمال رکھتی ہے کہ جنات میں سے کچھ آسمان کے ساکنین ہیں، جو ملاء اعلیٰ کہلاتے ہیں اُن کو ان کی رسالت کی صلاحیت کی وجہ سے فرشتے کہا جاتا ہے اور ان میں سے کچھ زمین پر رہنے والے ہیں ان کو بالاطلاق جنّ کہا جاتا ہے جو نیک و بد پر تقسیم ہوتے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ ابلیس بھی فرشتوں میں سے تھا فرشتوں سے اس کے استثناء کرنے کی وجہ سے لیکن جب اس نے نافرمانی کی تو ملعون ہوا اور زمین کی طرف اُتارا گیا اور جنات میں شامل ہو گیا پس وہ اس انسان کی طرح ہے جو گناہ کرتا ہے تو فاسق بنتا ہے اور اسلام چھوڑتا ہے تو کافر ہوتا ہے بعد اس کے کہ اس کا سابقہ نام مسلمان تھا یا مؤمن، جو یہ کہتا ہے فرشتے اخیار جنات ہیں، وہ اس ارشاد خداوندی سے استدلال کرتا ہے، وَجَعَلُوۡا بَیۡنَہٗ وَبَیۡنَ الۡجِنَّۃِ نَسَبًا (اور اس میں اور جنّوں میں رشتہ ٹھہرایا) اس سے مراد کفار کی بات ہے جو وہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بیٹیاں ہیں، حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس سے بہت بلند و بالا ہے تو

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ فرشتے (دراصل) جنات ہیں نیز اس لئے بھی کہ انسان ظاہر ہیں اور جنّ مخفی ہیں اور فرشتے بھی مخفی ہیں اس لئے فرشتوں پر بھی جنّ کا اطلاق درست ہے نیز جب اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا تو ارشاد فرمایا: ﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ o ترجمہ: اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لُوکے سے﴾ تو اگر فرشتے کوئی تیسری مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ اس اشرف الخلائق کا ذکر بھی کبھی نہ چھوڑتا اور اپنی قدرت پیدائش کی وصف میں اس کو چھوڑ کر کم درجہ والوں کا ذکر نہ کرتا۔

☆ یہ مذہب درست نہیں، نہ اس کے دلائل درست ہیں، ان کے جواب ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

جو حضرات مذکورہ قول کے مخالف ہیں (اور صحیح مذہب کے حامل ہیں) وہ فرماتے ہیں کہ باشندگان زمین انسان اور جنات پر تقسیم ہوتے ہیں جو اس حد سے خارج ہوگا نہ تو اس کو انسان کا نام دیا جائے گا نہ جنّ کا، وہ دلائل جو فرشتوں کے جنات نہ ہونے کی وضاحت کرتے ہیں، ایک یہ فرمان خداوندی ہے ﴿فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ o تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کہ قومِ جنّ سے تھا﴾ یہ آیت وضاحت کر رہی ہے کہ ملائکہ الگ جنس ہے اور جنّ الگ جنس ہے اور یہ الگ الگ دو فریق ہیں اور "خَلَقَ الانسان" میں فرشتوں کا ذکر اس لئے نہیں فرمایا کیونکہ کسی مقدم مخلوق سے پیدا نہیں کیا بلکہ ان کو "كُوْنُوْا" کے حکم سے پیدا فرمایا تو وہ پیدا ہو گئے جیسا کہ اس اصل کے لئے اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے "كُنْ" کا حکم فرمایا جس سے جنّ کو پیدا فرمایا، یا جس سے انسان کو پیدا فرمایا یعنی مٹی پانی آگ اور ہوا کو تو وہ پیدا ہو گئیں تو حضرات ملائکہ کرام اختراع کے اعتبار سے جنات اور انسانوں کی اصل کی طرح ہیں نہ کہ خود انسان اور جنّ کی طرح، اسی لئے ان کو جنات اور انسانوں کی پیدائش کے ساتھ ذکر

نہیں فرمایا۔ امام بیہقی **علیہ الرحمہ** فرماتے ہیں: اس تمام گفتگو سے زیادہ واضح "مسلم شریف" کی حدیث ہے جس میں وضاحت ہے کہ فرشتے جنات کے علاوہ ایک اور مخلوق ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ ۔

ترجمہ: سیدہ عائشہ **رضی اللہ عنہا** سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ملائکہ نور سے پیدا کئے گئے اور جانّ (ابوالجن) آگ کی لُو سے اور آدم علیہ السلام اُس شے سے جس سے تمہیں موصوف کیا جاتا ہے (یعنی مٹی سے)۔

[مسلم شریف: کتاب الزھد: باب فی احادیث متفرقہ: صفحہ 1364: رقم الحدیث 2996: مسند امام حمد: جلد 42: صفحہ 109: رقم الحدیث 25194: صحیح ابن حبان: کتاب التاریخ: باب بدء الخلق: جلد 14: صفحہ 25: رقم الحدیث 6155: شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 301: رقم الحدیث: 141: تفسیر درمنثور: جلد 14: صفحہ 111: مصنف عبدالرزاق: جلد 11: صفحہ 425: رقم الحدیث 20904: جمع الجوامع: جلد 4: صفحہ 253: رقم الحدیث 11622: کنز العمال: جلد 6: صفحہ 54: رقم الحدیث 15152: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 10: رقم الحدیث 2]

فائدہ : حدیث میں جنات اور فرشتوں کو الگ الگ ذکر کیا گیا اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس نور سے فرشتے پیدا کئے گئے وہ آگ کا نور نہیں ہے امام حلیمی، امام بیہقی، امام قونوی **رحمۃ اللہ علیہم** فرماتے ہیں: ایک دلیل جو جنات اور فرشتوں میں فرق ظاہر کرتی ہے یہ فرمان خداوندی بھی ہے:

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ أَهٰٓؤُلَاءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ o

ترجمہ: اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے تھے وہ (فرشتے) عرض کریں گے، پاکی ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ، بلکہ وہ جنّوں کو پوجتے تھے۔ (پارہ ۲۲: سورۃ سبا: آیت ۴۰، ۴۱)

تو دلائل کی روشنی سے ثابت ہوا کہ جنات و ملائکہ جدا جدا مخلوق ہیں لیکن بفضلہٖ تعالیٰ انسان ان دونوں سے افضل ہے، اِس میں کچھ تفصیل ہے جو آئندہ اوراق میں آئے گی۔

انسان وملائکہ کا موازنہ

دور حاضرہ میں عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ فرشتے ہر انسان سے افضل ہیں، یہاں تک کہ انبیاء **علیہم السلام** سے بھی، یہ تاثر عموماً وہابیوں دیوبندیوں کے عوام میں زیادہ پایا جاتا ہے، اگرچہ ان کے اہل علم اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ متفق ہیں لیکن ان کے عوام اس لئے غلطی کا شکار ہوجاتے ہیں کہ ملائکہ نور ہیں اور انبیاء واولیاء بشر اور ظاہر ہے کہ نور بشر سے افضل ہوتا ہے، یہ ان کا وہی ابلیسی قیاس ہے کہ اس نے یہی کہا تھا ﴿خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ o تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا﴾ اور یہی معتزلہ کا مذہب ہے کہ وہ کہا کرتے ہیں ملائکہ انبیاء **علیہم السلام** سے افضل ہیں، وہابیوں دیوبندیوں کے عوام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے آزمایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے تھپڑ مار کر عزرائیل (ملک الموت علیہ السلام) کی آنکھ نکال لی، یہ واقعہ سنتے ہی شور مچاتے ہیں کہ عزرائیل علیہ السلام نور ہے اور موسیٰ علیہ السلام بشر ہیں پھر عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ کہاں! وہ تو نور ہے فقیر اور فقیر کے تلامذہ سے بارہا وہابیوں دیوبندیوں کے عوام نے اس کے حوالہ کا مطالبہ کیا [بخاری شریف: کتاب الاحادیث الانبیاء: باب وفاتِ موسیٰ: صفحہ 695: رقم الحدیث 3407، ابومحمد غفرلہ] بلکہ بعض اوقات لڑائی پر تل گئے۔

حالانکہ اسلاف اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ نہ مطلقاً نور افضل ہے اور نہ مطلقاً بشریت افضل ہے بلکہ افضلیت کا دارومدار نسبت پر ہے جیسی نسبت ویسی افضلیت مثلاً ابوجہل، ابولہب، فرعون، شداد، نمرود سب بشر تھے لیکن عام مؤمن اِن سے افضل ہیں، اب سمجھئے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بشر ہیں لیکن ان کی نسبت سے ان کی بشریت کو کروڑوں اولیاء نہیں پہونچ

سکتے یوں ہی حضور سرور عالم ﷺ کی بشریت حق ہے لیکن آپ کی افضلیت علی الاطلاق جملہ ملائکہ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام پر ہے، اس تمہید کے بعد اب افضلیت انسان و ملائکہ کو سمجھئے۔

(۱) حضور نبی پاک ﷺ علی الاطلاق جملہ ملائکہ وانبیاء علیہم السلام سے **افضل** ہیں۔ اس میں معتزلہ کو بھی اختلاف نہیں۔

(۲) جملہ انبیاء تمام ملائکہ کرام (یہاں تک جبرائیل ومیکائیل اور کرّوبیین) سب سے **افضل** ہیں۔ یہی جملہ اہلسنّت کا مذہب ہے خلافًا للمعتزلة۔

(۳) خواص ملائکہ جیسے جبرائیل ودیگر رسل فرشتے تمام اولیاء کرام سے **افضل** ہیں۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام جیسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اہل بیت سے بھی، اس میں بھی کسی کو اختلاف نہیں۔

(۴) عام فرشتوں سے اولیاء کرام **افضل** ہیں۔ چنانچہ امام جلال الدین سیوطی **رحمہ اللہ** "الحبائك" میں لکھتے ہیں:

اِنَّ الرُّسُلَ مِنَ الْبَشَرِ اَفْضَلُ مِنَ الْمَلائِکَةِ وَالْاَوْلِیَاءَ مِنَ الْبَشَرِ اَفْضَلُ مِنَ الْمَلائِکَةِ۔

ترجمہ: بیشک رُسلِ بشر رُسلِ ملائکہ سے **افضل** ہیں اور اولیائے بشر ملائکہ سے **افضل** ہیں۔

اس کے بعد امام سیوطی **رحمہ اللہ** نے تفصیل وتحقیق میں کئی اوراق لکھے بلکہ یہی تفصیل "شرح عقائد نسفی" اور اس کی شرح "نبراس" میں ہے، فقیر نے بھی وہ تمام ابحاث اپنی تصنیف ہذا **"فرشتے ہی فرشتے"** میں لکھی ہیں۔

(۵) تمام خواص ملائکہ عوام کالانعام انسانوں سے **افضل** ہیں، مذکورہ بالا عقائد ومسائل کے لئے چند حوالہ جات حاضر ہیں۔

احادیث مبارکہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم** ﷺ **نے ارشاد فرمایا:**

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : رَبَّنَا خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ الْخَيْلَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةَ ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهُ بِيَدِيْ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهُ كُنْ فَكَانَ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ **نے جب حضرت آدم** علیہ السلام **اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار** جل جلالہ **! تونے اِن کو پیدا کیا یہ کھاتے بھی ہیں، پیتے بھی ہیں، نکاح بھی کرتے ہیں، گھوڑوں پر سوار بھی ہوتے ہیں، تو ان کے لئے دنیا مخصوص کر دے اور آخرت ہمارے لئے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ** جل جلالہ **نے جواب ارشاد فرمایا:** جس (انسان) کو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اسکو اس (فرشتہ) جیسا نہیں کرسکتا جس کو صرف "کُن" کہا اور وہ (پیدا) ہو گیا۔

[کنز العمال: جلد12: صفحہ 87: رقم الحدیث 34615: الفردوس بمأ ثور الخطاب: جلد3: صفحہ 421: رقم الحدیث 5289: تاریخ دمشق الکبیر: جلد 34: صفحہ 110: شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 308: رقم الحدیث 147: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 175: رقم الحدیث 654: مسند الشامیین للطبرانی: جلد1: صفحہ 289: رقم الحدیث 521: مشکوۃ شریف: کتاب القیامۃ: باب بدء الخلق: صفحہ 1597: رقم الحدیث 5732]

فائدہ : **اس حدیث میں انسان کی فرشتہ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ** جل جلالہ **نے انسان کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور فرشتہ کو "کُن" کہا تو وہ ہو گیا لیکن اگر انسان اللہ تعالیٰ** جل جلالہ **کا نافرمان ہوگا تو اس سے اس کی یہ فضیلت چھین لی جائے گی اور وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ** جل جلالہ **ہمیں انسانیت کے شرف کے ساتھ اپنی اطاعت میں تامرگ قائم رکھے (آمین)۔**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی پاک** ﷺ **نے ارشاد فرمایا :**

اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَةٍ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ **کے نزدیک اہل ایمان (بعض کاملین) فرشتوں سے زیادہ مکرم ہیں۔**

[سنن ابن ماجہ: کتاب الفتن: باب المسلمون فی ذمۃ اللہ عزوجل: صفحہ 650: رقم الحدیث 3947: مشکوۃ شریف: کتاب احوال القیامۃ: باب بدء الخلق: صفحہ 1597: رقم الحدیث 5733]

علمائے کرام کے اقوال

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا:

اِنَّ خَوَّاصَ الْبَشَرِ وَهُمُ الْاَنْبِيَاءُ اَفْضَلُ مِنْ خَوَّاصِ الْمَلٰئِكَةِ وَهُمُ الرُّسُلُ مِنْهُمْ كَمَا ذَهَبَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اِلَيْهِ وَاَمَّا مَا قَالُوْا: اِنَّ عَوَّامَ الْبَشَرِ اَعْنِيْ الْاَوْلِيَاءَ مِنْهُمُ الصَّالِحُوْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَفْضَلُ مِنْ عَوَّامِ الْمَلَائِكَةِ ، فَثَابِتٌ بِالسُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَةٍ ۔

ترجمہ: خواص بشر حضرات انبیاء علیہم السلام، خواص ملائکہ کرام سے افضل ہیں، اہلسنّت و جماعت اسی طرف گئے ہیں اور یہ جو بیان کرتے ہیں کہ اولیاء اللہ صالحین متقین کرام عوام بشر ہونے کے باوجود عوام فرشتوں سے افضل ہیں، تو یہ بات سنت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ **نے ارشاد فرمایا: مؤمن اللہ تعالیٰ** جل جلالہ **کی بارگاہ میں بعض فرشتوں سے زیادہ مکرم ہے۔**

فائدہ : اس کے تفصیلی وجوہ فقیر آگے چل کر عرض کرے گا، اجمالاً یوں سمجھئے کہ انسان کی عبادت میں مشقت ہے، اسی لئے انسان بعض اوقات ملائکہ سے بڑھ جاتا ہے چنانچہ بعض بندگان خدا گزرے ہیں جن کی غذا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تسبیح وتہلیل رہی ہے، دنیاوی غذا سے انہوں نے ہاتھ اٹھا لیا کیونکہ قدسی قوت اُن کے بشری اجسام پر غالب آگئی اور یہ ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے کہ انسان نیک اعمال کرنے کی وجہ سے واقعی فرشتوں سے بھی

بلند درجہ اور افضل ہو جاتا ہے اس لئے کہ ملائکہ کرام میں عقل تو ہے مگر نفسانی خواہشات نہیں اور انسان میں نفسانی خواہشات رکھی گئی ہیں اور عقل بھی لیکن جانوروں میں شہوت رکھی گئی ہے عقل نہیں، تو جب انسان اپنی نفسانی خواہشات پر عقل کے ذریعے غلبہ پاکر عبادت الٰہیہ میں مشغول ہو جاتا ہے تو یقیناً ملائکہ کرام سے ممتاز اور بلند درجہ ہوتا جاتا ہے۔

حضرت امام حلوانی **علیہ الرحمہ** نے فرمایا ہے:

مَنْ غَلَبَ عَقْلُهُ شَهْوَتَهُ فَهُوَ خَيْرٌ مِنَ المَلا ئِكَةِ

وَمَنْ غَلَبَ شَهْوَتُهُ عَقَلَهُ فَهُوَ شَرٌّ مِنَ الْبَهِيْمَةِ

ترجمہ: کہ جس کی عقل اس کی خواہشوں پر غالب ہوئی وہ فرشتوں سے **افضل** ہے اور جس کی نفسانی خواہشات اس کی عقل پر غالب آگئیں تو وہ جانوروں (چوپائیوں) سے بھی بدتر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا:

اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ **ترجمہ۔** وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ۔

انتباہ : اس تفصیل کو سمجھنے کے بعد اب یہ یاد رکھیں کہ فضیلت صرف الفاظ کا نام نہیں بلکہ تمام کے تمام کمالات مراد ہیں، یہی وجہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے **ملک الموت** علیہ السلام کو تھپڑ مار کر ان کی آنکھ نکال لی، یہ وہی قاعدہ کارفرما ہے کہ **ملک الموت** بڑا باکمال فرشتہ سہی لیکن موسیٰ علیہ السلام کے تصرف کے سامنے عاجز ہو گئے، یہی حال اولیاء کرام کا ہے کہ وہ عام ملائکہ کے تصرفات پر برتری رکھتے ہیں۔

فرشتوں کے احوال واعمال

اسی کتاب **"فرشتے ہی فرشتے"** کے مقدمہ میں عرض کیا گیا ہے کہ ملائکہ نوری مخلوق ہیں اور نور کی کوئی ہیئت کذائیہ نہیں لیکن ملائکہ کرام کی ہیئت کذائیہ ہے، بعض بالکل انسان کی شکل میں ہیں جیسے حضرت روح فرشتہ کے حالات میں ہے، تو اس انسانی شکل والے فرشتے کو

کہا جائے گا کہ یہ بشر کی شکل میں ہے، یونہی حضور سرور عالم ﷺ کے لئے کہا جائے گا کہ آپ ﷺ مثلی بشر ہیں، اس بارہ میں بعض ملائکہ کرام کی ہیئت کذائیہ عرض کی جائے گی۔

بغیر شکم فرشتے

عَنْ يَحْيىَ بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلاَئِكَةَ صَمَداً لَيْسَ لَهُمْ أَجْوَافٌ ۔

ترجمہ: حضرت **یحییٰ بن ابی کثیر** رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو "صمد" پیدا کیا ہے (یعنی) ان کے پیٹ نہیں ہیں (جن کی وجہ سے انہیں کھانے پینے کی ضرورت پیش آئے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے محنت کرنے کی ضرورت ہو)۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 733: رقم الحدیث 314: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 146: رقم الحدیث 546: تفسیر درمنثور: جلد 10: صفحہ 279]

فرشتوں کے سانس تسبیح ہیں

عَنِ الْحَسَنِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ "يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْن" قَالَ: جُعِلَتْ اَنْفَاسُهُمْ لَهُمْ تَسْبِيْحًا۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری **رحمۃ اللہ علیہ فرمان باری تعالیٰ** ﴿يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْن﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: فرشتوں کی سانسوں کو ان کی تسبیح بنا دیا گیا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 737: رقم الحدیث 319: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 147: رقم الحدیث 547]

فرشتوں کی تخلیق کی غرض وغایت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ الْمَلاَئِكَةَ لِعِبَادَتِهٖ ۔

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرشتوں کو اپنی عبادت کرنے کیلئے پیدا فرمایا ہے (اسی طرح جنات اور انسانوں کو بھی اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا)۔

[تاریخ الکبیر للبخاری: جلد2:صفحہ 8:رقم الحدیث 1517: تاریخ دمشق الکبیر: جلد9:صفحہ 296:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 147:رقم الحدیث548]

فرشتے کھاتے پیتے نہیں

قَالَ الامَامُ فَخرُ الدُّینِ الرَّازِیُ رَحمَةُ اللّٰهِ عَلَیهِ فِیُ تَفسِیرِهِ: اِتَّفَقُوا عَلٰی اَنَّ المَلَائِکَةَ لَا یَاکُلُونَ وَ لَا یَشرَبُونَ وَ لَا یَنکِحُونَ وَ اَمَّا الجِنُّ فَاِنَّهُم یَاکُلُونَ وَیَشرَبُونَ وَیَنکِحُونَ وَیَتَوَالَدُونَ ۔

ترجمہ: امام فخرالدین رازی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: تمام امت کا اتفاق ہے کہ فرشتے نہ تو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور نہ نکاح کرتے ہیں لیکن جنات کھاتے بھی ہیں پیتے بھی ہیں نکاح بھی کرتے ہیں اور نسل کشی بھی کرتے ہیں۔[الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 264]

فرشتوں کی غذا

عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ الحَارِثِ بنِ نَوفَل قَالَ : قُلتُ لِکَعبٍ : أَرَأَیتَ قَولَ اللّٰهِ﴿یُسَبِّحُونَ اللَّیلَ وَالنَّهَارَ لا یَفتُرُونَ﴾أَمَا شَغَلَهُم رِسَالَةٌ ؟ أَمَا شَغَلَهُم عَمَلٌ؟ فَقَالَ : مَن هٰذَا ؟ فَقَالَ:غُلَامٌ مِّن بَنِی عَبدِ المُطَّلِبِ فَأَخَذَنِی فَضَمَّنِی وَقَالَ: یَا ابنَ أَخِی! إِنَّهُ جَعَلَ لَهُمُ التَّسبِیحَ کَمَا جَعَلَ لَکُمُ النَّفَسَ أَلَستَ تَأکُلُ وَتَشرَبُ وَتَجِیءُ وَتَذهَبُ وَتَتَکَلَّمُ وَأَنتَ تَتَنَفَّسُ؟ فَکَذٰلِكَ جَعَلَ لَهُمُ التَّسبِیحَ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حارث ؓ فرماتے ہیں میں نے حضرت کعب ؓ سے کہا﴿ یُسَبِّحُونَ اللَّیلَ وَ النَّهَارَ لَا یَفتُرُون ۝ رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے ﴾ کیا ان کو پیغام رسالت پہنچانے اور ضرورت میں مصروف ہونا (تسبیح ادا کرنے سے)نہیں روکتا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کے لئے تسبیح کو اس طرح سے مقرر کیا ہے جس طرح سے تمہارے لئے سانس کو کیا تو کھاتا، پیتا، اٹھتا، بیٹھتا، آتا، جاتا اور باتیں نہیں کرتا

جب کہ تو سانس بھی لے رہا ہوتا ہے تو تسبیح بھی ان کے لئے ایسے ہی ہے۔

[شعب الایمان: جلد1:صفحہ 318:رقم الحدیث 159: کتاب العظمہ : جلد2:صفحہ 739:رقم الحدیث 320: الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 147:رقم الحدیث 550]

فرشتوں کی دعا

اِن کے متعلق اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے﴿ وَهُم مِّن خَشیَتِهٖ مُشفِقُونَ: پارہ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۲۸﴾ اس کی تفسیر میں حضرت وہیب بن الورد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض فرشتوں کی دعا یہ ہے:

رَبَّنَا مَا لَم تَبلُغهُ قُلُوبُنَا مِن خَشیَتِكَ فَاغفِرهُ لَنَا یَومَ نِقمَتِكَ مِن أَعدَائِكَ ۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ﷻ! جہاں تک ہمارے دل تیری ہیبت کو نہیں پہنچتے اُس کے متعلق ہمیں اس روز معاف فرمادے جس دن تجھے اپنے دشمنوں سے انتقام لینا ہے۔

[کتاب الزہد لابن مبارک:صفحہ 101:رقم الحدیث 222: کتاب العظمہ : جلد2:صفحہ 740:رقم الحدیث 321: الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 147:رقم الحدیث 550]

فائدہ : یہ حضرت وہیب بن الورد (سن وفات ۱۵۳ھ) بہت اونچے درجے کے اولیاء اللہ میں ہیں، یہ احادیث کے راوی بھی ہیں اور مواعظ بھی ان سے منقول ہیں۔

فرشتے نہیں سوتے

سُئِلتُ قَدِیمًا عَنِ المَلائِکَةِ هَل یَنَامُونَ؟ فَأَجَبتُ: بِأَنِّی لَم اَرَ فِیهِ نَقلًا وَظَاهِرُ قَولِهِ تَعَالٰی: "یُسَبِّحُونَ اللَّیلَ وَالنَّهَارَ لَا یَفتُرُون" اِنَّهُم لَا یَنَامُونَ ثُمَّ رَأَیتُهُ مَنقُولًا فِی کَلَامِ الامَامِ فَخرُالدِّینِ الرَّازِیُ ۔

ترجمہ: سوال کیا گیا کہ فرشتے سوتے ہیں یا نہیں؟ تو میں نے جواب دیا: میں نے اس میں کوئی منقول حل نہیں دیکھا لیکن فرمان خداوندی ﴿ رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں

اور سستی نہیں کرتے ؑ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہیں سوتے پھر میں نے یہ جواب امام فخر الدین رازی کے کلام میں بھی منقول دیکھا ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 264]

فرشتے تہبند کہاں تک باندھتے ہیں؟

حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِئتَزِرُوا کَمَا رَأَیتُ المَلائِکَۃَ تَأتَزِرُ عِندَ رَبِّهَا اِلٰی اَنصَافِ سُوقِهَا۔

ترجمہ۔ تم اس طرح سے تہبند (شلوار وچادر وغیرہ) باندھا کرو جس طرح سے میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے، وہ اپنے ربّ تبارک وتعالیٰ ﷻ کے پاس اپنی پنڈلیوں کے درمیان تک تہبند باندھتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 15: صفحہ 197: رقم الحدیث 41836: معجم الاوسط للطبرانی: جلد 8: صفحہ 13: رقم الحدیث 7807: مجمع البحرین فی زوائد المعجمین: جلد 7: صفحہ 166: رقم الحدیث 4245: مجمع الزوئد: جلد 5: صفحہ 151: رقم الحدیث 8518]

فائدہ: تہبند کو ٹخنوں سے اوپر اور گھٹنوں کے نیچے کسی جگہ تک بھی رکھ سکتے ہیں، اگر کوئی ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکائے گا تو جسم کا اتنا حصہ دوزخ میں جلے گا اور اگر گھٹنوں سے اوپر باندھا تو اس نے اپنا ننگ ظاہر کیا یہ بھی گناہ ہے بلکہ اپنی شلوار، جبہ، چادر وغیرہ گھٹنوں اور ٹخنوں کے درمیان تک رکھے۔

فرشتوں کی خوشبو

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں نے کسی ''مجموعہ'' میں لکھا ہوا دیکھا ہے:

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ: رِیْحُ المَلَائِکَۃِ رِیْحُ الوَرْدِ وَرِیْحُ الْأَنْبِیَاءِ رِیْحُ السَفَرْجَلِ وَلَمْ أَقِفْ لَہٗ عَلٰی سَنَدٍ۔

ترجمہ: حضرت (امام) جعفر (صادق) بن محمد (الباقر) ؓ نے فرمایا: فرشتوں کی خوشبو گلاب کے پھول جیسی ہے اور انبیاء کرام کی خوشبو ناشپاتی جیسی ہے لیکن میں اس بات کی سند سے واقف نہیں ہوا۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 275]

عبادت کی حالتیں

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِکَۃَ لِعِبَادَتِہٖ أَصْنَافاً وَإِنَّ مِنْهُمُ الْمَلَائِکَۃَ قِیَاماً صَافِّیْنَ مِنْ یَّوْمِ خَلْقِهِمْ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَمَلَائِکَۃً رُکُوعاً خُشُوعاً مِنْ یَّوْمِ خَلْقِهِمْ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَمَلَائِکَۃً سُجُوداً مُنْذُ خَلْقِهِمْ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَإِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ تَجَلّٰی لَهُمْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَنَظَرُوْا إِلٰی وَجْهِہِ الْکَرِیْمِ قَالُوْا: سُبْحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرشتوں کو اپنی عبادت کے لئے کئی اقسام پر پیدا فرمایا ہے، ان میں سے بعض فرشتے جب سے پیدا کئے گئے ہیں، قیامت تک کے لئے صف بستہ کھڑے ہیں اور بعض فرشتے جب سے پیدا کئے گئے ہیں قیامت تک کے لئے حالت رکوع میں اپنی عاجزی کا اظہار کر رہے ہیں اور کچھ فرشتے جب سے انہیں پیدا کیا گیا قیامت تک کے لئے سجدہ میں رہیں گے پس

جب قیامت کا دن ہوگا تو ان کو اللہ تعالیٰ ﷻ اپنی زیارت سے مشرف کرے گا تو جب وہ اللہ کریم ﷻ کے چہرۂ مبارک کی طرف نظر کریں گے تو کہیں گے ﴿تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے کرنے کا حق تھا﴾۔

[تاریخ دمشق الکبیر: جلد9: صفحہ296: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ147: رقم الحدیث551]

شیطانوں کو ڈانٹنا

عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ شَيْخٍ لَهُ قَالَ : اَلْكَلِمَةُ الَّتِيْ تَزْجِرُ بِهَا الْمَلَائِكَةُ الشَّيَاطِيْنَ حِيْنَ يَسْتَرِقُوْنَ السَّمْعَ " مَاشَاءَ اللّٰهُ " ۔

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سلیم طائفی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک استاد فرماتے ہیں: وہ کلمہ جس سے فرشتے شیاطین کو اس وقت ڈانٹتے ہیں جب وہ باتیں چُرا رہے ہوتے ہیں، "ماشاء اللّٰہ" ہے۔

فائدہ : یہ شیاطین آسمان کے قریب جا کر فرشتوں سے اُمورِ مستقبلہ وغیرہ کے متعلق باتیں چُرا کر لاتے تھے، جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو اس وقت سے باتیں چرانے پر ان پر شہاب چھوڑے جاتے ہیں اور اس کلمہ "ماشاء اللّٰہ" سے بھی فرشتے اسی وقت ڈانٹتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ59: رقم الحدیث352: کتاب الزھد لامام احمد: صفحہ59: رقم الحدیث357]

فرشتوں کا تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ سے سوال

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ فَاسْتَوَوْا عَلٰى أَقْدَامِهِمْ رَافِعِيْ رُءُوْسِهِمْ فَقَالُوْا : رَبَّنَا مَعَ مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : مَعَ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يُؤَدّٰى إِلَيْهِ ظَلَامَتُهُ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا اور یہ اپنے سر اٹھا کر اپنے قدموں پر کھڑے ہوئے تو پوچھا: اے ہمارے پروردگار

ﷻ! تو کس کے ساتھ ہے (یعنی کس کی حمایت کرتا ہے؟) فرمایا: مظلوم کے ساتھ ہوں یہاں تک کہ اس کا حق اسے لوٹا دیا جائے۔

[کتاب العظمہ: جلد2: صفحہ742: رقم الحدیث324: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ148: رقم الحدیث553]

مشرق ومغرب میں عبادت کے لئے

عَنْ نَوْفِ الْبُكَالِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: إِذَا مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ بَعَثَ اللّٰهُ اَرْبَعَةَ اَفْوَاجٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَاَخَذَ فَوْجٌ مِنْهُمْ بِشَرْقِيِ السَّمَاءِ وَفَوْجٌ مِنْهُمْ بِغَرْبِيِ السَّمَاءِ وَفَوْجٌ حَيْثُ الْجُنُوْبِ وَفَوْجٌ حَيْثُ يَجِيْئُ الشِّمَال فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَقَالَ هٰؤُلَاءِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ هٰؤُلَاءِ اللّٰهُ اَكْبَرُ حَتّٰى تَصْرِخَ الدِّيُوْكُ مِنَ السِّحْرِ ۔

ترجمہ: حضرت نوف بکالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، جب تہائی رات گذر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرشتوں کی چار فوجیں بھیجتا ہے، ایک ان میں سے آسمان کے مشرق میں، ایک آسمان کے مغرب میں اور ایک جنوب کی طرف اور ایک شمال کی طرف چلی جاتی ہے اور ان میں سے ایک فوج سبحان اللہ کہتی رہتی ہے، دوسری الحمد للہ کہتی رہتی ہے، تیسری لا الہ الا اللہ کہتی رہتی ہے اور چوتھی اللہ اکبر کہتی رہتی ہے یہاں تک کہ سحر کے وقت مرغ اذان دینے لگ جاتے ہیں (تو فرشتوں کا یہ عمل پورا ہوجاتا ہے)۔

[کتاب العظمہ: جلد2: صفحہ748: رقم الحدیث332: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ148: رقم الحدیث554]

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُكَلِّمْ مَلَكًا قَطُّ فَيَبْدَأُ فَيُكَلِّمُهُ حَتّٰى يُسَبِّحَهُ وَلَا يُجِيْبُوْهُ حَتّٰى يَبْدَؤُهُ بِالتَّسْبِيْحِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿اَنْبِئُوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰؤُلَاءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ وَ قَرَأَ ﴿أَ هٰؤُلَاءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ﴾ ۔

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کسی فرشتے سے بھی کلام نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اپنے کلام کی ابتدا میں اللہ ﷻ کی تسبیح پیش نہ کرے اور اللہ تعالیٰ ﷻ کو فرشتے اس وقت تک جواب نہیں دیتے جب تک کہ جواب کی ابتدا تسبیح سے نہ کریں پھر انہوں نے (یہ آیات قرآنی دلیل کے طور پر) پڑھیں: ﴿سچے ہو تو ان کے نام بتاؤ﴾ اور پڑھا ﴿کیا یہ تمہیں پوجتے تھے وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ کہ وہ﴾۔

[کتاب العظمہ: جلد1: صفحہ468: رقم الحدیث145: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ148: رقم الحدیث555]

فرشتوں تک فرمانِ الٰہی کے پہونچنے کی کیفیت

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قَضَی اللّٰہُ اَمْراً سَبَّحَ حَمَلَۃُ الْعَرْشِ ثُمَّ یُسَبِّحُ اَھْلُ السَّمَاءِ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ التَّسْبِیْحُ اَھْلَ ھٰذِہِ السَّمَاءِ ثُمَّ یُسْأَلُ اَھْلُ السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ حَمَلَۃَ الْعَرْشِ مَا قَالَ رَبُّکُمْ ؟ فَیُخْبِرُوْنَھُمْ ثُمَّ یَسْتَخْبِرُ کُلَّ سَمَاءٍ الَّتِیْ تَلِیْھَا حَتّٰی یَنْتَھِی اِلٰی ھٰذِہِ السَّمَاءِ ۔

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ ﷻ کسی بات کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں پھر اس آسمان والے فرشتے کہتے ہیں جو ان سے قریب ہے، یہاں تک کہ اس (نچلے) آسمان والوں تک تسبیح پہنچ جاتی ہے پھر ساتویں آسمان کے فرشتے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں آپ کے پروردگار ﷻ نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ ان کو بتلاتے ہیں پھر ہر نچلے آسمان والے اوپر کے آسمان والوں سے پوچھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ حکم اور ارشاد اس آسمان دنیا تک پہنچتا ہے۔

[مسلم شریف: کتاب السلام: باب تحریم الکہانۃ: صفحہ1062: رقم الحدیث2229: ترمذی شریف: کتاب التفسیر: باب سورۂ سباء: صفحہ 728: رقم الحدیث 3224: مسند امام احمد بن حنبل: جلد 3: صفحہ 373: رقم الحدیث 1883: حلیۃ الاولیاء: جلد3: صفحہ143: خلق افعال العباد للبخاری: جلد2: صفحہ245: رقم الحدیث 487:]

نزولِ وحی کی کیفیت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ؓ قَالَ: إِذَا تَکَلَّمَ بِالْوَحْیِ سَمِعَ أَھْلُ السَّمَوَاتِ صِلْصِلَۃً کَصِلْصِلَۃِ الْحَدِیْدِ عَلَی الصَّفْوَانِ فَیَفْزَعُوْنَ فَیَخِرُّوْنَ سُجَّداً وَّظَنُّوْا أَنَّہٗ أَمْرُ السَّاعَۃِ فَإِذَا فزِعَ عَنْ قُلُوْبِھِمْ تَنَادَوْا: مَا قَالَ رَبُّکُمْ ؟ قَالُوْا : اَلْحَقُّ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ (بن مسعود) ؓ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ ﷻ وحی فرماتا ہے تو تمام آسمانوں والے (فرشتے) زنجیر ہلنے کی آواز سنتے ہیں، جیسے لوہے کی زنجیر چکنے پتھر پر (لگنے سے) بجتی ہے، تو سب فرشتے گھبرا جاتے ہیں اور سجدہ میں گر جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ (شاید) اللہ تعالیٰ ﷻ نے قیامت قائم ہونے کا حکم فرما دیا ہے پس جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے، تو پوچھتے ہیں آپ کے ربّ ﷻ نے کیا ارشاد فرمایا؟ تو وہ جواب دیتے ہیں (جو فرمایا ہے) حق فرمایا ہے، اس کی ذات نہایت بلند اور کبریائی کی مالک ہے۔

[سنن ابوداؤد: کتاب السنۃ: باب فی القرآن: صفحہ 857: رقم الحدیث4738: تفسیر ابن جریر طبری: جلد19: صفحہ 276: تفسیر در منثور: جلد12: صفحہ 211: فتح الباری: جلد13: صفحہ 456: کتاب العظمہ: جلد2: صفحہ 464: رقم الحدیث144: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 148: رقم الحدیث 557]

حضرت نواس بن سمعان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یُوْحِیَ بِاَمْرِہٖ تَکَلَّمَ بِالْوَحْیِ فَاِذَا تَکَلَّمَ بِالْوَحْیِ اَخَذَتِ السَّمٰوٰتُ رَجْفَۃً شَدِیْدَۃً خَوْفًا مِنَ اللّٰہِ فَاِذَا سَمِعَ بِذٰلِکَ أَھْلُ السَّمٰوٰتِ صُعِقُوْا وَخَرُّوْا لِلّٰہِ سُجَّدًا فَیَکُوْنُ اَوَّلُ مَنْ یَرْفَعُ رَأْسَہٗ جِبْرِیْلُ فَیُکَلِّمُہُ اللّٰہُ مِنْ وَحْیِہٖ بِمَا أَرَادَ فَیَنْتَھِیْ بِہٖ جِبْرِیْلُ عَلَی الْمَلَائِکَۃِ کُلَّمَا مَرَّ بِسَمَاءٍ سَأَلَہٗ أَھْلُھَا : مَاذَا قَالَ رَبُّنَا یَا جِبْرِیْلُ ؟ فَیَقُوْلُ جِبْرِیْلُ : قَالَ الْحَقُّ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ، فَیَقُوْلُوْنَ کُلُّھُمْ مِثْلَ مَا قَالَ جِبْرِیْلُ وَیَنْتَھِیْ جِبْرِیْلُ بِالْوَحْیِ حَیْثُ أَمَرَہُ اللّٰہُ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۔

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ ﷻ کسی کام کے پورا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو وحی کے ذریعہ کلام کرتا ہے جب بھی وحی کے ذریعہ فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ کے خوف کی وجہ سے سب آسمان شدت سے کانپنے لگتے ہیں پس جب آسمانوں والے وحی اُترنے کی بات سنتے ہیں تو ان کی چیخ نکل جاتی ہے اور اللہ ﷻ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں (کہ شاید قیامت قائم ہونے کا حکم نہ دیدیا گیا ہو) پس سب سے پہلے جو سر اٹھاتا ہے وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں، تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان سے جس بات کا ارادہ ہوتا ہے اس کے متعلق ارشاد فرماتا ہے تو جب جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر فرشتوں کے پاس پہنچتے ہیں تو جس آسمان سے بھی گذرتے ہیں وہاں کے فرشتے اس کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اے جبریل (علیہ السلام)! ہمارے ربّ ﷻ نے کیا فرمایا؟ تو جبرائیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں، حق فرمایا ہے اور وہ (جھوٹ سے) بہت بلند و بالا ہے اور بڑی کبریائی کا مالک ہے تو یہ سب فرشتے بھی وہی کہتے ہیں، جیسے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر وہاں پہنچتے ہیں، آسمان اور زمین میں سے جہاں کا اللہ تعالیٰ علیہ السلام نے ان کو حکم فرمایا ہوتا ہے۔

[کنزالعمال: جلد2: صفحہ 17: رقم الحدیث 3025: مجمع الزوائد: جلد7: صفحہ 153: رقم الحدیث 11288: کتاب الاسماء والصفات: جلد1: صفحہ 511: رقم الحدیث 435: تعظیم قدر الصلوۃ: جلد1: صفحہ 236: رقم الحدیث 216: کتاب الشریعۃ: جلد3: صفحہ 1092: رقم الحدیث 668: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 148: رقم الحدیث 558]

وظیفہ بوقت پرواز

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: مَا نَهَضَ مَلَكٌ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔

ترجمہ: حضرت صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کوئی فرشتہ بھی زمین سے اس وقت تک نہیں اڑتا جب تک کہ وہ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نہیں پڑھ لیتا۔

[سنن ترمذی: کتاب الدعوات: باب فی فضل لاحول ولاقوۃ الا باللہ: صفحہ 814: رقم الحدیث 3582: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 149: رقم الحدیث 559]

فرشتوں کی گفتگو

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كَلامُ أَهْلِ السَّمٰوٰاتِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

ترجمہ: فرشتوں کا کلام لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔

[کنزالعمال: جلد1: صفحہ 230: رقم الحدیث 1950: جمع الجوامع: جلد5: صفحہ 404: رقم الحدیث 16008: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 149: رقم الحدیث 560]

فرشتوں کی نماز

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ لَهٗ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُصَلِّيْ وَأَنْتَ جَالِسٌ! فَقَالَ لَهُ: اِمْضِ إِلٰى عَمَلِكَ إِنْ كَانَ لَكَ عَمَلٌ، فَقَالَ: مَا أَظُنُّ إِلَّا سَيَمُرُّ عَلَيْكَ مَنْ يُّنْكِرُ عَلَيْكَ فَمَرَّ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ: يَا فُلَانُ! النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَنْتَ جَالِسٌ! فَقَالَ لَهُ مِثْلَهَا فَوَثَبَ عَلَيْهِ فَضَرَبَهُ حَتَّى انْتَهَرَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَرَرْتُ آنِفاً عَلٰى فُلَانٍ وَأَنْتَ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَنْتَ جَالِسٌ! قَالَ: مُرَّ إِلٰى عَمَلِكَ إِنْ كَانَ لَكَ عَمَلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ؟ فَقَامَ مُسْرِعاً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ! ارْجِعْ فَإِنَّ غَضَبَكَ عِزٌّ وَرِضَاكَ حُكْمٌ إِنَّ لِلّٰهِ فِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ مَلَائِكَةٌ يُّصَلُّوْنَ لَهُ غِنًى عَنْ صَلَاةِ فُلَانٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَمَا صَلَاتُهُمْ! فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئاً فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ

فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ! سَأَلَكَ عُمَرُ عَنْ صَلَاةِ أَهْلُ السَّمَاءِ؟ قَالَ :نَعَم ، قَالَ: أَقْرِءُ عُمَرَ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا سُجُودٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُوْنَ:سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَأَهْلُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ قِيَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ رَبِّ الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ! وَأَهْلُ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ قِيَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ ـ

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور ایک مسلمان کسی منافق کے پاس سے گزرا تو اسے کہا: اے فلاں! نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہوا ہے؟ تو اس نے کہا جاؤ اپنا کام کرو، تو اس نے کہا کہ ابھی تیرے پاس سے ایک گزرے گا جو تجھے بتائے گا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس سے گذرے تو اسے فرمایا اے فلاں! نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہوا ہے؟ تو اس نے کہا جاؤ اپنا کام کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خوب مارا اور مسجد میں چلے گئے پھر یہ واقعہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے اس کی گردن کیوں نہیں ماردی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جلدی سے اٹھے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے عمر! لوٹ آ تیرا غصہ قابل تعریف ہے اور تیری خوشنودی (میرا) حکم ہے، ساتوں آسمان کے فرشتے اللہ ﷻ کی نماز ادا کرتے ہیں وہ (اللہ کریم) ان کی نماز کا محتاج نہیں ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ان کی نماز کیسی ہے؟ تو آپ ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور (حضور ﷺ سے) عرض کیا آپ (میری طرف سے) عمر کو سلام کہیں اور یہ بتلا دیں کہ پہلے آسمان کے فرشتے قیامت تک حالت سجدہ میں ہیں، جو سبحان ذی الملك و الملكوت کی تسبیح کرتے ہیں اور دوسرے آسمان کے فرشتے حالت قیام میں ہیں جو سبحان ذی العزة و

الجبروت کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیسرے آسمان والے بھی قیام میں ہیں جو سبحان الحی الذی لایموت کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

[کنزالعمال: جلد12: صفحہ 268: رقم الحدیث35861: تاریخ دمشق الکبیر: جلد 37: صفحہ 186: مستدرک للحاکم: جلد3: صفحہ 99: رقم الحدیث4563: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 149: رقم الحدیث 561]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ فِيْ سَمَائِهِ مَلَائِكَةً خُشُوْعًا لَا يَرْفَعُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ حَتى تَقُوْمَ السَّاعَةَ فَإِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ رَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ قَالُوْا: رَبَّنَا مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَاِنَّ لِلّٰهِ فِيْ سَمَائِهِ الثَّانِيَةِ مَلَائِكَةً سُجُوْدًا لَا يَرْفَعُوْن رُؤُوْسَهُمْ حَتى تَقُوْم السَّاعَةُ فَإِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ رَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ وَ قَالُوْا: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَاِنَّ لِلّٰهِ فِي سَمَائِهِ الثَّالِثَةِ مَلَائِكَةً رُكُوْعًا لَا يَرْفَعُوْن رُؤُوْسَهُمْ حَتى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَإِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ رَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ وَقَالُوْا: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : أَمَّا أَهْلُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُوْن: سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ وَ اَمَّا اَهْلُ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَيَقُوْلُوْنَ : سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ۔

ترجمہ: آسمان میں اللہ تعالیٰ ﷻ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو (سر جھکا کر) خشوع کی حالت میں کھڑے ہیں، اپنے سروں کو نہیں اٹھاتے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی بس جب قیامت قائم ہوگی تو سر اٹھا کر کہیں گے، اے ہمارے پروردگار ﷻ! ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے عبادت کرنے کا حق تھا اور اللہ ﷻ کے دوسرے آسمان میں بھی کچھ فرشتے ایسے ہیں، جو سجدہ کی حالت میں پڑے ہیں، وہ بھی اپنے سر نہیں اٹھاتے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی پس جب قیامت قائم ہوگی، تو یہ اپنے سر اٹھائیں گے اور عرض کریں گے کہ (اے باری تعالیٰ!) تیری ذات پاک ہے، ہم نے تیری عبادت اس طرح سے نہیں کی جس طرح سے تیری عبادت کرنے کا حق تھا اور اللہ ﷻ کے تیسرے

آسمان میں بھی کچھ فرشتے ایسے ہیں جو حالت رکوع میں ہیں وہ بھی اپنے سر نہیں اٹھاتے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی پس جب قیامت قائم ہوگی تو اپنے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے (اے باری تعالیٰ!) تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے تیری عبادت کرنے کا حق تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا: آسمان دنیا والے تو یہ کہتے ہیں: **سبحان ذی الملک والملکوت** اور تیسرے آسمان والے کہتے ہیں **سبحان الحی الذی لایموت۔**

[شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 324: رقم الحدیث 164: مستدرک للحاکم: جلد 3: صفحہ 100: رقم الحدیث 4563: تعظیم قدر الصلوٰۃ: جلد 1: صفحہ 262: رقم الحدیث 256: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 150: رقم الحدیث 562]

ساتوں آسمان کے فرشتوں کی تسبیحات

عَنْ لُوطِ بْنِ اَبِیْ لُوطٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ تَسْبِیْحَ اَھْلِ سَمَاءِ الدُّنْیَا سُبْحَانَ رَبِّنَا الْاَعْلٰی، وَالثَّانِیَۃِ: سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی، وَالثَّالِثَۃ: سُبْحَانَہٗ وَبِحَمْدِہٖ، وَالرَّابِعَۃ: سُبْحَانَہٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَالْخَامِسَۃ: سُبْحَانَہٗ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، وَالسَّادِسَۃ: سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ، وَالسَّابِعَۃ: سُبْحَانَ الَّذِیْ مَلَأَ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ عِزَّۃً وَّوَقَارًا۔

ترجمہ: حضرت لوط بن ابی لوط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ پہلے آسمان والوں کی تسبیح "سبحان ربنا الاعلی" ہے اور دوسرے آسمان والوں کی "سبحانہ و تعالی" ہے اور تیسرے آسمان والوں کی "سبحانہ و بحمدہ" ہے اور چوتھے والوں کی "سبحانہ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ" ہے اور پانچویں والوں کی "سبحانہ یحي الموتی وھو علی کل شئ قدیر" ہے اور چھٹے والوں کی "سبحان الملک القدوس" ہے اور ساتویں والوں کی "سبحان الذی ملا السموات السبع و الارضین السبع عزۃ و وقارا" ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1017: رقم الحدیث 535: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 150: رقم الحدیث 563]

صف بستہ فرشتوں کی تسبیحات

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً صُفُوْفًا یَقُوْلُ اَوَّلُھُمْ: سُبْحَانَ الْمَلِکِ ذِی الْمُلْکِ وَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَلِیْہِ: سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ، وَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَلِیْہِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ، وَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَلِیْہِ: سُبْحَانَ الَّذِیْ یُمِیْتُ الْخَلَائِقَ وَلَا یَمُوْتُ فَھُمْ صُفُوْفٌ وَمَلَائِکَۃٌ مَصْفُوْفَۃٌ بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ تَرْعُدُ فَرَائِصُھُمْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ مَا نَظَرُوْا اَحَدٌ مِنْھُمْ اِلٰی وَجْہِ صَاحِبِہٖ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

ترجمہ: حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فرشتے صف بستہ ہیں، پہلی صف والے کہتے ہیں سبحان الملک ذی الملک اور اس کے بعد والے کہتے ہیں سبحان ذی العزۃ و الجبروت اور اس کے بعد والے کہتے ہیں سبحان الذی یمیت الخلائق و لایموت اور اس کے بعد والے کہتے ہیں سبحان الحی الذی لایموت اور صف بستہ ہی رہتے ہیں اور بعض فرشتے وہ ہیں جنہوں نے اپنے آمنے سامنے صفیں بنائی ہوئی ہیں اللہ جل جلالہ کے خوف سے ان کے جوڑ جوڑ کانپتے ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنے ساتھی کے چہرے کو نہیں دیکھا اور نہ ہی قیامت تک اس کی طرف دیکھے گا۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1018: رقم الحدیث 536: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 151: رقم الحدیث 564]

ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی ڈیوٹیاں اور صورتیں

ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَلَقَ اللّٰہُ السَّمَاءَ الدُّنْیَا فَجَعَلَھَا سَقفاً مَحْفُوْظًا وَجَعَلَ فِیْھَا حَرَسًا شَدِیْداً وَشَھُبًا سَاکِنُھَا مِنَ الْمَلَائِکَۃِ اُوْلِیْ اَجْنِحَۃٍ مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فِیْ صُوْرَۃِ

الْبَـقَـرِ مِثْـلَ عَـدَدِ الـنُـجُومِ لا يَفْتَرُونَ مِنَ التَّسْبِيح وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيرِ وَأَمَّا السَّمَاء الثَّانِيَة فَسَاكِنُهَا عَدَدَ القَطْرِ فِيُ صُوْرَةِ العَقْبَانِ لَا يَسْأَمُوْنَ وَلَا يَفْتَرُوْنَ وَلَا يَنَامُوْنَ مِنْهَا يَنْشَقُّ السِّحَابُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ الخَافِقَيْنِ فَيَنْتَشِرُ فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ مَعَهُ مَـلائِـكَةٌ يُـصَرِّفُوْنَهُ حَيْثُ أُمِرُوْا بَدَءَ صَلَوَاتُهُمُ التَّسْبِيْحَ وَلِتَسْبِيْحِهِمْ تَخْوِيْفٌ وَاَمَّا السَّمَاء الثَّالِثَة سَاكِنُهَا عَدَدَ الرَّملِ فِيْ صُوْرَةِ النَّاسِ مَلائِكَةٌ يَجأرُوْنَ اِلٰى اللّٰهِ اللَيْلَ وَالـنَّهَـارَ وَأَمَّـا السَّـمَاءُ الرَّابِعَةُ فَسَاكِنُهَا عَدَدَ أَوْرَاقِ الشَّجَرِ صَافُّوْنَ مَنَاكِبَهُمْ فِيْ صُوْرَةِ الْـحُـوْرِ الْـعِيْـنِ مِـنْ بَيْـنِ رَاكِعٍ وَ سَاجِدٍ تَبْرِقُ سَبَّحَاتَ وُجُوْهِهِمْ مَا فِيْ السَّـمٰـوَات السَّبْـع وَالأَرْضِ السَّـابِعَة وَأَمَّا السَّمَاءُ الْخَامِسَةُ فَاِنَّ عَدَدَهَا يَضْعَفُ عَـلَـى سَـائِـرِ الْـخَـلْـقِ فِـيْ صُوْرَةِ النُسْرِ مِنْهُمُ الكِرَامُ الْبَرَرَةُ وَالعُلَمَاءُ السَّفَرَةُ وَأَمَّا السَّـمَـاءُ السَّادِسَةُ فَحِزْبُ اللّٰهِ الْغَالِبُ وَجُنْدُهُ الأَعْظَمُ فِيْ صُوْرَةِ الخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَأَمَّـا السَّـمَـاءُ السَّـابِـعَة فَـفِيْهَا المَلائِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَالَّذِيْنَ يَرْفَعُوْنَ الأَعْمَالَ فِيْ بُطُوْنِ الصُحُفِ وَيَحْفَظُوْنَ الْخَيْرَاتَ فَوْقَهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ الْكُرُوْبِيُّوْنَ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے آسمان دنیا کو پیدا فرمایا تو اسے محفوظ چھت بنا دیا اور اس میں حفاظت کے لئے طاقتور محافظ اور شہابے رکھ دیئے، اس کے باشندگان دو دو تین تین اور چار چار پروں والے بیل کی شکل کے فرشتے ہیں، جن کی تعداد ستاروں کے برابر ہے جو (تسبیح پڑھتے ہوئے) اکتاتے ہیں اور نہ (اس میں) وقفہ کرتے ہیں اور نہ ہی وہ سوتے ہیں اسی (دوسرے) آسمان سے بادل ظاہر ہوتے ہیں جو آسمان کے کناروں کے نیچے سے نکل کر (نچلے) آسمان کی فضاء میں منتشر ہو جاتے ہیں، ان کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں جو ان کو وہیں پر لے کر جاتے ہیں جہاں پر لے جانے کا حکم دیا جاتا ہے ان کی ابتدائی آواز تسبیح ہوتی ہے جو ان بادلوں کے لئے دھمکی بھی ہوتی ہے اور تیسرے آسمان کے رہنے والے (فرشتے) ریت (کے ذرات)

کے برابر انسانوں کی صورت میں ہیں جو اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ سے رات دن پناہ طلب کرتے رہتے ہیں اور چوتھے آسمان کے رہنے والے درختوں کے پتوں کے برابر ہیں جنہوں نے اپنے کندھے ایک دوسرے سے ملائے ہوئے ہیں۔

ان کی شکل وصورت حورِعین کی طرح ہے بعض تو رکوع کی حالت میں ہیں اور بعض سجدہ کی حالت میں ہیں ان کے مونہہ کی تسبیحات سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے درمیان نورانیت چمکتی ہے پانچویں آسمان کے رہنے والے فرشتے تمام مخلوق (جانداروں) سے دوگنے ہیں ان کی شکل گدھ کی ہے (جو پرندوں کا بادشاہ کہلاتا ہے) ان میں سے کچھ بڑے درجہ کے ہیں اور بعض واقف کار (احکام واعمال) لکھنے والے ہیں چھٹے آسمان میں رہنے والے فرشتے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی غالب رہنے والی جماعت ہے اور اس کا لشکر اعظم ہے جو نشان زدہ گھوڑوں کی شکل میں ہیں اور ساتویں آسمان کے فرشتے مقرب فرشتے ہیں اور وہ فرشتے بھی ہیں جو اعمال کو صحیفوں کے درمیان میں رکھ کر اوپر کو پہنچاتے اور اچھے کاموں کی حفاظت کرتے ہیں ان کے اوپر عرش خداوندی کو اٹھانے والے فرشتے ہیں جن کو کروبیون کہا جاتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3:صفحہ 1055:رقم الحدیث572:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 151:رقم الحدیث565]

فائدہ : ساتویں آسمان سے اُوپر کروبیون فرشتوں کے درمیان بھی کئی مقامات ہیں مثلاً ملاءاعلیٰ، حظیرۃ القدس وغیرہ یہاں کے فرشتوں کا ذکر دوسری روایات میں ہے۔

قبل از آدم علیہ السلام حاجی فرشتے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ : حَجَّ آدمُ عَلَيْهِ السَّلام فَلَقِيَتْهُ الْمَلائِكَةُ فَقَالُوا: بَرَّ حَجُّكَ يَا آدَمُ ! لَقَدْ حَجَجْنَا قَبْلَكَ بِأَلْفَيْ عَامٍ ۔

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے حج کیا تو ان سے فرشتوں نے ملاقات کی اور بتلایا کہ اے آدم علیہ السلام! آپ کا حج قبول ہو چکا ہے ہم نے آپ سے دو ہزار سال قبل حج (بیت اللہ) کیا تھا۔

[اخبار مکۃ لامام ابولید الازرقی :صفحہ 83: رقم الحدیث 26: تفسیر درمنثور: جلد 1 :صفحہ 301: دلائل النبوۃ: جلد 2: صفحہ 45: کتاب العظمہ : جلد 5 :صفحہ 1565: رقم الحدیث 1033: الحبائک فی اخبار الملائک :صفحہ 152: رقم الحدیث 566]

اکیلے نمازی کے مقتدی فرشتے

عَنْ سَلْمَانَ الفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ: اِذَاكَانَ الرَّجُلُ فِيْ اَرْضٍ فَأَقَامَ الصَّلوٰةَ صَلَّى خَلْفَهُ مَلَكَانِ فَاِنْ اَذَّنَ وَاَقَامَ صَلَّى خَلْفَهُ مِنَ المَلائِكَةِ مَا لَا يُرَى طَرْفَاهُ يَرْكَعُوْنَ بِرُكُوْعِهِ وَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهِ وَيُؤَمِّنُوْنَ عَلَى دُعَائِهِ ۔

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی آدمی کسی علاقے میں (اکیلا) ہو اور نماز کی اقامت کہے تو دو فرشتے اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور اگر اس نے اذان بھی دی اور اقامت بھی کہی تو اس کے پیچھے اتنے زیادہ فرشتے نماز پڑھتے ہیں جن کی صفوں کے کنارے تک نظر نہیں آتے یہ اس کے رکوع کرتے وقت رکوع کرتے ہیں اس کے سجدہ کرتے وقت سجدہ کرتے ہیں اور اس کی دعا کے وقت آمین کہتے ہیں۔

[سنن کبری للبیہقی : جلد 1: صفحہ 597: رقم الحدیث 1908: مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 2: صفحہ 34: رقم الحدیث 2289: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 152: رقم 567: کنز العمال: جلد 7: صفحہ 281: رقم 20927]

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰه عَنه قَالَ : إِذَا أَقَامَ الرَّجُلُ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِيْ فُلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ صَلَّى خَلْفَهُ مَلَكَانِ فَإِذَا أَذَّنَ وَأَقَامَ صَلَّى خَلْفَهُ مِنَ الْمَلائِكَةِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ۔

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب کوئی آدمی کسی جنگل میں نماز کے لئے تکبیر کہے تو اس کے پیچھے دو فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور اگر اس نے اذان بھی دی اور تکبیر بھی کہی تو اس کے پیچھے پہاڑوں کی تعداد کے برابر فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 8: صفحہ 165: رقم الحدیث 23218: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 152: رقم الحدیث 568]

فائدہ : جب کوئی آدمی اکیلا کہیں سفر کر رہا ہو اور نماز کا وقت آ جائے اسے چاہیے کہ اذان دے کہ اس کی برکت سے اس کے ساتھ فرشتے بھی نماز ادا کریں گے اور اگر کوئی اور آدمی نماز پڑھنے والا وہاں پر ہوگا تو وہ بھی اس کے ساتھ شریک ہو سکے گا لیکن اذان اور تکبیر اکیلے امامت کی نسبت سے کہنا ہمارے علماء احناف کے نزدیک درست نہیں اور نہ ہی جماعت کا ثواب ہوگا کیونکہ جماعت کا ثواب انسانوں کی جماعت کے ساتھ مخصوص ہے (واللہ اعلم) ویسے فضیلت کے لحاظ سے روایت مذکورہ خوب ہے (اُویسی غفرلہ)۔

مسجد کے اگلے حصہ میں نمازی فرشتے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ حَابِسُ بْنُ سَعْدٍ الْمَسْجِدَ فِيْ السَّحَرِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فَرَأَى النَّاسَ يُصَلُّوْنَ فِيْ صُفَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ : اِنَّ الْمَلائِكَةَ تُصَلِّى فِيْ السَّحَرِ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ ۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابی رسول حضرت حابس بن سعد رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں سحر کے وقت تشریف لائے تو انہوں نے لوگوں کو دیکھا جو مسجد کے صفہ (سایہ دار چبوترہ) میں نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا: فرشتے سحر کے وقت مسجد کے اگلے حصہ

میں نماز پڑھتے ہیں۔[مسند امام احمد بن حنبل: جلد28:صفحہ 176:رقم الحدیث 16972:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 153:رقم الحدیث 572:معجم کبیر للطبرانی:جلد4:صفحہ 32:رقم الحدیث 3564]

نمازِ فجر اور فرشتے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ اَنَّـهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ لِصَلوةِ الْفَجْرِ اَنَّهُ رَأَى قَوْمًا قَدْ أَسْنَدُوا ظُهُوْرَهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَ الإِقَامَةِ فَقَالَ: لَا تَحُوْلُوا بَيْنَ الْمَلائِكَةِ وَبَيْنَ صَلَاتِهَا فَإِنَّ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ صَلوةُ الْمَلائِكَةِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ فجر کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو کچھ لوگوں کو دیکھا جنہوں نے قبلہ کی طرف اپنی پشت کی ہوئی ہے تو فرمایا: فرشتوں کے سامنے سے ہٹ جاؤ پھر فرمایا: فرشتوں کے اور ان کی نماز کے درمیان پردہ نہ بنو کیونکہ (فجر کی) یہ دو رکعتیں فرشتوں کی نماز ہے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد3: صفحہ 166: رقم الحدیث 6495: مصنف عبدالرزاق: جلد3: صفحہ 61: رقم الحدیث 4799: معجم کبیر: جلد9: صفحہ 215: رقم الحدیث 8945: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 573]

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ التَّسَانُدَ اِلَى الْقِبْلَةِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فجر کی دو رکعتوں (فرضوں) کے بعد قبلہ کی طرف ٹیک لگانے کو اسلاف ناپسند کرتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد3: صفحہ 165: رقم 6492: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 574]

فرشتوں کے لئے نماز افضل ہے

حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَفْتَرِضْ شَيْئًا أَفْضَلُ مِنَ التَّوْحِيْدِ وَالصَّلَاةِ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْهُ لافْتَرَضَهُ عَلَى مَلَائِكَتِهِ مِنْهُمْ رَاكِعٌ وَمِنْهُمْ سَاجِدٌ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ نے توحید اور نماز سے بڑھ کر کوئی چیز فرض نہیں فرمائی اگر کوئی چیز اس (نماز) سے افضل ہوتی تو اسے اپنے فرشتوں پر فرض فرماتا ان میں سے کوئی تو رکوع اور کوئی سجدہ میں ہے۔

[کنز العمال: جلد7: صفحہ 127: رقم الحدیث 19034: الفردوس بماثور الخطاب: جلد1: صفحہ 165: رقم الحدیث 610: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 575]

نمازیوں کے لئے فرشتوں کی دعا

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : لَا تَزَالُ الْمَلائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى الانْسَانِ مَا دَامَ أَثَرُ السُّجُوْدِ فِيْ وَجْهِهِ ۔

ترجمہ: حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب تک سجدہ کا نشان انسان کے چہرے پر باقی رہتا ہے، تب تک فرشتے اس کیلئے رحمت کی دعا فرماتے رہتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 576]

فائدہ : اس سے سجدہ کا وہ نشان مراد ہے جو بار بار نماز ادا کرنے سے ماتھے پر ظاہر ہو جاتا ہے (زبردستی رگڑنے سے پیدا ہونے والے نشانات مراد نہیں) یا سجدہ کرنے سے زمین کا یا چٹائی وغیرہ کا نشان مراد ہے یا مذکورہ قسم کے دونوں نشانات مراد ہیں۔

فرشتوں کی نمازِ تہجد

عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَقَطَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَعُمَرُ يَتَهَجَّدُ مِنَ اللَّيْلِ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا وَيُكَبِّرُ وَيُسَبِّحُ وَيَسْجُدُ فَلَمَّا أَصْبَحَ الرَّجُلُ ذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَيْسَتْ تِلْكَ صَلوةُ الْمَلائِكَةِ ۔

ترجمہ: حضرت ابومنہال سیار بن سلامہ ؓ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب

رضی اللہ عنہ پر مہاجرین کا ایک آدمی گر گیا جبکہ وہ رات کو تہجد کی نماز ادا کر رہے تھے جس میں آپ سورۃ فاتحہ پڑھ رہے تھے، اس کے علاوہ کچھ نہیں پڑھتے تھے تکبیر بھی کہتے تھے تسبیح بھی کہتے تھے اور سجدہ بھی کرتے تھے، جب صبح ہوئی تو گرنے والے آدمی نے اپنی بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمائی تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ (تہجد کی نماز) فرشتوں کی نماز نہیں ہے؟ (تو جب یہ فرشتوں کی نماز ہے تو ان کی طرح پورے سکون اور توجہ سے نماز پڑھنی چاہیئے، اس لئے میں بھی اس پر عمل کر رہا تھا اس لئے مجھے تمہارے مجھ پر گرنے کا علم نہ ہوا)۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 577: فضائل القرآن لا مام ابوعبید: جلد 1: صفحہ 315: رقم الحدیث 186: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 23]

قرآن خواں مسلمان کے منہ سے منہ ملانے والے فرشتے

عَنُ عَلِی بُنِ اَبِیُ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَلَیُکُم بِالسِّوَاكِ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ جَاءَ ہُ المَلَكُ یَسُمَعُ وَیَدُنُو حَتّٰی یَضَعَ فَاہُ عَلَی فِیُہِ شَھُوَۃً لِمَا یَتُلُوُ ۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم مسواک ضرور کیا کرو کیونکہ جب انسان نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو اس کی آواز کو سنتا اور اس کے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کی تلاوت سننے کی زبردست خواہش کی وجہ سے اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔

[شعب الایمان: جلد 3: صفحہ 449: رقم الحدیث 1937: مصنف عبدالرزاق: جلد 2: صفحہ 487: رقم الحدیث 4184: کشف الاستار: جلد 1: صفحہ 242: رقم الحدیث 496: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 578: مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 1: صفحہ 310: رقم الحدیث 1809]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قَامَ أَحَدُ کُمُ یُصَلِّی مِنَ اللَّیُلِ فَلْیَسُتَكُ فَاِنَّ أحَدَ کُمُ اِذَا قَرَأَ فِیُ صَلاَتِہِ وَضَعَ مَلَكٌ فَاہُ عَلَی فَیُہِ وَلَا یَخُرُجُ مِنُ فَیُہِ شَیئٌ اِلَّا دَخَلَ فَمَ الُمَلَكِ ۔

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی رات کو (تہجد کی) نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ مسواک کر لے کیونکہ تم میں سے جب کوئی اپنی نماز میں تلاوت کرتا ہے تو ایک فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے پس کوئی شئے بھی اس کے منہ سے نہیں نکلتی مگر فرشتے کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔

[شعب الایمان: جلد 3: صفحہ 449: رقم الحدیث 1938: فیض القدیر للمناوی: جلد 1: صفحہ 412: رقم الحدیث 780: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 231: رقم الحدیث 1652: کنزالعمال: جلد 9: صفحہ 138: رقم الحدیث 26173: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 154: رقم الحدیث 579]

فائدہ : اس حدیث میں نماز سے تہجد کی نماز مراد ہوگی کیونکہ جب آدمی نیند میں ہوتا ہے تو اس کے معدہ کے بخارات اس کے منہ تک بھی آتے ہیں جس کی وجہ سے اس کے منہ میں بدبودار لعاب کی تہہ جم جاتی ہے اور اس سے دانتوں اور زبان سے باہر کو بدبو نکلتی ہے چونکہ انسان تہجد کی نماز سے پہلے تھوڑا بہت سو چکا ہوتا ہے اس لئے اُسے اِس کا حکم دیا گیا ورنہ اس موقع پر اگر نمازِ عشا مراد ہو تو اس کی کیا خصوصیت ہے، یوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے ساتھ مسواک کا ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

اِذَا قَامَ اَحَدُکُمُ اِلَی الصَّلاۃِ فَلُیَغُسِلُ یَدَہُ مِنَ الُغَمَرِ فَاِنَّہُ لَیُسَ شَیئٌ أَشَدَّ عَلَی المَلَكِ مِنُ رِیُحِ الُغَمَرِ مَا قَامَ عَبُد اِلَی صَلاۃٍ قَطُّ اِلَّا اِلُتَقَمَ فَاہُ مَلَكٌ وَلَا یَخُرُجُ مِنُ فِیُہِ اٰیۃٌ اِلَّا فِیُ فِیُہِ الُمَلَكِ ۔

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنا ہاتھ (سالن کی) چکناہٹ سے دھولے کیونکہ (نماز کے) فرشتہ کے لئے گوشت (وغیرہ) کی چکناہٹ سے زیادہ تکلیف دہ چیز کوئی نہیں ہے جب بھی انسان نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے منہ کے بالکل قریب ہو جاتا ہے کوئی آیت بھی اس کے منہ سے نہیں نکلتی مگر (سیدھی) فرشتہ کے منہ میں جاتی ہے۔

[کنزالعمال: جلد7: صفحہ214: رقم الحدیث20101: جمع الجوامع: جلد1: صفحہ330: رقم الحدیث2436: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ154: رقم الحدیث580]

فائدہ : ان تینوں روایات سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے لئے تلاوت کے لئے منہ کو صاف رکھا جائے تا کہ پڑھنے والے سے فرشتہ کو اذیت نہ ہو۔

کعبہ کا طواف کرنے والے فرشتے

حضرت مقاتل علیہ الرحمہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سُمِّیَ الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ لانَّهُ یُصَلِّی فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ ثُمَّ یَنْزِلُوْن اِذَا اَمْسَوْا فَیَطُوْفُوْن بِالْکَعْبَةِ ثُمَّ یُسَلِّمُوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ یَنْصَرِفُوْنَ فَلَا تَنَالُهُمُ النَّوْبَةُ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ ۔

ترجمہ: (فرشتوں کی عبادت گاہ کا نام) اس لئے بیت المعمور (آباد گھر) رکھا گیا کہ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو یہ (بیت المعمور سے) اتر کر بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں پھر (روضہ اطہر پر حاضر ہوکر) حضور نبی کریم ﷺ پر سلام پیش کرتے ہیں اس کے بعد واپس ہوجاتے ہیں پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئے گی۔

[اخبار مکۃ لازرقی: جلد1: صفحہ90: رقم الحدیث34: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ133: رقم الحدیث489]

فائدہ : بیت المعمور ساتوں آسمانوں سے اوپر بالکل کعبہ شریف کے بالمقابل فرشتوں کی عبادت گاہ کا نام ہے حضرت کعب کی سابقہ روایت میں جن ستر ہزار فرشتوں کا تذکرہ ہے اس روایت میں بھی یہی فرشتے مراد ہیں جو بیت المعمور سے اتر کر پہلے کعبہ شریف کا طواف کرتے ہیں پھر روضہ اقدس پر حاضری دیتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ أَوَّلَ مَنْ لَبّٰی الْمَلَائِکَةُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنِّی جَاعِلٌ فِی الارْضِ خَلِیْفَةً

قَالُوْا أَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَاءَ ،قَالَ : فَرَادُّوْهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُمْ فَطَافُوْا بِالْعَرْشِ سِتَّ سِنِیْنَ یَقُوْلُوْنَ : لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ اِعْتِذَارًا اِلَیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ ۔

ترجمہ: سب سے پہلے جس نے "لبیك" کہی وہ فرشتے ہیں، اللہ جل جلالہ نے (ان سے) فرمایا: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں انہوں نے عرض کیا تو اِس میں اُس (مخلوق) کو پیدا کرے گا جو اِس میں خون بہائے گی اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اس بارے میں تکرار کرنے لگے، تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان سے اِعراض فرمایا: تو فرشتوں نے چھ سال تک عرش کا طواف کیا اور کہنے لگے ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں! ہم تجھ سے معذرت چاہتے ہیں ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں! تجھ سے اپنے قصور کی معافی مانگتے ہیں! تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ [تفسیر درمنثور: جلد1: صفحہ246: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ183: رقم الحدیث680]

انتباہ : اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَاتَ عِنْدَهَا فِیْ لَیْلَتِهَا فَقَامَ یَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَسَمِعَتْهُ یَقُوْلُ فِیْ مُتَوَضَّئِهٖ : لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ ثَلَاثاً نُصِرْتَ نُصِرْتَ ثَلَاثاً فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ فِیْ مُتَوَضَّئِكَ : لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ ثَلَاثاً نُصِرْتَ نُصِرْتَ ثَلَاثاً کَأَنَّكَ تَکَلَّمَ إِنْسَاناً فَهَلْ کَانَ مَعَكَ أَحَدٌ؟ فَقَالَ : هٰذَا رَاجِزُ بَنِیْ کَعْبٍ یَسْتَصْرِخُنِیْ وَیَزْعَمُ أَنَّ قُرَیْشاً أَعَانَتْ عَلَیْهِمْ بَنِیْ بَکْرٍ ۔

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شب ان کے پاس قیام فرمایا: تو نماز کے لئے وضو فرمانے لگے، میں سنا آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: "لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ" اور تین مرتبہ فرمایا: "نُصِرْتَ نُصِرْتَ" پس جب حضور ﷺ وہاں سے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ! آپ نے دورانِ وضو یہ کلمات ارشاد فرمائے گویا آپ کسی انسان سے کلام فرمارہے

تھے کیا وہاں آپ کے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ بنی کعب کا راجز تھا جو مجھ سے (مکہ مکرمہ سے) مدد طلب کررہا تھا کہ قریش بنی بکر کے ساتھ ان پر حملہ آور ہوئے ہیں۔

[معجم الکبیر للطبرانی: ج ۲۳: صفحہ ۴۳۳: رقم الحدیث ۱۰۵۲: معجم صغیر للطبرانی: ج ۲: صفحہ ۱۶۷: رقم الحدث ۹۶۷: مدارج النبوۃ: مترجم: ج 2: صفحہ 386: شواہد الحق للنبہانی: مترجم: صفحہ ۴۵۷]

[اس عبارت میں دیکھئے کہ بنوخزاعہ کا راجز اپنے شہر میں جو کہ مکہ کے قریب تھا اس شب خوں والی رات میں حضور ﷺ کو پکارتا ہے تو حضور ﷺ اس کی پکار سن کر جواب ارشاد فرماتے ہیں، تین دن بعد اس قبیلے کے افراد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمام واقعہ عرض کرتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کے حضور ﷺ امداد و دستگیری فرماتے ہیں، یہ واقعہ اگرچہ حیات مبارک کا ہے لیکن وصال کے بعد بھی ایسا ممکن ہے کیونکہ آپ ﷺ کی حیات و وفات میں کوئی فرق نہیں جیسا کہ پہلے ثابت ہو چکا ہے۔ (فافہم: ابومحمد اویسی غفرلہ]

اس روایت سے بھی حضور ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے نیز اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقیدہ کا بھی پتہ چلتا ہے۔

حضرت ابن سابط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دُحِیَتِ الْأَرْضُ مِنْ مِکَّۃَ وَکَانَتِ الْمَلَائِکَۃُ تَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَھِیَ اَوَّلُ مَنْ طَافَ بِہٖ

ترجمہ: ساری زمین کو مکہ سے پھیلایا گیا جبکہ فرشتے (اس وقت) بیت اللہ شریف کا طواف کرتے تھے اور یہی سب سے پہلے کعبہ کا طواف کرنے والے تھے۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 1: صفحہ 76: رقم الحدیث 317: تفسیر قرطبی: جلد 1: صفحہ 394: تفسیر طبری: جلد 1: صفحہ 476: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 184: رقم الحدیث 681]

فائدہ: یعنی ساری زمین کو مکہ سے پھیلایا گیا جب کہ زمین کے پھیلنے سے پہلے صرف بیت اللہ شریف موجود تھا، اسی کا حضرات ملائکہ کرام طواف کیا کرتے تھے چونکہ اس وقت کوئی مخلوق نہیں تھی صرف یہی بیت اللہ کا طواف کرتے تھے، اس لئے سب سے پہلے طواف کرنے والے بھی یہی تھے۔

فائدہ: یہ کعبہ معظّمہ کے اظہارِ عظمت کے لئے ہے۔

وَأَخْرَجَ الْجُنْدِیُّ فِیْ فَضَائِلِ مَکَّۃَ عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ: مَا بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَلَکاً قَطُّ فَیَمُرُّ حَیْثُ بَعَثَ حَتّٰی یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ یَمْضِیْ حَیْثُ اُمِرَ۔

ترجمہ: حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کسی فرشتہ کو کسی امر کے لئے جہاں بھی روانہ کرتا ہے تو وہ پہلے بیت اللہ کا طواف کرتا ہے پھر وہاں جاتا ہے جہاں کا اسے حکم دیا گیا۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 184: رقم الحدیث 682]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

قَدِمَ آدَمُ مَکَّۃَ فَلَقِیَتْہُ الْمَلائِکَۃُ فَقَالُوْا: بَرَّحَجُّکَ یَا آدَم! لَقَدْ حَجَجْنَا ھٰذَا الْبَیْتَ قَبْلَکَ بِأَلْفَی عَامٍ قَالَ: فَمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ حَوْلَہٗ؟ قَالُوْا: کُنَّا نَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ وَکَانَ آدَمُ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ قَالَ ھٰؤلاءِ الْکَلِمَاتِ۔

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو ان سے فرشتوں نے ملاقات کی اور کہا، اے آدم! آپ کا حج قبول ہو گیا ہم نے آپ سے دو ہزار سال پہلے اس گھر کا حج کیا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: تم طواف کرتے ہوئے کیا (کلمات) پڑھتے تھے؟ عرض کیا: ہم پڑھتے تھے سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر تو حضرت آدم علیہ السلام جب بھی بیت اللہ کا طواف کرتے تو یہی کلمات پڑھا کرتے تھے۔

[اخبار مکۃ لامام ازرقی: جلد 1: صفحہ 83: رقم الحدیث 26: العلل المتناھیۃ لابن جوزی: جلد 2: صفحہ 570: رقم الحدیث 937: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 184: رقم الحدیث 683]

عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَمَّا بَدءُ ھَذَا الطَّوَافِ بِھٰذَا الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ لِلْمَلَائِکَۃِ: اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْأَرْضِ خَلِیْفَۃً، فَقَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ: اَیْ رَبِّ! أَخَلِیْفَۃٌ مِنْ غَیْرِنَا مِمَّنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاءَ وَیَتَحَاسَدُوْنَ وَیَتَبَاغَضُوْنَ وَیُبَاغُوْنَ، اَیْ رَبِّ اِجْعَلْ ذٰلِکَ الْخَلِیْفَۃَ مِنَّا فَنَحْنُ لَا

نُفُسِدُ فِيُهَا وَلَا نَسُفِكُ الدِّمَاءَ وَلَا نَتَبَاغَضُ وَلَا نَتَحَاسَدُ وَلَا نَتَبَاغِیُ وَنَحُنُ نُسَبِّحُ بِحَمُدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ وَنُطِيُعُكَ وَلَانَعُصِيُكَ قَالَ اللّٰه : اِنِّیُ اَعُلَمُ مَا لَا تَعُلَمُوُنَ ، فَظَنَّتُ اَنَّ مَا قَالُوُا رَدٌّ عَلٰی رَبِّهِمُ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَّهُ قَدُ غَضِبَ عَلَيُهِمُ مِنُ قَوُلِهِمُ فَلَاذُوُا بِالُعَرُشِ وَرَفَعُوُا رُءُ وُسَهُمُ وَاَشَارُوُا بِالاَصَابِعِ يَتَضَرَّعُوُنَ وَيَبُكُوُنَ اِشُفَاقًا لِغَضَبِهِ فَطَافُوُا بِالُعَرُشِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَنَظَرَ اللّٰه تَعَالٰی اِلَيُهِمُ فَنَزَلَتِ الرَّحُمَةُ عَلَيُهِمُ فَوَضَعَ اللّٰه سُبُحَانَهُ تَحُتَ الُعَرُشِ بَيُتًا عَلٰی اَرُبَعِ اَسَاطِيُنٍ مِنُ زَبَرُجُدٍ وَغَشَّاهُنَّ بِيَاقُوُتَةٍ حَمُرَاءَ وَسَمَّی الُبَيُتَ الضُّرَّاحَ ثُمَّ قَالَ اللّٰه لِلُمَلائِكَةِ : طُوُفُوُا بِهٰذَا الُبَيُتِ وَدَعُوُا الُعَرُشَ ، فَطَافَتِ المَلاِئكَةُ بِالُبَيُتِ وَتَرَكُوُا الُعَرُشَ فَصَارَ أَهُوَنُ عَلَيُهِمُ وَهُوَ الُبَيُتُ الُمَعُمُوُرُ الَّذِیُ ذَكَرَهُ اللّٰه يَدُخُلُهُ كُلَّ يَوُمٍ وَلَيُلَةٍ سَبُعُوُنَ اَلُفَ مَلَكٍ لَا يَعُوُدُوُنَ فِيُهِ اَبَدًا ثُمَّ اَنَّ اللّٰه تَعَالٰی بَعَثَ مَلائِكَةً فَقَالَ : اِبُنَوُا لِیُ بَيُتًا فِیُ الاَرُضِ بِمِثَالِهِ وَقَدُرِهِ فَامَرَ اللّٰه سُبُحَانَهُ مَنُ فِیُ الاَرُضِ مِنُ خَلُقِهِ اَنُ يَطُوُفُوُا بِهٰذَا الُبَيُتِ كَمَا يَطُوُفُ اَهُلُ السَّمَاءِ بِالُبَيُتِ الُمَعُمُوُرِ ۔

ترجمہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیت اللہ کے اس طرح سے طواف کرنے کی صورت یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرشتوں سے ذکر کیا: میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں، تو فرشتوں نے کہا: اے ربّ جل جلالہ! کیا تو ہمارے علاوہ ان سے کوئی خلیفہ بنائے گا جو زمین میں فساد کریں گے، آپس میں حسد کریں گے، آپس میں بغض رکھیں گے، ایک دوسرے پر سرکشی کریں گے، اے ربّ جل جلالہ! وہ خلیفہ ہم میں سے بنا دے، ہم زمین میں فساد نہیں کریں گے، خون نہیں بہائیں گے، آپس میں بغض نہیں رکھیں گے، ایک دوسرے سے حسد نہیں کریں گے، ایک دوسرے پر سرکشی نہیں کریں گے، ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کریں گے، تیری تقدیس پیش کریں گے، تیری اطاعت کریں گے، تیری

نافرمانی نہیں کریں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، تو حضرات ملائکہ کرام نے سمجھا کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے سب اللہ جل جلالہ کے فرمان کو ٹھکرا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے اس جواب سے ناراض ہو گیا ہے تو وہ عرش کے گرد طواف کرنے لگے اور اپنے سر اٹھا لئے اور اپنی انگلیوں سے اشارے کرنے لگے اور عاجزی کرتے اور خدا کے ڈر سے روتے تھے، اس طرح سے انہوں نے تین گھڑیاں عرش کا طواف کیا تب اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کی طرف دیکھا اور ان پر رحمت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے عرش کے نیچے زبرجد (موتی) کے چار ستونوں پر ایک گھر مقرر کیا اور ان ستونوں کو سرخ یاقوت سے ڈھانپا اور اس کا نام "ضُرَّاح" رکھا۔

اور فرشتوں سے فرمایا: عرش کے بجائے اس گھر کا طواف کرو تو فرشتوں نے اس کا طواف شروع کر دیا اور عرش سے ہٹ گئے اور یہ طواف کرنا ان کے لئے آسان ہو گیا (کیونکہ بیت المعمور بیت اللہ کے برابر ایک گھر ہے اور عرش خداوندی بہت ہی بڑا ہے جس کے گرد طواف کرنا بہت ہی مشکل ہے) اور وہ یہی بیت المعمور ہے جس کا اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے (قرآن میں) ذکر فرمایا ہے، اس میں رات دن ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو دوبارہ نہیں لوٹ سکیں گے پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرشتوں کو بھیجا اور حکم دیا میرے لئے (بیت معمور کے) مطابق اتنا ہی زمین میں ایک گھر بناؤ پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنی مخلوق کو جو زمین میں رہتے ہیں حکم فرمایا: وہ اس گھر کا طواف کریں جس طرح کہ آسمان والے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔

[اخبار مکۃ لامام ازرقی: جلد 1: صفحہ 68: رقم الحدیث 5: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 184: رقم الحدیث 684]

پندرہ بیت اللہ

حضرت لیث بن معاذ (تابعی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هَذَا الْبَيْتُ خَامِسُ خَمْسَةِ عَشَرَ بَيْتًا سَبْعَةٌ مِنْهَا فِيْ السَّمَاءِ وَسَبْعَةٌ مِنْهَا اِلٰى تَخُوْمِ الأَرْضِ السُّفْلٰى وَأَعْلَاهَا الَّذِيْ يَلِيْ الْعَرْشَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ لِكُلِّ بَيْتٍ مِنْهَا حَرَمٌ كَحَرَمِ هَذَا الْبَيْتِ لَوْ سَقَطَ مِنْهَا بَيْتٌ لَسَقَطَ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ اِلٰى تَخُوْمِ الارْضِ السُّفْلٰى وَلِكُلِّ بَيْتٍ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَمِنْ أَهْلِ الارْضِ مَنْ يَعْمُرُهُ كَمَا يَعْمُرُ هَذَا الْبَيْتَ ۔

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ کے) پندرہ گھروں میں سے یہ بیت اللہ پانچواں گھر ہے، ان گھروں میں سے سات آسمان میں ہیں اور سات آخری زمین تک ہیں، ان سب سے اوپر بیت المعمور ہے، جو عرش کے قریب ہے، ہر بیت اللہ کا ایک حرم ہے جس طرح سے اس بیت اللہ کا حرم ہے اگر ان میں سے کوئی گھر (مثال کے طور پر) گر پڑے، تو آخری زمین تک ایک دوسرے کے اُوپر گرے گا (یعنی تمام گھر ایک دوسرے کے اوپر نیچے بالکل سیدھ میں ہیں) ہر گھر کے لئے اہل سماوات اور اہل ارض سے کچھ حضرات ایسے ہیں جو ان کو آباد رکھتے ہیں جیسا کہ اس بیت اللہ کو آباد رکھتے ہیں۔

[اخبار مکۃ لامام ازرقی: جلد 1: صفحہ 71: رقم الحدیث 9: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 185: رقم الحدیث 685]

طوافِ کعبہ کی اجازت پر تہلیل پڑھتے ہوئے اترنا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَسَارٍ الْمَكِّيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يَبْعَثَ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِبَعْضِ اُمُوْرِهِ فِيْ الْأَرْضِ اِسْتَأْذَنَهُ ذٰلِكَ الْمَلَكُ فِيْ الطَّوَافِ بِبَيْتِهِ فَهَبَطَ الْمَلَكُ مُهَلِّلاً ۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن یسار مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جب ارادہ فرماتا ہے کہ فرشتوں میں سے کسی ایک کو زمین میں اپنے کسی کام کے لئے روانہ کرے تو وہ فرشتہ اللہ جل جلالہ سے اس بیت اللہ کے طواف کی اجازت طلب کرتا ہے (اور اس کو اجازت عنایت فرمائی جاتی ہے تو وہ اس کے شکرانے اور خوشی کے طور پر آسمان سے) لا الٰہ الا اللہ پڑھتے ہوئے نیچے اترتا ہے۔

[اخبار مکۃ لامام ازرقی: جلد 1: صفحہ 70: رقم الحدیث 7: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 185: رقم الحدیث 686]

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اَهْبَطَ اللّٰهُ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ: يَا آدَمُ! اِبْنِ لِيْ بَيْتًا بِحِذَاءِ بَيْتِيْ الَّذِيْ فِيْ السَّمَاءِ تَتَعَبَّدُ اَنْتَ فِيْهِ وَوَلَدُكَ كَمَا تَتَعَبَّدُ مَلَائِكَتِيْ حَوْلَ عَرْشِيْ، فَهَبَطَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فَحَفَرَ حَتّٰى بَلَغَ الْأَرْضَ السَّابِعَةَ فَقَذَفَتْ فِيْهِ الْمَلَائِكَةُ الصَّخْرَ حَتّٰى اَشْرَفَ عَلٰى وَجْهِ الارْضِ ۔

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارا تھا تو (انہیں) حکم دیا تھا اے آدم! میرے لئے (زمین میں) ایک گھر تعمیر کرو جو میرے اس گھر کی سیدھ میں ہو جو آسمان میں ہے، جس میں تو بھی عبادت کرے گا اور تیری اولاد بھی، جس طرح سے میرے فرشتے میرے عرش کے گرد عبادت کرتے ہیں، تو اس مقام پر فرشتے بھی اُترے، جنہوں نے اس مقام کو کھودا یہاں تک کہ ساتویں زمین تک جا پہنچے پھر فرشتوں نے اس جگہ پر ایک چٹان پھینک دی جو زمین کی سطح تک ظاہر ہوگئی۔ [اخبار مکۃ لازرقی: جلد 1: صفحہ 82: رقم 24: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 185: رقم 687]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْمَلَائِكَةُ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: سب سے پہلے جس نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا وہ فرشتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد13: صفحہ41: رقم الحدیث36913: تفسیر درمنثور: جلد1: صفحہ678: معجم کبیر للطبرانی: جلد11: صفحہ454: رقم الحدیث12288: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ185: رقم الحدیث688]

حضرت انس رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے کہ رسول اللہ** ﷺ **نے ارشاد فرمایا:**

كَانَ مَوْضِعُ الْبَيْتِ فِيْ زَمَنِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شِبْرًا أَوْ أَكْثَرَ عَلَمًا وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ تَحُجُّ إِلَيْهِ قَبْلَ آدَمَ ثُمَّ حَجَّ آدَمُ فَاسْتَقْبَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ قَالُوْا يَاآدَم ! مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ قَالَ : حَجَجْتُ الْبَيْتَ فَقَالُوْا : قَدْ حَجَّتْهُ الْمَلَائِكَةُ قَبْلَكَ بِأَلْفَى عَامٍ ۔

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بیت اللہ شریف کی جگہ بطور علامت ایک بالشت برابر تھی یا اس سے زائد تھی، حضرت آدم علیہ السلام سے قبل فرشتے اس کا حج کیا کرتے تھے پھر حضرت آدم علیہ السلام نے حج کیا تو فرشتے ان کے پاس حاضر ہوئے اور پوچھا اے آدم! کہاں سے آرہے ہیں؟ فرمایا: بیت اللہ شریف کا حج کر کے تو فرشتوں نے بتایا: فرشتے آپ سے دو ہزار سال قبل اس کا حج کر چکے ہیں۔

[کنز العمال : جلد12: صفحہ 96: رقم الحدیث 34712: شعب الایمان : جلد5 : صفحہ 449 : رقم الحدیث 3700: سنن کبریٰ للبیہقی : جلد5: صفحہ 288: رقم الحدیث9835: تفسیر درمنثور: جلد1: صفحہ 681: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 186: رقم الحدیث689]

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جِبْرِيْلَ وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ خَضْرَاءُ قَدْ عَلَاهَا الْغُبَارُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا هٰذَا الْغُبَارُ الَّذِىْ أَرٰى عَلٰى عِصَابَتِكَ أَيُّهَا الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ ؟ قَالَ : إِنِّىْ زُرْتُ الْبَيْتَ فَازْدَحَمَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى الرُّكْنِ فَهٰذَا الْغُبَارُ الَّذِىْ تَرٰى مِمَّا تَثِيْرُ بِأَجْنِحَتِهَا ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے کہ حضرت جبرائیل** علیہ السلام **رسول اللہ** ﷺ **کی خدمت میں تشریف لائے، ان پر ایک سبز رنگ کا عمامہ تھا جس پر غبار چڑھا ہوا تھا تو رسول اللہ** ﷺ **نے ان سے پوچھا: یہ غبار کس چیز کا ہے؟ فرمایا: میں کعبہ کی زیارت کو** حاضر ہوا تھا تو فرشتوں نے رکن (یمانی) پر رش کر رکھا تھا یہ غبار جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ ان کے پروں سے اڑ کر لگا ہے۔

[اخبار مکۃ للازرقی: جلد1: صفحہ 71: رقم الحدیث10: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 186: رقم الحدیث690]

فوائد

(۱) سبز عمامہ کا استعمال صرف ملائکہ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ انسان کو اس کا استعمال جائز ہے لیکن اسے اصطلاحی نہیں کہا جائے گا سنت اور افضل سفید عمامہ ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کے لئے کوئی شے مخفی نہیں، مثلاً ملائکہ ہم سے مخفی ہیں لیکن حضور ﷺ انہیں ایسے دیکھتے جیسے ہم ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔

(۳) جیسے ہمیں کعبہ معظّمہ کی چاہت ہے یونہی ملائکہ کو بھی ہے ہماری خوش قسمتی ہے کہ جب چاہیں کعبہ میں آئیں طواف کریں لیکن ملائکہ کے لئے پابندی ہے۔

فرشتوں کی صف بندی

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے کہ نبی کریم** ﷺ **اپنے صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:**

اَلَا تَصِفُّوْنَ كَمَا تَصِفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا، قَالَ : يَتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِى الصَّفِّ ۔

ترجمہ: کیا تم اس طرح سے صفیں نہیں بناتے جس طرح کہ فرشتے اپنے ربّ عزوجل کے پاس صف بناتے ہیں (پھر آپ ﷺ نے ان کے صفیں بنانے کے متعلق) بتلایا کہ وہ اگلی صفوں کو (پہلے) پُر کرتے ہیں اور صف میں باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

[تفسیر روح البیان: جلد7: صفحہ 445: تفسیر ابن جریر طبری: جلد19: صفحہ 653]

سر پر عمامہ سجانے والوں کو ملائکہ کی سلامی

کاش عمامہ سر پر سجانے کے بجائے ننگے سر یا صرف ٹوپی پر گزارہ کرنے والے مسلمان ملائکہ کی سلامی کا اعزاز سمجھ لیتے، حدیث میں ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَشْهَدُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُعْتَمِّيْنَ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلىٰ أَهْلِ الْعَمَائِمِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ ۔

ترجمہ: فرشتے جمعہ کے روز عمامے باندھ کر (نماز جمعہ میں) حاضر ہوتے ہیں اور عمامہ والوں کو سورج کے غروب ہونے تک سلام کہتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 165: رقم الحدیث 621]

فضائل عمامہ

سر کو عمامہ سے سجانا سنت حبیبِ خدا ﷺ ہے اور آپ ﷺ کی ہر سنت پر عمل کرنے کے اَن گنت فضائل و فوائد ہیں، حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں جب یہ تاج سر سے اُتار پھینکیں گے عزت میں کمی آجائے گی۔ عمامہ سے ایک نماز پڑھنے سے کئی ہزار گنا ثواب عطا ہوتا ہے مزید فضائل کے لئے فقیر کا رسالہ **"فضائل عمامہ"** پڑھئے۔

اسلامی طالب علم کے لئے اپنے پر بچھانا

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِالطَّلَبِ ۔

ترجمہ: ملائکہ کرام اپنے پر بچھاتے ہیں اس طالب علم کے لئے اس کی طلب اور جستجو کی خوشنودی میں۔ [ابوداؤد شریف: کتاب العلم: باب فی فضل العلم: صفحہ 655: رقم الحدیث 3641: ترمذی شریف: کتاب العلم: باب فضل الفقہ علی العبادۃ: صفحہ 604: رقم الحدیث 2682: سنن ابن ماجہ: مقدمہ: باب فضل

العلماء: صفحہ 56: رقم الحدیث 223: جامع البیان العلم لامام ابن عبد البر: صفحہ 50: رقم الحدیث 147: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 166: رقم الحدیث 622]

فائدہ: اس سے اسلامی طلبہ کے اعزاز و اکرام کا اظہار ہے لیکن افسوس کہ یہ عزیزان گرامی اپنے وقار کو خود ٹھیس پہونچا رہے ہیں کہ طالبانِ حق کے عہدہ سے ہٹ کر طالبانِ دنیا بن رہے ہیں۔ (الا ماشاء اللہ)

گھڑ دوڑ اور تیر اندازی میں شریک ہونے والے فرشتے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا تَشْهَدُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ لَهْوِكُمْ اِلَّا الرِّهَانَ وَالنِّضَالَ ۔

ترجمہ: فرشتے تمہارے مقابلہ میں شریک نہیں ہوتے مگر گھڑ دوڑ اور تیر اندازی میں۔

[کنز العمال: جلد 15: صفحہ 92: رقم الحدیث 40608: معجم کبیر للطبرانی: جلد 12: صفحہ 399: رقم الحدیث 13474: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 166: رقم الحدیث 624]

فائدہ: یہ فضیلت ہے جب گھڑ دوڑ جہاد کے لئے ہو اگر لہو و لعب اور تماشہ کے طور ہو تو اس کے لئے یہ حکم نہیں بلکہ تماشہ اور لہو و لعب پر غضب خدا ہوتا ہے۔ (معاذ اللہ)

مریض پر فرشتوں کی ڈیوٹی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مَرِضَ مُسْلِمٌ قَطُّ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ مِنْ مَلَائِكَتِهٖ لَا يُفَارِقَانِهٖ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْهِ بِاَحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ اِمَّا بِمَوْتٍ وَ اِمَّا بِحَيَاةٍ فَاِذَا قَالَ لَهُ الْعُوَّادُ : كَيْفَ تَجِدُكَ ؟ قَالَ : اَحْمَدُ اللّٰهَ اَجِدُنِيْ وَاللّٰهِ بِخَيْرٍ قَالَ لَهُ الْمَلَكَانِ : اَبْشِرْ بِدَمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنْ دَمِكَ وَ بِصِحَّةٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ صِحَّتِكَ ، فَاِذَا قَالَ لَهُ الْعُوَّادُ : كَيْفَ تَجِدُكَ ؟ قَالَ اَجِدُنِيْ مَجْهُوْدًا مَكْرُوْبًا فِيْ بَلَاءٍ ، قَالَ لَهُ الْمَلَكَانِ : اَبْشِرْ بِدَمٍ هُوَ شَرٌّ مِنْ دَمِكَ وَ بَلَاءٍ هُوَ اَطْوَلُ مِنْ بَلَائِكَ ۔

ترجمہ: کوئی مسلمان بھی بیمار نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ ﷻ دو فرشتے اس کے سپرد کر دیتا ہے جو اس سے کبھی علیحدہ نہیں ہوتے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ﷻ اس کے متعلق دو اچھائیوں میں سے ایک کا فیصلہ فرما دے (یعنی) موت کا یا زندگی کا پس جب کوئی عیادت کرنے والا مریض سے کہتا ہے تیرا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتا ہے، **الحمد للہ** میں اپنے آپ کو قسم بخدا بہتر پاتا ہوں تو فرشتے اسے کہتے ہیں: اس خون کے بدلہ میں خوش ہو جا جو تیرے خون سے بہتر ہے اور تجھے صحت کی خوشخبری ہو جو تیری (اس) صحت سے بہتر ہوگی اور جب مریض سے عیادت کرنے والا پوچھتا ہے (تیرا کیا حال ہے) تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ (اور) وہ جوات دیتا ہے میں اپنے آپ کو مرض کی مشقت میں دکھیا پاتا ہوں تو اسے فرشتے کہتے ہیں خوش ہو جا، تیرے لئے ایسا خون ہے تو تیرے (موجودہ) خون سے بدترین ہے اور ایک مصیبت ہے جو تیری (اس) مصیبت سے زیادہ طویل ہے۔

[شعب الایمان: جلد 12: صفحہ 329: رقم الحدیث 9470: کتاب المرض والکفارات: صفحہ 55: رقم الحدیث 47: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 168: رقم الحدیث 631]

فائدہ : اگر کوئی دکھ کی حالت میں بھی صبر کرے اور اللہ تعالیٰ ﷻ کی تعریف کا کلمہ زبان سے نکالے تو اسکے بدلے میں اللہ تعالیٰ ﷻ صحت وسلامتی عطا فرماتا ہے اور جو بے صبری کرتا اللہ تعالیٰ ﷻ کی شکایت کرتا ہے اس کا مرض بڑھ جاتا ہے اور دکھ بھی طویل ہو جاتا ہے۔

مسلمان کے لئے موت اللہ تعالیٰ ﷻ سے ملاقات کا ذریعہ ہے جس کی وجہ سے ایک حدیث مبارک میں فرمایا گیا ہے کہ ''مومن کے لئے موت تحفہ ہے'' اس لئے اگر اللہ تعالیٰ ﷻ نے مسلمان کے لئے موت کا فیصلہ فرمایا تو یہ بھی اس کے لئے خیر ہے اور زندگی کا فیصلہ بھی مومن کے لئے خیر ہے کیونکہ فطرت انسانی زندگی کی طلبگار ہے، اور زندگی کی طوالت سے مسلمان کو اعمالِ خیر کا مزید موقع مل جاتا ہے۔

مشورہ اویسی غفرلہ

مریض یہ دعا پڑھے'' ان شاء اللّٰہ '' انجام بخیر ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِیْ فَاَحْیِنِیْ بِالصِّحَّۃِ وَ السَّلَامَۃِ وَ العَفْوِ وَالعَافِیَۃِ وَ الشَّرَافَۃِ وَ الْکَرَامَۃِ وَ اِنْ کَانَتِ الْمَمَاۃُ خَیْرًا لِیْ فَاَمِتْنِیْ عَلَی الاِیْمَانِ وَ الاِسْلَام ۔

مریض کے رپورٹر فرشتے

حضور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکَیْنِ فَیَقُوْلُ : اُنْظُرُوْا مَا یَقُوْلُ لِعُوَّادِہٖ فَاِنْ ھُوَ اِذَا جَاءُوْہُ حَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنٰی عَلَیْہِ رَفَعَا ذٰلِکَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَ ھُوَ اَعْلَمُ فَیَقُوْلُ : لِعَبْدِیْ عَلَیَّ اِنْ تَوَفَّیْتُہٗ اَنْ اُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ وَ اِنْ اَنَا شَفَیْتُہٗ اَنْ اُبْدِّلَہٗ لَحمًا خَیْرًا مِنْ لَحْمِہٖ وَ دَمًا خَیْرًا مِنْ دَمِہٖ وَ اَنْ اُکَفِّرَ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ ۔

ترجمہ: جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس کے پاس دو فرشتے بھیج دیتا ہے اور فرماتا ہے: اس کی نگرانی کرو یہ اپنے عیادت کرنے والوں کو کیا جواب دیتا ہے، پس جب وہ اس کے پاس آتے ہیں اور یہ اللہ ﷻ کی تعریف اور اس کی ثنا بیان کرتا ہے تو یہ فرشتے اس کی رپورٹ لے کر اللہ تعالیٰ ﷻ کی بارگاہ میں پہنچاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے (اس) بندے کے لئے انعام (یہ) ہے کہ اگر میں نے اسے وفات دی تو اسے جنت میں داخل کر دوں گا اور اگر شفا بخشی تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت میں تبدیل کروں گا اور اس کے خون کو بہتر خون سے تبدیل کر دوں گا اور اس کے گناہ بھی مٹا دوں گا۔

[شعب الایمان: جلد 12: صفحہ 330: رقم الحدیث 9471: کنز العمال: جلد 3: صفحہ 127: رقم الحدیث 6701: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 352: رقم الحدیث 2592: مؤطا امام مالک: کتاب العین: رقم الحدیث 940: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 168: رقم الحدیث 632]

فرشتوں سے چھینک کا جواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمُ فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَبِّ الْعَالَمِيْنِ ، فَإِذَا قَالَ: رَبِّ الْعَالَمِيْنِ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَحِمَكَ اللّٰهُ ۔

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی چھینکتا ہے اور ''الحمد للہ'' کہتا ہے تو فرشتے (اس کی الحمدللہ کو مکمل کرنے کے لئے) ''ربّ العالمین'' کہتے ہیں اور جب چھینکنے والا (الحمدللہ کو) ''ربّ العالمین'' (سمیت) کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ''رحمک اللہ'' (اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے)۔

[کنز العمال: جلد9: صفحہ 68: رقم الحدیث 25516: مجمع البحرین: جلد5: صفحہ 273: رقم الحدیث 3055: معجم کبیر للطبرانی: جلد11: صفحہ 453: رقم الحدیث 12284: مجمع الزوائد: جلد8: صفحہ 66: رقم الحدیث 12906: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 169: رقم الحدیث 634]

فائدہ: اپنی چھینک پر فرشتوں کا جواب اور دعا لینے کے لئے پورا ''الحمد للہ ربّ العالمین'' پڑھا جائے، یہی طریقہ اپنانا سنت ہے نیز اس کے بڑے فضائل ہیں۔

شیطان کا فرشتوں کی باتیں چُرانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ ۔

ترجمہ: فرشتے جب بادلوں میں اُترتے ہیں تو آسمان میں جس امر کا فیصلہ کیا گیا ہوتا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہیں جس کو شیاطین چوری چھپے سن لیتے ہیں اور کاہنوں (جادوگروں اور نجومیوں وغیرہ) کو آکر بتلاتے ہیں، تو انہوں نے اس (ایک سچ) کے ساتھ سو جھوٹ بھی اپنی طرف سے ملائے ہوتے ہیں۔

[بخاری شریف: کتاب بدء الخلق: باب ذکر الملائکۃ: صفحہ 655: رقم الحدیث 3210: کنز العمال: جلد 6: صفحہ 317: رقم 17669: صفحہ 1293: رقم الحدیث 4594: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 169: رقم 636]

فائدہ: معلوم ہوا کہ نجومیوں اور جادوگروں کے پاس غیب کا علم نہیں ہوتا یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے ان جادوگروں وغیرہ کا ایسی باتوں کی اطلاع دینا ان شیاطین کے بتلانے سے بھی ہوتا ہے اور کچھ اٹکل وغیرہ سے بھی حدیث شریف میں جادوگروں نجومیوں کی بات کی تصدیق کرنے والے پر بہت سخت وعید ہے کہ وہ اس کی تصدیق کر کے حضور ﷺ کے دین کا کفر کر بیٹھتا ہے یہ وبا پورے پاکستان میں عام ہو چکی ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس فتنہ سے سب کی حفاظت فرمائے، ہاں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عطا سے انبیاء واولیاء کو علم غیب ہوتا ہے لیکن وہ ایک علیحدہ بحث ہے۔

فرشتوں کے ہاتھ انسان کی عزت وذلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلَّا فِي رَأْسِهِ حِكْمَةٌ بِيَدِ مَلَكٍ فَإِذَا تَوَاضَعَ قِيلَ لِلْمَلَكِ : ارْفَعْ حِكْمَتَهُ ، وَإِذَا تَكَبَّرَ قِيلَ لِلْمَلَكِ : ضَعْ حِكْمَتَهُ ۔

ترجمہ: ہر آدمی کے سر میں (مخفی طور پر ایک) لگام ہے جسے ایک فرشتے نے پکڑا ہوا ہے جب انسان تواضع کرتا ہے تو اس کو حکم ہوتا ہے اس کی لگام کو بلند کر دے اور جب تکبر کرتا ہے تو اسے حکم ہوتا ہے اس کی لگام پست کر دے۔

[تفسیر درمنثور: جلد9: صفحہ 30: مجمع الزوائد: جلد8: صفحہ 102: رقم الحدیث 13069: معجم کبیر للطبرانی: جلد12: صفحہ 219: رقم الحدیث 12939: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 170: رقم الحدیث 637]

فائدہ: مذکورہ حدیث کی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک حدیث مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ تَكَبَّرَ تَعَظُّماً وَضَعَهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ تَخَشُّعاً رَفَعَهُ اللّٰهُ ۔

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس کو عظمت عطا فرماتا ہے اور جو کوئی تکبر اور بڑائی دکھلاتا ہے اللہ تعالیٰ ﷻ اسے نیچا کر دیتا ہے (پس معلوم ہوا کہ لگام کا بلند کرنا پست کرنا عظمت وذلت کے معنی میں ہے)۔

[کنزالعمال: جلد3: صفحہ 50: رقم الحدیث 5735]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا پر فرشتوں کی آمین

حضرت جمانہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا اَذِنَ اللّٰهُ لِمُوْسٰى فِى الدُّعَاءِ عَلٰى فِرْعَوْنَ اَمَّنَتِ الْمَلَائِكَةُ ۔

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے لئے بددعا کرنے کی اجازت عطا فرمائی تو (ان کی دعا پر) فرشتوں نے آمین کہی تھی۔

[کنزالعمال: جلد4: صفحہ 135: رقم الحدیث 10661: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 170: رقم الحدیث 639]

ساتویں آسمان کا منادی فرشتہ

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا : أَللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ: أَللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندگانِ خدا کی ہر صبح میں دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو باقی رہنے والا مال دے، دوسرا کہتا ہے، اے اللہ! روکنے والے (بخیل صدقہ خیرات نہ کرنے والے) کو ضائع ہونے والا ذخیرہ عطا فرما۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 170: رقم الحدیث 640]

اولیاء اللہ سے عقیدت ومحبت کرنے والے مخصوص فرشتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْداً قَذَفَ حُبَّهُ فِىْ قُلُوْبِ الْمَلَائِكَةِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْداً قَذَفَ بُغْضَهُ فِىْ قُلُوْبِ الْمَلَائِكَةِ ثُمَّ يَقْذِفُهُ فِىْ قُلُوْبِ الْاٰدَمِيِّيْنَ ۔

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس کی محبت فرشتوں کے دلوں میں پیوست کر دیتا ہے اور جب کسی بندے سے بُغض رکھتا ہے تو اس کا بُغض فرشتوں کے دلوں میں پیوست کر دیتا ہے پھر اس کا بُغض انسانوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

[کنزالعمال: جلد11: صفحہ 43: رقم الحدیث 30756: جمع الجوامع: جلد1: صفحہ 139: رقم الحدیث 890: حلیۃ الاولیاء: جلد3: صفحہ 77: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 170: رقم الحدیث 641]

فائدہ: اس میں اہلسنّت کو مژدہ بہار ہے کہ انہیں اولیاء اللہ سے عقیدت و پیار ہے۔

بچہ کی پیدائش پر اللہ ﷻ کا سلام پہنچانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا وُلِدَتِ الْجَارِيَةُ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكاً يَزَفُّ الْبَرَكَةَ زَفًّا يَقُوْلُ: ضَعِيْفَةٌ خَرَجَتْ مِنْ ضَعِيْفَةٍ اَلْقَيِّمُ عَلَيْهَا مُعَانٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِذَا وُلِدَ الْغُلَامُ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكاً مِّنَ السَّمَاءِ فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ : اَللّٰهُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ۔

ترجمہ: جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس پر بہت زیادہ برکت اُتارتا اور کہتا ہے، کمزور ہے کمزور سے پیدا ہوئی ہے، اس کی کفایت کرنے والے کی قیامت تک معاونت کی جاتی ہے اور جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس کی طرف آسمان سے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے اور کہتا ہے "اللہ تعالیٰ ﷻ تجھے سلام کہتا ہے"۔

[کنزالعمال: جلد16: صفحہ 187: رقم الحدیث 45371: جمع الجوامع: جلد1: صفحہ 360: رقم الحدیث 2656: مجمع الزوائد: جلد8: صفحہ 200: رقم الحدیث 13483: معجم الاوسط للطبرانی: جلد3: صفحہ 265: رقم الحدیث 3101: مجمع البحرین: جلد5: صفحہ 175: رقم الحدیث 2872: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 171: رقم الحدیث 642]

حضرت نبیط بن شریط ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا وُلِـدَ لِلرَّجُلِ ابْنَةٌ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَلائِكَةً يَقُولُونَ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهْـلَ الْبَيْـتِ يَـكْتَـنِـفُونَهَا بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَمْسَحُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى رَأْسِهَا وَيَقُولُونَ : ضَعِيفَةٌ خَرَجَتْ مِنْ ضَعِيفَةٍ اَلْقَيِّمُ عَلَيْهَا مُعَانٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

ترجمہ: جب کسی انسان کے بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس کے پاس فرشتے بھیجتا ہے جو کہتے ہیں، اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو (پھر) اس بچی کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور اس کے سر پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ضعیف ہو ضعیف سے پیدا ہوئی ہو قیامت تک اس کے کفیل کی مدد کی جائے گی۔

[مجمع الزوائد: جلد8: صفحہ 200: رقم الحدیث 13484: معجم صغیر للطبرانی: جلد1: صفحہ 30: جمع الجوامع: جلد1: صفحہ 360: رقم الحدیث 2655: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 171: رقم الحدیث 643]

نیند والے انسان پر فرشتے کی ڈیوٹی

حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا اَوَى الرَّجُلُ اِلٰى فِرَاشِهٖ أَتَاهُ مَلَكٌ وَّشَيْطَانٌ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: اِخْتِمْ بِخَيْرٍ وَيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ : اِخْتِمْ بِشَرٍّ ، فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ ثُمَّ نَامَ ذَهَبَ الشَّيْطَانُ وَبَاتَ يَكْلَأُهُ الْمَلَكُ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ قَالَ الْمَلَكُ : اِفْتَحْ بِخَيْرٍ وَقَالَ الشَّيْطَانُ : اِفْتَحْ بِشَرٍّ ۔

ترجمہ: جب کوئی آدمی اپنے بستر پر سونے لگتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ اور ایک شیطان آتا ہے فرشتہ کہتا ہے (اپنا یہ دن) خیر پر ختم کر، اور شیطان کہتا ہے شر پر ختم کر پس جب

وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا اور سو جاتا ہے تو شیطان چلا جاتا ہے اور فرشتہ ساری رات اس کی حفاظت میں لگا رہتا ہے پھر جب (انسان) بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس پہنچتے ہیں فرشتہ کہتا ہے خیر کے ساتھ (دن کا یا بیداری کا) افتتاح کر اور شیطان کہتا ہے (اپنا یہ دن) شرارت سے شروع کر۔

[موارد الظمآن: جلد7: صفحہ 390: رقم الحدیث 2362: الادب المفرد للبخاری: باب 577: رقم الحدیث 1249: صفحہ 259: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 171: رقم الحدیث 644: مستدرک للحاکم: جلد1: صفحہ 743: رقم الحدیث 2063]

فائدہ: اگر کوئی سوتے وقت خدا ﷻ کو یاد کر لے تو وہ فرشتے کی حفاظت میں رات گذارتا ہے اور اللہ ﷻ کی یاد میں ذکر اللہ، تسبیح، تلاوتِ قرآن، استغفار سب شامل ہیں اور حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنا بھی ذکر اللہ سے غفلت کو ختم کرتا ہے، اگر کسی نے یہ نہ کیا تو شیطان سے تکلیف پہنچ سکتی ہے اور اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ ﷻ کا ذکر اور وظائف کرے گا تو سارا دن آفات سے محفوظ رہے گا اس طرح کے وظائف امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "حصن حصین" اور امام نووی کی "کتاب الاذکار" اور امام نسائی کی کتاب "عمل الیوم واللیلہ" میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں اور ایک دعائے خیر اگلی روایت میں آ رہی ہے جس کے پڑھنے سے بھی انسان شیاطین کے فتنوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

بیداری کے بعد دعا

حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا اسْتَيْـقَـظَ الْاِنْسَـانُ مِـنْ مَّنَامِهٖ ابْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَّشَيْطَانٌ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ : اِفْتَـحْ بِخَيْرٍ، وَّيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ : اِفْتَحْ بِشَرٍّ ، فَاِنْ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَا نَفْسِىْ بَعْدَ مَوْتِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يُمْسِكُ الَّتِىْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ

مُّسَمًّى طَرَدَ الْمَلَكُ الشَّيْطَانَ وَظَل يَكْلَأُهُ ۔

ترجمہ: جب کوئی آدمی اپنی نیند سے بیدار ہوتا ہے اس کے پاس ایک فرشتہ اور ایک شیطان پہنچ جاتے ہیں، فرشتہ اسے کہتا ہے کسی نیک کام سے دن کی ابتدا کر شیطان کہتا ہے کسی برے کام سے دن کا افتتاح کر، تو اگر وہ یہ دعا پڑھ لیتا ہے:

''تمام تعریفات اسی ذات کے لئے ہیں جس نے میری روح کو اس کی موت (جسم سے نکل جانے کے) بعد زندہ کیا (یعنی واپس لوٹایا) تمام تعریفات اسی ذات کی ہیں جس نے آسمان کو اپنے حکم سے زمین پر گرنے سے تھام رکھا ہے سب تعریفات اسی ذات کی ہیں جو روک لیتا ہے ان جانوں (روحوں) کو جن پر موت کا فیصلہ فرما دیتا ہے اور باقی چھوڑ دیتا ہے دوسری جانوں (روحوں) کو ایک مدتِ مقرر تک۔ تو فرشتہ شیطان کو ہٹا دیتا ہے اور سارا دن اس کی حفاظت کرتا ہے۔

[جمع الجوامع: جلد1: صفحہ 281: رقم الحدیث 2049: کنز العمال: جلد15: صفحہ 151: رقم الحدیث 41340: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 172: رقم الحدیث 645]

ربنا ولك الحمد کا ثواب

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ: رَجُلٌ وَرَاءَهُ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ" فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ: اَنَا ، قَالَ : رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ ۔

ترجمہ: رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک روز نماز پڑھائی، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا تو ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ" کہا جب

آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا (تم میں سے) ابھی یہ کلمہ بولنے والا کون تھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے (۳۳ سے ۳۹ کے قریب) فرشتوں کو دیکھا جو اس میں سبقت لے جا رہے ہیں کہ سب سے پہلے اس کلمہ کو کون لکھے۔

[بخاری شریف: کتاب الاذان: باب فضل اللهم ربنا ولك الحمد: صفحہ 165: رقم الحدیث 799: ابوداؤد شریف: کتاب الصلوۃ: باب ما یستفتح به الصلوۃ من الدعا: صفحہ 136: رقم الحدیث 770: نسائی شریف: کتاب التطبیق: باب مایقول المأموم: صفحہ 173: رقم الحدیث 1062: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 172: رقم الحدیث 646: معجم کبیر للطبرانی: جلد12: صفحہ 438: رقم الحدیث 13600]

فائدہ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ نفل نمازوں میں اور غیر موکدہ سنتوں میں قومہ میں پڑھا جا سکتا ہے اور نماز سے باہر جب چاہے پڑھ سکتا ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَر کہنے کا ثواب

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلاً جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فَقَالَ : اللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضِ، وَقَالَ أَشْيَاءَ لَمْ يَحْفَظْهَا عَطَاءٌ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ : أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ قَالَ الرَّجُلُ: اَنَا ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تَلَقَّاهَا يُبَادِرُ بَعْضُهَا بَعْضاً ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے تو اس نے (نماز شروع کرتے ہوئے یوں) تکبیر کہی "اللّٰہ اکبر الحمد للّٰہ ملء السموات والارض" اور اس کے علاوہ اور بھی کچھ کلمات کہے جسے حضرت عطا (راوی) یاد نہ رکھ سکے، جب آنحضرت ﷺ نے نماز مکمل فرمائی تو پوچھا یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تھا، فرمایا: میں نے فرشتوں کو دیکھا جنہوں نے اس کو لیا اور ایک دوسرے سے (اس کے) لینے میں لگے ہوئے تھے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 172: رقم الحدیث 647]

فائدہ : اس روایت میں مذکورہ کلمہ کے ثواب اور درجہ کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے جس کی عظمت کے پیش نظر فرشتے ان کو وصول کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے رہے تھے۔

چھینک کے جواب کا ثواب

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُّبَارَكاً فِيْهِ حَتّٰى يَرْضٰى رَبُّنَا وَبَعْدَ الرِّضٰى وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَاتِ ؟ قَالَ: أَنَا ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اِثْنَيْ عَشَرَ مَلَكاً يَّبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا ۔

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ کے قریب چھینک ماری اور یہ کلمات پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْراً مُّبَارَكاً فِيْهِ حَتّٰى يَرْضٰى
رَبُّنَا وَ بَعْدَ الرِّضٰى وَالْحَمْدِ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

جب حضور نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھا لی تو پوچھا یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس نے کہا میں ہوں، اے اللہ کے رسول ﷺ ! تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا تھا جو اس میں سبقت کر رہے تھے کہ ان کو کون لکھے۔

[نسائی شریف: کتاب الافتتاح: باب قول الماموم اذا عطس: صفحہ 154: رقم الحدیث 931: ابوداؤد شریف: کتاب الصلوۃ: باب ما یستفتح بہ الصلوۃ: صفحہ 137: رقم الحدیث 774: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 173: رقم الحدیث 648: کنز العمال: جلد 9: صفحہ 70: رقم الحدیث 648]

سربراہی اور تجارت میں فائدہ سے ہٹانے والا فرشتہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَطْلُبُ الْأَمْرَ مِنَ التِّجَارَةِ أَوِ الْإِمَارَةِ حَتّٰى إِذَا قَدَرَ عَلَيْهَا فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ مَلَكاً اِئْتِ عَبْدِيْ هٰذَا فَاصْرِفْ عَنْهُ هٰذَا الْأَمْرَ فَإِنِّيْ إِنْ أُيَسِّرْ لَهُ هٰذَا الْأَمْرَ أَدْخَلْتُهُ بِهِ النَّارَ قَالَ : فَيَصْرِفُهُ عَنْهُ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جب کوئی آدمی تجارت یا سربراہی کا معاملہ طلب کرتا ہے پھر اس پر قادر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ساتوں آسمانوں سے اُوپر اس کا ذکر کرتا ہے اور اس کی طرف ایک فرشتہ مبعوث فرماتا ہے کہ میرے بندے کے پاس جا اور اسے کام سے باز رکھ اگر میں نے اس کے لئے اسے عطا کر دیا تو اس کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دوں گا تو وہ اسے اس سے الگ کر دیتا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 173: رقم الحدیث 649: شعب الایمان: جلد 13: صفحہ 73: رقم الحدیث 9971]

فائدہ : تجارت میں منافع نہ ملنے یا سربراہی سے ہٹانے میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ انسان کی آخرت کے فائدے کا ارادہ فرماتا ہے، ورنہ اگر اسے اس کی تجارت میں اور سربراہی میں کامیاب کر دے تو یہ دونوں چیزیں اس کے لئے دوزخ میں جانے کا سبب بن جائیں، کیوں کہ جب کسی کو ان دو میں سے کوئی ایک یا دونوں چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں، تو عام طور پر یہی دیکھا گیا ہے کہ وہ دنیاداری میں مشغول، یاد خداوندی سے غافل اور بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ یہ دونوں چیزیں گناہ کرنے کا بڑا سبب بھی ہیں اور پاکدامنی کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ نادار ہو اور بے اختیار ہو۔

جیسا کہ ایک روایت میں ہے "اِنَّ مِنَ الْعِصْمَةِ أَنْ لَّا تَجِدَ "

اس روایت کو امام عجلونی نے "کشف الخفاء" میں حضرت عون بن عبداللہ کی روایت سے امام احمد بن حنبل کے فرزند کی "زوائدِ زھد" کے حوالے سے حدیث نمبر ۷۹۱ پر نقل کیا ہے اور امام ابونعیم نے "حِلیۃ الاولیاء" میں اس روایت کو ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا، إِنَّ مِنَ الْعِصْمَةِ أَنْ تَطْلُبَ الشَّيْءَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا تَجِدُهُ یعنی بیشک یہ پاک دامنی سے ہے کہ تو دنیا سے کچھ چاہے مگر اُسے پا نہ سکے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ ﷻ انسان کی اس فطرت کے پیش نظر ایسا کرتا ہے اور اس لئے بھی کہ جہاں جہاں دولت اور سربراہی میں سرکشی اور نافرمانی پائی جائے، انسان کو اس کی خیرخواہی کے طور پر اس سے باز رکھتا ہے اور یہ باز رکھنا اللہ تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے، دولت اور سربراہی سے، ہاں اگر اس کی خیرخواہی مطلوب نہ ہو تو بعض اوقات اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے، اپنی کوئی نصرت نہیں کرتا اس طرح سے وہ گمراہی میں خود پھنستا چلا جاتا ہے اور اگر اس کے کسی بہت بڑے جرم کی بطور انتقام سزا دینا منظور ہو تو مال دے کر بھی سرکش بنا دیتا ہے اور وہ مال اس کے لئے ہلاکت اور گمراہی کا سبب بن جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ﷻ کو انسان کے مستقبل کے کاموں کا اور ان کے نتائج کا بخوبی علم ہے۔

مال کے ذریعے سرکش بنانے والا فرشتہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُثَّامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا أَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْداً قَيَّضَ لَهُ مَلَكاً قَالَ: أَتْرِفْهُ فَإِذَا أَتْرَفَهُ نَسِيَ التَّضَرُّعَ وَالدُّعَاءَ۔

ترجمہ: حضرت علی بن عثام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس کو مال کے ذریعہ سرکش بنا دے تو جب وہ اسے (مال کی فراہمی میں تعاون کر کے) آسودہ حال بنا دیتا ہے تو وہ (انسان خدا کے سامنے) عاجزی اور دعا کرنا بھول جاتا ہے۔

[شعب الایمان: جلد13: صفحہ73: رقم الحدیث9972: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ173: رقم الحدیث650]

فائدہ : اللہ تعالیٰ ﷻ کا کسی سے بغض رکھنا انسان کے کسی بہت بڑے گناہ اور معصیت کی وجہ سے ہوتا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی صفت رحمت، صفت غضب پر غالب ہے، لہٰذا انسان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ ﷻ کی نافرمانی سے بچنا ضروری ہے، کوئی معلوم نہیں جس گناہ کو انسان معمولی گناہ سمجھ کر کر گزرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے نزدیک بہت بڑے درجہ کا گناہ ہو جس کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ ﷻ کے غضب کا مستحق بن جائے۔ (اَعَاذَنَا اللّٰهُ)

بندے پر مصیبت ڈالنے والے فرشتے

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: اِنْطَلِقُوْا إِلَى عَبْدِيْ فَصُبُّوْا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا فَيَأْتُوْنَهُ فَيَصُبُّوْنَ عَلَيْهِ الْبَلَاءَ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ فَيَرْجِعُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ: يَارَبَّنَا صَبَبْنَا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا كَمَا أَمَرْتَنَا فَيَقُوْلُ: اِرْجِعُوْا فَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ فرشتوں سے فرماتا ہے، میرے (فلاں) بندے کے پاس جاؤ اور اس پر یہ سخت مصیبت پلٹ دو تو وہ اس پر اچھی طرح سے مصیبت ڈال دیتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی تعریف بیان کرتا ہے تو یہ لوٹ جاتے ہیں، عرض کرتے ہیں: ہم نے اس پر اچھی طرح سے مصیبت ڈال دی تھی جس طرح کہ تو نے ہمیں حکم دیا تھا تو اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے واپس لوٹ جاؤ (اور اس سے مصیبت ہٹا دو کیونکہ) میں پسند کرتا تھا کہ اس کی آواز سنوں (کہ وہ حالت مصیبت میں مجھے کس طرح سے یاد کرتا اور میری تعریف کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ﷻ یہ سب کچھ جانتا ہے کہ وہ میری تعریف ہی بجا لائے گا لیکن اس حالت میں اس کی زبان سے کلمہ شکر کہلانا اور اس کا سننا مقصود ہوتا ہے)۔ [جمع الجوامع: جلد3: صفحہ7: رقم الحدیث6945: معجم کبیر للطبرانی: جلد8: صفحہ195: رقم الحدیث7697: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ173: رقم الحدیث651]

مہندی سے داڑھی رنگنے کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِخْضِبُوْا لُحَاکُمْ فَاِنَّ الْمَلَائِکَةُ تَسْتَبْشِرُ بِخِضَابِ الْمُؤْمِنِ ۔

ترجمہ: اپنی داڑھیوں کو (مہندی سے) خضاب کیا کرو کیونکہ فرشتے مومن کے خضاب سے خوش ہوتے ہیں۔

[جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 120: رقم الحدیث 729: الکامل فی الضعفاء لامام ابن عدی: جلد 3: صفحہ 1205: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 174: رقم الحدیث 652]

فائدہ: اس خضاب سے کالا خضاب مراد نہیں، وہ صرف دار الحرب میں اور جنگ میں جائز ہے نیز اسلام دشمن ملکوں میں کالے خضاب کرنے کا ثواب بھی ہوگا کیونکہ یہ بڑھاپے کو چھپاتا ہے، جس سے دشمن خدا خوف کھاتا ہے اگر کوئی اسلامی ملک میں اپنا بڑھاپا چھپاتا ہے تو یہ اس کے لئے درست نہیں کیونکہ یہ انسان کا وقار ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی زبانی بہت سے انعامات کا وعدہ فرمایا ہے، داڑھی کے سفید ہونے کا انعام سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا۔

انتباہ: جو لوگ کالے خضاب کے جواز پر تاویلیں گھڑتے ہیں، قیامت میں ان سے سخت باز پرس ہوگی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کا رسالہ **"حک العیب"** پڑھیے، ان کے فیض و برکت سے فقیر نے رسالہ لکھا **"کالا خضاب"** یہ بھی خوب ہے۔

ولی اللہ کا نگران فرشتہ

عَنْ عِکْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: کَانَ رَجُلٌ یَّتَعَبَّدُ فَجَائَهُ شَیْطَانٌ لِّیَفْتِنَهُ فَازْدَادَ عِبَادَةً فَتَمَثَّلَ لَهُ بِرَجُلٍ فَقَالَ: أُصْحِبُكَ؟ فَقَالَ الْعَابِدُ: نَعَمْ، فَصَحِبَهُ فَکَانَ یَتَخَلَّفُ عَنْهُ وَیَطِیْفُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَلَکاً فَلَمَّا رَآهُ الشَّیْطَانُ عَرِفَهُ وَلَمْ یَعْرِفُهُ الْإِنْسَانُ فَکَانَ إِذَا أَمْسٰی تَخَلَّفَ الشَّیْطَانُ فَمَدَّ الْمَلَكُ یَدَهُ نَحْوَ الشَّیْطَانِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا رَأَیْتُ کَالْیَوْمِ قَتَلْتَهُ وَهُوَ مِنْ حَالِهٖ وَمِنْ حَالِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَا حَتّٰی نَزَلَا قَرْیَةً فَأَنْزَلُوْهُمَا فَضَیَّفُوْهُمَا فَأَخَذَ الْمَلَكُ مِنْهُمْ إِنَاءً مِّنْ فِضَّةٍ ثُمَّ انْطَلَقَا فَنَزَلَا فِیْ قَرْیَةٍ أُخْرٰی فَلَمْ یَنْزِلُوْهُمَا وَلَمْ یُضَیِّفُوْهُمَا فَأَعْطَاهُمُ الْمَلَكُ الْإِنَاءَ فَقَالَ لَهُ: أَمَّا مَنْ ضَافَنَا فَأَخَذْتَ إِنَائَهُمْ وَأَمَّا مَنْ لَّمْ یُضِفْنَا فَأَعْطَیْتَهُ إِنَاءَ الْآخَرِیْنَ فَلَنْ تَصْحَبْنِیْ فَقَالَ: أَمَّا الَّذِیْ قَتَلْتُهُ فَإِنَّهُ شَیْطَانٌ أَرَادَ أَنْ یُّفْتِنَكَ وَأَمَّا الَّذِیْ أَخَذْتُ مِنْهُمُ الْإِنَاءَ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ صَالِحُوْنَ فَلَمْ یَکُنْ یَنْبَغِیْ لَهُمْ وَکَانَ هٰؤُلَاءِ قَوْماً فَاسِقِیْنَ فَکَانُوْا أَحَقُّ بِهٖ قَالَ: ثُمَّ عَرَجَ إِلَی السَّمَاءِ وَالرَّجُلُ یَنْظُرُ ۔

ترجمہ: حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی بہت عبادت گذار تھا، اس کے پاس شیطان اس لئے آیا کہ اسے تباہ کر دے لیکن اس نے اور زیادہ عبادت کرنا شروع کر دی تو شیطان اس کے پاس ایک آدمی کی شکل اختیار کر کے آیا اور کہا کہ میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں جسے اُس عابد نے منظور کر لیا اور وہ اس طرح اُس کے ساتھ رہنے لگا اور اُس کی تاک میں رہتا اور اُس کے ارد گرد گھومتا رہتا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ایک فرشتہ نازل فرمایا جس کو شیطان تو پہچان گیا لیکن وہ عابد نہ پہچان سکا، جب شام ہوئی تو شیطان اُس کی تاک میں تھا کہ فرشتہ نے اپنا ہاتھ شیطان کی طرف بڑھایا اور اسے قتل کر دیا تو اس

نیک آدمی نے (فرشتہ سے) کہا، میں نے آج جیسا واقعہ نہیں دیکھا تو نے اسے قتل کر ڈالا حالانکہ وہ اپنے ایسے ایسے حال میں تھا پھر وہ دونوں (نیک آدمی اور فرشتہ) چل پڑے حتی کہ وہ ایک بستی میں جا رُکے۔

تو بستی والوں نے ان کو بٹھلایا اور ان کی مہمانی کی تو فرشتہ نے ان کا چاندی کا ایک برتن اٹھالیا اور دونوں چل پڑے اور ایک اور بستی میں جا اُترے، تو انہوں نے اِن کو نہ تو بیٹھنے کو جگہ دی اور نہ اِن کی مہمانی کی، تو فرشتہ نے اُن کو وہ برتن دیدیا تو اس نیک آدمی نے فرشتے سے کہا، جو ہماری ضیافت کرتے ہیں تو ان کا برتن اٹھالیتا ہے اور جو ضیافت نہیں کرتے اُن کو دوسروں کا برتن دیدیتا ہے تو ہرگز میری صحبت میں نہیں رہ سکے گا، فرشتہ نے کہا وہ جس کو میں نے قتل کیا تھا وہ (شیاطین میں سے ایک) شیطان تھا جس کا یہ ارادہ تھا کہ وہ تمہیں گمراہ کرے اور وہ جن کا میں نے برتن اٹھایا تھا، وہ نیک قوم تھی اُن کے لئے چاندی (کے برتن کا رکھنا اور استعمال کرنا) درست نہیں تھا (کیونکہ یہ سونے چاندی کے برتن گناہ گاروں اور متکبروں کے برتن ہیں) اور یہ (جن کو میں نے برتن دیا ہے) فاسق قوم ہے یہ اس کے زیادہ حق دار ہیں حضرت عکرمہ بن خالد ؓ فرماتے ہیں: اس کے بعد فرشتہ آسمان کی طرف پرواز کر گیا اور آدمی دیکھتا رہ گیا (اس وقت اسے معلوم ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ ﷻ کا فرشتہ تھا جو میری حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ ﷻ نے میرے پاس بھیجا تھا)۔

[شعب الایمان: جلد13: صفحہ 72: رقم الحدیث 9969: مصنف عبدالرزاق: جلد11: صفحہ 72: رقم الحدیث 19948: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 174: رقم الحدیث 653]

تبصرۂ اویسی غفرلہ

عبادت پُر خلوص ہو تو اللہ تعالیٰ ﷻ کے فرشتے اس عبادت گزار کی نگرانی کرتے ہیں لیکن محسوس نہیں ہوتا، اسی لئے ہم پر لازم ہے کہ جو عبادت بھی کریں اللہ تعالیٰ ﷻ کی رضا کے لئے ہو۔

فرشتے اللہ کے گواہ

حضرت سلمہ بن اکوع ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ وَالْمَلَائِكَةُ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي السَّمَاءِ ۔

ترجمہ: تم زمین میں اللہ ﷻ کے گواہ ہو اور فرشتے آسمان میں اللہ ﷻ کے گواہ ہیں۔

[کنز العمال: جلد15: صفحہ 286: رقم الحدیث 42701: مجمع الزوائد: جلد3: صفحہ 62: رقم الحدیث 3964: معجم کبیر للطبرانی: جلد7: صفحہ 24: رقم الحدیث 6259: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 176: رقم الحدیث 659]

فائدہ: اس حدیث میں مسلمانوں کے اللہ ﷻ کے گواہ ہونے کی فضیلت بھی ارشاد فرمائی گئی ہے، اس کا سبب یہ ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک جنازہ میں شریک ہوئے، تو صحابہ کرام ؓ نے اس میت کی بہت تعریف فرمائی اور ایک اور جنازہ لایا گیا تو صحابہ کرام ؓ نے اس کی برائی بیان فرمائی تو حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: تم زمین میں اللہ ﷻ کے گواہ ہو تم نے جس میت کے بارہ میں جو گواہی دیدی، اللہ تعالیٰ ﷻ تمہاری گواہی کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ فرمائے گا۔ اس طرح اب بھی یہ حکم باقی ہے کہ اگر میت کے حق میں تعریف کریں گے، وہ جنت میں جائے گی اور اگر مذمت کریں گے تو دوزخ میں جائے گی، اس لئے میت کی تعریف کرنی چاہیے تاکہ اسے جنت نصیب ہو برائی نہ کی جائے۔

فائدہ: اسی لئے ہمارے دور میں نماز جنازہ پڑھنے کے بعد بعض لوگ کہنے لگ جاتے ہیں، مرنے والا نیک تھا، اچھا تھا وغیرہ وغیرہ یہ اچھا طریقہ ہے۔ (اویسی غفرلہ)

قاضی کے رہنما فرشتے

حضرت عمران بن حصین ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ قَاضٍ مِنْ قُضَاةِ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا مَعَهُ مَلَكَانِ يُسَدِّدَانِهِ إِلَى الْحَقِّ مَا لَمْ يُرِدْ غَيْرَهُ فَإِذَا أَرَادَ غَيْرَهُ وَجَارَ مُتَعَمِّدًا تَبَرَّأَ مِنْهُ الْمَلَكَانِ وَوَكَّلَاهُ إِلَى نَفْسِهِ ۔

ترجمہ: ہر مسلمان قاضی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو قاضی (جج) کو حق کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ خلافِ حق کا ارادہ نہ کرے اور اگر اس نے خلافِ حق کا ارادہ کیا اور جان بوجھ کر ظلم اور زیادتی کی تو اس سے یہ دونوں فرشتے دور ہو جاتے ہیں اور اس کو اس کے نفس کے سپرد کر جاتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد6: صفحہ 38: رقم الحدیث 14989: مجمع الزوائد: جلد 4: صفحہ 251: رقم الحدیث 6997: معجم کبیر للطبرانی: جلد 18: صفحہ 240: رقم الحدیث 602: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 176: رقم الحدیث 660]

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِخْتَصَمَ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ وَيَهُودِيٌّ فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ فَقَضٰى لَهُ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالدِّرَّةِ ثُمَّ قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: إِنَّا نَجِدُ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهِ وَيُوَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ۔

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) ایک مسلمان اور یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حق یہودی کا دیکھا تو اس کے لئے فیصلہ فرما دیا، پھر آپ نے (دوسرے کو) سزا کے طور پر کوڑے مارے، بعد میں اس یہودی سے پوچھا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ حق کام تھا؟ تو یہودی نے کہا (قسم بہ خدا! ہم تورات میں) یہ بات پاتے ہیں کہ کوئی قاضی حق کا فیصلہ نہیں کرتا مگر اس کے داہنی جانب بھی ایک فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں جانب بھی ایک فرشتہ ہوتا ہے یہ دونوں اس کو حق کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ حق کا لحاظ کرتا رہے اور جب وہ حق کو ترک کر دے، تو یہ دونوں فرشتے بھی اس کو چھوڑ کر واپس چلے جاتے ہیں۔

[مؤطا امام مالک: کتاب الاقضیۃ: باب الترغیب فی القضاء الحق: رقم الحدیث 2: جلد 2: صفحہ 719]

انتباہ : جنہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ اعلیٰ مناصب عطا فرمائے وہ فیصلے کے وقت خوف خدا سامنے رکھیں عدل و انصاف سے فیصلہ کریں تو دنیا و آخرت میں بڑے مراتب پائیں گے۔

فرشتے جنت میں

حساب و کتاب کے بعد فرشتے کہاں جائیں گے؟ اس بارہ میں حضرت صفار سے سوال کیا گیا کہ کیا فرشتے بھی جنت میں ہوں گے؟ فرمایا: ہاں، یہ وہاں توحید (خداوندی) بیان کرتے ہوں گے اور بعض عرش کے گرد اپنے پروردگار جل جلالہ کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہوں گے اور بعض اللہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مومنین کو سلام پیش کریں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ○ (پارہ ۱۳: سورۃ الرعد: آیت ۲۳،۲۴)

ترجمہ: اور فرشتے (جنت میں) ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر (ہر آفت اور خطرہ سے) تمہارے (دین حق پر) صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ ثُلَّةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ يُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ وَإِذَا أُمِرُوْا سَمِعُوا وَأَطَاعُوْا وَإِذَا كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ حَاجَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ لَمْ تُقْضَ لَهُ حَتّٰى يَمُوْتَ وَهِيَ فِيْ صَدْرِهِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَدْعُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْجَنَّةَ فَتَأْتِيْ بِزُخْرُفِهَا وَزِيْنَتِهَا فَيَقُوْلُ: أَيْ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقُتِلُوْا وَأُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ ادْخُلُوْا الْجَنَّةَ فَيَدْخُلُوْنَهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، وَتَأْتِي الْمَلَائِكَةُ فَيَسْجُدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا نَحْنُ نُسَبِّحُكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَنُقَدِّسُ لَكَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ آثَرْتَهُمْ عَلَيْنَا؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: هٰؤُلَاءِ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ

قَاتَلُوا فِیْ سَبِیْلِیْ وَأُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ فَتَدْخُلُ عَلَیْهِمُ الْمَلَائِكَةُ ﴿مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ سورۃ الرعد: آیت ۲۴﴾ ۔

ترجمہ: سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی فقرائے مہاجرین کی ہو گی، جو ممنوعات سے بچتے رہے جب انہیں حکم دیا گیا انہوں نے اسے (مکمل طور پر) سنا اور اطاعت کی اور اگر ان میں سے کسی کی کوئی ضرورت بادشاہ سے متعلق تھی تو وہ پوری نہ ہوئی یہاں تک کہ اس پر موت آگئی اور اس کی ضرورت اس کے سینے میں دھری رہ گئی پس روز قیامت اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا میرے راستے میں محنت اور مشقت جھیلی تو وہ سب حاضر ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ﷻ انہیں ارشاد فرمائے گا: جنت میں بلا حساب و کتاب اور بلا عذاب داخل ہو جاؤ، تو فرشتے (اللہ ﷻ کے دربار میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے اور) عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار ﷻ! ہم تیری رات دن تسبیح اور تقدیس بیان کرتے ہیں، یہ کون لوگ ہیں جن کو تو نے ہم پر برتری دی؟ تو اللہ ﷻ ارشاد فرمائے گا: یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میرے راستے میں جہاد کیا اور میرے راستے میں تکالیف میں مبتلا کئے گئے تو فرشتے اُن کے سامنے (جنت کے) ہر دروازہ سے یہ کہتے ہوئے آئیں گے ﴿سلامتی ہو تم پر (ہر آفت اور خطرہ سے) تمہارے (دین حق پر) صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا﴾۔

[مستدرک للحاکم: جلد 2: صفحہ 90: رقم الحدیث 2448: شعب الایمان: جلد 6: صفحہ 120: رقم الحدیث 3954: مسند امام احمد بن حنبل: جلد 11: صفحہ 133: رقم الحدیث 6571: مجمع الزوئد: جلد 10: صفحہ 329: رقم الحدیث 17887: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 177: رقم الحدیث 662]

فرشتوں کو دیدارِ الٰہی

آخرت میں ملائکہ کو دیدارِ الٰہی ہوگا یا نہیں؟ حضرت صفار سے یہی سوال کیا گیا کہ فرشتے اپنے رب تعالیٰ ﷻ کی زیارت سے مشرف ہونگے؟ فرمایا: میرے شہید والد کا اعتماد اس صورت پر ہے کہ سوائے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ ﷻ کو نہیں دیکھے گا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اپنے پروردگار ﷻ کو ایک مرتبہ دیکھیں گے، اس کے بعد کبھی نہیں دیکھیں گے۔

سوال : جب وہ مُوَحّد ہیں تو اپنے پروردگار کو کیوں نہیں دیکھیں گے؟

جواب: یہ دیدار اللہ ﷻ کا فضل ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ جسے چاہتا ہے، اپنا فضل عطا فرماتا ہے، اللہ ﷻ بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

فائدہ : احناف کے ائمہ میں سے حضرت ابوالحسن ہروی نے بھی "ارجــوزہ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور شوافع میں سے شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے بھی ایسے ہی ذکر فرمایا ہے، لیکن زیادہ راجح یہ ہے کہ سب فرشتے اللہ تعالیٰ ﷻ کی زیارت سے مشرف ہوں گے، امام اہلسنّت و جماعت شیخ ابوالحسن اشعری نے اپنی کتاب "الابانۃ فی اصول الدیانہ" میں اسی کی صراحت فرمائی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

جنت کی سب سے افضل لذت حضرت باری تعالیٰ کا دیدار ہے پھر آنحضرت ﷺ کا دیدار ہے، اسی لئے اللہ ﷻ نے اپنے انبیاء و مرسلین، ملائکہ مقربین، جماعت مومنین اور صدیقین حضرات کو اپنے چہرۂ اقدس کی زیارت سے محروم نہیں فرمایا۔

فائدہ : امام بیہقی علیــہ الــرحــمــہ نے بھی اسی کی پیروی میں فرشتوں کے لئے دیدار خداوندی کا باب قائم کر کے وہ حدیث ذکر کی ہے، جو اس کتاب کے شروع میں ذکر کی گئی

ہے اور حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ کا موقوف اثر بھی روایت کیا ہے اور اس اثر کے لئے مرفوع ہونے کا حکم ہے کیونکہ یہ بات مدرک بالقیاس نہیں اور وہ متاخرین حضرات جنہوں نے فرشتوں کے متعلق حضرت باری تعالیٰ ﷻ کی زیارت کو تسلیم کیا ہے، ابن قیم اور قاضی القضاۃ حضرت جلال الدین بلقینی ہیں اور یہی زیارت کا قول بلاشبہ زیادہ راجح ہے۔

مقام اعراف میں فرشتے

جمہور کے نزدیک اعراف میں انسان ہوں گے، لیکن بعض ائمہ نے ملائکہ بھی مراد لئے ہیں، چنانچہ آیت وعلى الأعراف رجال کی تفسیر میں حضرت ابومجلز (تابعی مفسر) فرماتے ہیں: یہ لوگ فرشتے ہوں گے، عرض کیا گیا: اے ابومجلز! اللہ تعالیٰ ﷻ تو فرماتا ہے، رجال (انسان) ہیں اور آپ فرماتے ہیں: فرشتے ہیں؟ فرمایا: یہاں رجال سے مراد مذکر ہونا ہے اور فرشتے مذکر ہیں مؤنث نہیں ہیں۔

امام حلیمی "منہاج" میں پھر امام قونوی "مختصر المنہاج" میں فرماتے ہیں:

کہا گیا ہے کہ مقام اعراف پر رہنے والے فرشتے ہوں گے جو جنتیوں سے محبت اور دوزخیوں سے نفرت کرتے ہوں گے، یہ بات دو وجہ سے بعید ہے ایک تو یہ کہ فرمان خداوندی میں ہے وعلى الأعراف رجال (مقام اعراف پر آدمی ہونگے) عرف میں رجال عقلمند مذکروں کا نام ہے جبکہ فرشتے نہ مذکر کی طرف تقسیم ہو سکتے ہیں نہ مونث کی طرف، دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے اِن کے متعلق ارشاد فرمایا ہے: وہ بھی جنت میں داخل ہونے کی طمع کرتے ہیں، فرشتوں کو جنت سے حجاب نہیں ہوگا اور حجاب ہو بھی کیوں؟ کہ طمع کرنے والے اور اسکی طمع کے درمیان پردہ بھی عذاب دینا ہے جبکہ اس دن کسی فرشتہ پر عذاب نہیں ہوگا۔

فرشتوں سے حساب و کتاب

ظاہر ہے کہ حساب و کتاب مکلّف سے ہوتا ہے اور ملائکہ کرام غیر مکلّف ہیں تو ان سے حساب و کتاب کیسا؟ اس کے متعلق علامہ حلیمی علیہ الرحمہ پھر حضرت قونوی فرماتے ہیں: سوال و جواب حساب و کتاب جنت اور دوزخ میں داخل ہونے میں جنات انسانوں کی طرح ہیں، اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جنت میں ان کے درمیان ایسی میل جول نہ ہو جو ان کے پڑوس کا تقاضا کرتی ہو بلکہ وہ جنت میں بھی ایسے ہوں جس طرح دنیا میں (الگ الگ) تھے اور یہی ان کی نعمتوں کے لائق ہے کیونکہ باہمی اضداد کا پڑوس اور ایک دوسرے سے میل جول میں وحشت اور بدمزگی ہے۔

وہ چیز جو اِن دونوں میں باہمی تضاد کو مقتضی ہے جنات کا آگ سے پیدا ہونا ہے اور انسانوں کا پانی اور مٹی سے لیکن فرشتوں کے متعلق زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ ان کے اعمال نہیں لکھے جاتے کیونکہ فرشتے ہی تو اعمال کو لکھتے ہیں، اس طرح سے تو ہر فرشتہ دوسرے کا محتاج ہوگا، ان کا حساب بھی نہیں ہوگا کیونکہ ان کے گناہ نہیں ہیں اور یہ سب اس کمترین انسان کے درجہ میں بھی نہیں ہیں، جس سے کم از کم حساب لیا جائے لیکن انعام و اکرام کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ ان کا انعام تکلیف شرعی کو دور کرنا ہے کیونکہ یہ کھانے پینے اور نکاح کرنے والی مخلوق سے نہیں ہیں کہ ان کو جنت میں انسانوں کے درجات تک پہنچایا جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان سے تکلیف ہٹانے کے بعد کوئی اور انعام بھی دیا جائے جو ان کے لئے اللہ تعالیٰ ﷻ نے تیار کر رکھا ہو، جس تک ہماری عقلیں رسائی نہ رکھتی ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے "میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک نہیں گزرا"۔

آسمانوں کو لپیٹنے کے لئے فرشتوں کی ڈیوٹی

علامہ حلیمی اوران کے بعد علامہ قونوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آسمانوں کے لپیٹنے میں احتمال ہے کہ جب آسمان پھٹیں گے اوران میں شگاف پڑیں گے تو ان کو مضبوط کر کے فرشتے لپیٹ دیں گے جس طرح سے طے شدہ فیصلہ کے مکتوب کو بکھرنے سے حفاظت کرنے کے لئے مبالغہ کے طور پر لپیٹا جاتا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ نے "بیمینہ" (اپنے داہنے ہاتھ میں) ارشاد فرمایا اور داہنے ہاتھ سے قوت کی طرف اشارہ ہے جس سے لپیٹنے کی مضبوطی کی مثال بیان فرمائی ہے، جب بھی کوئی آسمان لپیٹا جائے گا، اس آسمان پر رہنے والے فرشتے زمین پر اُتر آئیں گے، اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ فرماتا ہے:

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ٥ (پارہ۱۹: سورۃ الفرقان: آیت ۲۵)

ترجمہ: اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اتارے جائیں گے پوری طرح۔

اس روز انسان بھی فرشتوں کو دیکھتے ہوں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ نے ارشاد فرمایا:

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ ٥ (پارہ۱۹: سورۃ الفرقان: آیت ۲۲)

ترجمہ: جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا۔

فائدہ : حضرت حارث بن اسامہ رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند میں اور ابن جریر نے (اپنی تفسیر میں) روایت کیا ہے :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مُدَّتِ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيْمِ وَزِيْدَ فِيْ سِعَتِهَا كَذَا وَكَذَا وَجُمِعَ الْخَلْقُ بِصَعِيْدٍ وَّاحِدٍ جِنُّهُمْ وَإِنْسُهُمْ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قِيْضَتْ هٰذِهِ السَّمَاءُ الدُّنْيَا عَنْ أَهْلِهَا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ وَلَأَهْلِ السَّمَاءِ

وَحْدِهِمْ أَكْثَرَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ جِنِّهِمْ وَإِنْسِهِمْ بِضِعْفٍ فَإِذَا نَثَرُوْا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَزِعُوْا مِنْهُمْ ثُمَّ تُقَاضُ السَّمَاءُ الثَّانِيَةُ وَلَأَهْلِ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَحْدِهِمْ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَمِنْ جَمِيْعِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِضِعْفِ جِنِّهِمْ وَإِنْسِهِمْ ثُمَّ تُقَاضُ السَّمٰوَاتُ سَمَاءٌ سَمَاءٌ كُلَّمَا قِيْضَتْ سَمَاءٌ عَنْ أَهْلِهَا كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ الَّتِيْ تَحْتَهَا وَمِنْ جَمِيْعِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِضِعْفٍ حَتّٰى تُقَاضُ السَّمَاءُ السَّابِعَةُ فَلَأَهْلِ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ سِتِّ سَمٰوَاتٍ وَّمِنْ جَمِيْعِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِضِعْفٍ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین کو چمڑے کی طرح پھیلا دیا جائے گا اور اس کی کشادگی میں اتنا اور اتنا (یعنی بہت) اضافہ کر دیا جائے گا اور سب مخلوق جنات اور انسانوں کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے گا، جب قیامت کا دن ہو گا تو یہ آسمان دنیا اپنے باسیوں سے پھٹ کر زمین کے سامنے سے ٹوٹ جائے گا اور صرف اس آسمان والے (فرشتے) ساری زمین کے رہنے والے جنات اور انسانوں سے کئی گنا زیادہ ہیں، تو جب یہ (فرشتے) زمین پر اُتریں گے تو یہ (جنات اور انسان) ان سے گھبرا جائیں گے پھر دوسرا آسمان شق کیا جائے گا اور صرف اس آسمان والے آسمان دنیا کے فرشتوں اور زمین کے تمام جنات اور انسانوں سے کئی گنا زائد ہیں، پھر اسی طرح ایک ایک (آسمان) شق کیا جائے گا جب بھی کوئی آسمان اپنے متعلقین سے ہٹے گا تو وہ اپنے نچلے آسمان والوں سے اور زمین والوں سے کئی گنا زائد ہوں گے، یہاں تک کہ ساتواں آسمان شق کیا جائے گا تو اس ساتویں آسمان والے چھ آسمانوں اور سب زمین والوں سے کئی گنا زائد ہوں گے۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 24: صفحہ 384: حلیۃ الاولیاء: جلد 6: صفحہ 62: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 267: رقم الحدیث 786]

ملائکہ کرام کے لئے شفاعت مصطفیٰ ﷺ

بظاہر خیال گذرتا ہے کہ چونکہ ملائکہ کرام معصوم ہیں اور شفاعت تو برائے گنہگاران ہے، اس وہم کو دور کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی **علیہ الرحمہ** نے فرمایا:

سُئِلْتُ هَلْ يَدْ خُلُوْنَ فِيْ الشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى ؟ وَالظَّاهِرُ نَعَمْ ، لِقَوْلِهِ ﷺ وَاَخَرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ فِيْهِ الْخَلْق حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ ۔

ترجمہ: مجھ سے سوال ہوا کہ کیا فرشتے حضور سرور عالم ﷺ کی روز قیامت کی شفاعت عظمیٰ میں شامل ہوں گے؟

جواب : ظاہر یہی ہے کہ شامل ہوں گے کیونکہ حضور سرور عالم نور مجسم ﷺ کا ارشاد ہے:

اور میں نے تیسری دعا قیامت کے دن کے لئے مؤخر کر دی جس میں میری طرف (خدا کی) مخلوق (جس میں فرشتے بھی داخل ہیں) حتیٰ کہ (اُولوا العزم رسول) حضرت ابراہیم (علیہ السلام بھی) رغبت فرمائیں گے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 273]

عظمت مصطفیٰ ﷺ

وہابی نجدی اور وہابی غیر مقلد خود کو مستغنی سمجھتا ہے کہ اسے شفاعت کی ضرورت نہیں، یہ اس کی بھول ہے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی **رحمہ اللہ** نے فرمایا:

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

ملائکہ کی پیشی

سُئِلْتُ: هَلْ يَكُوْنُوْنَ مَعَ بَنِيْ آدَمَ عِنْدَ الْقِيَام لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ؟ وَالْجَوَابُ: نَعَمْ وَقَدْ تَقَدَّمَ قَرِيْبًا فِيْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَوَرَدَ اَنَّهُمْ فِيْ الْمَوْقِفِ يُحِيْطُوْنَ بِالانْسِ وَالجِنِّ وَجَمِيْعِ الْخَلائِقِ ۔

ترجمہ: سوال ہوا کیا فرشتے بھی بنی آدم کے ساتھ ربّ العالمین جل جلالہ کے حضور پیش ہوں گے؟

جواب : ہاں (پیش ہوں گے) قریب میں حضرت ابن ابی اسامہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث گذر چکی ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ حضرات ملائکہ کرام میدان محشر میں سب انسانوں جنوں اور سب مخلوقات کو گھیرے ہوں گے۔

[الحبائک فی اخبا الملائک: صفحہ 273]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَرَأَ ﴿وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ۝ الفرقان:٢٥﴾ قَالَ: يَجْمَعُ اللّٰهُ الْخَلْقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَالْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَالْبَهَائِمَ وَالسِّبَاعَ وَالطَّيْرَ وَجَمِيعَ الْخَلْقِ فَتَنْشَقُّ السَّمَاءُ الدُّنْيَا فَيَنْزِلُ أَهْلُهَا وَهُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَجَمِيعِ الْخَلْقِ فَيُحِيطُونَ بِالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَجَمِيعِ الْخَلْقِ ثُمَّ يَنْزِلُ أَهْلُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَهُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ سَمَاءِ الدُّنْيَا وَأَهْلُ الْأَرْضِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ﴿وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا سورۃ الفرقان: آیت ۲۵﴾ تلاوت کی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ روز قیامت ایک ہی میدان میں جنات، انسان، جانور، درندے، پرندے اور ساری مخلوق کو جمع فرمائے گا اور نچلا آسمان پھٹ جائے گا اور اس سے اس کے رہنے والے اُتریں گے اور وہ زمین پر رہنے والے جنات، انسان اور ساری مخلوق سے زیادہ ہوں گے تو یہ حضرات ملائکہ تمام جنات انسانوں اور ساری مخلوق کو احاطہ میں کرلیں گے، اس کے بعد دوسرے آسمان والے اُتریں گے اور یہ پہلے آسمان والوں سے اور اہل زمین سے زیادہ ہوں گے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 273]

شفاعت ملائکہ برائے گنہگاراں

سوال : علماء اور صلحاء حضرات کی طرح یہ بھی گناہگار انسانوں کی شفاعت کریں گے؟

جواب : ہاں کریں گے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى O (پارہ ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۲۸)

ترجمہ: اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ (اللہ تعالیٰ) پسند فرمائے۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ
اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْضٰى O (پارہ ۲۷: سورۃ النجم: آیت ۲۶)

ترجمہ: اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ اُن کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جبکہ اللہ اجازت دے دے جس کے لئے چاہے اور پسند فرمائے۔

فرشتوں کی بہشت

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھ سے پوچھا گیا، یہ جو کسی نے کہا ہے کہ فرشتے دار الجنت میں ہوں گے، جس کا نام "دار الخلد" اور "دار الجلال" ہے، کیا اس کی اصل کسی حدیث میں ہے یا نہیں؟

جواب : میں کسی حدیث میں اس کی اصل پر واقف نہیں ہو سکا۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 274]

دیدارِ ملائکہ کرام

سوال : کیا حضرات مومنین کرام جنت میں ان پر فرشتوں کے سلام پیش کرتے وقت دیدار سے بھی مشرف ہوں گے یا نہیں؟

جواب : ہاں ان کو (مومنین حضرات ضرور) دیکھیں گے۔

موت الملائکہ

بعض ائمہ کرام رحمہم اللہ ملائکہ پر موت کے وارد ہونے کے قائل نہیں، انہی میں شیخ اکبر قدس سرہ ہیں، آپ انہیں مثال ارواح مانتے ہیں کہ نہ تھے مگر جب ہوئے تو ہمیشہ رہیں گے اور ارواح کو کبھی موت نہیں "فتوحات شریف" کے ایک باب میں فرمایا:

اِنَّهُ لَيْسَ لِلْمَلٰئِكَةِ اٰخِرَةٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّهُمْ لا يَمُوْتُوْنَ فَيُبْعَثُوْنَ وَاِنَّمَا هُوَصَعِقٌ وَاِفَاقَةٌ كَالنَّوْمِ وَالافَاقَةُ مِنْهُ عِنْدَنَا ذَالِكَ حَالٌ لا يَزَالُ عَلَيْهِ الْمُمْكِنُ فِىْ التَّجَلِّى الاِجْمَالِىْ دُنْيَا وَاٰخِرَةً نَقَلَهُ فِى الْيَوَاقِيْتِ وَالْجَوَاهِرِ ۔

ترجمہ: ملائکہ کے لئے آخرت نہیں اور یہ اس لئے کہ وہ مرتے نہیں کہ وہ پھر اُٹھائے جائیں گے وہ تو صرف بیہوشی اور افاقہ ہے جیسے ہمارے یہاں نیند اور اس سے افاقہ ہے اور یہ ایک حال ہے جس پر دنیا و آخرت میں تجلی اجمالی میں رہتا ہے۔

[الیواقیت والجواہر للشعرانی: صفحہ 469]

رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ O الرحمن ۲۶﴾ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : مَاتَ أَهْلُ الْأَرْضِ وَلَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : مُتْنَا ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب آیت ﴿زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے﴾ نازل ہوئی، ملائکہ بولے: زمین والے مرے (یعنی ہم محفوظ ہیں) جب آیت ﴿ہر جان کو موت چکھنی ہے﴾ نازل ہوئی تو ملائکہ نے کہا: اب ہم بھی مرے۔

ملک الموت علیہ السلام پر موت

ابن جریر اور ابوالشیخ وغیرہما ایک حدیث طویل میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

آخِرُهُمْ مَوْتاً مَلَكُ الْمَوْتِ **فرشتوں میں سب سے پیچھے ملک الموت مریں گے۔**

وَأَخْرَجَ ابْنُ مِرْدَوَيْهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "الْبَعْثِ" عَنْ أَنَسٍ رَفَعَهُ فِي قَوْلِهِ ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ﴾ قَالَ : فَكَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَمَلَكَ الْمَوْتِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ مَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُوْلُ : بَقِيَ وَجْهُكَ الْكَرِيْمُ وَعَبْدُكَ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ ، فَيَقُوْلُ : تَوَفَّ نَفْسَ مِيْكَائِيْلَ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ أَعْلَمُ : يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ! مَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُوْلُ : بَقِيَ وَجْهُكَ الْكَرِيْمُ وَعَبْدُكَ جِبْرِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ فَيَقُوْلُ : تَوَفَّ نَفْسَ جِبْرِيْلَ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ أَعْلَمُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ مَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُوْلُ : بَقِيَ وَجْهُكَ الْبَاقِي الْكَرِيْمُ وَعَبْدُكَ مَلَكُ الْمَوْتِ وَهُوَ مَيِّتٌ فَيَقُوْلُ : مُتْ ثُمَّ يُنَادِيْ أَنَا بَدَأْتُ الْخَلْقَ وَأَنَا أُعِيْدُهُ فَأَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ؟ فَلَا يُجِيْبُهُ أَحَدٌ ثُمَّ يُنَادِيْ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟ فَلَا يُجِيْبُهُ أَحَدٌ فَيَقُوْلُ : هُوَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۔

ترجمہ: ابن مردویہ نے اور امام بیہقی نے ''کتاب البعث'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت نقل کی ہے، وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فرمان ﴿ونفخ فی الصور﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جبرئیل و میکائیل و ملک الموت باقی رہیں گے، ربّ تبارک تعالیٰ جل جلالہ کہ دانا تر ہے، ارشاد فرمائے گا: اے ملک الموت! اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے بَقِيَ وَجْهُكَ الْبَاقِي الدَّائِمِ وَعَبْدُكَ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ **باقی ہے تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا**

اور تیرے بندے جبرئیل و میکائیل و ملک الموت حکم ہوگا تَوَفَّ نَفْسَ مِيْكَائِيْلَ **میکائیل کی روح قبض کر پھر فرمائے گا اور وہ خوب جانتا ہے اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے** وَجْهُكَ الْبَاقِي الْكَرِيْمُ عَبْدُكَ جِبْرَئِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ **تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل و ملک الموت فرمائے گا** تَوَفَّ نَفْسَ جِبْرِيْلَ **جبرئیل کی روح قبض کر پھر فرمائے گا اور وہ خوب جانتا ہے، اب کون رہا؟ عرض کریں گے** وَجْهُكَ الْكَرِيْمُ وَعَبْدُكَ مَلَكُ الْمَوْتِ وَهُوَ مَيِّتٌ **تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرا بندہ ملک الموت کہ وہ بھی مرے گا، فرمائے گا: مرجا، پھر فرمائے گا: ابتدا میں نے خلق بنائی اور میں پھر اسے زندہ کروں گا، کہاں ہیں مغرور سلاطین جو ملک کا دعویٰ کرتے تھے؟ کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، فرمائے گا: کس کی بادشاہت ہے؟ کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، خود ہی فرمائے گا آج بادشاہی ہے اللہ غالب کی۔**

[تفسیر روح البیان: جلد 8: صفحہ 137: تفسیر درمنثور: جلد 12: صفحہ 701: کتاب البعث والنشور للبیہقی: صفحہ 336: رقم الحدیث 609: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 28: رقم الحدیث 74]

فائدہ : اس حدیث سے ملائکہ مقربین کا روز قیامت تک زندہ رہنا معلوم ہوا لیکن بالآخر فنا ہی فنا۔ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ وَقَالَ تَعَالٰى ﴿يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ ۔

فرشتوں کو ایمان لانے کا اختیار ہونا

فرشتوں کے شرعی احکام :

امام ابو اسحاق اسماعیل صفاری بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو احناف کے بڑے ائمہ میں سے ہیں ان سے فرشتوں کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا وہ توحید میں مختار ہیں یا مجبور ہیں؟ اور کیا ان سے کفر کا صدور ہوسکتا ہے؟ تو انہوں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی بات جواب میں ارشاد فرمائی: وہ ایمان میں مجبور ہیں ان سے کفر کا صدور نہیں ہوسکتا عام

(اکثر ائمہ) اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کو صاحب اختیار بنایا ہے، وہ اپنے ربّ ﷻ کو جانتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا:

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ۝ (سورۃ الانبیاء: آیت ۲۹)

ترجمہ: اور ان میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو اُسے ہم جہنم کی جزا دیں گے۔

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۝ (سورۃ تحریم: آیت: ۶)

ترجمہ: جو اللہ ﷻ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

پس اگر وہ مجبور ہوتے اور ان سے کفر متصور نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ ﷻ ﴿فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ۝ تو اُسے ہم جہنم کی جزا دیں گے﴾ نہ فرماتا کیونکہ سزا گناہ کے بدلہ میں ہوتی ہے اور اگر وہ توحید اور اطاعت میں صاحبِ اختیار نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان کی تعریف میں یہ نہ فرماتا کہ وہ اللہ ﷻ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 252]

فائدہ: امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: (مذکورہ قول میں) امام حسن بصری نے (اس) حدیث سے استدلال فرمایا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنِ ابْنِ آدَمَ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الْمَلَائِكَةُ قَالَ الْمَلَائِكَةُ مَجْبُوْرُوْنَ بِمَنْزِلَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ﷻ کے نزدیک انسان سے بہتر کوئی نہیں، عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! فرشتے بھی نہیں؟ فرمایا: فرشتے، سورج اور چاند کی طرح مجبور ہیں۔

[کنز العمال: جلد 12: صفحہ 87: رقم الحدیث 34617: شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 311: رقم الحدیث 151: مجمع الزوائد: جلد 1: صفحہ 107: رقم الحدیث 266: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 205: رقم الحدیث 747]

''ملائکہ معصوم ہیں'' کے دلائل

''مقدمہ'' میں عرض کیا گیا ہے کہ ملائکہ معصوم ہیں، حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ (فرشتے) اونچے درجہ کے مؤمن ہیں اور مسلمانوں کے تمام ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ فرشتوں میں جو رسول ہیں، وہ عصمت کے معاملہ میں انبیاء کی طرح ہیں اور نبیوں کی عصمت پر (ہم اپنی کتاب الشفاء میں) بحث کر چکے ہیں (جو حضرات اس کی تفصیل کے خواہش مند ہوں وہ حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الشفاء بتعریف حقوق المصطفی'' ﷺ کی آخری جلد کا آخری حصہ ملاحظہ فرمائیں اس کا اردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے) فرشتے انبیاء اور ان کے حقوق کے معاملہ میں ان انبیاء کی طرح ہیں جو اپنے اُمتیوں کو تبلیغ کرتے ہیں، ہاں وہ فرشتے جو پیغامبر نہیں ہیں ان کی عصمت کے بارے میں اختلاف ہے بعض لوگ تمام فرشتوں کو بلا لحاظ پیغامبر مانتے ہیں۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 252]

آیاتِ قرآنی

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۝ (پارہ 28: سورۃ تحریم: آیت 6)

ترجمہ: جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۝ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ۝

ترجمہ: اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے اور بیشک ہم پَر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں اور بیشک ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں۔

(پارہ ۲۳: سورۃ الصافات: آیت: ۱۶۶۔۱۶۴)

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ۝ (پارہ ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۱۹)

ترجمہ۔ اور اس کے پاس والے اُس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ۝ (پارہ ۹: سورۃ الاعراف: آیت ۲)

ترجمہ: بیشک وہ جو تیرے ربّ کے پاس (فرشتے) ہیں اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے۔

كِرَامٍ بَرَرَةٍ O (پارہ ۳۰: سورۃ عبس: آیت ۱۶)

ترجمہ: جو کرام والے نکوئی والے۔

فائدہ : اور اس طرح کے منقول دلائل سے یہ ثابت ہے کہ فرشتے معصوم ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ آیات خصوصیت کے ساتھ ان فرشتوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہیں جو پیغام لاتے ہیں اور ملائکہ مقربین میں سے ہیں اور وہ ہاروت و ماروت اور ابلیس کے قصوں سے احتجاج کرتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ تمام فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں ان کے مراتب گناہوں سے بہت بلند ہیں جن سے ان کا رتبہ کم ہو اور وہ اپنے منصب جلیل سے گر جائیں۔

فائدہ : اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کی تعریف میں فرمایا:

لَّا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ O (پارہ ۲۸: سورۃ تحریم: آیت ۶)

ترجمہ: جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

فائدہ : یہ دونوں ارشادات امور کے بجالانے اور منہیات کو چھوڑنے پر مشتمل ہیں کیونکہ نہی بھی نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے اور اس لئے بھی کہ یہ تعریف کے مقام میں بیان کیا گیا ہے جو ان دونوں کے مجموعہ سے حاصل ہوتی ہے۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ O (پارہ ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۲۰)

ترجمہ: رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔

یہ ارشاد عبادت میں مشغولیت کے مبالغہ کامل کا اظہار کر رہا ہے جو ان کی عصمت کی دلیل ہے اور یہاں مطلوب ہے۔

ملائکہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے پیغامبر ہیں، اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا O (پارہ 22: سورۃ فاطر: آیت 1)

ترجمہ: فرشتوں کو رسول کرنے والا۔

اور رسول معصوم ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ﷻ ان کی تعظیم ارشاد کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ O (سورۃ الانعام: آیت ۱۲۴)

ترجمہ: اللہ ﷻ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

یہ ارشاد کی تعظیم میں مبالغہ کا اظہار کر رہا ہے پس معلوم ہوا حضرات ملائکہ کرام لوگوں سے زیادہ متقی ہیں۔

مخالف نے ہاروت و ماروت کا قصہ اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ابلیس کے قصہ سے احتجاج پکڑا ہے اور ان کا حضرت آدم ؑ کی تخلیق میں ﴿ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيهَا O کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے۔ سورۃ البقرہ: آیت: ۳۰﴾ سے اعتراض کرنے سے بھی استدلال کیا ہے۔

اس کا اجمالی طریقہ پر تو یہ جواب ہے کہ یہ سب کچھ جو بیان کیا گیا ہے قریب اور بعید دونوں صورتوں کا احتمال رکھتا ہے ان دونوں صورتوں میں عصمت کے صریح اور ظاہر دلائل کے مقابلہ میں یہ اعتراض کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور یہ جواب ہاروت ماروت کے قصہ میں بہت خوب ہے کیونکہ (اس قصہ کی) احادیث صحیح (ہونے کے باوجود صریح اور ظاہر نصوص کے مخالف ہیں) لہٰذا یہ درایۃً ضعیف اور نا قابل استدلال ہوں گی۔

انبیاء اور ملائکہ کیلئے عصمت لازم ہے

علامہ بلقینی **علیہ الرحمہ** فرماتے ہیں:

صفت نبوت اور صفت ملکیت کے لئے عصمت لازم ہے، ان کے علاوہ کے لئے جائز ہے اور جس کے لئے عصمت لازم ہو جائے اس سے نہ تو کبیرہ گناہ سرزد ہوتا ہے نہ صغیرہ، اسی لئے ہم فرشتوں کی عصمت کا اعتقاد رکھتے ہیں چاہے وہ مرسل ہوں یا غیر مرسل ہوں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

لَّا یَعۡصُوۡنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَهُمۡ وَ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ O (پارہ28: سورۂ تحریم: آیت6)

ترجمہ: جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

نیز اس مسئلہ کے متعلق اور بھی بہت سی آیات موجود ہیں۔

اور ابلیس فرشتوں میں سے نہیں تھا بلکہ جنات میں سے تھا، اسی لئے اپنے ربّ جل جلالہ کے حکم کی نافرمانی کی تھی (فرشتوں سے ہوتا تو نافرمان نہ بنتا) اور بعض کے نزدیک ہاروت ماروت کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے (جس سے فرشتوں کے گناہگار ہونے پر استدلال کیا جاسکے)۔

ہاروت ماروت کے سوا سب فرشتے عبادت کے لئے پیدا کئے گئے

امام ابو منصور ماتریدی **رحمۃ اللہ علیہ** جو اعتقادات میں حنفیہ کے امام ہیں، جس طرح شیخ ابوالحسن اشعری شافعیہ کے امام ہیں وہ (امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ) اپنی عبارت میں عقیدہ بیان فرماتے ہیں:

ثُمَّ اِنَّ الۡمَلاَئِکَۃَ کُلَّهُمۡ مَّعۡصُوۡمُوۡنَ خُلِقُوۡا لِلطَّاعَةِ اِلَّا هَارُوۡتَ وَمَارُوۡتَ ۔

ترجمہ: تمام فرشتے معصوم ہیں عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں مگر ہاروت و ماروت (یعنی یہ ہاروت ماروت نہ تو معصوم ہیں اور نہ صرف عبادت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں)۔

اس عقیدہ کی قاضی تاج الدین سبکی نے ایک باریک جلد میں شرح لکھی ہے جس کا نام "السیف المشھور عن شرح عقیدۃ الامام ابی منصور" رکھا ہے۔

مسئلہ : امام سحنون **رحمۃ اللہ علیہ** فرماتے ہیں:

جو شخص کسی فرشتہ کو سبّ و شتم کرے اسے قتل کر دیا جائے اور حضرت ابوالحسن قابسی فرماتے ہیں، جو آدمی دوسرے کے بارے میں یہ کہے کہ اس کا چہرہ مالک (داروغہ دوزخ) کی طرح غصہ آلود ہے اگر معلوم ہو کہ اس نے اس بات سے فرشتہ کی مذمت کا ارادہ کیا تھا تو اسے قتل کرڈالا جائے۔

قاضی عیاض **علیہ الرحمہ** فرماتے ہیں:

یہ (مذکورہ حکم) اس (فرشتہ) کے بارے میں ہے (جس پر اس نے اعتراض کیا) یا واقعتاً "فرشتوں میں سے ہو یا ان مخصوص ملائکہ میں سے ہو جن کی ہم نے تحقیق کر دی ہے کہ وہ فرشتوں میں سے ہے جس کے فرشتہ ہونے کی صراحت اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن پاک میں فرمائی ہو یا اس کا علم ہمیں یقینی طور پر خبر متواتر کے ذریعہ سے پہنچا ہو، جو فرشتہ مشہور ہے اور اس پر قطعی اجماع وارد ہے جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت مالک علیہ السلام، جنت وجہنم کے داروغے علیہم السلام، زبانیہ (دوزخ کے فرشتے) علیہم السلام، حاملین عرش خداوندی علیہم السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت رضوان علیہ السلام، محافظین انسان فرشتے علیہم السلام، منکر علیہ السلام، نکیر علیہ السلام (ان کی توہین وانکار کفر ہے) اور وہ فرشتے جن کی تعیین احادیث قطعیہ سے ثابت نہیں ہے اور نہ اس پر فرشتوں سے انکار ہونے کا اجماع ہوا ہے، جیسا کہ ہاروت ماروت لیکن ان کے فرشتوں سے انکار کرنے کا حکم یہ ہے کہ اگر تو کوئی اہل علم میں سے کلام کرتا ہے تو پھر تو کوئی گناہ نہیں کیونکہ علماء نے اختلاف کیا ہے اور اگر کوئی عوام الناس میں سے ہے تو اسے اس قسم کی باتوں میں غور و خوض سے منع کیا جائے گا اگر دوبارہ کرے تو

تادیب کی جائے کیونکہ ان کو اس طرح کے مسائل میں کلام کرنے کا حق نہیں ہے۔

حضرت امام قرافی **علیہ الرحمہ** فرماتے ہیں:

کہ ہر مکلّف کو تمام انبیاء کرام کی تعظیم کرنا واجب ہے، اسی طرح تمام فرشتوں کی بھی جس نے ان کی شان میں کمی کی، اُس نے کفر کیا چاہے اشارہ کرکے یا واضح طور پر، پس جس نے کسی کو مضبوط پکڑ والا دیکھ کر یوں کہا کہ یہ داروغہ جہنم حضرت مالک علیہ السلام سے بھی زیادہ سخت دل ہے یا اس آدمی کے متعلق جس کو بھیانک شکل میں دیکھا یہ کہا کہ یہ منکر علیہ السلام نکیر علیہ السلام سے بھی زیادہ خوفناک ہے تو وہ کافر ہوگا جبکہ اس نے اس بات میں وحشت اور سخت دلی کو عیب کے انداز میں ذکر کیا ہو۔

(علامہ سیوطی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں جو کچھ اس مسئلہ میں اور گزشتہ مسئلہ میں دلائل قطعیہ بیان کئے گئے ہیں، یہ فرشتوں کی صحابہ اور اولیاء بشر پر فضیلت کی دلیل ہیں (کیونکہ علماء کرام نے ان عبارات میں اس شخص کے کفر کا فیصلہ بیان کیا ہے اور یہ بھی کہ جو صحابہ کرام اور اولیاء کرام کے حق میں گستاخی کرے اس کا قتل کرنا جائز نہیں)۔

فائدہ : حضرت علامہ جلال الدین سیوطی **رحمۃ اللہ علیہ** کا مذکورہ اقوال سے حضرات ملائکہ کرام کا صحابہ و اولیاء پر فضیلت کا استدلال کرنا محلِ نظر ہے کیونکہ حضرات ملائکہ کرام کی عصمت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے، ان کی شان میں عیب لگانا ان دلائل قطعیہ (قرآن واجماع اور متواترات) کا انکار ہے اس لئے یہ عیب لگانے والا کافر ہوگا اور چونکہ صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی عصمت دلائل قطعیہ سے ثابت نہیں، اس لئے ان کی شان میں عیب لگانے والا کافر نہ ہوگا لیکن جو شخص مطلقاً تمام صحابہ کو یا جن کے ایمان کی شہادت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے ان کو کافر یا حضرت عائشہ **رضی اللہ عنہا** پر تہمت لگائے گا، وہ تمام اہل سنت کے نزدیک کافر و مرتد ہوگا، اس کی سزا بھی قتل ہوگی، بہرحال عصمت کی قطعیت اور عدم قطعیت سے

فضیلت کی قطعیت ثابت نہیں ہوتی، فضیلت کا معیار امام رازی **رحمۃ اللہ علیہ** کے ان دلائل میں گزر چکا ہے جو انہوں نے ملائکہ پر انبیاء کرام کی فضیلت میں بیان کئے ہیں۔ واللہ اعلم

امام الحرمین **رحمۃ اللہ علیہ** اور امام غزالی **رحمۃ اللہ علیہ** فرماتے ہیں:

قضائے حاجت کی جگہ اپنے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ رکھے جس میں کوئی عظمت والا اسم مبارک ہو۔

علامہ اسنوی **رحمۃ اللہ علیہ** فرماتے ہیں:

مذکورہ عبارت میں تمام انبیاء اور فرشتوں کے اسماء مبارکہ داخل ہیں اور علامہ زرکشی نے "**الخادم**" میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ (یہ حکم تب ہے کہ) جب ان انبیاء اور ملائکہ کی رسالت دلائل قطعیہ سے ثابت ہو بخلاف ولی کے اسم کے (اس کو قضائے حاجت کے وقت آدمی اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے) میں (علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں یہ بھی ان دلائل میں سے ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے اور وہ اشارہ فرشتوں کا صحابہ اور اولیاء پر افضل ہونا ہے اس کا جواب ماقبل گزر چکا ہے۔

صیغہ صلوٰۃ انبیاء اور فرشتوں کے لئے مخصوص ہے

امام نووی **رحمۃ اللہ علیہ** فرماتے ہیں:

معتبر علمائے کرام کا اجماع ہے کہ تمام انبیاء کرام اور تمام ملائکہ کرام کے لئے مستقلاً صلوٰۃ (یعنی علیہ الصلاۃ والسلام اور صلی اللہ علیہ وسلم) کا استعمال جائز اور مستحب ہے لیکن ان کے علاوہ دیگر حضرات کے لئے اکثر علماء کے نزدیک یہ "صلوۃ" ابتداء میں درست نہیں، اسی لئے حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہا جائے گا اور اس ممانعت میں اختلاف کیا گیا ہے، ہمارے بعض فقہاء اس کو حرام قرار دیتے ہیں، جبکہ صحیح مسلک وہ ہے جس پر اکثر فقہاء ہیں کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے۔

فرشتے مکلّف ہیں

شیخ عزالدین ابن جماعۃ "شرح بدء الامالی" میں فرماتے ہیں:

مکلفین کی تین قسمیں ہیں: ایک قسم وہ ہے جو پیدائش کے وقت سے مکلّف بنائی گئی وہ فرشتے، حضرت آدم، حضرت حواء علیہما السلام ہیں اور ایک قسم وہ ہے جو اول پیدائش سے قطعاً مکلّف نہیں اور یہ اولادِ آدم ہیں اور ایک قسم جس میں نزاع ہے جبکہ ظاہر یہ ہے کہ وہ اول پیدائش سے مکلّف ہیں اور یہ جنات ہیں۔

کتب حنابلہ میں سے کثیر الفوائد "کتاب الفروع" میں ہے کہ ابوحامد اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں: جنات تکلیف اور عبادات کے لحاظ سے انسانوں کی طرح ہیں اور علماء کے مذاہب فرشتوں کو تکلیف، وعد اور وعید سے خارج کرنے کے متعلق ہیں پھر ایک ورق بعد خالی جگہ میں اپنے ستر کھولنے کے متعلق فرشتوں اور جنات سے پردہ کرنے کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ فقہائے حنابلہ کا ظاہر مذہب جنات سے پردہ کرنے کا ہے کیونکہ وہ مکلّف اور اجنبی ہیں اسی طرح فرشتے بھی باوجود عدم تکلیف کے، کیونکہ آدمی تو (اپنے ستر کی حفاظت کرنے کا) مکلّف ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 255]

فائدہ: ابوحامد کے ظاہر کلام سے مراد حضرات ملائکہ کرام کو اس تکلیف سے خارج کرنا ہے جس کے ہم مکلّف قرار دیئے گئے ہیں نہ کہ مطلق (تکلیف کا حکم لگایا ہے جو فرشتوں انسانوں اور جنات سب کو شامل ہو) ورنہ فرشتے تو قطعی طور پر مکلّف ہیں۔

مکلّف ہونے کے دلائل

اللہ تعالیٰ ﷻ کا ارشاد گرامی ہے:

لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۝ (پارہ28: سورۂ تحریم: آیت 6)

ترجمہ: جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

لَا یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ۝ (پارہ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۲۷)

ترجمہ: بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں۔

فائدہ: احادیث میں مختلف الفاظ سے مذکور ہے کہ فرشتے جب اللہ تعالیٰ ﷻ کو دیکھیں گے تو کہیں گے، تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے کرنے کا حق تھا اور چونکہ عبادت بغیر تکلیف کے نہیں ہوتی، اس لئے معلوم ہوا کہ فرشتے بھی مکلّف ہیں۔

فرشتوں کے نبی امام الانبیاء ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے فرشتوں کی طرف مبعوث ہونے کے متعلق حضرات علمائے کرام کے دو مذہب ہیں، حق مذہب یہ ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ فرشتوں کی طرف بھی نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں، اس مذہب کو قاضی شرف الدین بارزی اور شیخ تقی الدین سبکی نے راجح قرار دیا ہے اور یہی مذہب مختار ہے۔

اس مسئلہ میں امام سیوطی کی تالیف "تزیین الارائك فی ارسال النبی ﷺ الی الملائك" خوب ہے۔

مسئلہ: حافظ ابن حجر عسقلانی "الاصابہ" میں تحریر فرماتے ہیں:

فرشتوں کا شرفِ صحابیت میں داخل ہونا محلِ نظر ہے۔

اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں: فرشتوں کا شرفِ صحابیت میں داخل ہونا اس بات پر مبنی ہے کہ حضور ﷺ ان کی طرف مبعوث بھی ہیں یا نہیں؟

امام رازی نے "اسرار التنزیل" میں اس پر اجماع نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرشتوں کی طرف رسول بنا کر مبعوث نہیں کئے گئے جبکہ ہم اس (مسئلہ میں ان کے اجماع کے

دعویٰ) کوتسلیم نہیں کرتے، کیونکہ شیخ تقی الدین سبکی نے اس بات کوراجح قرار دیا ہے کہ آپ ﷺ فرشتوں کی طرف بھی مبعوث ہوئے ہیں، بہت سے دلائل سے استدلال بھی کیا ہے جن کی شرح طوالت کی طالب ہے جبکہ شرفِ صحابیت کے حصول کی بنیاد اس بات پر رکھنا کہ حضور ﷺ فرشتوں کی طرف مبعوث بھی ہوں اور یہ بات واضح طور پر نا قابل امر ہے۔

فائدہ : شرفِ صحابیت کے لئے علماء نے یہ شرط بیان کی ہے کہ جس وقت کسی نے حضور ﷺ کو اپنے مومن ہونے کی حالت میں دیکھا تو وہ صحابی ہوگا (تو جب فرشتوں نے حضور ﷺ کی زیارت کی تو وہ بھی صحابی ہوگئے یہ بات کہ فرشتوں کی طرف آپ ﷺ مبعوث ہیں یا نہیں، اس بحث کا شرف صحابیت کے حصول سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ صحابی کی تعریف میں محدثین نے یہ شرط نہیں لگائی کہ آپ ﷺ اس کی طرف مبعوث بھی ہوں۔ اگر چہ یہ بات اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ آپ ﷺ تمام کائنات کی طرف مبعوث ہیں)۔

فائدہ : حضور ﷺ کا فرشتوں کے لئے رسول ہونا تشریف اور تکلیف خاص کے طور پر ہے اس مسئلہ میں علامہ زرقانی نے بھی علامہ سیوطی کی تائید فرمائی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام مخصوص امر میں فرشتوں کے لئے رسول تھے

علامہ ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

آدم علیہ السلام کو فرشتوں کی طرف اس قسم کا رسول بنایا گیا تھا کہ وہ ان اسماء کا علم بتلائیں جو ان کو سکھایا گیا تھا، ہمارے رسول پاک ﷺ تمام ملائکہ کرام کے رسول ہیں، جیسا کہ امام شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: احناف کے نزدیک آنحضرت ﷺ فرشتوں کی طرف بھی رسول بنا کر مبعوث فرمائے گئے ہیں۔

مسئلہ : حضرت علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس طرح انسانوں کے ساتھ جماعت درست ہے، اس طرح اکیلا آدمی اگر جماعت کا ثواب حاصل کرنا چاہے یا اپنے ذمہ سے وجوب جماعت اُتارنا چاہے تو فرشتوں

(کے مقتدی ہونے کی نیت سے اذان واقامت کہے اور نماز کی امامت کرے تو اس) سے بھی جماعت (کا ثواب) حاصل ہو جاتا ہے، حضرت علامہ سبکی فرماتے ہیں: یہ بات میں نے اپنی تحقیق سے کہی تھی، بعد میں اسے میں نے اپنے (شافعی المذہب) حضرات میں سے ایک کے ''فتاوی الحناطی'' میں منقول بھی دیکھا کہ جو آدمی کسی میدان میں اذان اور تکبیر کے ساتھ (اکیلے) نماز ادا کرے پھر وہ قسم لائے کہ اس نے جماعت سے ادا کی تو کیا اس کی قسم ٹوٹے گی یا باقی رہے گی؟ جواب یہ دیا: اس کی قسم درست ہے اس پر کوئی کفارہ نہیں کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ فِيْ فَضَاءٍ مِّنَ الْأَرْضِ وَصَلَّى وَحْدَهُ صَلَّتِ الْمَلَائِكَةُ خَلْفَهُ صُفُوفاً۔

ترجمہ: جس آدمی نے بیابان میں اذان اور اقامت کہی اور اکیلے نماز پڑھی تو اس کے پیچھے فرشتے صف باندھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔ [کنز العمال: جلد 8: صفحہ 165: رقم الحدیث 23218]

پس اگر کوئی اس معنی کے حساب سے حلف اٹھائے تو اس کا حلف نہیں ٹوٹے گا

امام سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مذکورہ بات کی بنا اس پر ہے کہ اس نے جماعت کو عذر کی بنا پر ترک کیا ہو، ہم کہتے کہ جماعت (عند بعض الشوافع) فرض ہے تو کیا ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کی قضا بھی واجب ہے جس طرح فاقد الطہورین (پانی اور تیمّم نہ پانے والے) کی نماز واجب الاعادہ ہے پس اگر تو اسی طرح سے ہے تو فرشتوں کی نماز کے بارے میں اگر ہم یہی کہیں کہ ان کی نماز انسانوں کی نماز کی طرح ہے، تو ان سے جماعت منعقد ہو جائے گی اور کہا جائے گا کہ وہ سقوط قضا میں کفایت کرے گی۔

اور کتب حنابلہ میں سے کتاب الفروع میں ہے کہ ''نوادر'' میں ہے: جماعت اور جمعہ فرشتوں اور مسلمان جنات کے ساتھ بھی منعقد ہو جاتا ہے اور وہ زمانہ نبوت میں

موجود تھے اور ہمارے مذہب کے امام ابوالبقاء **رحمۃ اللہ علیہ** سے اس طرح مذکور ہے کہ
یہ دونوں (صاحبِ نوادر اور امام ابوالبقاء) یہی فرماتے ہیں، یہاں جمعہ میں وہ مراد ہے جس پر جمعہ
واجب ہو جیسا کہ ابو حامد کے مذکورہ کلام سے ظاہر ہے کیونکہ مذہب یہ ہے کہ جمعہ ایسے آدمی
سے منعقد نہیں ہوتا جس پر لازمی نہ ہو جیسے مسافر اور بچہ، تو یہاں بھی بطریق اولیٰ نہیں ہوگا،
اس کے بعد انہوں نے حدیث سلمان فارسی کو مرفوعاً اور اثر سعید بن مسیّب کو ذکر کیا۔

فائدہ : حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حدیث سنن نسائی شریف میں اس طرح سے مروی
ہے: جب کوئی آدمی بیابان میں ہو اور وضو کرنا ہو پس اگر پانی نہ ملے تو تیمّم کرے پھر نماز کے
لئے اذان دے اور اقامت کہے اور نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے لشکروں (فرشتوں) میں سے
ایک لشکر (اس کے پیچھے) صف باندھتا ہے جو اس کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتا ہے اور اس
کے سجدے کے ساتھ سجدہ کرتا ہے۔ نیز محدث عبدالرزاق اور محدث ابن ابی شیبہ نے اپنی
اپنی مصنف میں مذکورہ حدیث جن الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے اُس کا ترجمہ یہ ہے:

جب کوئی آدمی بیابان میں ہو اور نماز کا وقت آجائے تو یہ وضو کرلے پس اگر پانی
نہ پائے تو تیمّم کرلے پھر اگر اس نے اقامت کہی تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھتے ہیں
اور اگر اذان بھی کہی اور اقامت بھی، تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لشکروں میں سے
ایک لشکر نماز ادا کرتا ہے جس کے دونوں کنارے نہیں دیکھے جاسکتے۔ (یہ ماقبل بھی گزر چکی)۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے مرفوعاً بھی روایت کیا ہے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے
موقوفاً بھی اور موقوف کو مرفوع پر ترجیح دی ہے اور اس روایت کو محدث ابونعیم نے "حلیہ"
میں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کے کلام سے روایت کیا ہے۔

اور اثر حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کو امام مالک رضی اللہ عنہ نے "موطأ" میں حضرت
یحیٰی بن سعید رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى بِأَرْضٍ فَلَاةٍ صَلَّى عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ
مَلَكٌ فَإِذَا أَذَّنَ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ أَوْ أَقَامَ صَلَّى وَرَاءَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ۔

ترجمہ: جو آدمی بیابان میں نماز پڑھے تو اس کے دائیں بھی ایک فرشتہ نماز پڑھتا
ہے اور اس کے بائیں بھی ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے اور اگر اس نے اذان دی اور اقامت کہی
تو اس کے پیچھے پہاڑوں کی تعداد کے برابر فرشتے نماز ادا کرتے ہیں۔

اس حدیث کو حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت یحیٰی بن سعید رضی اللہ عنہ کے واسطہ
سے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے کلام
سے اس کو نقل کرتے ہیں، نیز امام دارقطنی **رحمۃ اللہ علیہ** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے کلام سے
اس کو نقل کرتے ہیں امام دارقطنی **رحمۃ اللہ علیہ** نے اپنی کتاب میں فرمایا: یہی صحیح ہے۔

امام رافعی **رحمۃ اللہ علیہ** فرماتے ہیں:

نماز پڑھنے والا اگر امام ہو تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ پہلے سلام کے وقت
دائیں طرف کے فرشتے مسلمان جنات اور انسانوں کے سلام کی نیت کرے اور دوسرے
سلام کے وقت اپنے بائیں طرف کے حضرات (ملائکہ، مسلمان، جنات اور انسانوں) کی نیت
کرے اور مقتدی بھی ایسی ہی نیت کرے لیکن منفرد (اکیلا نماز ادا کرنے والا) دونوں طرف سلام
کہتے وقت اپنے دونوں طرف کے فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يَقُولُ: سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا
تُطِيقُونَ ذَلِكَ، قُلْنَا: مَنْ أَطَاقَ مِنَّا ذَلِكَ؟ قَالَ: إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا
كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا
كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا

رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا وَيَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ ۔

ترجمہ: حضرت ابواسحاق سے مروی ہے کہ انہوں نے عاصم بن ضمرہ کو کہتے ہوئے سنا: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم ﷺ کی دن کے نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو ہم نے عرض کی: کون ہے جو ہم سے زیادہ اس کی طاقت رکھتا ہے تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب سورج عصر کے وقت ایسی ایسی حالت پر ہوتا تو آپ ﷺ دو رکعت ادا فرماتے اور جب سورج ظہر کے وقت ایسی حالت پر ہوتا تو نمازِ ظہر سے قبل اور بعد چار چار رکعت ادا فرماتے اور پھر دو رکعت ادا فرماتے اور عصر کی نماز سے قبل چار رکعت ادا فرماتے اور ہر رکعت کے بعد ملائکہ مقربین، انبیاء اور ان کے متبعین مؤمنین پر سلام سے فصل (فاصلہ) فرماتے۔

[مسند امام احمد بن حنبل: جلد 2: صفحہ 468: رقم الحدیث 1375: ترمذی شریف: کتاب الجمعۃ: باب کیف کان تطوع النبی بالنہار: صفحہ 152: رقم الحدیث 598: ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلوۃ: باب ماجاء فیما یحب من التطوع بالنہار: صفحہ 207: رقم الحدیث 1161: مشکوۃ شریف: کتاب الصلوۃ: باب السنن وفضائلہا: صفحہ 367: رقم الحدیث 1171: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 258: رقم الحدیث 777]

اعجوبہ

امام زرکشی **رحمۃ اللہ علیہ** اپنی کتاب "احکام المساجد" میں فرماتے ہیں:

حدیث مبارک میں وارد ہے کہ اس بیت اللہ سے وعدہ فرمایا گیا ہے کہ ہر سال چھ لاکھ افراد اس کا حج کریں گے اگر اس تعداد سے کم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ان کو فرشتوں سے پورا کر دیتا ہے، حافظ ابن صلاح **رحمۃ اللہ علیہ** نے ذکر کیا ہے کہ جب سے کعبہ کو پیدا کیا گیا ہے تب سے وہ کسی جن یا فرشتے کے طواف سے خالی نہیں رہا۔

مسئلہ : شیخ ابواسحاق **رحمۃ اللہ علیہ** "کتاب المهذب" میں فرماتے ہیں:

(قضائے حاجت کے وقت) نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرے، نہ پشت کرے، لیکن یہ عمارت میں جائز ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے، اس لئے بھی کہ صحرا میں فرشتے یا جنات بیٹھتے اور نماز پڑھتے ہیں تو یہ (قضائے حاجت کرنے والا) ان کی طرف اپنا سِتر ظاہر کرتا ہے جبکہ عمارت (بیت الخلاء) میں ایسی بات نہیں (یہ شوافع کا مذہب ہے، احناف کے نزدیک عمارت وغیرہ میں بھی قبلہ کی جانب منہ یا پشت نہیں کی جائے گی۔ تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

نکتہ

امام رافعی **رحمۃ اللہ علیہ** فرماتے ہیں:

صحرا میں (قبلہ کی طرف پشت کرنے کی) ممانعت اس لئے وارد ہوئی ہے جیسا کہ ہمارے حضرات فقہاء نے ذکر فرمایا: صحرا کسی نمازی فرشتہ، جن اور انسان سے خالی نہیں ہوتا تو بسا اوقات اس نمازی کی نظر (قضائے حاجت کرنے والے کے) ستر پر پڑ جاتی ہے لیکن عمارتوں اور قضائے حاجت کے مقامات میں داخل نہیں ہوتے مگر شیاطین تو جو آدمی عمارتوں سے خارج میں نماز ادا کرتا ہے اس کے اور نمازی کے درمیان عمارت حائل ہو جاتی ہے (جب کہ سامنے کوئی دیوار ہو تب) یہ امام شافعی کا مذہب ہے، اس لئے کوئی ان کی طرف پیشاب کرتے وقت منہ بھی نہ کرے اور احناف کے نزدیک میدان اور عمارتوں وغیرہ ہر جگہ میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا درست نہیں، اس کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ : إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلَا يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا لِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تمہارے لئے تمہارے والد کے مقام پر ہوں پس جب تم میں کوئی بیت الخلاء کو جائے تو

نہ قبلہ کو منہ کرے اور نہ پیٹھ کرے، نہ پاخانہ کے لئے، نہ ہی پیشاب کے لئے۔

[سنن الکبریٰ للبیہقی: جلد1:صفحہ 166:رقم الحدیث497]

حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے:**

إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا۔

ترجمہ: جب تم بیت الخلاء کو جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ لیکن پورب یا پچھّم کی طرف ہو جاؤ (یہ عرب کے اعتبار سے ہے)۔ [بخاری: کتاب الصلوۃ: قبلۃ اہل المدینۃ: ص95: رقم394]

جس میں قضائے حاجت کے موقعہ پر قبلہ کی طرف رُخ کرنا یا پشت کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے، اگر بیت الخلاء کی دیوار کو پیشاب کرنے والے اور بیت اللہ شریف کے درمیان پردہ تسلیم کیا جائے اور کعبہ کی حرمت میں کوئی فرق نہ آئے تو حضرات شوافع کو چاہئے کہ وہ جہاں نماز کے سامنے دیوار حائل ہو وہاں نماز ادا نہ کیا کریں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ **کی روایت یہ ہے:**

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں اپنی بہن اُم المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ قضائے حاجت کے لئے تشریف فرما ہیں حالانکہ آپ ﷺ قبلہ کو پیٹھ اور شام کی جانب چہرۂ اقدس کئے تھے۔

[بخاری شریف: کتاب الوضوء: باب التبرز فی البیوت: صفحہ 47: رقم الحدیث148]

اس روایت کے بارے متعلق محدثین احناف فرماتے ہیں:

یہ روایت ممانعت سے قبل کی ہے یا اس وقت آپ ﷺ کو کوئی عذر ہوگا یا آپ ﷺ

اس حکم سے دوسرے بعض احکام کی طرح مستثنیٰ ہوں گے۔

علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ فرماتے ہیں:

پہلی (یعنی ابوایوب رضی اللہ عنہ کی) روایت کو (عمل میں) ترجیح دی گئی کیونکہ وہ قول ہے اور یہ (یعنی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت) فعل اور قول میں سے قول سے اولیٰ ہے کیونکہ فعل خصوصیت اور عذر وغیرہما کا احتمال رکھتا ہے نیز ایک وجہ اور بھی ہے کہ وہ (یعنی ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت) حرام کرنے کے لئے ہے اور یہ (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت) اباحت کے لئے ہے اور (اس معاملہ میں یعنی جب حرام اور حلال جمع ہو جائیں تو) مُحَرِّم (حرام ثابت کرنے والی دلیل) مقدّم ہوتی ہے اور اس کی مکمل بحث "شرح المنية" میں ہے۔ [ردالمحتار: جلد1: صفحہ 554]

عمارات کے اندر اور میدانوں وغیرہ میں قبلہ کی طرف رُخ کر کے قضائے حاجت کی ممانعت قبلہ کے احترام کی وجہ سے بھی ہے۔

خوابوں میں صورتیں دکھانے والا فرشتہ

علامہ قرطبی "المفهم" (شرح صحیح مسلم) میں بعض اہل علم سے نقل فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جو دکھائی دینے والی اشیاء کو سونے والے کے سامنے مقام ادراک میں پیش کرتا ہے اور اس کے سامنے محسوس صورتوں کی تمثیلات ظاہر کرتا ہے، کبھی تو یہ تمثیلات واقع میں موجودات کے موافق ہوتی ہیں اور کبھی معانی معقولہ کی طرح ہوتی ہیں دونوں حالتوں میں یہ صورتیں خوشخبری بھی ہوتی ہیں اور انجام کی تنبیہ بھی کرتی ہیں، علامہ قرطبی فرماتے ہیں: یہ بات جو نقل کی گئی ہے شریعت سے اس کے ثبوت کی ضرورت ہے۔ [الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ 259]

مسئلہ کی دلیل بیان کرنے والا فرشتہ

امام ابوبکر ابن فورک اپنی کتاب مسمّٰی بہ "النظامی" میں اس مسئلہ کے بارہ میں کہ "اللہ تعالیٰ خالق اور ایک ہے اس کے سوا کوئی اور خالق نہیں ہوسکتا" لکھا ہے: اس کے متعلق میں نے بہت سے دلائل سے استدلال کیا جس کے بعد میں نے دیکھا جیسے ہر آدمی دیکھتا ہے جب کہ میں وہ دلائل لکھ چکا تھا اور اس کا متعلقہ حصہ اپنے ہاتھ سے رکھ دیا تھا اور ٦ ربیع الآخر منگل کی شب ۴٦۵ھ میں سو گیا تو ایک شخص مجھے کہتا ہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں تو فرمان باری تعالیٰ جل جلالہ ہے:

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ ثُمَّ رَزَقَکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ھَلۡ مِنۡ شُرَکَآئِکُمۡ مَّنۡ یَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِکُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ سُبۡحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ۝ (پارہ۲۱: سورۃ الروم: آیت۴۰)

ترجمہ: اللہ جل جلالہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جِلائے گا کیا تمہارے شریکوں (معبودانِ باطلہ) میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کرے، پاکی اور برتری ہے اِسے اُن کے شرک سے۔

فائدہ : اس آیت سے استدلال کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے یہ واضح فرمایا کہ رزق اسی کی طرف سے ملتا ہے اور رزق کا اطلاق ہر اس شئے پر ہوتا ہے جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا ہر وہ شئے جو بندے کے پاس پہنچے جس سے بندہ بے نیاز نہ ہوسکے اور جو کچھ ضرورت ہو اس سے بندہ کچھ لے لے اور بندے کے تمام کام اس (رزق) کے ماتحت (آتے) ہیں اور یہ بھی (اللہ تعالیٰ نے) بیان فرمایا کہ کسی کی قدرت میں نہیں کہ وہ اس میں سے کچھ نہ کچھ کر سکے اور وہ ہرگز کر بھی نہیں سکے گا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے سوا اس کا کوئی خالق ہی نہیں ہوسکتا پس مجھے معلوم ہوا کہ ہمارے تمام کاموں کا خالق صرف اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات پاک ہے۔

اور اس آیت میں ایک اور صورت استدلال بھی ہے، چنانچہ فرمایا "اللّٰہ الذی خلقکم" اس میں "خلقکم" (جس نے تمہیں پیدا کیا) ہمیں ہماری تمام صفات سمیت مشتمل ہے اگر اس نے ہمیں ہماری اوصاف سمیت پیدا نہ کیا ہوتا تو یوں فرماتا: اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ أَجۡسَامَکُمۡ (اللہ جل جلالہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے اجسام پیدا فرمائے) جب تخلیق ہمارے تمام اجسام مع صفات پر مشتمل ہوئی، جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا کہ اس نے ہمارے اجسام اور اوصاف کو پیدا فرمایا ہے اور ہمارے اوصاف میں سے ہمارے کسب اور کام بھی داخل ہیں تو مجھے علم ہوا کہ ہمارے کسب سب کے سب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے پیدا کردہ ہیں۔

امام ابن فورک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

یہ استدلال اس صورت پر جیسا کہ میں نے کہنے والے سے سنا ہے ممکن ہے جب کہ میں نے اس آیت سے اپنے اہل مذہب میں سے کسی کی کتاب میں استدلال نہیں دیکھا اور نہ سنا، اس استدلال کا میں نے اس خواب سے استفادہ کیا ہے اور اس کو (اپنی کتاب نظامی میں) بطور تبرک ذکر کیا ہے کیونکہ یہ فرشتہ کے القاء سے ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 260-259]

مسئلہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے:

اَلۡمَلَائِکَۃُ تُصَلِّی عَلَی أَحَدِکُمۡ مَا دَامَ فِی مُصَلَّاہُ الَّذِی صَلَّی فِیہِ مَا لَمۡ یُحۡدِثۡ تَقُولُ اللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَہُ اللّٰھُمَّ ارۡحَمۡہُ ۔

ترجمہ: تم میں سے جو کوئی اپنے مصلّے (جائے نماز) پر جب تک رہے گا فرشتے اس کے لئے یہ دعائے رحمت کرتے رہیں گے، جب تک کہ بے وضو نہ ہو، اے اللہ جل جلالہ ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ جل جلالہ ! اس پر رحم فرما۔

[بخاری شریف: کتاب الصلوٰۃ: باب الحدث فی المسجد: صفحہ 104: رقم الحدیث 445: ابوداؤد شریف: کتاب الصلوٰۃ: باب فضل القعود فی المسجد: صفحہ 87: رقم الحدیث 469: نسائی شریف: کتاب المسجد: باب الترغیب فی الجلوس فی

المسجد:صفحہ 122:رقم الحدیث733:ابن ماجہ شریف:کتاب المساجد:باب لزوم المساجد:صفحہ 151:رقم الحدیث 799:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 260:رقم الحدیث781]

فائدہ : اس کا امام مہلب یہ مطلب بیان فرماتے ہیں:

مسجد میں ہوا خارج کرنا گناہ ہے وضوتوڑنے والا ملائکہ کے استغفار اور دعا سے جن کی برکت کی اُمید ہے، محروم رہ جاتا ہے۔

گناہ بخشوانے کا طریقہ

حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس کے گناہ بہت ہوں اور بغیر مشقت کے اپنے سارے گناہ معاف کرانا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے مقام پر نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھ جایا کرے تاکہ وہ اپنے لئے فرشتوں کی دعا اور استغفار کثرت سے حاصل کرلے کیونکہ اس کی قبولیت کی بہت امید ہے اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی O (پارہ۱۷:سورۃ الانبیاء:آیت ۲۸)

ترجمہ: اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ (اللہ تعالیٰ) پسند فرمائے۔

نماز کے بعد صفوں میں بیٹھے رہنا

نماز سے فراغت کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا یعنی دعا مانگنا یا کوئی وظیفہ پڑھنا، بڑے ثواب کا کام ہے، نجدی اس ثواب سے محروم ہیں، یہاں تک کہ امام مسجد کعبہ کا یہ حال ہے کہ فرضوں کے سلام کے بعد یہ جاوہ جا، الحمدللہ یہ طریقہ اہلسنّت کو نصیب ہے کہ بعد نماز دعا و دُرود و سلام پڑھتے ہیں، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الصَّلَاةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ وَصَلَاتُهُمْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔

ترجمہ: جب کوئی مسلمان نماز سے فارغ ہو کر (اسی جگہ) نماز کے بعد بیٹھا رہتا ہے تو اس پر فرشتے اس وقت تک صلوۃ پڑھتے ہیں، جب تک کہ وہ اپنی جائے نماز پر رہے اور ان کی صلوۃ یہ ہے، اے اللہ ﷻ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ ﷻ! اس پر رحمت نازل فرما۔

[کنزالعمال: جلد7:صفحہ 131:رقم الحدیث19068:شعب الایمان: جلد4:صفحہ 386:رقم الحدیث2700:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 193:رقم الحدیث716]

امام نماز کیسا ہو؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِصْطَفُّوْا وَلْيَتَقَدَّمْكُمْ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمِنَ النَّاسِ ۔

ترجمہ: (امامت) کے لئے انتخاب کرو چاہیے کہ نماز میں تمہارا امام تم میں سے افضل آدمی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ﷻ بھی فرشتوں اور بندوں سے اچھے حضرات کا انتخاب فرماتا ہے۔

[مجمع الزوائد: جلد2:صفحہ 165:رقم الحدیث2324: کنزالعمال: جلد7:صفحہ 255:رقم الحدیث20592: الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 194:رقم الحدیث717]

انتباہ : اسی قاعدہ پر ہم اہلسنّت کہتے ہیں: بد مذہب کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، تفصیل دیکھئے فقیر کے رسالے (۱) امام حرم اور ہم (۲) دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم (اویسی غفرلہ)۔

روزہ دار اور فرشتے

حضرت اُم عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا ۔

ترجمہ: جب کسی روزہ دار کے پاس کوئی کھانا کھاتا ہے تو روزہ دار کے لئے اس وقت تک فرشتے رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں جب تک کہ (اس کے پاس کھانے والا کھانے سے) فارغ نہ ہو جائے۔

[ترمذی شریف: کتاب الصوم: باب فضل الصائم اذا اکل عندہ: صفحہ 193: رقم الحدیث 785: مسند امام احمد بن حنبل: جلد 44: صفحہ 616: رقم الحدیث 27061: موارد الظمآن: جلد 3: صفحہ 265: رقم الحدیث 953: شعب الایمان: جلد 5: صفحہ 208: رقم الحدیث 3313: معجم کبیر للطبرانی: جلد 25: صفحہ 30: رقم الحدیث 49: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 194: رقم الحدیث 718]

فائدہ : کیونکہ جب روزہ دار کے سامنے کوئی کھانا کھائے تو اس کی خواہش بھی بھڑکتی ہے لیکن وہ اپنی خواہش کا قلمع قمع کرتا اور اپنے نفس کو اللہ جل جلالہ کے حکم کی پیروی میں روکتا ہے تو اسی صورت کو دیکھ کر فرشتے تعجب کرتے ہیں اور اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اَلْغَدَاءُ يَا بِلَالُ! فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَفَضْلَ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ، أَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ! أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ۔

ترجمہ: اے بلال! ہمارے ساتھ کھاؤ، انہوں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تو اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں محفوظ ہے، اے بلال! کیا تم جانتے ہو کہ روزہ دار کی ہڈیاں بھی تسبیح پڑھتی ہیں اور اگر کوئی اس کے پاس کھائے تو فرشتے روزہ دار کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

[ابن ماجہ شریف: کتاب الصیام: باب فی الصائم اذا اکل عندہ: صفحہ 304: رقم الحدیث 1739]

خطبہ جمعہ اور فرشتے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

ترجمہ: جب جمعہ کا دن ہوتا تو ہر مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے آتے ہیں جو لوگوں کے ثواب ان کے سفر کے حساب سے لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اس کا ثواب زیادہ لکھتے ہیں اور جو اس کے بعد لیکن باقیوں سے پہلے آنے والا ہے اس کا ثواب لکھتے ہیں پس جب امام (ممبر پر) بیٹھ جائے تو وہ ان (ثواب اور درجات کے) اوراق کو لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔

[بخاری شریف: کتاب بدء الخلق: باب ذکر الملائکہ: صفحہ 655: رقم الحدیث 3211: نسائی شریف: کتاب الجمعہ: باب التکبیر الی الجمعہ: صفحہ 227: رقم الحدیث 1386: مسلم شریف: کتاب الجمعہ: باب فضل التھجیر یوم الجمعہ: صفحہ 382: رقم الحدیث 850: کنز العمال: جلد 7: صفحہ 302: رقم الحدیث 21167: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 194: رقم الحدیث 719]

فائدہ : یہ ثواب لکھنے والے فرشتے کراماً کاتبین فرشتوں کے علاوہ ہیں، جو صرف یہی عمل اپنے پاس موجود اوراق میں تحریر کرتے ہیں لیکن جب امام خطبہ دینے کے لئے ممبر پر بیٹھتا ہے تو پھر یہ کسی کی آمد کا ثواب نہیں لکھتے، بلکہ خطبہ سننے میں لگ جاتے ہیں لیکن کراماً کاتبین اپنے متعلقہ حضرات کے اعمال ان کے اعمالناموں میں لکھتے رہتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ أَوِ الرَّبَائِثِ وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ فَيَجْلِسُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُونَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ۔

ترجمہ: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو شیاطین صبح صبح اپنے اپنے جھنڈے لیکر کے بازاروں میں نکل آتے ہیں اور لوگوں کے سامنے (ضروریات وغیرہ کی) رکاوٹیں کھڑی کر دیتے ہیں اور نماز جمعہ سے روکتے ہیں اور (اسی طرح سے) فرشتے (بھی صبح) مسجد کے دروازوں پر آ بیٹھتے ہیں اور اول وقت میں آنے والے کے ثواب کو بھی لکھتے ہیں (اسی طرح آنے والوں کے

ثواب لکھتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ امام خطبہ کے لئے نکلے (اورممبر پر بیٹھ جائے تو یہ ثواب لکھنا روک دیتے ہیں اورامام کا خطبہ سننا شروع کر دیتے ہیں)۔

[ابوداؤدشریف: کتاب الصلوۃ: باب فضل الجمعۃ: صفحہ 182: رقم الحدیث 1051: کنزالعمال: جلد 7: صفحہ 302: رقم الحدیث 21164: مسند امام احمد بن حنبل: جلد 2: صفحہ 125: رقم الحدیث 719: الحبائک فی اخبارالملائک: صفحہ 195: رقم الحدیث 720: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 242: رقم الحدیث 1742]

رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ۔

ترجمہ: جوشخص جمعہ کے لئے سب سے پہلے مسجد میں آتا ہے اس کوایک اونٹ قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے پھر جوآتا ہے اس کوگائے قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے پھر جو آتا ہے اس کومینڈھا قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے، پھر جوآتا ہے اس کومرغی صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے پھر جوآتا ہے اس کوانڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو ملائکہ بھی اسے سننے کے لئے حاضر ہوجاتے ہیں۔

[بخاری شریف: کتاب الجمعۃ: باب فضل الجمعۃ: صفحہ 181: رقم الحدیث 881: مسلم شریف: کتاب الجمعۃ: باب الطیب السواک یوم الجمعۃ: صفحہ 379: رقم الحدیث 850: ابوداؤدشریف: کتاب الصلوۃ: باب فی الغسل الجمعۃ: صفحہ 68: رقم الحدیث 351: نسائی شریف: کتاب الجمعۃ: باب وقت الجمعۃ: صفحہ 227: رقم الحدیث 1388: ابن ماجہ شریف: کتاب اقامۃ الصلوۃ: باب فی غسل الجمعۃ: صفحہ 195: رقم الحدیث 1092]

بروز جمعہ بعض فرشتوں کی ڈیوٹی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَتْ أَلْوِيَةُ الْحَمْدِ إِلَى الْمَلَائِكَةِ إِلَى كُلِّ مَسْجِدٍ يُجْمَعُ فِيهِ فَيَحْضُرُ جِبْرِيلُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مَعَ كُلِّ مَلَكٍ مِّنْهُمْ كِتَابٌ وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مَعَهُمْ قَرَاطِيسُ فِضَّةٍ وَّأَقْلَامِ ذَهَبٍ يَّكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَرَاتِبِهِمْ فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ كُتِبَ مِنَ السَّابِقِينَ وَمَنْ جَاءَ بَعْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ كُتِبَ شَهِدَ الْخُطْبَةَ وَمَنْ جَاءَ بَعْدُ كُتِبَ شَهِدَ الْجُمُعَةَ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ تَصَفَّحَ الْمَلَكُ وُجُوهَ الْقَوْمِ فَإِذَا فَقَدَ الرَّجُلَ مِمَّنْ كَانَ يَكْتُبُهُ فِيمَا خَلَا مِنَ السَّابِقِينَ قَالَ: اللّٰهُمَّ ! عَبْدٌ فُلَانٌ نَكْتُبُهُ فِيمَا خَلَا مِنَ السَّابِقِينَ لَا نَدْرِي مَا خَلَفَهُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مَرِيضاً فَاشْفِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِباً فَأَحْسِنْ صَحَابَتَهُ وَإِنْ كَانَ قَبَضْتَهُ فَارْحَمْهُ وَيُؤَمِّنُ الَّذِينَ مَعَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ۔

ترجمہ: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ہر جامع مسجد کے لئے فرشتوں کوایک ایک جھنڈا دیدیا جاتا ہے حضرت جبرائیل مسجد حرام (بیت اللہ شریف) میں تشریف لاتے ہیں اوران کے ساتھ بہت سے فرشتے ہوتے ہیں اور ہرایک فرشتہ کے ساتھ ایک کتاب ہوتی ہے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوتے ہیں ان کے پاس (مذکورہ کتاب کے) چاندی کے اوراق اورسونے کے قلم ہوتے ہیں جولوگوں کے اجروثواب کوان کے مراتب کے اعتبار سے لکھتے ہیں پس جوامام کے ممبر پرآنے سے پہلے (مسجد میں) آ گیا اسے سابقین میں درج کرتے ہیں اور جوامام کے ممبر پر بیٹھنے کے بعد آیا اس کے لیے لکھا جاتا ہے کہ یہ خطبہ میں شریک ہوا اور جوخطبہ کے بعد آیا اسے لکھا جاتا ہے کہ یہ نماز جمعہ میں شریک ہوا پھر جب امام سلام پھیر لیتا

ہے تو ایک فرشتہ حاضری کا پتہ لگانے کے لئے قوم کے چہروں کو غور سے دیکھتا ہے تو اگر کسی آدمی کو موجود نہیں پاتا ان لوگوں میں سے جن کو اس نے لکھا ہوتا ہے تو کہتا ہے ہم نہیں جانتے کہ وہ کیوں چلا گیا (سوائے سابقین کے کہ فرشتہ ان کے بارہ میں کچھ نہیں کہتا) اور یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ ﷻ! اگر یہ مریض ہو گیا ہے تو اس کو شفا عطا فرما دے اور اگر غائب ہے تو اسے اچھی صحبت عطا فرما اور اگر تو نے اس کو موت دیدی تو اس پر رحمت کر اور جو فرشتے اس فرشتے کے ماتحت ہوتے ہیں وہ اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 7: صفحہ 304: رقم الحدیث 21182: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 341: رقم الحدیث 2514: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 195: رقم الحدیث 722]

عید الفطر کے روز فرشتوں کی ڈیوٹی

حضرت اَوس انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الطُّرُقِ فَنَادَوْا اُغْدُوْا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى رَبٍّ كَرِيمٍ يَمُنُّ بِالْخَيْرِ ثُمَّ يُثِيبُ عَلَيْهِ الْجَزِيلَ لَقَدْ أُمِرْتُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَقُمْتُمْ وَأُمِرْتُمْ بِصِيَامِ النَّهَارِ فَصُمْتُمْ وَأَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ فَاقْبِضُوْا جَوَائِزَكُمْ فَإِذَا صَلَّوْا نَادٰى مُنَادٍ: أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ فَارْجِعُوا رَاشِدِيْنَ إِلٰى رِحَالِكُمْ فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ وَيُسَمّٰى ذٰلِكَ الْيَوْمُ فِي السَّمَاءِ يَوْمَ الْجَائِزَةِ ۔

ترجمہ: جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں میں کھڑے ہو کر کے ندا کرتے ہیں، اے مسلمانو! اپنے ربّ کریم ﷻ کی طرف جلدی سے نکلو، وہ بہترین احسان کرنے والا ہے اور بہت بڑا اجر عطا کرنے والا ہے، تمہیں رات میں تراویح پڑھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے تراویح پڑھی، تمہیں دن کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزہ رکھا، تم اپنے ربّ ﷻ کی اطاعت کے انعامات وصول کرو، تو جب وہ عید کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے: اب اپنے گھروں کو خوشی سے لوٹ جاؤ، تمہارے گناہ معاف

کر دیئے گئے اس دن کا نام آسمان میں "یوم الجائزہ" (انعامات کا دن) رکھا گیا ہے۔

[کنز العمال: جلد 8: صفحہ 224: رقم الحدیث 23735: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 339: رقم الحدیث 2505: مجمع الزوائد: جلد 2: صفحہ 362: رقم الحدیث 3225: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 196: رقم الحدیث 723]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَفْرَحُ بِذِهَابِ الشِّتَاءِ رَحْمَةً لَمَّا يَدْخُلُ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الشِّدَّةِ ۔

ترجمہ: مومنین فقرا پر جو سردی کی تکلیف ہوتی ہے اُس پر ترس کھاتے ہوئے سردی کے جانے پر فرشتے خوش ہوتے ہیں۔

[مجمع الزوائد: جلد 1: صفحہ 327: رقم الحدیث 1218: معجم کبیر للطبرانی: جلد 11: صفحہ 100: رقم الحدیث 11171: کنز العمال: جلد 12: صفحہ 144: رقم الحدیث 35207: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 196: رقم الحدیث 724]

فائدہ: سردی کی قید اتفاقی ہے اللہ تعالیٰ ﷻ خود ہی اپنی مخلوق کی ہر تکلیف پر بے انتہا اجر و ثواب بخشتا ہے بالخصوص غربا و مساکین سے اور زیادہ پیار فرماتا ہے، یہاں تک کہ قیامت میں اپنے فقرا کو اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے بہشت میں بھیجے گا، اسی لئے حضور سرور عالم ﷺ تعلیم اُمت کے لئے یوں دعا فرماتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ۔

ترجمہ: اے اللہ ﷻ! مجھے حالت مسکینی کی زندگی اور حالت مسکینی کی موت عطا فرما اور بروز قیامت مساکین کے ساتھ میرا معاملہ فرما۔

[ترمذی شریف: کتاب الزھد: باب ان فقراء المہاجرین یدخلون الجنۃ: صفحہ 531: رقم الحدیث 2352: کنز العمال: جلد 6: صفحہ 201: رقم الحدیث 16588: ابن ماجہ: کتاب الزھد: باب مجالسۃ الفقراء: صفحہ 686: رقم الحدیث 4126: مستدرک للحاکم: جلد 4: صفحہ 466: رقم الحدیث 7992]

جنت میں تسبیح وتہلیل سنانے والے فرشتے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يُنَزِّهُونَ أَسْمَاعَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ عَنْ مَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ؟ مَيِّزُوهُمْ فَيَتَمَيَّزُونَ فِي كُثُبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: أَسْمِعُوهُمْ تَسْبِيحِي وَتَمْجِيدِي فَيُسْمِعُونَ بِأَصْوَاتٍ لَّمْ يَسْمَعِ السَّامِعُونَ بِمِثْلِهَا قَطُّ ۔

ترجمہ: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرمائے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے کان اور آنکھیں شیطان کے گانے باجے سے محفوظ رکھتے تھے؟ ان سب کو الگ کردو، تو ان کو کستوری اور عنبر کے ٹیلوں پر نمایاں کر دیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا: تم ان کو میری تسبیح وتمجید سناؤ تو یہ (نیک لوگ) ایسی (خوبصورت) آوازوں میں (تسبیحات وتمجیدات) سنیں گے کہ ایسی آوازیں کبھی بھی سننے والوں نے نہیں سنی ہونگی۔

[تفسیر درمنثور: جلد 11: صفحہ 589: کنزالعمال: جلد 15: صفحہ 96: رقم الحدیث 40658: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 197: رقم الحدیث 727]

انتباہ : عام گانے باجے جو شیطانی باتوں سے بھرپور ہوتے ہیں، جبکہ دور حاضرہ میں ایسے گانوں باجوں کی بھرمار ہے کہ جن سے بچنا مشکل ہوجاتا ہے، اس وقت خدا ترس لوگ خود کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں خدانخواستہ کہیں بچاؤ نہ ہوسکے تو دل سے ان اُمور سے نفرت کا اظہار کرنا کافی ہے۔

مساجد میں رہنے والوں کے ساتھ فرشتوں کی ڈیوٹی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَادًا وَالْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ إِنْ غَابُوا افْتَقَدُوهُمْ وَإِنْ مَرِضُوا عَادُوهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ ۔

ترجمہ: کچھ لوگ مساجد کو لازم پکڑنے والے ہیں، فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اگر یہ لوگ غائب ہوجائیں تو ان کو تلاش کرتے ہیں اگر بیمار ہوں، تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر کسی ضرورت میں پڑتے ہیں، تو ان کی اعانت کرتے ہیں۔

[کنزالعمال: جلد 7: صفحہ 237: رقم الحدیث 20346: مصنف عبدالرزاق: جلد 11: صفحہ 297: رقم الحدیث 20585: مسند امام احمد بن حنبل: جلد 15: صفحہ 248: رقم الحدیث 9424: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 197: رقم الحدیث 729]

فائدہ : اس طرح کی ذیل کی روایت اور بھی کتب حدیث میں موجود ہے جس کو علامہ سیوطی نے مذکورہ روایت کی تقویت کے طور پر بیان فرمایا ہے۔

حضرت عطا خراسانی تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَاداً جُلَسَاؤُهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَتَفَقَّدُونَهُمْ فَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ وَإِنْ مَرِضُوا عَادُوهُمْ وَإِنْ غَابُوا تَفَقَّدُوهُمْ وَإِنْ حَضَرُوا قَالُوا: اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذَكَرَكُمُ اللّٰهُ ۔

ترجمہ: کچھ لوگ مساجد کو لازم پکڑنے والے ہیں، اُن کے ساتھ فرشتے بیٹھتے ہیں اگر یہ لوگ غائب ہوجائیں تو ان کو تلاش کرتے ہیں، اگر کسی حاجت میں مصروف ہوتے ہیں تو یہ ان کی اعانت اور مدد کرتے ہیں اگر بیمار ہوتے ہیں، تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر (مسجد میں) حاضری سے رہ جائیں تو ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر موجود رہیں تو ان سے

کہتے ہیں: تم اللہ ﷻ کا ذکر کرو اللہ ﷻ تمہیں (بطور خاص) یاد کرے گا۔

[مجمع الزوائد: جلد 2: صفحہ 101: رقم الحدیث 2025: مصنف عبدالرزاق: جلد 11: صفحہ 297: رقم الحدیث 20585: کنز العمال: جلد 7: صفحہ 237: رقم الحدیث 20347: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 198: رقم الحدیث 730]

فرشتوں کی دعا

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّهُ لَمْ يَدْعُ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ وَلَا عَبْدٌ صَالِحٌ إِلَّا كَانَ مِنْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ عَلَى الْغَيْبِ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْراً لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْراً لِّيْ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْحِكَمِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضٰى وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَأَسْأَلُكَ نَعِيْماً لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ النَّظَرَ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءٍ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ ۔

ترجمہ: کوئی فرشتہ، نبی مرسل اور نیک بندہ ایسا نہیں جس نے دعا نہ مانگی ہو، اے اللہ ﷻ ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے مطابق مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک کہ تو میرے لئے زندگی کو بہتر جانے اور اس وقت موت دینا جب تو میرے لئے وفات کو بہتر جانے، میں تجھ سے پوشیدہ حالت میں اور ظاہری حالت میں تیرے ڈر غصہ اور خوشی کے وقت دانائی کی بات، غربت اور تونگری (کی حالتوں) میں میانہ روی طلب کرتا ہوں اور ایسی نعمت طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو آنکھ کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو اور مرنے کے بعد اطمینان کی زندگی چاہتا ہوں، تجھ سے تیرے چہرے کی طرف نظر رکھنے کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے ملاقات کا شوق مانگتا ہوں جو ضرر پہنچانے والی حالت سے

اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے خالی ہو اے اللہ ﷻ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہدایت یافتہ رہنما بنا۔

[کنز العمال: جلد 2: صفحہ 97: رقم الحدیث 3837: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 198: رقم الحدیث 731]

فائدہ : اس میں انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ مصائب سے تنگ آ کر موت کی دعا نہ مانگے بلکہ ایسی دعا مانگے جس سے اللہ ﷻ راضی ہو، فقیر بارگاہ الٰہی میں یہ دعا کرتا رہتا ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْراً لِّيْ فَاَحْيِنِيْ بِالصِّحَّةِ وَالسَّلَامَةِ وَالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ وَالشَّرَافَةِ وَإِنْ كَانَتِ الْمَمَاتُ خَيْراً لِّيْ فَأَمِتْنِيْ عَلَى الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ -

فرشتہ برائے تعلیم اُمت اور جبرئیل علیہ السلام

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أُصَلِّي إِذْ سَمِعْتُ مُتَكَلِّمًا يَقُولُ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ إِلَيْكَ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ فَأَهْلٌ أَنْ تُحْمَدَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَمِيعَ مَا مَضَى مِنْ ذَنْبِي وَاعْصِمْنِي فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي وَارْزُقْنِي عَمَلًا زَاكِيًا تَرْضَى بِهِ عَنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاكَ مَلَكٌ أَتَاكَ يُعَلِّمُكَ تَحْمِيدَ رَبِّكَ ۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک بولنے والے سے یہ دعا سنی:

اے اللہ ﷻ ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، ساری حکومت تیرے ہی لئے ہے، تمام بھلائیاں تیرے ہی اختیار میں ہیں، تمام امور ظاہر اور پوشیدہ کو تو جانتا ہے، تو ہی اس لائق ہے کہ تیری حمد بیان کی جائے، تو ہر شئے پر قدرت والا ہے، اے اللہ ﷻ! جتنے گناہ میری گذشتہ عمر میں سرزد ہوئے، ان سب کو معاف کر دے اور میری جتنی عمر باقی ہے اِس میں مجھے گناہوں سے محفوظ فرما، مجھے پاکیزہ عمل کی توفیق عطا فرما، جس کے سرانجام دینے سے تو مجھ سے راضی ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک فرشتہ تھا جو تمہیں تمہارے پروردگار ﷻ کی تعریف سکھانے کے لئے آیا تھا۔

[مجمع الزوائد: جلد10:صفحہ86:رقم الحدیث16888:مسند امام احمد بن حنبل: جلد38:صفحہ378:رقم الحدیث 23355:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ199:رقم الحدیث732]

امام ابن ابی الدنیا نے ''کتاب الذکر'' میں حضرت انس ؓ سے نقل فرمایا ہے:

حضرت ابی بن کعب ؓ نے ارشاد فرمایا: میں مسجد میں داخل ہو کر ضرور نماز پڑھونگا اور اللہ تعالیٰ ﷻ کی ایسی تعریفات بجالاؤنگا کہ ایسی تعریف کسی نے نہیں کی ہوگی پھر جب انہوں نے نماز ادا کی اور اللہ ﷻ کی تعریف کرنے بیٹھے تو ان کے پیچھے سے بلند آواز سے کسی نے یہ مذکورہ دعا پڑھی تو حضرت ابی بن کعب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔

فائدہ : جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت کے ساتھ ساتھ آپکی اُمت کی خیر و بھلائی میں بھی مشغول رہتے ہیں، حدیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کو ہر ایک کے ہر حال کا علم ہے خواہ وہ کہیں ہو۔

حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ وَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ : إِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِيْ أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتَّى يَقُوْلَهَا أَهْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ ۔

ترجمہ: بندہ جب اللہ ﷻ کی رضا کی جستجو کرتا ہے اور اسی میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے، اے جبرائیل علیہ السلام! میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کی جستجو میں ہے سن لو! میں اس پر رحمت کرتا ہوں، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں، اللہ عزوجل کی فلاں بندے

پر رحمت (نازل ہو رہی) ہے تو یہی بات عرش بردار فرشتے بھی کہتے ہیں اور جو ان کے آس پاس ہیں وہ بھی، یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے بھی یہی کہتے ہیں، پھر یہ بات زمین پر نازل ہو جاتی ہے۔

[مسند امام احمد بن حنبل: جلد37:صفحہ87: رقم الحدیث22401: معجم الاوسط للطبرانی: جلد2:صفحہ57: رقم الحدیث1240: مجمع البحرین: جلد8:صفحہ206: رقم الحدیث4976: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ199: رقم الحدیث734]

فائدہ : اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ محبوبانِ خدا کا چرچا زمین سے کہیں زیادہ آسمانوں سے عرش معلیٰ تک ہوتا ہے۔

نیک دعا طلب کرنے پر ملائکہ کا نزول

حضرت ابوظاہریہ (تابعی) ؓ فرماتے ہیں:

میں بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نیت سے آیا اور مسجد (بیت المقدس) میں داخل ہوا اور میں مسجد میں تھا کہ ایک اُترنے والے کی آواز سنی جس کے پَر بھی تھے، وہ اس وقت (میری طرف) متوجہ ہو کر یہ کہہ رہا تھا:

سُبْحَانَ الدَّائِمِ الْقَائِمِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْأَعْلٰى سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى۔

پھر ایک اور اُترنے والا یہی پڑھتا ہوا میرے سامنے اترا پھر ایک کے بعد دوسرا اترنے لگا اور یہی پڑھنے لگا یہاں تک کہ مسجد (بیت المقدس) بھر گئی، ایک ان میں سے جو میرے قریب تھا مجھ سے پوچھنے لگا تم آدمی ہو؟ میں نے کہا: ہاں تو اس نے کہا: تم گھبرانا مت یہ فرشتے ہیں، میں نے کہا: میں تم سے اس ذات کی قسم دیکر پوچھتا ہوں جس نے تمہیں یہ (تسبیح ادا کرنے کی) توفیق بخشی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں (تم میں) سب سے پہلے نازل ہونے والا کون ہے؟ کہا

جبرائیل علیہ السلام، میں نے کہا: وہ کون ہے جو اس کے بعد اُترا؟ کہا میکائیل علیہ السلام، میں نے کہا: ان کے بعد کون اُترے ہیں؟ کہا فرشتے، میں نے کہا: میں تم سے اس ذات کے واسطے سے پوچھتا ہوں جس نے تمہیں اس کی توفیق بخشی جو میں دیکھ رہا ہوں، اس تسبیح کے پڑھنے والے کو کتنا ثواب اور اجر ملے گا؟ کہا جس نے اس کو روزانہ ایک مرتبہ ایک سال تک پڑھا وہ اس وقت تک فوت نہ ہوگا جب تک اپنا مقام جنت میں نہ دیکھ لے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 200: رقم الحدیث 735: تاریخ دمشق الکبیر: جلد 12: صفحہ 247: سیر اعلام النبلاء: جلد 1: صفحہ 1374: تحت الرقم 1475]

فائدہ : اس روایت کے بعد حضرت ابوالطاہر یہ فرماتے ہیں:

میں نے دل میں کہا سال کی تو بڑی مدت ہے شاید میں ایک سال تک زندہ رہوں تو میں نے ایک ہی دن میں سال کے ایام کے برابر (۳۶۰ مرتبہ) کہہ ڈالا تو (اس کی برکت سے) میں نے جنت میں اپنا مقام اور ٹھکانہ دیکھ لیا۔

ابوطاہر یہ کا اسم "حُدَیْرُ بْنُ کُرَیْبُ" ہے اور یہ تابعی ہیں، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرما گئے۔

نیک راتوں میں نیک لوگوں پر ملائکہ کا سلام

حضرت ابوسعید بن اعرابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا يَحْيَى بْنَ أَبِي مُرَّةَ يَقُولُ: طُفْتُ لَيْلَةَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَأُرِيتُ الْمَلَائِكَةَ تَطُوفُ فِي الْهَوَاجِرِ إِلَى الْبَيْتِ ۔

ترجمہ: حضرت ابو یحییٰ بن ابی مرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو بیت اللہ شریف کا طواف کیا تو مجھے فرشتوں کی زیارت ہوئی، وہ بھی فضا میں بیت اللہ شریف کے اردگرد طواف کر رہے تھے۔

[شعب الایمان: جلد 5: صفحہ 273: رقم الحدیث 3415: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 200: رقم الحدیث 736]

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِهِ ﴿مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ قَالَ: هُوَ تَسْلِيمُ الْمَلَائِكَةِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عَلَى أَهْلِ الْمَسَاجِدِ حَتَّى يَطْلَعَ الْفَجْرُ ۔

ترجمہ: فرمان باری تعالیٰ "من كل امر سلام" کی تفسیر میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شب قدر میں فجر طلوع ہونے تک مساجد میں بیٹھنے والے حضرات (اور اپنی جائے نماز پر بیٹھنے والی خواتین) پر فرشتے سلام پیش کرتے ہیں۔

[شعب الایمان: جلد 5: صفحہ 280: رقم الحدیث 3424: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 200: رقم الحدیث 737]

عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ قَالَ: تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ حِينَ تَغِيبُ الشَّمْسُ إِلَى أَنْ تَطْلَعَ الْغَدُ يَمُرُّونَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ يَقُولُونَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُؤْمِنُ ۔

ترجمہ: حضرت منصور بن زاذان (تابعی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اس رات (شب قدر) میں غروب آفتاب کے وقت فرشتے نازل ہوتے ہیں اور طلوع فجر تک رہتے ہیں ہر مومن سے گذرتے ہوئے کہتے ہیں "السلام عليك يا مومن" اے مومن تم پر سلام ہو۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 200: رقم الحدیث 738]

إِذَا كَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَمْ تَزِلِ الْمَلَائِكَةُ تَخْفِقُ بِأَجْنِحَتِهَا بِالسَّلَامِ مِنَ اللهِ وَالرَّحْمَةِ مِنْ لَّدُنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ ۔

ترجمہ: فرمان باری تعالیٰ جل جلالہ "سلام" کی تفسیر میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب شب قدر ہوتی ہے تو فرشتے اپنے پروں کے بل اللہ جل جلالہ کی طرف سے سلام اور رحمت لے کر زمین پر نماز مغرب سے نماز فجر تک رہتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 201: رقم الحدیث 739]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ القدر کے بارے میں ارشاد فرمایا:

إِنَّهَا لَيْلَةُ سَابِعَةٌ أَوْ تَاسِعَةٌ وَعِشْرِينَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصَى ۔

ترجمہ: شب قدر ستائیسویں یا اُنتیسویں (ماہ رمضان) کو ہوتی ہے، اس رات میں زمین پر سنگریزوں سے بھی زیادہ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

[مسند امام احمد بن حنبل: جلد 16: صفحہ 427: رقم الحدیث 10734: کشف الاستار: جلد 1: صفحہ 484: رقم الحدیث 1030: مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 309: رقم الحدیث 5042: معجم الاوسط للطبرانی: جلد 3: صفحہ 73: رقم الحدیث 2522: مجمع البحرین: جلد 3: صفحہ 177: رقم الحدیث 1635: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 201: رقم الحدیث 740]

فائدہ : طبرانی شریف کی حدیث میں سنگریزوں کے بجائے ستاروں کا ذکر ہے، علامہ مناوی فرماتے ہیں: یہ رات سال کی تمام راتوں سے افضل ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يَكْتُبَ عَلَى أُمَّتِي سُبْحَةَ الضُّحَى فَقَالَ : تِلْكَ صَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ شَاءَ صَلَّاهَا وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهَا وَمَنْ صَلَّاهَا فَلَا يُصَلِّيهَا حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ۔

ترجمہ: میں نے اللہ جل جلالہ سے عرض کیا: وہ میری اُمت پر چاشت کی نماز فرض قرار دیدے۔ تو ارشاد فرمایا: یہ فرشتوں کی نماز ہے جو (آدمی) چاہے ادا کرے اور جو چاہے ترک کردے اور جو اس کو ادا کرنا چاہے تو سورج چڑھنے کے بعد ادا کرے۔

[کنز العمال: جلد 7: صفحہ 332: رقم الحدیث 21488: الفردوس بمأ ثور الخطاب: جلد 2: صفحہ 311: رقم الحدیث 3406: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 201: رقم الحدیث 741]

ملائکہ کے پَروں کی تعداد

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: جَاعِلِ الْمَلَائِكَة رُسُلًا قَالَ: بَعْضُهُمْ لَهُ جَنَاحَانِ وَبَعْضُهُمْ لَهُ ثَلَاثَةُ أَجْنِحَةٍ وَبَعْضُهُمْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَجْنِحَةٍ ۔

ترجمہ: فرمان خداوندی ﴿جَاعِلِ الْمَلَائِكَة رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَة مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ کی تفسیر میں حضرت قتادہ (مشہور تابعی مفسر) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان فرشتوں میں بعض کے دو پر ہیں بعض کے تین پر ہیں اور بعض کے چار پر ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 202: رقم الحدیث 743]

"اولی اجنحة" کی تفسیر میں حضرت ابن جریج (مشہور تابعی مفسر) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرشتوں کے پروں کی تعداد دو سے تین اور بارہ تک ہے (یعنی) پروں کی طاق تعداد ہے (یعنی) تین پروں والے بھی ہیں اور پانچ والے بھی اور وہ فرشتے جو موازین پر مقرر ہیں، "وطـــــران" ہیں اور موازین والوں کے دس دس پر ہیں اور فرشتوں کے پر روئیں دار ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے چھ پر ہیں، ایک مشرق میں ہے، ایک مغرب میں اور دو ان کی آنکھوں پر ہیں اور دو پر وہ ہیں جن کے متعلق بعض علماء فرماتے ہیں: ان کی پشت پر ہیں اور بعض علماء کہتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نے ان دونوں کو لپیٹ کر لباس بنایا ہوا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 202: رقم الحدیث 744]

فائدہ : حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سَمُّوا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا تَسَمُّوا بِأَسْمَاءِ الْمَلَائِكَةِ ۔

ترجمہ: (اپنے بچوں کے نام) حضرات انبیائے کرام کے ناموں پر رکھو فرشتوں کے ناموں پر مت رکھو۔ [کنز العمال: جلد 16: صفحہ 175: رقم الحدیث 45210: جمع الجوامع: جلد 14: صفحہ 502: رقم الحدیث 11603: تاریخ کبیر للبخاری: جلد 5: صفحہ 35: تاریخ ابن عساکر: جلد 7: صفحہ 328]

فرشتوں کی عبادت گاہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَرَجَ بِیَ الْمَلِکُ اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ اِنْتَهَیْتُ اِلٰی بِنَاء فَقُلْتُ لِلْمَلِکِ : مَا هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا بِنَاءٌ بَنَاهُ اللّٰهُ لِلْمَلائِکَةِ یَدْخُلُهُ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا یُقَدِّسُوْنَ اللّٰهَ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ ۔

ترجمہ: مجھے فرشتہ ساتویں آسمان پر لے گیا (یہاں تک کہ) میں ایک عمارت کے پاس جا پہنچا تو میں نے اس فرشتہ سے پوچھا یہ کیا عمارت ہے؟ کہا: یہ وہ عمارت ہے جس کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرشتوں کے لئے بنایا ہے اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تسبیح وتقدیس کرتے ہیں ان کو دوبارہ واپس آنے کا موقع نہیں ملے گا۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 141: رقم الحدیث 519: فتح الباری: جلد 6: صفحہ 308]

فائدہ : اس مضمون کی ایک اور روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ ؟ قَالَ : بَیْتٌ فِی السَّمَاءِ بِحِیَالِ الْبَیْتِ حُرْمَتُهٗ هٰذَا فِی السَّمَاءِ کَحُرْمَةِ هٰذَا فِی الارْضِ یَدْخُلُهٗ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ وَلایَعُوْدُوْنَ اِلَیْهِ ۔

ترجمہ: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بیت المعمور کیا ہے؟ تو فرمایا: خانہ کعبہ کے عین مقابل آسمان میں ایک گھر ہے، اس کی حرمت بھی زمین والے بیت اللہ کی طرح ہے، اس میں روزانہ 70 ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ ان کی حاضری نہیں ہوتی۔ [فتح الباری شرح بخاری: جلد 6: صفحہ 308: عالم الملائکۃ الابرار: سلیمان اشقر: صفحہ 37]

عَنْ اِبْنِ عَمَرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ یُصَلِّیْ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ

مَلَکٍ وَمَا مِنَ السَّمَاءِ مَوْضِعُ اِهَابٍ اِلَّا وَعَلَیْهِ مَلَکٌ سَاجِدٌ اَوْ قَائِمٌ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور آسمان میں ایک انسان کے جسم برابر بھی جگہ نہیں مگر اس پر کوئی نہ کوئی فرشتہ قیام میں ہے یا سجدہ میں ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 142: رقم الحدیث 521: فتح الباری شرح بخاری: جلد 6: صفحہ 308]

ملائکہ کا حج

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ قَالَ : اِنَّ الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ فِی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بِحَذَاءِ هٰذَا الْبَیْتِ تَحُجُّ اِلَیْهِ الْمَلائِکَةُ یَوْمَ حَجِّکُمْ هٰذَا ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن طاؤس (تابعی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: بیت المعمور ساتویں آسمان پر بیت اللہ شریف کے بالمقابل ہے جس دن تم (مسلمان) بیت اللہ شریف کا حج کرتے ہو فرشتے بھی اسی روز اس کے حج کو جاتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 142: رقم الحدیث 522]

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : اَوْحَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی آدَمَ ابْنِ لِیْ بَیْتًا فَاحْفِف فِیْهِ کَمَا رَأَیْتَ الْمَلائِکَةَ تَحِفُّ بِبَیْتِیَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ ۔

ترجمہ: حضرت عطا (مشہور تابعی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: میرے لئے ایک گھر تعمیر کرو اور اس کا طواف کرو، جس طرح تم نے فرشتوں کو دیکھا ہے جو میرے اس گھر (بیت المعمور) کا جو آسمان میں ہے، طواف کرتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 142: رقم الحدیث 523]

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا هَبَطَ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ : اِنِّیْ مُهْبِطٌ مَعَکَ بَیْتًا یُطَافُ حَوْلَهٗ کَمَا یُطَافُ حَوْلَ الْعَرْشِ وَیُصَلِّیْ عِنْدَهٗ کَمَا یُصَلِّیْ عِنْدَالْعَرْشِ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان سے اُتارا تو (ان سے اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: میں نے تمہارے ساتھ ایک گھر بھی اتارا ہے جس کے اردگرد اس طرح طواف کیا جائے گا جس طرح عرش کے اردگرد کیا جاتا ہے اور اس کے پاس اس طرح نماز پڑھی جائے گی جس طرح عرش کے پاس پڑھی جاتی ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 142: رقم الحدیث 524]

حدودِ حرم تک حرم ہونے کی وجہ

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ : اِنَّهُ لَمَّا خَافَ آدَمُ عَلٰى نَفْسِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ اِسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَرْسَلَ اللّٰهُ مَلائِكَةً حَفُّوْا بِمَكَّةَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَوُقِفُوْا حَوَالَيْهَا فَحَرَّمَ اللّٰهُ الْحَرَمَ مِنْ حَيْثُ كَانَتِ الْمَلائِكَةُ وُقِفَتْ ۔

ترجمہ: حضرت حسین بن قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بعض اہل علم سے سنا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے شیطان سے اپنے بارے میں خوف کیا تو اللہ تعالیٰ علیہ السلام سے پناہ مانگی تو اللہ تعالیٰ علیہ السلام نے (ان کی حفاظت کرنے کے لئے) فرشتے نازل فرمائے جنہوں نے مکہ شریف کو ہر طرف سے گھیر لیا اور اس کے اطراف میں رک گئے، تب سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حرم مکہ کو وہاں تک حرم بنا دیا، جہاں جہاں تک (یہ) فرشتے ٹھہرے تھے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 142: رقم الحدیث 525]

بیت المعمور پر روزانہ ستر ہزار فرشتے حاضری دیتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ ۔

ترجمہ: بیت المعمور (فرشتوں کا قبلہ عبادت) ساتویں آسمان پر ہے جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے (حاضری دیتے اور) داخل ہوتے ہیں ان کو قیامت تک دوبارہ اس کی طرف لوٹنے کا موقعہ نہیں ملے گا۔

[درمنثور: جلد 13: صفحہ 693: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 141: رقم الحدیث 517: مستدرک للحاکم: جلد 2: صفحہ 551: رقم الحدیث 3799]

وہ چار سردار فرشتے جو اُمورِ دنیا کی تدبیر کرتے ہیں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ : يُدَبِّرُ اَمْرَ الدُّنْيَا اَرْبَعَةٌ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ وَاِسْرَافِيْلُ فَاَمَّا جِبْرِيْلُ فَمُوَكَّلٌ بِالرِّيَاحِ وَالْجُنُوْدِ وَاَمَّا مِيْكَائِيْلُ فَمُوَكَّلٌ بِالْقَطْرِ وَالنُّبَاتِ وَاَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَمُوَكَّلٌ بِقَبْضِ الارْوَاحِ وَاَمَّا اِسْرَافِيْلُ فَهُوَ يَنْزِلُ بِالامْرِ عَلَيْهِمْ ۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ دنیا کے جملہ اُمور کی تدابیر چار فرشتے کرتے ہیں (۱) جبرائیل علیہ السلام (۲) میکائیل علیہ السلام (۳) ملک الموت (عزرائیل) علیہ السلام (۴) اسرافیل علیہ السلام: جبرائیل علیہ السلام ہوا اور لشکروں پر مقرر ہیں اور میکائیل علیہ السلام بارش کے قطرات اور انگوریوں (کھیتیوں وغیرہ) پر مقرر ہیں اور ملک الموت علیہ السلام قبض ارواح پر مقرر ہیں اور اسرافیل علیہ السلام ان سب (تینوں) تک اللہ جل جلالہ کا حکم پہونچاتے ہیں۔

[شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 316: رقم الحدیث 156: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 808: رقم الحدیث 376: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 3397: رقم الحدیث 19117: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 16: رقم الحدیث 27]

عَنِ ابْنِ سَابِطٍ قَالَ : فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ كُلُّ شَيْءٍ هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَوُكِّلَ ثَلاثَةٌ مِنَ الْمَلائِكَةِ اَنْ يَّحْفَظُوْهُ فَوُكِّلَ جِبْرِيْلُ بِالْكِتَابِ اَنْ يَّنْزِلَ بِهِ اِلَى الرُّسُلِ وَوُكِّلَ جِبْرِيْلُ اَيْضاً بِالْهَلَكَاتِ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُهْلِكَ قَوْمًا وَوَكَّلَهُ بِالنَّصْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَوُكِّلَ مِيْكَائِيْلُ بِالْحِفْظِ وَالْقَطْرِ وَنُبَاتِ الارْضِ وَوُكِّلَ مَلَكُ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الانْفُسِ

فَاِذَا ذَهَبت الدُّنْيَا جَمَعَ مَنْ حَفِظَهُمْ وَقَابَلَ اُمَّ الْكِتَابِ فَيَجِدُوْنَهُ سَوَاءٌ ۔

ترجمہ: ابن سابط رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُم الکتاب میں ہر شے درج ہے جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا ہے تین فرشتوں کو حکم ہے کہ وہ اس کی حفاظت ونگرانی کریں، جبرائیل علیہ السلام کے ذمہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی کتابیں انبیاء ورسل کو پہونچائیں اور سرکش اقوام کی تباہی بھی جبرائیل علیہ السلام کے سپرد ہے جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ کسی قوم کو تباہ کرے تو جبرائیل علیہ السلام کو بھیجتا ہے ایسے ہی جنگوں میں مسلمانوں کی مدد کرنا بھی ان کے ذمہ ہے، میکائیل علیہ السلام کو حفظ اور بارش کے قطرات اور زمین کی انگوریوں کا کام سپرد ہے اور ملک الموت علیہ السلام کو قبض ارواح پر مقرر کیا گیا ہے جب دنیا مٹ جائے گی ان کے امور کا اور لوح محفوظ میں مندرج امور کا موازنہ کیا جائے گا تو دونوں برابر ہوں گے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 12: صفحہ 308: رقم الحدیث 35976: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 983: رقم الحدیث 496: درمنثور: جلد 15: صفحہ 222: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 16: رقم الحدیث 28]

تدبیر کنندگان ملائکہ کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تصریح فرمائی ہے

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ○ (پارہ ۳۰: سورۃ النازعات: آیت ۵)

ترجمہ: پھر کام کی تدبیر کریں۔

اس آیت میں ان ملائکہ کرام کی قسم ہے جو اُمورِ حق تعالیٰ جل جلالہ کی تدبیر کرتے ہیں۔

فائدہ : امام راغب علیہ الرحمہ نے فرمایا:

اس سے وہ ملائکہ کرام مراد ہیں جو تدبیر اُمور میں مؤکل ہیں۔

[تفسیر ابن کثیر: جلد 8: صفحہ 313: تفسیر معالم التنزیل: صفحہ 1379: تفسیر کبیر: جلد 11: صفحہ 31]

یعنی وہ فرشتے جو بندوں کے لئے دنیوی واُخروی اُمور کی تدبیر کرتے ہیں، جیسے انہیں کہا گیا ہے بغیر کمی بیشی کے۔ (روح البیان) تقریباً اکثر تفاسیر میں فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا سے ملائکہ کرام مراد لی گئی ہے، اس میں ہمارے دور کے معتزلہ کو انکار نہیں، ہاں انہیں سابق معتزلہ

کی طرح انکار ہے تو اولیاء کرام سے صاحب ''روح البیان'' نے اسی مقام پر یوں فرمایا:

نفوس شریفہ (اولیاء کرام) کے لئے بعید نہیں کہ ان سے اس عالم میں آثار کا ظہور ہو وہ اَبدان سے مفارقت (وصال) کر گئے ہوں یا ابدان میں ہوں اس کی دلیل انسان کے خواب کی ہے کہ وہ خواب میں بہت سے بندگانِ خدا کی زیارت کرتا ہے، تو وہ اسے اس کے مطلوب کی رہبری کرتے ہیں اس کے بعد آخر میں فیصلہ فرمایا کہ:

فَاِذَا كَانَ التَّدْبِيْرُ بِيَدِ الرُّوْحِ وَهُوَ فِيْ هَذَا الْمَوطَنِ فَكَذَا اِذَا انْتَقَل مِنْهُ اِلَى الْبَرْزَخِ بَلْ هُوَ بَعْدَ مُفَارقَتِهِ الْبَدَنَ اَشَدُّ تَاثِيْرٍ وَتَدْبِيْرٍ لِاَنَّ الْجَسَدَ حِجَابٌ فِيْ الْجُمْلَةِ اَ لَا تَرَى اَنَّ الشَّمْسَ اَشَدُّ اِحْرَاقًا اِذَا لَمْ يُحْجِبُهَا غَمَامٌ اَوْ نَحْوُهُ ۔

ترجمہ: جب تدبیر روح کے ہاتھ میں ہے اور وہ اسی وطن دنیا میں ہے ایسے ہی جب دنیا سے رخصت ہو کر برزخ میں منتقل ہوتی ہے بلکہ وہ تو بدن سے جدائی کے بعد زیادہ تاثیر وتدبیر رکھتی ہے اس لئے کہ جسد حجاب ہے، کیا نہیں دیکھتے ہو کہ سورج جب بادل وغیرہ سے محجوب نہ ہو تو زیادہ گرم ہوتا ہے۔ [تفسیر روح البیان: جلد 10: صفحہ 373]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ جِبْرِيْلُ يُنَاجِيْهِ اِذَ اِنْشَقَّ اُفُقَ السَّمَاءِ فَاَقْبَلَ جِبْرِيْلُ يَتَضَاءَ لُ وَيَدْخُلُ بَعْضُهُ فِيْ بَعْضٍ وَيَدْنُوْ مِنَ الْاَرْضِ فَاِذَا مَلَكٌ قَدْ مَثَّلَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيُخَيِّرُكَ بَيْنَ اَنْ تَكُوْنَ نَبِيًّا مَلِكًا اَوْ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَاَشَارَ جِبْرِيْلُ اِلَيَّ بِيَدِهِ اَنْ تَوَاضَعَ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ لِيْ نَاصِحٌ ، فَقُلْتُ : نَبِيًّا عَبْدًا فَعَرَجَ ذَلِكَ الْمَلَكُ اِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ : يَاجِبْرِيْلُ ! قَدْ كُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَسْاَلُكَ عَنْ هَذَا فَرَاَيْتُ مِنْ حَالِكَ مَا شَغَلَنِيْ عَنِ الْمَسْئَلَةِ فَمَنْ هَذَا يَاجِبْرِيْلُ ؟ قَالَ : هَذَا اِسْرَافِيْلُ خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خِلْقِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ صَافًا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ طَرْفَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ سَبْعُوْنَ نُوْرًا

مَا مِنْهَا نُوْرٌ يَدْنُوْ مِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ الْلَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ فَاِذَا اَذِنَ اللّٰهُ بِشَيْئٍ فِي السَّمَاءِ اَوْ فِي الْاَرْضِ اِرْتَفَعَ ذَلِكَ اللَّوْحُ فَضَرَبَ جَبْهَتَهُ فَيَنْظُرُ فِيْهِ فَاِنْ كَانَ مِنْ عَمَلِيْ اَمَرَنِيْ بِهِ وَاِنْ كَانَ مِنْ عَمَلِ مِيْكَائِيْلَ اَمَرَهُ بِهِ وَاِنْ كَانَ مِنْ عَمَلِ مَلَكِ الْمَوْتِ اَمَرَهُ بِهِ قُلْتُ : يَا جِبْرِيْلُ عَلَى اَيِّ شَيْئٍ اَنْتَ ؟ قَالَ : عَلَى الرِّيَاحِ وَالْجُنُوْدِ قُلْتُ : عَلَى اَيِّ شَيْئٍ مِيْكَائِيْلُ ؟ قَالَ : عَلَى النُّبَاتِ وَالْقَطْرِ قُلْتُ : عَلَى اَيُّ شَيْئٍ مَلَكُ الْمَوْتِ قَالَ عَلَى قَبْضِ الْاَنْفُسِ وَمَا ظَنَنْتُ اَنَّهُ هَبِطَ اِلَّا بِقِيَامِ السَّاعَةِ وَمَا ذَاكَ الَّذِيْ رَاَيْتَ مِنِّيْ اِلَّا خَوْفًا مِنْ قِيَامِ السَّاعَةِ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے کہ جبرائیل علیہ السلام آپ سے محوگفتگو ہوئے، اتنے میں اچانک آسمان کا کنارہ پھٹا تو اس وقت جبرائیل علیہ السلام کمزور ہونے لگے بلکہ یوں محسوس ہوتا کہ وہ اپنے آپ میں داخل ہورہے اور زمین سے جا لگے اس کے بعد ایک فرشتہ نمودار ہوا جو رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور عرض کی اے محمد (ﷺ)! اللہ جل جلالہ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ کو اختیار دیتا ہے کہ آپ ﷺ چاہیں تو نبی بادشاہ ہوں یا نبی عبد، تو رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ میں تواضع کروں، اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ مجھے نصیحت کررہے ہیں، تو میں نے کہا: نبی عبد ہونا چاہتا ہوں، اس کے بعد وہ آسمان پر اٹھ گیا، میں نے کہا کہ اے جبریل علیہ السلام! میرا ارادہ تھا کہ میں تم سے اس فرشتہ کے متعلق پوچھو کہ وہ کون ہے لیکن مجھے مشغولیت نے سوال کا موقعہ نہ دیا تو اب بتاؤ یہ کون تھا؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ اسرافیل علیہ السلام تھے، جب سے انہیں اللہ جل جلالہ نے پیدا کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے سامنے قدموں پر صف بستہ کھڑا رہتا ہے، آنکھ بھی نہیں جھپکاتا، اس کے اور اللہ جل جلالہ کے درمیان ستر نور ہیں، ان کا ہر ایک ایسا نور ہے کہ جو بھی ان کے قریب جائے تو جل کر راکھ ہوجائے، اسرافیل علیہ السلام کے آگے لوح محفوظ ہے، جب اللہ جل جلالہ آسمان یا

زمین کا کوئی حکم فرماتا ہے تو وہ لوح محفوظ بلند ہوکر اسرافیل علیہ السلام کی پیشانی کو مارتی ہے، وہ اس میں دیکھتا ہے اگر میرے لئے کوئی حکم ہوتا ہے تو مجھے سناتا ہے اگر میکائیل علیہ السلام کے متعلق ہوتا ہے تو میکائیل علیہ السلام کو سناتا ہے، اگر ملک الموت علیہ السلام کے متعلق ہوتا ہے تو ملک الموت علیہ السلام کو سناتا ہے، میں نے کہا: اے جبریل علیہ السلام! تمہارے ذمہ کیا کام ہے؟ عرض کی: ہواؤں اور لشکروں پر مقرر ہوں، میں نے کہا: تو میکائیل علیہ السلام؟ عرض کی وہ نباتات اور بارش پر مقرر ہیں، میں نے کہا کہ ملک الموت علیہ السلام کے ذمہ کیا ہے؟ کہا ان کے ذمہ قبض الارواح ہے، جبریل علیہ السلام نے فرمایا: میں نے سمجھا کہ میکائیل علیہ السلام قیام قیامت کے لئے اترا ہے اور مجھے جب آپ نے دیکھا کہ کمزور ہورہا تھا تو وہ اُسی کے خوف سے تھا۔

[شعب الایمان: جلد1: صفحہ 315: رقم الحدیث 155: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 17: رقم الحدیث 29]

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنَ اللّٰهِ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ وَاِنَّهُمْ مِنَ اللّٰهِ لَمَسِيْرَةُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ جِبْرِيْلٌ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمِيْكَائِيْلٌ عَنِ الْاُخْرٰى وَاِسْرَافِيْلٌ بَيْنَهُمَا ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی مخلوق میں سے زیادہ قریب جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام و اسرافیل علیہ السلام ہیں اور ہر ایک اللہ جل جلالہ سے پچاس ہزار سال کی مسافت پر دور ہیں، جبرائیل علیہ السلام دائیں جانب ہے اور میکائیل علیہ السلام دوسری جانب اور اسرافیل علیہ السلام ان کے درمیان میں ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 812: رقم الحدیث 381: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 18: رقم الحدیث 30]

عَنْ وَهْبٍ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةُ اَمْلَاكٌ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ اَوَّلُ مَنْ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ مِنَ الْخَلْقِ وَاٰخِرُ مَنْ يُمِيْتُهُمْ وَاَوَّلُ مَنْ يُحْيِيْهِمْ هُمُ الْمُدَبِّرَاتُ وَالْمُقَسِّمَاتُ اَمْرًا ۔

ترجمہ: حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار فرشتوں کو اللہ جل جلالہ نے سب (فرشتوں) سے پہلے پیدا فرمایا اور سب سے آخر میں انہیں موت آئے گی، وہ ہیں جبریل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام واسرافیل علیہ السلام وملک الموت علیہ السلام اور قیامت میں سب سے پہلے ان فرشتوں کو زندہ فرمائے گا جو "مدبرات الامر" اور "مقسمات الامر" ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 18: رقم الحدیث 31]

عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ : جِبْرِیْلُ اَمِیْنُ اللّٰہِ اِلٰی رُسُلِهٖ وَمِیْکَائِیْلُ یَتَلَقَّی الْکُتُبَ الَّتِیْ تُرْفَعُ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَاِسْرَافِیْلُ بِمَنْزِلَةِ الْحَاجِبِ ۔

ترجمہ: حضرت خالد ابن ابی عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام رُسل کرام کی طرف امین ہے اور میکائیل علیہ السلام اُن اعمالناموں کو وصول کرتے ہیں جو لوگوں کے اعمال آسمان پر جاتے ہیں اور اسرافیل علیہ السلام بمنزلہ دربان کے ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 810: رقم الحدیث 379: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 18: رقم الحدیث 32]

عَنْ عِکْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ الْمَلَائِکَةِ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ قَالَ لَا اَدْرِیْ فَجَاءَهٗ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا جِبْرِیْلُ ! اَیُّ الْخَلْقِ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ ؟ قَالَ : لَا اَدْرِیْ فَعَرَجَ جِبْرِیْلُ ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ : جِبْرِیْلُ وَ مِیْکَائِیْلُ وَاِسْرَافِیْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ فَاَمَّا جِبْرِیْلُ فَصَاحِبُ الْحَرْبِ وَصَاحِبُ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَمَّا مِیْکَائِیْلُ فَصَاحِبُ کُلِّ قَطْرَةٍ تَسْقُطُ وَکُلِّ وَرَقَةٍ تَنْبُتُ وَکُلِّ وَرَقَةٍ تَسْقُطُ وَاَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَهُوَ بِقَبْضِ رُوْحِ کُلِّ عَبْدٍ فِیْ بَرٍّ اَوْ بَحْرٍ وَ اَمَّا اِسْرَافِیْلُ فَاَمِیْنُ اللّٰہِ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهُمْ ۔

ترجمہ: عکرمہ ابن خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ! اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے مکرم تر فرشتوں میں کون ہے؟ فرمایا: میں نہیں جانتا، اسی دوران جبریل علیہ السلام آئے آپ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام اللہ جل جلالہ کے فرشتوں میں مکرم تر کون ہے؟ عرض کی، میں نہیں جانتا، یہ سن کر جبریل علیہ السلام آسمان کی طرف اڑ گئے پھر آئے تو سوال مذکور کے جواب میں

عرض کی: جبریل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام و ملک الموت علیہ السلام، بہر حال جبریل علیہ السلام صاحب الحرب اور صاحب المرسلین، میکائیل علیہ السلام بارش کے قطرات کا ذمہ دار ہے اور ہر پتہ کا جو اُگتا ہے اور ہر پتہ کا جو گرتا ہے، ملک الموت علیہ السلام ہر بندے کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں خواہ کوئی جنگل میں ہو یا دریاؤں میں اور اسرافیل علیہ السلام ملائکہ مذکور اور اللہ عزوجل کے درمیان امین ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 811: رقم الحدیث 380: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 18: رقم الحدیث 33]

عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَصَلّٰی قَرِیْبًا مِنْهُ فَصَلَّی النَّبِیُّ ﷺ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ وَ مُحَمَّدٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

ترجمہ: ابوملیح نے اپنے والد سے روایت کی ہے: انہوں نے حضور سرور عالم ﷺ کے قریب فجر کی نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے یہ دو رکعت نہایت ہی خفیف کر کے پڑھیں، فرمایا پھر میں نے آپ سے سنا: "اے اللہ جل جلالہ! اے جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام واسرافیل علیہ السلام اور محمد ﷺ کے ربّ جل جلالہ! میں تجھ سے جہنم سے پناہ مانگتا ہوں" تین بار اس دعا کو پڑھا۔

[مستدرک للحاکم: جلد 4: صفحہ 57: رقم الحدیث 6689: تفسیر در منثور: جلد 1: صفحہ 497: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 18: رقم الحدیث 34]

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُغْمِیَ عَلَیْهِ وَرَأْسُهٗ فِیْ حِجْرِهَا فَجَعَلَتْ تَمْسَحُ وَجْهَهٗ وَتَدْعُوْ لَهٗ بِالشِّفَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَا بَلْ اَسْأَلِی اللّٰہَ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی مَعَ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ ۔

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ پر مرض وصال کے وقت بیہوشی طاری ہوئی اور آپ کا سر مبارک میری گود میں تھا، میں آپ کے چہرۂ اقدس سے پسینہ پونچھتی اور آپ کے لئے شفا کی دعا مانگتی رہی، آپ کو جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میرے

لئے رفیق ملأ اعلیٰ مع جبریل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام واسرافیل علیہ السلام کی دعا مانگ۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 35: تفسیر در منثور: جلد 1: صفحہ 497]

فائدہ : اس میں اشارہ فرمایا کہ امتی کو چاہیے کہ وہ آخرت کے لئے محبوبانِ خدا کی رفاقت کی دعا مانگے، ثابت ہوا کہ موت کے بعد بھی محبوبانِ خدا سے فائدہ پہونچتا ہے۔

حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام

آپ تمام ملائکہ کے سردار ہیں جیسے نبی پاک ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں یونہی جیسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سردار ہیں اور ایسے ہی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ جملہ اولیاء اللہ علیہم الرحمہ کے سردار ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فِیُ السَّمَاءِ بَیُتٌ یُقَالُ لَهُ : الُمَعُمُوُرُ بِحِیَالِ الُكَعُبَةِ وَ فِیُ السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ نَهُرٌ یُقَالُ لَهُ الُحَیَوَانُ یَدُخُلُهُ جِبُرِیُلُ كُلَّ یَوُمٍ فَیَنُغَمِسُ انُغِمَاسَةً ثُمَّ یَخُرُجُ فَیَنُتَفِضُ انُتِفَاضَةً یَخِرُّ عَنُهُ سَبُعُوُنَ اَلُفَ قَطُرَةٍ یَخُلُقُ اللّٰهُ تَعَالىٰ مِنُ كُلِّ قَطُرَةٍ مَلَكًا یُؤمَرُوُنَ اَن یَأتُوا الُبَیُتَ الُمَعُمُوُرَ فَیُصَلُّوُنَ فَیَفُعَلُوُنَ ثُمَّ یَخُرُجُوُنَ فَلَا یَعُوُدُوُنَ اِلَیُهِ اَبَدًا وَیُوَلّٰی عَلَیُهِمُ اَحَدُهُمُ ثُمَّ یُؤمَرُ اَنُ یَقِفَ بِهِمُ فِیُ السَّمَاءِ مَوُقِفًا یُسَبِّحُوُنَ اللّٰهَ فِیُهِ اِلٰی اَنُ تَقُوُمَ السَّاعَةِ ۔

ترجمہ: کعبہ شریف کے بالمقابل آسمان میں ایک گھر ہے جس کا نام المعمور (یعنی آباد شدہ گھر) ہے اور اس چوتھے آسمان پر ایک نہر ہے جس کا نام نہر حیات ہے، حضرت جبرائیل علیہ السلام اس میں روزانہ ایک مرتبہ غوطہ لگاتے ہیں، اس کے بعد نکل کر ایک مرتبہ اپنے آپ کو ہلاتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے گرتے ہیں اور ہر قطرہ سے اللہ تعالیٰ عزوجل ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے، ان کو حکم دیا جاتا ہے کہ یہ بیت المعمور میں حاضری دیں تو یہ اس میں نماز ادا کرتے

ہیں اور اللہ تعالیٰ عزوجل کے اس حکم کی پیروی کرتے ہیں پھر یہ واپس لوٹتے ہیں اور ان کو پھر کبھی اس کی طرف واپس آنے کا موقع نہیں ملے گا ان فرشتوں پر انہیں میں سے ایک کو نگران بنا دیا جاتا ہے اور اس کو حکم دیا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ آسمان میں اپنی مخصوص جگہ پر ٹھہرے، یہ سب فرشتے قیامت قائم ہونے تک اس مقام میں اللہ تعالیٰ عزوجل کی تسبیح ادا کرتے ہیں۔

[تفسیر دُر منثور: جلد 13: صفحہ 693: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 3314: رقم الحدیث 18673: فتح الباری شرح بخاری: جلد 6: صفحہ 309: تفسیر ابن کثیر: جلد 7: صفحہ 428]

فائدہ : روزانہ ستر ہزار فرشتوں کا بیت المعمور میں جا کر عبادت کرنا اور پھر قیامت تک ان کی باری نہ آنا یہ سب بخاری شریف اور مسلم شریف میں بھی مروی ہے۔

[بخاری شریف: کتاب بدء الخلق: باب ذکر الملائکہ: رقم الحدیث 3207: مسلم شریف: کتاب الایمان: باب الاسراء: رقم الحدیث 429]

حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ جبرائیل علیہ السلام نے پڑھائی

عَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنُهُ قَالَ: صَلّٰی جِبُرِیُلُ عَلٰی آدَمَ وَ كَبَّرَ عَلَیُهِ اَرُبَعًا صَلّٰی جِبُرِیُلُ بِالُمَلَائِكَةِ فِیُ مَسُجِدِ الُخِیُفِ زَادَ ابُنُ عَسَاكِرٍ فَعُرِفَ فَضُلُ جِبُرِیُلَ عَلَی الُمَلَائِكَةِ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں اور مسجد خیف میں فرشتوں کی امامت کرتے ہوئے جنازہ پڑھایا۔ امام ابن عساکر نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ اس سے دیگر فرشتوں پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی فضیلت معلوم ہوئی۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 197: رقم الحدیث 726]

جنازۂ آدم علیہ السلام میں ملائکہ کی شمولیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ صَلَّتْ عَلٰی آدَمَ فَکَبَّرَتْ عَلَیْہِ أَرْبَعًا ۔

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا تھا اور ان کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں تھیں۔

[کنز العمال: جلد15: صفحہ 247: رقم الحدیث 42275: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 197: رقم الحدیث 725]

فائدہ : ہم جو نماز جنازہ پڑھتے ہیں اس میں بھی چار تکبیریں کہتے ہیں، مذکورہ حدیث ''حنفی مذہب'' کی تائیدی دلیل ہے، شیعہ اور وہابی غیر مقلد جنازہ میں پانچ یا زائد تکبیریں کہتے ہیں وہ اس حدیث کے خلاف کرتے ہیں۔

حنفی مذہب کے مزید دلائل کے لئے شرح معانی الآثار (امام طحاوی علیہ الرحمہ) یا ردُّ المحتار المعروف فتاویٰ شامی کا مطالعہ فرمائیں۔

فائدہ : اس سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا تھا اور امامت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کی تھی، جنازہ میں چار تکبیر کہی گئیں اور نماز جنازہ مسجد خیف میں ادا کی گئی جو میدان عرفات مکہ مکرمہ میں واقع ہے۔

جبرائیل علیہ السلام کے متعلق مزید احادیث مبارکہ

عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ : اِسْمُ جِبْرِیْلَ عَبْدُ اللّٰہِ وَاِسْمُ مِیْکَائِیْلَ عُبَیْدُ اللّٰہِ وَاِسْرَافِیْلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَکُلُّ شَیْئٍ رَجَعَ اِلٰی اِیْلٌ فَھُوَ مُعَبَّدٌ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۔

ترجمہ: علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام کا نام عبداللہ ہے اور میکائیل علیہ السلام کا عبیداللہ ہے، اسرافیل علیہ السلام کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ ہر وہ اسم جسمیں لفظ ''اِیْلٌ'' ہو وہ بمعنی عبداللہ ہوگا۔

[کتاب العظمہ : جلد3: صفحہ 812: رقم الحدیث 382: فتح الباری: جلد8: صفحہ 165: تحت رقم الحدیث 4480: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 36]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : جِبْرِیْلُ عَبْدُ اللّٰہِ وَمِیْکَائِیْلُ عُبَیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ اِسْمٍ فِیْہِ ''اِیْلٌ'' فَھُوَ مُعَبَّدٌ لِلّٰہِ ۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام کا نام عبداللہ ہے اور میکائیل علیہ السلام کا عبیداللہ ہے اور ہر وہ اسم جس میں لفظ ''اِیْلٌ'' ہو وہ بمعنی عبداللہ ہوگا۔

[فتح الباری: جلد8: صفحہ 166: رقم الحدیث 4480: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 37]

عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ : اِسْمُ جِبْرِیْلَ فِیْ الْمَلَائِکَۃِ خَادِمُ رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ ۔

ترجمہ: عبدالعزیز بن عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام کا نام ملائکہ میں خَادِمُ رَبِّہٖ (اپنے ربّ کا خادم) ہے۔

[کتاب العظمہ : جلد3: صفحہ 776: رقم الحدیث 351: تفسیر درمنثور: جلد1: صفحہ 485: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد1: صفحہ 183: رقم الحدیث 968: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 38]

عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِیْ عَائِشَۃَ قَالَ : بَلَغَنِیْ اَنَّ جِبْرِیْلَ اِمَامُ اَھْلِ السَّمَاءِ ۔

ترجمہ: موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے حدیث پہونچی ہے: جبریل علیہ السلام آسمان والوں کے امام ہیں۔

[تفسیر درمنثور: جلد1: صفحہ 486: کتاب العظمہ : جلد3: صفحہ 786: رقم الحدیث 359: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 39]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلِ الْمَلَائِکَۃِ ''جِبْرِیْلُ'' ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں افضل ملائکہ کی خبر دُوں؟ وہ جبریل علیہ السلام ہے۔

[کنز العمال: جلد12: صفحہ 156: رقم الحدیث 35338: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 40]

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ خَضْرَاءَ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میں نے جبریل علیہ السلام کو سبز پوشاک میں دیکھا تو اس نے آسمان و زمین کے درمیان کو اپنے جسم سے پُر کر رکھا تھا۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ765: رقم الحدیث341: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ19: رقم الحدیث41]

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ جِبْرِيْلَ مُنْهَبِطًا قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ عَلَيْهِ ثِيَابُ سُنْدُسٍ مُعَلَّقٌ بِهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے جبریل علیہ السلام کو نیچے اُترتا ہوا دیکھا تو اس نے آسمان و زمین کے دونوں کناروں کو اپنے جسم سے پر کر رکھا تھا، اِس پر سندس کا لباس تھا اور اُس پر لؤلؤ و یاقوت کا جڑاؤ تھا۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ767: رقم الحدیث343: مسند امام احمد: جلد6: صفحہ120: رقم الحدیث25397: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ20: رقم الحدیث42]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِجِبْرِيْلَ وَدِدْتُ لَوْ رَأَيْتُكَ فِيْ صُوْرَتِكَ ، قَالَ : وَتُحِبُّ ذٰلِكَ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ : مَوْعِدُكَ كَذَا وَ كَذَا مِنَ اللَّيْلِ بَقِيْعَ الْغَرْقَدِ ، فَلَقِيَهُ مَوْعِدَهُ فَنَشَرَ جَنَاحًا فَسُدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ حَتّٰى مَايُرٰى مِنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ نے ایک دفعہ جبریل علیہ السلام سے فرمایا: میں تمہیں اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں؟ عرض کی: واقعی آپ چاہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، عرض کی آپ کا اور میرا رات کے وقت بقیع الغرقد (جنت البقیع) میں وعدہ ہو گیا، جبریل علیہ السلام بمطابق وعدہ حاضر ہوئے، انہوں نے

اپنے پروں میں سے ایک پَر کھولا، تو اس ایک پَر نے آسمان کے تمام کناروں کو پُر کر دیا، یہاں تک کہ آسمان میں کوئی شے نظر نہیں آتی تھی۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ771: رقم الحدیث346: تفسیر در منثور: جلد1: صفحہ487: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ20: رقم الحدیث43]

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلَ مُعَلَّقًا رِجْلَيْهِ عَلَيْهَا الدُّرُّ كَاَنَّهُ قَطْرُ الْمَطَرِ عَلَى الْبَقْلِ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو آسمان پر پاؤں لٹکائے ہوئے دیکھا، ان کے پاؤں پر موتی ایسے لگتے تھے جیسے سبزی پر بارش کے قطرے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ773: رقم الحدیث348: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ20: رقم الحدیث44]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ وَرَقَةَ الانْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ : يَا مُحَمَّدُ ! كَيْفَ يَأْتِيْكَ الَّذِيْ يَأْتِيْكَ يَعْنِيْ جِبْرِيْلُ قَالَ : يَأْتِيْنِيْ مِنَ السَّمَاءِ جَنَاحَاهُ لُؤْلُؤٌ وَبَاطِنُ قَدَمَيْهِ اَخْضَرُ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ورقہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ پر آنے والا یعنی جبریل علیہ السلام کیسے آتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آسمان سے میرے پاس آتا ہے تو اس کے دونوں پروں پر موتی اور قدموں کے اندر کا حصہ سبز ہوتا ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ20: رقم الحدیث45]

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجِبْرِيْلَ : هَلْ تَرٰى رَبَّكَ ؟ قَالَ : اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَسَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نَارٍ وَ نُوْرٍ لَوْ رَأَيْتُ اَدْنَاهَا لَاَحْتَرَقْتُ ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! کیا تو نے ربّ تعالیٰ جل جلالہ کو دیکھا ہے؟ عرض کی، میرے اور ربّ تعالیٰ جل جلالہ کے درمیان ستر حجاب نور و نار کے ہیں اگر میں اس کے پردوں میں سے ادنیٰ پردے کو دیکھوں تو جل جاؤں۔

[کتاب العظمہ: جلد2: صفحہ 669: رقم الحدیث264: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 20: رقم الحدیث46]

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا صَعِدَ اِلَى السَّمَاءِ رَاٰى جِبْرِيْلَ فِيْ خِلْقَتِهٖ مَنْظُوْمَ اَجْنِحَتِهٖ بِالزَّبَرْجَدِ وَاللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوْتِ قَالَ: فَخُيِّلَ اِلَيَّ اَنَّ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ وَكُنْتُ اَرَاهُ قَبْلَ ذٰلِكَ عَلٰى صُوَرٍ مُخْتَلِفَةٍ وَاَكْثَرُ مَا كُنْتُ اَرَاهُ عَلٰى صُوْرَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَكُنْتُ اَحْيَانًا اَرَاهُ كَمَا يَرَى الرَّجُلُ صَاحِبَهٗ مِنْ وَّرَاءِ الْغِرْبَالِ۔

ترجمہ: شریح بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب آسمانوں پر تشریف لے گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا: ان کے پر زبرجد اور موتیوں اور یاقوت سے جڑے ہوئے ہیں اور خیال کیا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نے افق کو پُر کر رکھا ہے، حالانکہ اس سے قبل میں انہیں مختلف صورتوں میں دیکھتا تھا، اکثر انہیں دحیہ کلبی کی شکل میں دیکھتا تھا اور اکثر ایسے دیکھا تھا جیسے تمہارا کوئی شخص چھلنی سے اس کے باہر کی شے کو دیکھتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 779: رقم الحدیث356: تفسیر درمنثور: جلد14: صفحہ 18: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 21: رقم الحدیث46]

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَرَ جِبْرِيْلَ فِيْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ اَمَّا وَاحِدَةٌ فَاِنَّهٗ سَاَلَهٗ اَنْ يُّرِيَهٗ نَفْسَهٗ فَاَرَاهُ نَفْسَهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ وَاَمَّا الْاُخْرٰى فَلَيْلَةُ الْاِسْرَاءِ عِنْدَ السِّدْرَةِ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں صرف دو بار دیکھا ہے (۱) آپ نے اس سے خود سوال کیا کہ وہ اپنی صورت دکھائیں، جب صورت دکھائی تو اس نے اُفق کو پر کر دیا (۲) شب اسراء

میں سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 791: رقم الحدیث364: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد10: صفحہ 3318 رقم الحدیث 18696: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 21: رقم الحدیث47]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْ جِبْرِيْلَ مَسِيْرَةُ خَمْسَ مِائَةِ عَامٍ لِلطَّائِرِ السَّرِيْعِ الطَّيْرَانِ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام کے دو کاندھوں کی درمیانی مسافت پانچ سو سال ہے جسے تیز رفتار پرندہ اڑ کر طے کرے۔

[تفسیر درمنثور: جلد1: صفحہ 488: کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 801: رقم الحدیث375: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 21: رقم الحدیث48]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: جِبْرِيْلُ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ مِنْ لُؤْلُؤٍ نَشَرَهَا مِثْلَ رِيْشِ الطَّوَاوِيْسِ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام کے موتیوں کی طرح کے چھ سو پر ہیں، انہیں مور (پرندہ) کی طرح پھیلاتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 801: رقم الحدیث374: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 21: رقم الحدیث49]

اَخْرَجَ ابْنُ جَرِيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَقَتَادَةَ دَخَلَ حَدِيْثُ بَعْضِهِمْ فِيْ بَعْضٍ: لِجِبْرِيْلَ جَنَاحَانِ وَعَلَيْهِ وِشَاحٌ مِنْ دُرٍّ مَنْظُوْمٍ وَهُوَ بَرَّاقُ الثَّنَايَا اَجْلَى الْجَبِيْنِ وَرَاْسُهٗ حُبُكٌ حُبُكٌ مِثْلَ الْمَرْجَانِ وَهُوَ اللُّؤْلُؤُ كَاَنَّهُ الثَّلْجُ وَقَدَمَاهُ اِلَى الْخُضْرَةِ۔

ترجمہ: صحابہ کرام کے مختلف اقوال میں مروی ہے: جبریل علیہ السلام کے دو پر ہیں اور اس پر جڑے ہوئے موتیوں کا ہار ہے چمکیلے مسوڑھوں والا، روشن ترین ماتھے والا، ان کے سر کے بال گھنگرالے بکھرے ہوئے مرجان موتی کی طرح، گویا وہ برف (سفید تر) ہے اور اس کے دونوں قدم سبزی مائل ہیں۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 21: رقم الحدیث50: درمنثور: جلد1: صفحہ 488]

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ خَلْقِ جِبْرِيْلَ فَذَكَرَ اَنَّ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ مِنْ ذِي اِلٰى ذِي خَفْقُ الطَّيْرِ سَبْعَ مِائَةِ عَامٍ ۔

ترجمہ: وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے جبریل علیہ السلام کی صورت کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: ان کے کاندھے کی ایک جانب سے دوسری جانب تک سات سو سال کی مسافت ہے جسے تیز پرواز پرندہ طے کرے۔

[تفسیر در منثور: جلد 1: صفحہ 488: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 22: رقم الحدیث 51]

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جبریل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا

اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَرِنِيْ جِبْرِيْلَ فِيْ صُوْرَتِهِ ؟ قَالَ : اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَرَاهُ ، قَالَ : بَلٰى فَأَرِنِيْهِ قَالَ: فَاقْعُدْ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَلٰى خَشَبَةٍ كَانَتْ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِرْفَعْ طَرْفَكَ فَانْظُرْ فَرَفَعَ طَرْفَهُ فَرَأٰى قَدَمَيْهِ مِثْلَ الزَّبَرْجُدِ الْاَخْضَرِ فَخَرَّ مُغْشِيًّا عَلَيْهِ ۔

ترجمہ: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کی: مجھے جبریل علیہ السلام کی اصلی صورت دکھایئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں نہ دیکھ سکو گے، عرض کی حضور! ضرور دکھایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جایئے، پھر جبریل علیہ السلام کعبہ شریف کی ایک لکڑی پر بیٹھ گئے، آپ نے فرمایا: حمزہ اُوپر آنکھ اٹھا کر دیکھئے وہ جبریل علیہ السلام بیٹھا ہے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آنکھ اٹھائی تو ان کے قدموں کو دیکھا کہ وہ سبز زبرجد کے ہیں، اس کے بعد وہ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 22: رقم الحدیث 52]

فائدہ : جبریل علیہ السلام دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے تھے، وہ بھی وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے کیونکہ وحی کے کئی مراتب تھے۔

تیسرا مرتبہ وحی کا یہ تھا کہ جبریل علیہ السلام کسی آدمی کی صورت اختیار کر کے حضور ﷺ

کے پاس آتے اور پیغام الٰہی پہنچاتے تھے تاکہ جو کچھ ارشاد باری ہے اُسے یاد فرمائیں اور اکثر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں آتے، یہ قبیلہ بنی کلب کے خوبرو صحابی تھے، اِن کے حسن و جمال کا یہ عالم تھا کہ جب یہ بغرض تجارت نکلتے محمل نشین عورتیں نظارہ کرتیں۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت اختیار کرنے کے بارے میں اہل نظر کلام کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جب جبریل علیہ السلام دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں آئے تو جبریل علیہ السلام کی روح کہاں تھی؟ اگر ان کے جسم شریف میں تھی تو ان کی صورت اصلی میں تو تین سو پر ہیں، لہٰذا جو کچھ حضور ﷺ کے پاس آیا نہ تو وہ جبریل علیہ السلام کی روح ہے اور نہ ان کا جسم، اور روح اسی جسم میں تھی جو دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں ہے، تو وہ اپنے جسم اصلی سے نکل کر اس جسم میں آگئے تو کیا جسم سے انتقال روح کی وجہ سے جبریل علیہ السلام وفات پا گئے یا ان کا جسم روحِ منتقلہ سے خالی ہو کر بے روح کے زندہ رہا ؟

''مواہب لدنیہ'' میں عینی سے جو بخاری کے شارح اور حنفی المذہب ہیں منقول ہے، انہوں نے کہا: بعید نہیں ہے کہ انتقال روح موجب موت نہ ہوئی ہو اور جسم شریف روح کی جدائی سے کسی قسم کا نقصان اٹھائے بغیر باقی رہا ہو، دوسرے جسم میں روح کا ہونا ایسا ہی ہے جیسے کہ شہداء کے روحوں کی منتقلی سبز پرندوں کے جوف کے ساتھ ہے اور ارواح کی جدائی سے جسموں کا مرنا عقلاً امر واجب نہیں ہے بلکہ امر عادی ہے جسے حق تعالیٰ جل جلالہ نے بنی آدم میں جاری فرمایا ہے اور یہ لازم نہیں ہے کہ بنی آدم کے سوا میں بھی ایسا ہی ہو بلکہ بنی آدم میں بھی عقلاً جائز ہے اور حق تعالیٰ جل جلالہ کی قدرت میں داخل ہے، یہ کلام ظاہری طور پر ہے جسے بعض علماء نے کہا ہے۔

اہل تحقیق کے نزدیک دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت اختیار کرنے کی یہ صورت ہوگی کہ جبریل علیہ السلام کے ذہن میں دحیہ رضی اللہ عنہ کی جو صورت علمیہ تھی اسے اپنی اس صفت کاملہ اور ارادۂ

شاملہ کے سبب اس صورت علمیہ پر اپنی ذاتی صفات کو ظاہر کرتے اور خود کو دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں ظاہر فرماتے اور اس صورت علمیہ کو اپنی موجودہ صفات کے ساتھ شامل کرتے تھے اور جبریل علیہ السلام اپنی ملکی ذات وصفات کے ساتھ ثابت و برقرار رہتے تھے جس طرح ظہور حق بصورت عالم ہے یہی طریقہ تمثل روحانیت بصورت جسمانیات اور تمثیل حق بصری کامل اولیاء کرام، بصورت متعددہ ہے، اسے خوب سمجھ لو اور حضرت جبریل علیہ السلام غیر صورت دحیہ رضی اللہ عنہ میں بھی آتے تھے جیسے اسلام، ایمان اور احسان کے بیان میں حدیث جبریل مروی ہے۔

[مدارج النبوۃ: جلد2:صفحہ50: وصل در اقسام وحی: مواہب لدنیہ: جلد1:صفحہ144: عمدۃ القاری: جلد1:صفحہ78]

یاد رہے! کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جبریل علیہ السلام چوبیس ہزار مرتبہ نازل ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام پر بارہ مرتبہ، حضرت ادریس علیہ السلام پر چار مرتبہ، حضرت نوح علیہ السلام پر پچاس مرتبہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیالیس مرتبہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایک سو مرتبہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دس مرتبہ۔ ''مواہب لدنیہ'' میں ایسا ہی منقول ہے۔(واللہ اعلم) [مواہب لدنیہ: جلد1:صفحہ148]

جبریل علیہ السلام کی صورت بدلنے کی متعلق مزید تحقیق

قَالَ اِمَامُ الْحَرَمَيْنِ : نُزُوْلُ جِبْرِيْلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هَيْئَةِ رَجُلٍ مَعْنَاهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَفْنَى الزَّائِدَ مِنْ خِلْقِهٖ اَوْ اَزَالَهُ عَنْهُ ثُمَّ يُعِيْدُهُ اِلَيْهِ بَعْدُ ۔

ترجمہ: امام الحرمین (ابن الجوینی) فرماتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام کے حضور نبی پاک ﷺ کے پاس انسان کی شکل میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کی خلقت سے زائد کو زائل کر دیا ہوگا بعد میں اعادہ کر دیا گیا ہوگا۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ261]

فائدہ : حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی میں طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی پیدا کردہ

صورت کو تبدیل کر سکے لیکن انسانوں کے جادوگروں کی طرح جنات کے بھی جادوگر ہوتے ہیں جب تم ان کو دیکھو تو اذان دیا کرو۔

سوال : حضرت شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اگر کہا جائے کہ جب حضور سرور عالم ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں آئے اس وقت ان کی روح کہاں تھی؟ کیا اس جسم میں تھی جو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے جسم کے مشابہ تھا یا اس جسم میں تھی جس کے چھ سو پر ہیں، اگر جسم اعظم میں تھی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام نہ تو روح کے اعتبار سے آئے تھے اور نہ ہی جسم کے اعتبار سے آئے تھے اور اگر حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے مشابہ جسم میں تھی، تو کیا وہ جسم جس کے چھ سو پر ہیں اس پر موت آ گئی تھی؟ جس طرح سے باقی اجسام ارواح کے علیحدہ ہونے سے فوت ہو جاتے ہیں؟ یا روح حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے مشابہ جسم میں رہی اور (بڑا جسم) خالی ہونے کے باوجود زندہ رہا ؟ ۔

جواب : حضرت شیخ عزالدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات بعید نہیں کہ روح کا انتقال جسم اول سے اس کی موت کو لازم نہیں کیونکہ ارواح کی علیحدگی سے اجسام کی موت عقلاً واجب نہیں ہے اور ارواح بنی آدم میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عادت اس طرح سے جاری ہے کہ بدن (خروجِ روح سے) زندہ رہتا ہے اس کے معارف اور طاعات میں کچھ کمی نہیں ہوتی اور دوسرے جسم کی طرف روح کا انتقال شہداء کی ارواح کی طرح ہے جو سبز پرندوں کے گھونسلوں میں رہتی ہیں۔

فائدہ : شیخ سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب" الفیض البخاری علیٰ الصحیح البخاری"، میں فرماتے ہیں:

یہ بات جائز ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی اصل صورت میں آتے ہیں مگر یہ

کہ سمٹ کر ایک انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہوں اور جب اس حالت سے باہر ہوں تو اپنی اصلی شکل میں لوٹ جاتے ہوں، اس کی مثال روئی ہے جب بکھری ہوئی کو جمع کیا جائے کیونکہ بکھری ہوئی حالت میں روئی کی صورت بہت بڑی ہوتی ہے اور اس کی ذات بگڑتی نہیں یہ مثال سمجھانے کے لئے قریب الفہم ہے۔

علامہ علاء الدین قونوی شارح ''الحاوی'' اپنی کتاب " الاعلام بالمام الارواح بعد الموت علی الاجسام ''میں فرماتے ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں اور حضرت مریم **رضی اللہ عنہا** کے لئے کامل انسان کی شکل میں ظاہر ہوئے تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے کچھ بندوں کو حالت حیات میں ان کی ذات کے لئے خاصیت ملکیت قدسیہ اور قوت عطا فرمائی ہو جس سے اپنے بدن سے دوسرے متعین بدن میں پہلے بدن میں تصرف کے باوجود تصرف کی قدرت ہو (جیسا کہ) حضرات ابدال کے متعلق کہا گیا ہے، ان کا نام ابدال اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ ایک جگہ سے رحلت کرتے ہیں اور اس جگہ اول میں ایک شکل میں مقیم بھی رہتے ہیں جو ان کی اصلی شکل کے علاوہ اور اس سے مبدل ہوتی ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 63-261:]

عالم مثال

حضرات صوفیائے کرام نے عالم اجساد اور عالم ارواح کے درمیان ایک اور جہاں ثابت کیا ہے (جیسا کہ **"حجۃ اللہ البالغۃ"** کی ابتداء میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس کو دلائل سے بھی ثابت فرمایا ہے) اور اس جہاں کا نام عالم مثال رکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ جہان عالم اجساد سے لطیف اور عالم ارواح سے کثیف ہے اور اسی پر ارواح کے تجسّم اور مختلف صورتوں میں عالم مثال میں ظاہر ہونے کی بنیاد رکھی ہے اس بنیاد کی خوشبو قرآن پاک میں ﴿فتمثل

لھا بشرًا سویًّا﴾ میں پائی جاتی ہے، تو روح واحد حضرت جبرائیل علیہ السلام کی روح کی طرح اپنے اصلی جسم سے متعلق ہے اور جسم مثالی میں ظاہر ہے اور اسی سے یہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے جو بعض آئمہ سے مشہور ہے کہ بعض اکابر نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے جسم کے بارے میں سوال کیا اور کہا کہ ان کا پہلا جسم جو اُفق کو اپنے پروں سے پُر کرتا تھا جس کو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اصلی صورت میں دیکھا تھا وہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں ظاہر ہونے کے وقت کہاں گیا تھا؟

تو بعض اکابر نے اس کے جواب میں تکلف اختیار فرمایا: یہ بات درست ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا بعض جسم بعض میں سمٹ گیا ہو، یہاں تک کہ اس کا حجم چھوٹا ہو کر کے حضرت دحیہ علیہ السلام کی صورت میں آ گیا ہو، اس کے بعد اسی پہلی حالت میں لوٹ آئے اور پھول گئے ہوں، جو بات صوفیہ کرام نے فرمائی ہے وہ زیادہ بہتر ہے وہ یہ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا جسم اصلی تو اپنی حالت میں بغیر تبدیلی کے رہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کے لئے ایک اور جثہ تیار کیا ہو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کی روح دونوں میں بیک وقت متصرف ہوئی ہو۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 63-262]

فائدہ : علامہ ابن قیم نے "کتاب الروح" میں لکھا ہے:

روح کی حالت بدن کی حالت سے کچھ دوسری طرح کی ہے، روح بلند ترین مقامات پر ہونے کے باوجود بدن میت کے ساتھ متصل ہوتی ہے اور جب کوئی مسلمان اس صاحبِ روح پر سلام کہتا ہے تو وہ اس کا جواب دیتی ہے، حالانکہ وہ وہاں پر اپنے مقام میں ہوتی ہے یہ جبرائیل علیہ السلام جن کو آنحضرت ﷺ نے چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا ان میں دو پروں نے اُفق کو بھر رکھا تھا، یہ حضور ﷺ کے قریب بیٹھے اور ان کے گھٹنوں پر اپنے گھٹنے اور ان کی رانوں پر اپنے ہاتھ رکھے تھے اور مخلصین کے دل ایمان کے اعتبار سے وسیع ہیں کہ یہ

ممکنات میں سے ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے اتنا قریب (ضرور) بیٹھے ہیں حالانکہ وہ آسمان میں اپنے مقام پر تھے، ایک حدیث میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دیدار کے متعلق ہے کہ "میں نے اپنا سر اٹھایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان اور زمین کے درمیان اپنے قدموں سے صف آرا کہہ رہے تھے، اے محمد ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے رسول ﷺ ہیں اور میں جبرائیل (علیہ السلام) ہوں، میں جس طرف بھی نظر ڈالتا، جبرائیل علیہ السلام کو دیکھتا تھا" یہاں پر غائب کا حاضر پر غلط قیاس کرنا سامنے آتا ہے اور یہ اعتقاد کیا جاتا ہے کہ روح اجسام سے متعلقہ ایک قسم ہے جو ایک جگہ مستقل ہے، اس کا اپنے جسم کے علاوہ کسی جگہ ہونا ممکن نہیں حالانکہ یہ بات غلط محض ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 263]

اس کی مزید تفصیل وتحقیق فقیر کے رسالہ "الانجلاء فی تطور الاولیاء" اور رسالہ "**ولی اللہ کی پرواز**" میں دیکھئے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَ جِبْرِيْلَ اَنْ يَّتَرَأَىٰ لَهُ فِيْ صُوْرَتِهِ فَقَالَ جِبْرِيْلُ : اِنَّكَ لَنْ تُطِيْقُ ذٰلِكَ ، قَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ تَفْعَلَ ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمُصَلّٰى فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فِيْ صُوْرَتِهِ فَغُشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَاٰهُ ثُمَّ اَفَاقَ وَجِبْرِيْلُ مُسْنِدُهٗ وَوَاضِعٌ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلٰى صَدْرِهٖ وَالْاُخْرٰى بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ شَيْئًا مِنَ الْخَلْقِ هٰكَذَا فَقَالَ جِبْرِيْلُ : فَكَيْفَ لَوْ رَاَيْتَ اِسْرَافِيْلَ اِنَّ لَهٗ لِاثْنَيْ عَشَرَ جَنَاحًا مِنْهَا جَنَاحٌ فِي الْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ فِي الْمَغْرِبِ وَاِنَّ الْعَرْشَ عَلٰى كَاهِلِهٖ وَاِنَّهٗ لَيَتَضَاءَلُ الْاَحْيَانَ لِعَظَمَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَصِيْرَ مِثْلَ الْوَصْعِ حَتّٰى مَا يَحْمِلُ عَرْشَهٗ اِلَّا عَظَمَتُهٗ ۔

ترجمہ: حضور سرور عالم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: ہم آپکو اپنی اصلی میں دیکھنا چاہتے ہیں؟ عرض کی آپ (بظاہر) اس کی استطاعت نہ رکھیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا:

میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی صورت مجھے دکھاؤ، یہ کہہ کر آپ چاندنی رات میں اپنے مصلیٰ پر تشریف لائے تو جبریل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں حاضر ہوئے، اس سے آپ پر غشی طاری ہوئی پھر افاقہ پایا تو جبریل علیہ السلام آپکو سہارا دیئے بیٹھے تھے، ان کا ایک ہاتھ آپ کے سینہ پر تھا دوسرا ہاتھ دونوں کاندھوں کے درمیان، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس جیسی مخلوق کوئی نہیں دیکھی، جبریل علیہ السلام نے عرض کی: آپ ﷺ اگر اسرافیل علیہ السلام کو دیکھیں (تو وہ مجھ سے بڑھ کر ہیں) ان کے بارہ پر ہیں، ان کا ایک پر مشرق میں اور ایک مغرب میں اور عرش الٰہی ان کے کاندھے پر ہے اور وہ کبھی اللہ جل جلالہ کی عظمت سے کمزور پڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ چڑیا جیسے ہو جاتے ہیں اور اس وقت عرش کو اللہ جل جلالہ کی عظمت ہی اٹھائے ہوتی ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 489: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 22: رقم الحدیث 53]

سوال: ایک فرقہ نے جبریل علیہ السلام کو حضور سرور عالم ﷺ سے **افضل** مانا ہے، اس روایت کے علاوہ قرآن مجید کی سورۃ تکویر میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جبریل علیہ السلام کو چھ خصائل سے موصوف فرمایا ہے جو ہر ایک کمال شرافت اور بلندی شان پر دلالت کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے صرف جنون کی نفی کی ہے اور ان دونوں میں تفاوت عظیم ہے ؟

جوابات

(۱) یہ استدلال ضعیف ہے، اس لئے کہ یہاں صرف کفار کی تکذیب مطلوب تھی جو وہ حضور سرور عالم ﷺ کے لیے کہا کرتے تھے کہ ﴿ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ پارہ ۱۴: سورۃ الحجر: آیت ۶) **ترجمہ:** اور بولے کہ اے وہ جن پر قرآن اُترا بیشک تم مجنون ہو ﴾۔

اس آیت میں آپ ﷺ کے فضائل کی گنتی مطلوب ہے نہ جبریل علیہ السلام اور اُن کے مرشد سید الانبیاء ﷺ کے درمیان فضائل کا موازنہ۔

(۲) حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو جبریل علیہ السلام کا ان صفات سے موصوف ہونا بھی سید المرسلین ﷺ کی شرافت اور بزرگی کے طفیل ہے کہ ان کو یہ فضائل وکمالات حضور نبی پاک ﷺ کی نسبت سے نصیب ہوئے۔

(۳) علاوہ ازیں حیثیت جبریل علیہ السلام باجملہ صفات سے موصوف بھی رسول اللہ ﷺ کے مؤید اور آپ کی طرف پیغامات الٰہیہ پہنچانے والے ہیں، اس سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کا بلند مرتبہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ جبریل علیہ السلام جیسا آپ ﷺ کا پیغام رساں ہے۔

(۴) جبریل علیہ السلام تو سفیر محض ہے کہ ذی العرش سے حکم لاتا ہے اگرچہ یہ بلند شان فرشتہ اور ملک مقرب ہے لیکن وہ تو مرسل الیہ کے ہاں سفیر کی حیثیت سے حاضر ہوتا ہے۔

اصلی صورت دیکھنے سے بیہوشی کے جوابات

حضور سرور عالم ﷺ نے عالم دنیا میں جبریل علیہ السلام کو دیکھا جس کا ذکر ماقبل امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی روایات میں گزر چکا اور حضرت علامہ اسماعیل حقی حنفی رحمہ اللہ ”روح البیان“ میں اس کی تحقیق یوں بیان فرماتے ہیں:

جبریل علیہ السلام کی اصلی صورت

علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ نے فرمایا:

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے چاہا کہ آپ انہیں اصلی صورت میں دیکھیں جس پر وہ پیدا ہوئے، عرض کی: میں اس پر از خود کوئی قدرت نہیں رکھتا اور نہ ہی مجھے اجازت ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے اجازت ملی تو اصلی صورت میں حاضر ہوئے، غار حراء میں بعثت کے اوائل میں رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ انہوں نے تمام آفاق کو سینہ سے بھر دیا ہے، دونوں پاؤں زمین پر ہیں، سر مبارک آسمان سے لگ رہا ہے، ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے، ان کے چھ سو پر ہیں جو زبرجد اخضر کے ہیں، انہیں

دیکھتے ہی آپ پر غشی طاری ہوگئی، جبریل علیہ السلام بنی آدم کی صورت میں تبدیل ہو کر آئے اور آپ کو گلے لگایا اور آپ کے چہرہ مبارک سے غبار صاف کی، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ آپ کی بعثت کے بعد آپ جیسا حسین چہرہ نہیں دیکھا گیا اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام اصلی صورت میں آئے اور مجھے گلے لگا کر اپنا حسن میرے حسن (بشری) میں ملا دیا۔

مسئلہ : حضور نبی پاک ﷺ کے سوا کسی اور نبی علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام کو اس کی اصلی (پیدائشی) صورت میں نہیں دیکھا، یہ حضور ﷺ کے خصائص سے ہے۔

سوال : حضور پاک ﷺ کو جبریل علیہ السلام کی اصلی (پیدائشی) صورت کے دیکھنے سے غشی کیوں؟

جواب : یہ بھی آپ ﷺ کے کمال علم واکمل آگاہی کی دلیل ہے، اس کی نظیر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ارشاد گرامی میں دوسرے مقام پر ہے :

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا○

ترجمہ: اے سننے والے! اگر تو انہیں (اصحاب کہف کو) جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے۔ (پارہ ۱۵: سورۃ الکہف: آیت ۱۸)

اُن سے پیٹھ پھیرنا اور رعب سے بھر جانا، صرف ان کے جسم سے دیکھنے سے نہیں کیونکہ ان کے ظاہری جسم تو ان جیسے تھے بلکہ یہ رعب اور ہیبت اس علم سے تھی جو ان کے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے آپ کو آگاہی ہوئی اور اس کی دوسری نظیر خود جبریل علیہ السلام ہیں کہ شب معراج رفرف کے دیکھنے سے ان پر غشی طاری ہوئی، حالانکہ اس وقت رسول اللہ ﷺ پر کسی قسم کی غشی طاری نہ ہوئی تھی، چنانچہ مروی ہے: جب جبریل علیہ السلام پر غشی طاری ہوئی تھی تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام کی فضیلت علمی معلوم ہوئی اس کی نظیر جبریل (علیہ السلام) سے ثابت ہوئی کہ غشی علم کی دلیل ہے جیسا کہ غشی جبریل علیہ السلام کے بعد

ان کی علمی فضیلت کا اظہار گویا حضور سرور عالم ﷺ نے اپنی غشی سے اپنی علمی فضیلت کا اظہار فرمایا۔

فیصلہ حتمی

رفرف کو دیکھ کر نبی پاک ﷺ پر غشی کا طاری نہ ہونا اور جبریل علیہ السلام پر غشی کا طاری ہونا عجیب امر ہے۔

صاحب ''روح البیان'' رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لِاَنَّهٗ اِذْ ذَاكَ فِيْ نِهَايَةِ التَّمْكِيْنِ وَفَرْقٌ بَيْنَ الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ۔

ترجمہ: اس لیے کہ رفرف کی آمد کے وقت حضور ﷺ پر غشی طاری نہ ہونا تمکین کی نہایت کی وجہ سے ہے اور ابتدا و انتہا میں بہت بڑا فرق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سیدنا جبریل علیہ السلام کی تجلی

امام حاکم نے ''مستدرک'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا:

جب میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زیارت کی تو مجھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَمْ يَرَهٗ خَلْقٌ اِلَّا عَمِيَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَبِيًّا وَلَكَ اَنْ يُجْعَلَ ذٰلِكَ فِيْ آخِرِ عُمُرِكَ ۔

ترجمہ: کوئی مخلوق اس کو نہیں دیکھتی مگر اندھی ہو جاتی ہے، ہاں اگر نبی ہو (تو وہ محفوظ رہتا ہے) اور تیرے لئے یہ ہے کہ اپنی آخری عمر میں ایسا ہی کر دیا جائے گا۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 489]

فائدہ : یاد رہے کہ زیارت جبریل علیہ السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو حاصل ہوئی، جیسے حضرت ابن عباس، حضرت عائشہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایک کثیر جماعت نے بھی دیکھا، جب وہ ایمان، اسلام اور احسان کے متعلق سوال کرنے کے لئے تشریف لائے لیکن اُن میں سے کسی کو یہ حالت لاحق نہ ہوئی۔

ازالہ وہم

اس حدیث کا ظاہری مطلب یہ ہے کہ جو آدمی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بطور شرف کے تنہا دیکھے گا وہی مراد ہوگا، بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوال کیلئے تشریف لانے کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنا عموم میں داخل ہے، کوئی دوسرے سے ممتاز نہیں ہو سکتا۔

فائدہ : علامہ غماری ''الحبائك'' کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

یہ حدیث منکر اور غیر صحیح ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس وجہ سے (آخر عمر میں) نابینا نہیں ہوئے بلکہ یہ ایک ایسی بات تھی جس کا اللہ تعالیٰ نے (ان کے حق میں) فیصلہ فرمایا تھا اور یہ بات بھی ثابت نہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نابینا ہوئی ہوں یا ان کے علاوہ جنہوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ہے نابینا ہوئے ہوں، جیسے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، حضرت تمیم بن سلمہ رضی اللہ عنہ، دو انصاری صحابی اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور بالخصوص امیر حمزہ رضی اللہ عنہ۔ نیز حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زیارت شرف کی بات ہے، یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ یہ شرف دیکر پھر اس کی وجہ سے نابینا کر دے۔

فائدہ : فرشتوں کی زیارت اب بھی ممکن ہے اور یہ ایک ایسا شرف ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے دوستوں میں سے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، حضرت امام غزالی نے اپنی کتاب ''المنقذ من الضلال'' میں اور ان کے شاگرد قاضی ابوبکر ابن العربی مالکی ائمہ میں سے ایک امام نے اپنی کتاب ''قانون التاویل'' میں اور امام قرطبی نے ''تذکرہ'' میں اور دیگر حضرات نے اس کی وضاحت فرمائی ہے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے سامنے بھی یہ واقعہ پیش آ چکا ہے، اس کے متعلق تفصیل امام سیوطی رحمہ اللہ کی تصنیف ''تنویر الحلك فی امکان رؤیة النبی والملك'' کا مطالعہ کیجئے۔

بقایا احادیث برائے جبریل علیہ السلام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اِنَّ جِبْرِیْلَ لَیَأْتِیْنِیْ کَمَا یَأْتِی الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فِیْ ثِیَابٍ بِیْضٍ مَکْفُوْفَةٍ بِاللُّؤْلُؤِ وَالْیَاقُوْتِ رَأْسُهُ کَالْحُبُكِ وَشَعْرُهُ کَالْمَرْجَانِ وَلَوْنُهُ کَالثَّلْجِ أَجْلَی الْجَبِیْنِ بَرَّاقُ الثَّنَایَا عَلَیْهِ وِشَاحَانِ مِنْ دُرٍّ مَنْظُوْمٍ وَجَنَاحَاهُ اَخْضَرَانِ وَرِجْلَاهُ مَغْمُوْسَتَانِ فِی الْخُضْرَةِ وَصُوْرَتُهُ الَّتِیْ صُوِّرَ عَلَیْهَا تَمْلَأُ مَا بَیْنَ الْأُفُقَیْنِ وَقَدْ قَالَ ﷺ : اَشْتَهِیْ اَنْ اَرَاكَ فِیْ صُوْرَتِكَ یَا رُوْحَ اللّٰهِ فَتَحَوَّلَ لَهُ فَسَدَّ مَا بَیْنَ الافُقَیْنِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایسے آتے ہیں جیسے کوئی کسی دوست کے پاس جاتا ہے، سفید لباس جس کا موتیوں اور یاقوت سے جڑاؤ ہے، اس کا سر پہاڑ جیسا ہے اور بال مرجان کی طرح ہیں اور اس پر دو ہار موتیوں سے پروئے ہیں، اس کے دو پر سبز اور دونوں پاؤں سبزی مائل ہیں وہ جس صورت پر پیدا کئے گئے ہیں، اُس نے دونوں اُفقوں کے درمیان کو پُر کر رکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا: میں آپ کو اے روح اللہ! اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں؟ تو اسے اللہ نے اصلی صورت میں پھیرا تو اس نے دونوں اُفق پُر کر رکھے تھے۔

[تفسیر درمنثور: جلد1: صفحہ490: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ22: رقم الحدیث54]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ : خَلَقَ اللّٰه جُمْجُمَةَ جِبْرِیْلَ عَلَی قَدْرِ الْغُوْطَةِ ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جبریل علیہ السلام کی کھوپڑی ''غوطہ'' کے برابر بنائی ہے۔

[کنز العمال: جلد6: صفحہ55: رقم الحدیث15162: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ22: رقم الحدیث55]

فائدہ : ''غُوْطَه'' بضم الغین دِمَشْق (سوریا) میں ایک جگہ کا نام ہے۔ (اویسی غفرلہ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ قَالَ : عَادَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ رَجُلاً مِنَ الانْصَارِ فَلَمَّا دَنَا مِنْ مَّنْزِلِهِ سَمِعَهُ یَتَکَلَّمُ فِی الدَّاخِلِ فَلَمَّا اِسْتَأْذَنَ عَلَیْهِ دَخَلَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرَ اَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ: سَمِعْتُكَ تَکَلَّمُ غَیْرَكَ قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰه ﷺ لَقَدْ دَخَلَ عَلَیَّ دَاخِلٌ مَا رَأَیْتُ رَجُلاً قَطُّ بَعْدَكَ اَکْرَمَ مَجْلِسًا وَلَا اَحْسَنَ حَدِیْثًا مِنْهُ ، قَال : ذَاكَ جِبْرِیْلُ وَاِنَّ مِنْکُمْ لَرِجَالاً لَوْ اَنَّ اَحَدَ هُمْ یُقْسِمُ عَلَی اللّٰهِ لَأَ بَرَّهُ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی پاک ﷺ ایک انصاری مرد کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، جب اس کے گھر کے قریب پہونچے تو اس کے گھر کے اندر سے کسی کو گفتگو کرتے سنا، آپ نے اندر جانے کی اجازت چاہی، جب اندر تشریف لے گئے تو وہاں کسی دوسرے کو نہ پایا، آپ نے انصاری مرد سے پوچھا تم کس سے گفتگو کر رہے تھے یہاں تو تمہارے سوا اور کوئی نہیں، انصاری مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس کوئی مرد آیا تھا جسے میں نے آپ کے بعد اس جیسا مجلس کے لحاظ سے کسی کو مکرم تر نہیں دیکھا اور نہ ہی اس سے بڑھ کر اچھی گفتگو کرنے والا پایا، آپ ﷺ نے فرمایا، وہ جبریل علیہ السلام تھے (اس سے حضور ﷺ کا علم غیب ثابت ہوتا ہے کہ دیوار کے پیچھے جبریل کا ہونا معلوم کر لیا: اویسی غفرلہ) فرمایا: تمہارے میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ہاں قسم کھا کر کوئی بات کریں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ان کی قسم پوری فرماتا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ23: رقم الحدیث56: الحاوی للفتاوی: جلد2: صفحہ253]

عَنْ عِکْرَمَةَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ قَالَ : قَالَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلام : اِنَّ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ لَیَبْعَثُنِیْ اِلَی الشَّیْئِ لِاُمْضِیَهُ فَاَجِدُ الْکَوْنَ قَدْ سَبَقَنِیْ اِلَیْهِ ۔

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے کہا جب تک میرا ربّ تعالیٰ

ﷻ مجھے کسی کام کے لئے بھیجتا ہے کہ میں اسے عمل میں لاؤں تو میں اسے کلمہ کُن کی وجہ سے جانے سے پہلے مکمل پاتا ہوں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 23:رقم الحدیث 57:تفسیر درمنثور:جلد 1:صفحہ 485]

عَنْ وَهْبٍ قَالَ: اِنَّ اَدْنَى الْمَلائِكَةِ مِنَ اللّٰهِ جِبْرِيْلُ ثُمَّ مِيْكَائِيْلُ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰه عَبْدًا بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ قَالَ: فُلانُ بْنُ فُلانٍ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا مِنْ طَاعَتِيْ ، صَلَوَاتِيْ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يَسْأَلُ مِيْكَائِيْلُ جِبْرِيْلَ مَا اَحْدَثُ رَبُّنَا ؟ فَيَقُوْلُ: فُلانُ بْنُ فُلانٍ ذَكَرَ بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْأَلُ مِيْكَائِيْلُ مَنْ يَرَاهُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ : مَاذَا أَحْدَثَ رَبُّنَا ؟ فَيَقُوْلُ: ذَكَرَ فُلانُ بْنُ فُلانٍ بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَلا يَزَالُ يَقَعُ مِنْ سَمَاءٍ اِلَى سَمَاءٍ حَتَّى يَقَعَ اِلَى الارْضِ وَاِذَا ذَكَرَ عَبْدًا بِأَسْوَأ عَمَلِهِ قَالَ : عَبْدِيْ فُلانُ ابْنُ فُلانٍ عَمِلَ كَذَا وَ كَذَا مِنْ مَعْصِيَتِيْ فَلَعْنَتِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْأَلُ مِيْكَائِيْلُ جِبْرِيْلَ : مَاذَا أَحْدَثَ رَبُّنَا ؟ فَيَقُوْلُ : ذَكَرَ فُلانُ بْنُ فُلانٍ بِأَسْوَأ عَمَلِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ فَلا يَزَالُ يَقَعُ مِنْ سَمَاءٍ اِلَى سَمَاءٍ حَتَّى يَقَعَ اِلَى الارْضِ ۔

ترجمہ: حضرت وہب ؓ نے فرمایا: ملائکہ میں اللہ تعالیٰ ﷻ کے زیادہ قریب جبریل ؑ ہیں، پھر میکائیل ؑ، جب اللہ تعالیٰ ﷻ کسی بندے کا اس کے نیک عمل سے ذکر فرماتا ہے، تو فرماتا ہے: فلاں بن فلاں نے میری اطاعت کی ہے میری اس پر رحمتیں ہوں پھر میکائیل ؑ جبرائیل ؑ سے پوچھتے ہیں: ہمارے ربّ تعالیٰ ﷻ نے کیا ارشاد فرمایا؟ جبریل ؑ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ نے فلاں بن فلاں کو اس کے نیک عمل سے یاد کر کے اس پر رحمتیں نازل فرمائیں پھر آسمان والوں میں سے دیکھنے والے میکائیل ؑ سے پوچھتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ نے کیا فرمایا؟ تو وہ انہیں کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ نے فلاں بن فلاں کو اس کے نیک عمل سے یاد کر کے اس پر رحمتیں نازل فرمائیں، اسی طرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک سوال و جواب ہوتا رہتا ہے، یہاں تک کہ زمین

تک یہ بات پہونچتی ہے۔

اور جب اللہ تعالیٰ ﷻ اپنے کسی بندے کا اُس کے بُرے عمل سے ذکر فرماتا ہے: کہ فلاں بن فلاں نے برا عمل کیا اور میری معصیت میں مبتلا ہوا اس پر میری لعنت، پھر میکائیل ؑ جبریل ؑ سے پوچھتے ہیں: ہمارے ربّ تعالیٰ ﷻ نے کیا فرمایا؟ جبریل فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ نے بندے کے برے عمل کا ذکر کر کے اس پر لعنت فرمائی ہے یہی بات ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پہونچتی ہے یہاں تک کہ زمین میں آتی ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 696: رقم الحدیث 287: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 24: رقم الحدیث 59: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 494]

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ جِبْرِيْلَ مُوَكَّلٌ بِحَاجَاتِ الْعِبَادِ فَاِذَا دَعَا الْمُؤمِنُ قَالَ اللّٰه : يَا جِبْرِيْلُ ! اِحْبِسْ حَاجَةَ عَبْدِيْ فَاِنِّي اُحِبُّهُ وَاُحِبُّ صَوْتَهُ ، وَاِذَا دَعَا الْكَافِرُ قَالَ اللّٰه : يَا جِبْرِيْلُ ! اِقْضِ حَاجَةَ عَبْدِي فَاِنِّيْ اُبْغِضُهُ وَاُبْغِضُ صَوْتَهُ ۔

ترجمہ: جابر بن عبداللہ ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جبریل بندوں کی حاجات پر مقرر ہیں جب مؤمن دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: میرے بندے کی حاجت روک رکھ کہ میں اس سے محبت کرتا اور اسکی آواز کو پسند فرماتا ہوں اور جب کافر دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: اے جبریل! اسکا کام کردو میں اسے اور اسکی آواز کو پسند نہیں کرتا۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 486: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 24: رقم الحدیث 60]

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ اللّٰه تَعَالىٰ وَكَّلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلامُ بِحَوَائِجِ النَّاسِ فَاِذَا دَعَا الْمُؤمِنُ قَالَ : يَا جِبْرِيْلُ ! اِحْبِسْ حَاجَتَهُ فَاِنِّيْ اُحِبُّ دُعَاءَهُ ، وَاِذَا دَعَا الْكَافِرُ قَالَ : يَاجِبْرِيْلُ ! اِقْضِ حَاجَتَهُ فَاِنِّيْ اُبْغِضُ دُعَاءَهُ ۔

ترجمہ: حضرت ثابت ؓ نے فرمایا ہمیں حدیث پہنچی ہے: بیشک اللہ تعالیٰ ﷻ

نے جبریل علیہ السلام کو لوگوں کی حاجات پر مقرر فرمایا ہے، جب مؤمن دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے: اے جبریل! اسے روک یعنی اس کی حاجت پوری نہ کر کہ مجھے اسکی دعا پسند ہے (یعنی یہ بار بار مانگے) اور جب کافر دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے: اے جبریل! اسکی حاجت پوری کردے کہ میں اسکی دعا ناپسند کرتا ہوں (یعنی یہ مجھ سے بار بار نہ مانگے)۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 24: رقم الحدیث 61: تفسیر در منثور: جلد 1: صفحہ 486]

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : اِنَّ جِبْرِيْلَ مُوَكَّلٌ بِالْحَوَائِجِ فَاِذَا سَأَلَ الْمُؤْمِنُ رَبَّهُ قَالَ : اِحْبِسْ اِحْبِسْ حُبًّا لِدُعَائِهٖ اَنْ يَزْدَادَ وَاِذَا سَأَلَ الْكَافِرُ قَالَ : اِعْطِهٖ اِعْطِهٖ بُغْضًا لِدُعَائِهٖ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام لوگوں کی حاجات پر مقرر ہیں، جب مومن سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے: اسے روک، اس کی دعا سے محبت کی وجہ سے اور تا کہ یہ بار بار دعا مانگے اور جب کافر سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے: اسے دیدے اس کی دعا کو ناپسند کرنے کی وجہ سے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 10: صفحہ 198: رقم الحدیث 30386: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 24: رقم الحدیث 62]

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : اِنَّ اللّٰه يَقُوْلُ : يَاجِبْرِيْلُ! اِنْسَخْ مِنْ قَلْبِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ الْحَلَاوَةَ الَّتِيْ كَانَ يَجِدُهَا لِيْ ، قَالَ : فَيَصِيْرُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ وَالِهاً طَالِباً لِلَّذِيْ كَانَ يَعْهَدُ مِنْ نَّفْسِهٖ نَزَلَتْ بِهٖ مُصِيْبَةٌ لَمْ يَنْزِلْ بِهٖ مِثْلُهَا قَطُّ فَاِذَا نَظَرَاللّٰه اِلَيْهِ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ قَالَ : يَاجِبْرِيْلُ ! رَدَّ اِلٰى قَلْبِ عَبْدِيْ مَا نَسَخْتَ مِنْهُ فَقَدْ ابْتَلَيْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ صَادِقًا وَسَأَمُدُّهٗ مِنْ قِبَلِيْ بِزِيَادَةٍ ۔

ترجمہ: ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے جبریل! میرے عبد مؤمن کے دل سے وہ حلاوت مٹادے، جو میرے تعلق سے اسے نصیب ہے پھر بندہ جس چیز

کو طلب کرتا تھا اس میں مزید شوق کرتا ہے تو اس پر ایسی مصیبت نازل ہوتی ہے جو کبھی نازل نہ ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس حال میں دیکھتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو فرماتا ہے: اے جبریل! میرے بندے کے دل سے جو کچھ مٹایا تھا اُسے دوبارہ لکھ دے میں نے اپنے بندے کو آزمایا تھا تو میں نے اسے صادق پایا ہے فلہٰذا اب اسے مزید عطا فرماؤں گا۔

[نوادرالاصول: جلد 1: صفحہ 575: رقم الحدیث 817: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 25: رقم الحدیث 63]

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ : مَا شِئْتُ اَنْ اَرٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَعَلِّقًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّيْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ اِلَّا رَأَيْتُهٗ ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ جبریل علیہ السلام کعبہ معظّمہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں: اے واجد جل جلالہ! اے ماجد جل جلالہ! مجھے جو نعمت بخشی ہے وہ مجھ سے واپس نہ لینا۔

[کنزالعمال: جلد 2: صفحہ 289: رقم الحدیث 5060: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 25: رقم الحدیث 65]

نوٹ : کنزالعمال میں "یاواجد" کی جگہ "یاواحد" لکھا ہے، امام ابن عساکر نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے "یاواحد" ہی روایت کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : نَظَرَ اللّٰه اِلٰى جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَقَالَ اللّٰه : مَا يُبْكِيْكُمَا وَقَدْ عَلِمْتُمَا اَنِّيْ لَا اَجُوْرُ فَقَالَا : يَارَبِّ ! اِنَّا لَا نَاْمَنُ مَكْرَكَ قَالَ: هٰكَذَا فَافْعَلَا فَاِنَّهٗ لَا يَاْمِنُ مِنْ مَّكْرِيْ اِلَّا كُلُّ خَاسِرٍ ۔

ترجمہ: عبدالعزیز بن ابی روّاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جبریل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں، پوچھا تمہیں کس چیز نے رُلایا؟ تمہیں معلوم ہے کہ میں کسی پر ظلم نہیں کرتا، عرض کی: یا ربّ کریم جل جلالہ! ہم تیری خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا: ہاں یہ درست ہے تو پھر وہی کرو جو کر رہے تھے، کیوں کہ میری

خفیہ تدبیر سے صرف خاسر ہی بے خوف ہوگا۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 25: رقم الحدیث 66: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 814: رقم الحدیث 383]

عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجُوْنِیْ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ یَبْکِیْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا یُبْکِیْكَ ؟ قَالَ : وَمَا لِیْ لَا اَبْکِیْ فَوَاللّٰهِ مَا جَفَّتْ لِیْ عَیْنِیْ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ مَخَافَةَ اَنْ اَعْصِیَهُ فَیَقْذِفَنِیْ فِیْهَا ۔

ترجمہ: ابوعمران کہتے ہیں، ایک دفعہ جبریل امین حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے پوچھا کیوں روتے ہو؟ کہا: میں کیوں نہ روؤں، بخدا جب سے دوزخ پیدا کی گئی ہے، اُس وقت سے میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، اس خوف سے کہ میں اللہ تعالیٰ ﷻ کی نافرمانی کروں اور وہ مجھے دوزخ میں ڈال دے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 25: رقم الحدیث 67: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 491]

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَنْزَلَ اللّٰهُ جِبْرِیْلَ فِیْ اَحْسَنِ مَا کَانَ یَأْتِیْنِیْ فِیْ صُوْرَةٍ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ یَا مُحَمَّدُ ! وَیَقُوْلُ لَكَ : اِنِّیْ قَدْ اَوْحَیْتُ اِلَی الدُّنْیَا اَنْ تُمَرِّرِیْ وَتُکَدِّرِیْ وَتُضَیِّقِیْ وَتُشَدِّدِیْ عَلٰی اَوْلِیَائِیْ کَیْ یُحِبُّوْا لِقَائِیْ وَتَسَهَّلِیْ وَتُوَسِّعِیْ وَتُطَیِّبِیْ لِأَعْدَائِیْ حَتّٰی یَکْرَهُوْا لِقَائِیْ فَاِنِّیْ قَدْ خَلَقْتُهَا سِجْناً لِأَوْلِیَائِیْ وَجَنَّةً لِأَعْدَائِیْ ۔

ترجمہ: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ایک دفعہ میرے ہاں جبریل علیہ السلام نہایت احسن صورت میں آئے اس سے پہلے کبھی ایسی حسین صورت میں نہیں آئے اور عرض کی: اللہ تعالیٰ ﷻ آپ کو سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: میں نے دنیا کو وحی بھیجی ہے کہ میرے دوستوں پر کڑوی، گدلی اور سخت ہو جاتا کہ وہ میرا دیدار چاہیں اور میرے دشمنوں کے لئے نرم اور وسیع اور اچھی ہو جاتا کہ وہ میرے دیدار سے کراہت کریں، میں نے دنیا اپنے دوستوں کے لئے قید خانہ اور اپنے دشمنوں کے لئے جنت بنائی ہے۔

[کنز العمال: جلد 3: صفحہ 78: رقم الحدیث 6107: جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 181: رقم الحدیث 4823: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 26: رقم الحدیث 68]

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الاسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْیَمَنِ اَکْشَفَ، أَحْوَلَ، أَوْقَصَ، أَحْنَفَ، أَصْمَعَ، أَعْسَرَ، أَرْسَحَ، أَفَجَّ ، فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَخْبِرْنِیْ بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ فَلَمَّا اَخْبَرَهُ قَالَ : اِنِّیْ أُعَاهِدُ اللّٰهَ اَنْ لا اَزِیْدَ عَلٰی فَرِیْضَتِهِ قَالَ : وَ لِمَ ذَاكَ ؟ قَالَ: لِاَنَّهُ خَلَقَنِیْ فَشَوَّهَ خَلْقِیْ ثُمَّ اَدْبَرَ فَاتَاهُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ : یَا مُحَمَّدُ ! اَیْنَ الْعَاتِبُ اِنَّهُ عَاتَبَ رَبًّا کَرِیْمًا فَأَعْتَبَهُ قَالَ: قُلْ لَهُ : اَلَا یَرْضَیْ اَنْ یَّبْعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ صُوْرَةِ جِبْرِیْلَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقَالَ لَهُ ، فَقَالَ: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّیْ أُعَاهِدُ اللّٰهَ اَنْ لَا یُقَوِّیْ جَسَدِیْ عَلٰی شَیْئٍ مِنْ مَرْضَاةِ اللّٰهِ اِلَّا عَمِلْتُهُ ۔

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص یمن سے حاضر ہوا جس کی شکل صورت کا یہ حال تھا کہ جھکا ہوا، بھینگا، باریک، لنگڑا، چھوٹے کان، صرف بائیں ہاتھ سے کام کر سکتا تھا، سوکھی پنڈلی والا، دونوں قدموں کا درمیانہ حصہ گوشت سے خالی اور گٹے بھی بڑے اونچے وغیرہ اور عرض کی مجھے وہ امور بتایئے جو مجھ پر فرض ہیں، جب آپ ﷺ نے فرضوں کی خبر دی تو کہا: میں معاہدہ کرتا ہوں کہ ان سے بڑھوں گا اور نہ انہیں گھٹاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا اس کی وجہ؟ عرض کی: اس لئے کہ اُس نے مجھے قبیح شکل بنایا ہے، اس کے بعد وہ چلا گیا تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: کہاں ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے ناز کیا؟ اللہ تعالیٰ ﷻ بھی کریم ہے اُس نے اِس کی ناز برداری فرمائی ہے، آپ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا: کیا تو اس پر راضی ہے کہ قیامت میں تمہیں جبریل علیہ السلام کی شکل میں اٹھایا جائے، عرض کی: ہاں یارسول اللہ ﷺ! میں معاہدہ کرتا ہوں کہ میرا جسم قوی نہ ہوا اور میں وہی عمل کروں گا جس میں اللہ تعالیٰ ﷻ راضی ہوگا۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 26: رقم الحدیث 69]

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : مَا نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِشَيْئٍ مِنَ الْوَحْيِ اِلَّا وَ مَعَهُ اَرْبَعَةُ حَفَظَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ۔

ترجمہ: سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بھی جبریل علیہ السلام وحی لاتے تو اُن کے ساتھ چار اورنگران فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

[تفسیر طبری: جلد23 :صفحہ 355 : کتاب العظمہ :جلد2 :صفحہ 780 :رقم الحدیث357 : الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 26:رقم الحدیث70]

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اِنَّ فِي السَّمَاءِ مَلَكَيْنِ اَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِالشِّدَّةِ وَالآخِرُ يَأْمُرُ بِاللِّيْنِ وَكُلٌّ مُصِيْبٌ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وِنَبِيَّانِ اَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِاللِّيْنِ وَالآخِرُ يَأْمُرُ بِالشِّدَّةِ وَكُلٌّ مُصِيْبٌ وَذَكَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَنُوْحًا وَلِيْ صَاحِبَانِ اَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِاللِّيْنِ وَالآخِرُ بِالشِّدَّة وَكُلٌّ مُصِيْبٌ وَذَكَرَ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ ۔

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: آسمان میں دوفرشتے ہیں، ایک سختی کا حکم کرتا ہے، دوسرا نرمی کا اور دونوں مُصیب ہیں، وہ ہیں جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام۔ اور دو نبی ہیں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے دوسرا سختی کا اور وہ دونوں مصیب ہیں، اس کے بعد آپ ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام ونوح علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور فرمایا: میرے دو دوست ہیں، ایک نرمی کا حکم دیتا ہے دوسرا سختی کا اور وہ دونوں مُصیب ہیں اور وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

[مجمع الزوائد: جلد9:صفحہ 18: رقم الحدیث 14345 :معجم کبیر: جلد23:صفحہ 31:الحبائک فی اخبار الملائک : صفحہ 27:رقم الحدیث71]

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا جِبْرِيْلُ ! اِنِّيْ لَأَحْسِبُ اَنَّ لِيْ عِنْدَكَ مَنْزِلَةً قَالَ: اَجَلْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بُعِثْتُ اِلَى نَبِيٍّ قَطُّ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْكَ قَالَ : فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ تُعْلِمُنِيْ مَنْزِلَتِيْ هُنَاكَ قَالَ:

اِنْ قَدَرْتُ عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ : وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ دَنَوْتُ فِيْهَا مِنْ رَّبِّيْ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِثْلَهُ قَطُّ وَاِنْ كَانَ قَدْرَ دُنُوِّيْ مِنْهُ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّ اَقْرَبَ الْخَلْقِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِسْرَافِيْلُ وَاِنَّ قَدْرَ دُنُوِّهِ مِنْهُ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ سَنَةً فِيْهِنَّ سَبْعُوْنَ نُوْرًا اِنَّ اَدْنَاهَا لَيَغْشَى بِالْأَبْصَارِ فَكَيْفَ لِيْ بِالْعِلْمِ فِيْمَا وَرَاءَ ذَلِكَ وَلٰكِنْ يُعْرَضُ لِيْ بِلَوْحٍ ثُمَّ يَدْعُوْنَا فَيَبْعَثُنَا ۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبریل علیہ السلام! مجھے یقین ہے کہ میری آپ کے ہاں قدر و منزلت ہے، عرض کی: ہاں، مجھے قسم ہے اس ذات جل جلالہ کی! جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا، مجھے آپ سے بہت محبت ہے جتنے انبیاء علیہم السلام کی طرف میں بھیجا گیا ہوں، مجھے ان سب سے آپ سے زیادہ پیار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو مجھے یہ بتاؤ کہ میری اللہ جل جلالہ کے ہاں کتنی قدر و منزلت ہے؟ عرض کی: اگر مجھے وہاں پہنچنے پر قدرت مل جائے تو بتاؤں، میرا تو یہ حال ہے مجھے قسم ہے اس کی! جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا، میں صرف ایک دفعہ کچھ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے قریب ہوا جو اس سے قبل مجھے کبھی ایسا قرب نہ ملا، اس قرب کے آگے بھی ابھی پانچ سو سال کی مسافت ہے ، ہاں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب اسرافیل علیہ السلام ہیں لیکن اس کے قرب کے آگے ستر سال کی مسافت ہے اور اس میں ستر نور ہیں ان کے ادنیٰ کا یہ حال ہے کہ وہ آنکھوں کو ڈھانپ لیتا ہے، اب بتایئے اس کے باوجود مجھے وہاں سے آگے کیسے علم حاصل ہو؟ ہاں میرے سامنے لوح پیش کی جاتی ہے وہ (اسرافیل علیہ السلام) ہمیں بلا کر احکام صادر کر کے بھیجتا ہے۔

[کتاب العظمہ : جلد2:صفحہ 719:رقم الحدیث305:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 27:رقم الحدیث72]

عَنْ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لِجِبْرِيْلَ لَمْ تَأْتِنِيْ اِلَّا وَاَنْتَ صَارٌّ بَيْنَ عَيْنَيْكَ ، قَالَ : اِنِّيْ لَمْ اَضْحَكْ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ ـ

ترجمہ: حضرت رباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو فرمایا: جب بھی تم میرے پاس آتے ہو تمہاری آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی محسوس ہوتی ہیں، عرض کی :جب سے دوزخ بنی ہے میں کبھی نہیں ہنسا۔

[کتاب الزہد لاحمد بن حنبل:صفحہ 26:رقم الحدیث 145:تفسیر درمنثور: جلد 1:صفحہ 492:الحبائک فی اخبار الملائک :صفحہ 27:رقم الحدیث 73]

سیدنا جبرائیل علیہ السلام پر موت

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ : وَنُفِخَ فِيْ الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِيْ السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِيْ الاَرْضِ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰه قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰه ﷺ ! مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اِسْتَثْنَى اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ؟ قَالَ : جِبْرِيْلُ وَ مِيْكَائِيْلُ وَ مَلَكُ الْمَوْتِ وَ اِسْرَافِيْلُ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ فَاِذَا قَبَضَ اللّٰه اَرْوَاحَ الْخَلَائِقِ قَالَ : لِمَلَكِ الْمَوْتِ ، مَنْ بَقِيَ ؟ فَيَقُوْلُ : سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بَقِيَ جِبْرِيْلُ وَ مِيْكَائِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ فَيَقُوْلُ : خُذْ نَفْسَ اِسْرَافِيْلَ فَيَأْخُذُ نَفْسَ اِسْرَافِيْلَ فَيَقُوْلُ اللّٰه لِمَلَكِ الْمَوْتِ: مَنْ بَقِيَ ؟ يَقُوْلُ : سُبْحَانَكَ تَبَارَكْتَ رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بَقِيَ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ ، فَيَقُوْلُ: خُذْ نَفْسَ مِيْكَائِيْلَ فَيَأْخُذُ نَفْسَ مِيْكَائِيْلَ فَيَقَعُ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ، فَيَقُوْلُ : يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ! مَنْ بَقِيَ ؟ فَيَقُوْلُ : جِبْرِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ ، فَيَقُوْلُ : مُتْ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ فَيَمُوْتُ فَيَقُوْلُ : يَا جِبْرِيْلُ مَنْ بَقِيَ ؟ فَيَقُوْلُ : بَقِيَ وَجْهُكَ الدَّائِمُ الْبَاقِيْ وَجِبْرِيْلُ الْمَيِّتُ الْفَانِيْ، قَالَ : لَا بُدَّ مِن مَّوْتِهِ فَيَقَعُ سَاجِدًا يَخْفِقُ بِجَنَاحَيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ : اِنَّ فَضْلَ خَلْقِهِ عَلَى خَلْقِ مِيْكَائِيْلَ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ـ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے آیت ﴿ وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴾ کی تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ کون ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آیت میں مستثنیٰ فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام وملک الموت علیہ السلام واسرافیل علیہ السلام ہیں اور عرش کو اٹھانے والے فرشتے، جب اللہ جل جلالہ تمام مخلوق کی ارواح قبض فرمائے گا تو ملک الموت علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ کون باقی ہے؟ وہ عرض کرے گا: تو پاک ہے، بلند ذات ہے، ذوالجلال والاکرام ہے، تجھ کو بقاہی بقا ہے ،اس وقت جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام و اسرافیل علیہ السلام اور تیرا بندہ ملک الموت علیہ السلام زندہ ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: اسرافیل علیہ السلام کی روح قبض کرلے، وہ اسرافیل علیہ السلام کی روح قبض کرلیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: اے ملک الموت! کون باقی ہے؟ عرض کرے گا: یا ربّ جل جلالہ! تیری ذات ذی الجلال والاکرام ہے، اس وقت جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام اور تیرا بندہ ملک الموت علیہ السلام زندہ ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: میکائیل کی روح قبض کر لو، تو ملک الموت علیہ السلام میکائیل علیہ السلام کی روح قبض کرلیں گے اور وہ بلند ٹیلہ کی طرح گر پڑیں گے پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: اے ملک الموت علیہ السلام! اب کون باقی ہے؟ عرض کرے گا: جبرائیل علیہ السلام اور تیرا بندہ ملک الموت علیہ السلام اور بس، اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا اے ملک الموت! تو بھی مرجا، اس وقت ملک الموت علیہ السلام بھی مرجائے گے، تب اللہ تعالیٰ جل جلالہ جبرائیل علیہ السلام سے فرمائے گا: اے جبرائیل! اب کون زندہ ہے؟ وہ عرض کریں گے: یا ربّ جل جلالہ! تجھے تو دائمی بقا ہے اور ایک تیرا بندہ جبرائیل ہے وہ بھی فانی ہے مرجائے گا اس پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: جبرائیل پر بھی موت ضروری ہے، اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام سجدہ

ریزہ ہوں گے اور پروں سمیت سجدہ میں ہی بے دم ہو جائیں گے، حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حضرت میکائیل علیہ السلام پر اتنی فضیلت ہے جتنا بڑے ٹیلے کو چھوٹے ٹیلے پر۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 28: رقم الحدیث 74]

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ رَفَعَهُ فِيْ قَوْلِهٖ "وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ" قَالَ : فَكَانَ مِمَّنْ اِسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثَلَاثَةً جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَمَلَكَ الْمَوْتِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ وَهُوَ اَعْلَمُ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ! مَنْ بَقِيَ ؟ فَيَقُوْلُ : بَقِيَ وَجْهُكَ الدَّائِمُ الْبَاقِيْ الْكَرِيْمِ وَعَبْدُكَ جِبْرِيْلُ وَ مِيْكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ ، فَيَقُوْلُ : تَوَفَّ نَفْسَ مِيْكَائِيْلَ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ اَعْلَمُ : يَا مَلَكَ الْمَوْتِ! مَنْ بَقِيَ ؟ فَيَقُوْلُ : بَقِيَ وَجْهُكَ الْبَاقِيْ وَعَبْدُكَ جِبْرِيْلَ وَمَلَكُ الْمَوْتِ ، فَيَقُوْلُ : تَوَفَّ نَفْسَ جِبْرِيْلَ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ اَعْلَمُ : يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ! مَنْ بَقِيَ ؟ فَيَقُوْلُ : بَقِيَ وَجْهُكَ الْبَاقِي الْكَرِيْمُ وَعَبْدُكَ مَلَكَ الْمَوْتِ وَهُوَ مَيِّتٌ ثُمَّ يُنَادِيْ اَنَا بَدَأْتُ الْخَلْقَ ثُمَّ اُعِيْدُهُ ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ آیت ﴿نفخ فی الصور﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جن لوگوں کو آیت میں مستثنیٰ فرمایا ہے، وہ یہ تین ہیں (۱) جبریل علیہ السلام (۲) میکائیل علیہ السلام (۳) ملک الموت علیہ السلام، جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا (جبکہ وہ خوب جاننے والا ہے) اے ملک الموت! باقی کون موت سے بچ گیا ہے؟ وہ عرض کریں گے، اے ربّ تعالیٰ جل جلالہ! تجھی کو بقا ہے اس وقت جبریل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام و ملک الموت علیہ السلام بچ گئے ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: میکائیل کی روح نکال لے، پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا (جبکہ وہ خوب جاننے والا ہے) اب باقی کون ہے؟ ملک الموت علیہ السلام عرض کریں گے: تیری ذات جل جلالہ کو بقا ہے، اس وقت جبرائیل علیہ السلام اور ملک الموت علیہ السلام زندہ ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: جبریل کی روح قبض کرلے پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا

(جبکہ وہ خوب جاننے والا ہے) اے ملک الموت! اب کون بچ گیا ہے؟ وہ عرض کریں گے، تیرا بندہ ملک الموت باقی ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: تو بھی مرجا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ جل جلالہ منادی کرے گا: میں نے مخلوق کی ابتدا کی تھی پھر میں ہی انہیں دوبارہ لوٹاؤں گا۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 28: رقم الحدیث 75]

سیدنا جبریل علیہ السلام کا حلیہ

جبرائیل علیہ السلام کا قد نہ بہت بلند ہے اور نہ بہت چھوٹا، اس کو سفید رنگ کا لباس پہنایا گیا ہے جو جواہر و یواقیت سے مرصع ہے، جبرائیل کے چہرے کا رنگ برف کی طرح سفید ہے، اس کے اگلے دانت روشن اور چمکدار ہیں، اس کے گلے میں خوبصورت موتیوں کا ہار ہے اور اس کے سرخ یاقوت کے چھ سو بازوؤں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے، اس کی گردن بڑی خوبصورت اور لمبی ہے، اس کے قدم سرخ اور پنڈلیاں زرد ہیں، اس کے پَر جن سے پرواز کرتا ہے زعفران سے بنے ہوئے ہیں جن کی تعداد ستر ہزار ہے، یہ پَر سر سے لے کر قدموں تک ہیں، ہر ہر پَر پر چاند اور ستارے ہیں اور اس کی آنکھوں کے مابین شمس ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو میکائیل سے پانچ سو سال بعد پیدا کیا، جبرئیل علیہ السلام ہر روز جنت کی ایک نہر میں نہاتا ہے اور پھر اپنے بدن کو جھاڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کے ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے پھر وہ فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں (جیسا کہ ماقبل روایات گزریں)۔

سیدنا جبریل علیہ السلام کی رہائش

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:اِنَّ عَلٰى يَمِيْنِ الْعَرْشِ نَهْرًا مِنْ نُوْرٍ مِثْلَ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَالْبِحَارِ السَّبْعَةِ يَدْخُلُ فِيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلَّ سَحَرٍ وَيَغْتَسِلُ فَيَزْدَادُ نُوْرًا اِلٰى نُوْرِهٖ وَجَمَالًا اِلٰى جَمَالِهٖ ثُمَّ يَنْتَفِضُ

فَیَخْلُقُ اللّٰہُ مِنْ کُلِّ نُقْطَۃٍ تَقَعُ مِنْ رِّیْشِہٖ کَذَا وَکَذَا اَلْفَ مَلَکٍ یَدْخُلُ مِنْھُمْ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ وَفِی الْکَعْبَۃِ اَیْضاً سَبْعُوْنَ اَلْفًا ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جبرئیل علیہ السلام ہر روز سحر کے وقت نور کی نہر سے جو عرش کے دائیں طرف ہے غسل کرتے ہیں، تو ان کا نور پہلے سے زیادہ ہو جاتا ہے، ایسا ہی ان کا حسن و جمال بھی دوبالا ہو جاتا ہے اور ان کی عظمت بھی زیادہ ہو جاتی ہے پھر وہ اپنے پروں کو جھاڑتے ہیں تو ان کے ایک ایک پر سے ستر ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ ایک ایک قطرے سے ستر ستر ہزار فرشتے پیدا کرتا ہے، ان میں سے ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور میں اور ستر ہزار بیت اللہ شریف میں داخل ہوتے ہیں۔

[تفسیر کبیر: جلد 19: صفحہ 236: مدارج النبوۃ: جلد 1: صفحہ 256]

سیدنا جبرئیل علیہ السلام کے حاجت روا محمد مصطفیٰ ﷺ

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا:

میں ابراہیم علیہ السلام کی پیشانی میں نور تھا اور ان کی پشت میں موتی تھا پھر جب ابراہیم علیہ السلام کو کافروں نے گوپھن کے پلہ میں بٹھا کر آگ میں پھینکنا چاہا اور جبرئیل علیہ السلام نے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا " اَلَکَ حَاجَۃٌ " کیا تمہیں حاجت ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، لیکن تیری طرف نہیں ہے، جبرئیل علیہ السلام نے پھر پوچھا ابراہیم علیہ السلام نے وہی جواب دیا، اخیر میں جبرئیل علیہ السلام نے کہا: کیا تمہیں اپنے ربّ جل جلالہ کی طرف حاجت ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: کیا کوئی ایسا دوست ہے جس کو اپنے دوست کی طرف حاجت نہ ہو۔

جبرئیل علیہ السلام نے کہا: پھر آپ اپنے ربّ جل جلالہ سے سوال کریں کہ وہ آپ کی اس حال میں مدد کرے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا " ھُوَ اَعْلَمُ بِحَالِیْ مِنْ سُوَالِیْ

اِلَیْہِ " وہ میرے سوال کرنے کے بغیر میرے حال کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے اس مقام پر فرمایا: میں نے جبرائیل علیہ السلام کو اس وقت کہا: جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ مجھے مبعوث فرمائے گا تو اے جبرئیل! میں تیری اس نیکی کا جو تو نے میرے باپ ابراہیم علیہ السلام سے کی ہے بدلہ دوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے معراج ہوئی اور جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ تھے، یہاں تک کہ ہم ایک مقام پر پہنچے کہ جبرئیل علیہ السلام وہاں ٹھہر گئے اور آگے جانے سے معذرت کے ساتھ انکار کیا تو میں نے جبرئیل علیہ السلام کو کہا: اے جبرئیل! بھلا ایسے مقام میں بھی کوئی دوست کسی دوست سے جدا ہوتا ہے، جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ وہ جگہ ہے اس سے آگے اگر میں تجاوز کروں تو نور مجھے جلا کر راکھ کر دے گا۔

وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ (پارہ ۲۳: سورۃ الصافات: آیت ۱۶۴)

ترجمہ: اور (فرشتے کہتے ہیں) ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے۔

اب آپ آگے تشریف فرما ہوں، میں اپنی خدمت پوری کر چکا آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے مجھ سے اللہ جل جلالہ تک لیجانے کا وعدہ نہ کیا تھا تو اب کیوں ٹھہرتے ہو؟ یہ فرمایا اور جبرئیل علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ایک قدم آگے بڑھایا کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام ہیبت الٰہی سے مثل چڑیا کے ہو کر لرزنے اور کانپنے لگے اور بہ آہ وزاری عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے میرے مقام پر جلد واپس فرمائیے، ورنہ اگر ایک ذرہ بھر آگے قدم بڑھاؤں گا تو ہیبت وجلالِ باری تعالیٰ جل جلالہ سے جل جاؤں گا۔

اگر یکسر موئے بر تر پرم — فروغ تجلی بسوزد پرم

تب حضور جان رحمت ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل! قسم ہے عزت وجلالِ الٰہی کی! میں جتنا آگے بڑھتا اور نزدیک ہوتا ہوں، شوقِ وصال اور زیادہ ہوتا ہے۔

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک — آتش شوق تیز تر گردد

اور جبرئیل کو ہیبت الٰہی سے پگھلا ہوا اور قریب نابود ہونے کے دیکھ کر دست مبارک سے اشارہ فرمایا: پانچ سو برس کی راہ جو ایک قدم میں طے فرمائی تھی، ایک اشارے میں طے فرما کر انہیں اُن کے مقام پر پہنچایا تو ندا آئی، اے محمد ﷺ! تو فکر میں تھا کہ میری اُمت حشر کے دن راہ دور دراز قیامت و پل صراط کس طرح طے کرے گی؟ اب دیکھ کہ اشارے میں پانچ سو برس کی راہ طے کی اور ایک قدم میں جبرئیل کو پانچ سو برس کی راہ لے آیا اگر قیامت کے دن بھی اسی طرح لب شفاعت ہلا کر پچاس ہزار برس کی راہ ایک دم میں قطع کر لے اور اپنی اُمت کو آنِ واحد میں اس دور دراز اور پر خطر راہ سے سلامت سے لیجائے تو کیا عجب ہے۔ [ملخص از مدارج النبوۃ: جلد1: صفحہ 55-254]

میں نے کہا کہ اللہ ﷻ کی طرف تیری کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ اپنے ربّ ﷻ سے میرے لیے اس بات کا سوال کریں کہ قیامت کے دن وہ مجھ کو حکم دے کہ میں پل صراط پر اپنے پر بچھا دوں اور آپ کی اُمت اس کے اوپر سے گذر جائے، حضور ﷺ نے فرمایا" بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ يَا جِبْرِيْلُ" اے جبرئیل! اللہ ﷻ تمہیں برکت دے، پھر اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف سے ندا آئی: محمد ﷺ کو دریائے نور میں غوطہ دو، جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو غوطہ دیا: اس غوطہ سے آپ ستر ہزار پردوں کو پھاڑ کر ان کے آگے نکل گئے، ان پردوں میں سے ہر پردے کی موٹائی پانچ سو سال کی راہ کے برابر تھی، یہاں تک کہ آپ سونے کے فرش تک پہنچے، وہاں ایک فرشتہ نمودار ہوا اس نے آپ ﷺ کو موتیوں کے حجاب تک پہنچایا، فرشتہ نے اس حجاب کو ہلایا، حجاب کے پردے سے آواز آئی، کون ہے؟ فرشتے نے جواب دیا: فراش الذہب کا فرشتہ ہوں اور میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں، اس حجاب کے فرشتہ نے کہا: اَللّٰہُ اَکْبَر! پھر اس نے حجاب کے نیچے سے ہاتھ نکالا اور مجھ کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھایا، اسی طرح میں ایک حجاب سے دوسرے حجاب کی طرف نقل کرتا رہا، یہاں تک کہ میں

نے ستر ہزار حجابات سے تجاوز کیا، اِن میں سے ہر حجاب کی موٹائی پانچ سو سال کی راہ کے برابر تھی، اس کے بعد میں نورِ ابیض کے دریا پر پہنچا، وہاں ایک فرشتہ تھا اگر کوئی پرندہ اس کے ایک کاندھے سے پانچ سو سال اڑتا رہے تو پھر بھی وہ اس کے دوسرے کاندھے تک نہ پہنچے، اس کے بعد مجھ کو آگے چلایا گیا، میں ایک نور احمر کے دریا تک پہنچا اس کے کنارے پر بھی ایک فرشتہ اتنا بڑا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ ﷻ اس کو یہ حکم دے کہ زمین و آسمان کو نگل جائے تو وہ نگل جائے پھر رفرف مجھ کو لے کر آگے بڑھا۔

جبریل امین علیہ السلام خادم دربار محمد ﷺ

ہر شے کی تخلیق کی کوئی نہ کوئی غرض وغایت ہے سیدنا جبریل علیہ السلام کی تخلیق کی غرض وغایت صرف یہی ہے کہ وہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی خدمات بجالائیں، اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ **"جبریل امین خادم دربار"** کا مطالعہ کریں، یہاں صرف جبرائیل علیہ السلام کی خدماتِ رسول اللہ ﷺ کے چند نمونے عرض کئے دیتا ہوں۔

معرکہ بدر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ : هٰذَا جِبْرِیْلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ عَلَیْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ جبریل علیہ السلام ہیں، اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہیں اِن کے ساتھ جنگ کا سامان ہے۔

[بخاری شریف: کتاب المغازی: باب شہود الملائکۃ بدرًا: رقم الحدیث 3995: صفحہ 808: دلائل النبوۃ لامام بیہقی: جلد3: صفحہ 54]

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِیًا رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ : بَیْنَمَا اَنَا اُمْتِحُ مِنْ قُلَیْبِ بِدْرٍ اِذْ جَاءَ تْ رِیْحٌ شَدِیْدَةٌ لَمْ اَرَ مِثْلَهَا قَطُّ اِلَّا الَّتِیْ

كَانَتْ قَبْلَهَا وَاَظُنُّهُ ذَكَرَ ثُمَّ جَاءَتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ : فَكَانَتِ الرِّيْحُ الْاُوْلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِیْ اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتِ الرِّيْحُ الثَّانِيَةُ مِيْكَائِيْلَ نَزَلَ فِیْ اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ عَنْ يَمِيْنِهِ وَكَانَتِ الرِّيْحُ الثَّالِثَةُ اِسْرَافِيْلَ نَزَلَ فِیْ اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ مَيْسَرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا فِی الْمَيْسَرَةِ ۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے: جنگ بدر میں تین مرتبہ سخت آندھی آئی، ایسی آندھی میں نے کبھی نہ دیکھی، پہلی آندھی جبریل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار ملائکہ کے ہمراہ آئے اور حضور ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوگئے، دوسری آندھی میکائیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار ملائکہ کی فوج کے ساتھ آئے اور حضور ﷺ کے بائیں طرف کھڑے ہوگئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی بائیں طرف تھے اور تیسری آندھی اسرافیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے اور حضور ﷺ کے میسرہ بنے اور میں بھی اسی میں تھا۔

[دلائل النبوۃ لا مام بیہقی: جلد3:صفحہ 55:مدارج النبوۃ: جلد2:صفحہ 136]

عَنِ الرُّبَيْعِ بْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَوْمَ بَدْرٍ يَعْرِفُوْنَ قَتْلَى الْمَلَائِكَةِ مِمَّنْ قَتَلُوْهُمْ بِضَرْبٍ فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَعَلَى الْبُنَانِ مِثْلُ سَمَّةِ النَّارِ قَدْ اُحْرِقَ بِهِ ۔

ترجمہ: ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر میں ملائکہ کے ہاتھوں مارے گئے افراد دیگر مقتولین سے جدا تھے، اُن کی گردنوں اور جوڑوں پر جلے ہوئے نشانات واضح تھے۔

[دلائل النبوۃ لا مام بیہقی: جلد3:صفحہ 56:البدایہ والنھایہ: جلد3:صفحہ 281:مدارج النبوۃ: جلد2:صفحہ 136 :الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 144:رقم الحدیث 532]

فائدہ : ملائکہ کی یوم بدر میں حاضری اور کارناموں کی تفصیل غزوۂ بدر کے واقعات میں ملاحظہ ہو۔

حضرت خارجہ بن ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا:

مَنِ الْقَائِلُ يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ ؟ فَقَالَ جِبْرِيْلُ : مَا كُلُّ اَهْلِ السَّمَاءِ اَعْرِفُ ۔

ترجمہ: جنگ بدر کے دن فرشتوں میں سے ''آگے ہو حیزوم'' کہنے والا کون تھا؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: میں آسمان والے سب فرشتوں کو نہیں جانتا (اس لئے معلوم نہیں کہ یہ جملہ کس فرشتہ نے کہا تھا)۔

[دلائل النبوۃ لا مام بیہقی: جلد3:صفحہ 57:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 145:رقم الحدیث 540]

فائدہ : حیزوم جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔

انتباہ : حضور سرور عالم ﷺ کی علمی وسعت کو نہ بھولئے کہ آپ نہ صرف دنیا کے عالم ہیں بلکہ آپ جملہ کائنات کے امور کے ذرہ ذرہ سے آگاہ ہیں، آپ آسمان کے سواروں کے اسماء جانتے ہیں تو ان کی سواریوں کے نام سے بھی باخبر ہیں۔

سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام کے مزید احوال

ان کے چھ سو پر ہیں جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے اور قرآن مجید میں ﴿انه لقول رسول کریم: یہ عزت والے رسول کا پڑھنا ہے﴾ سے جبریل علیہ السلام مراد ہیں، آپ نے قرآن مجید اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی جانب سے پڑھا ہے۔ امام سہیلی نے کہا: یہ جائز نہیں کہ کہا جائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے اگرچہ آپ بھی عزت والے رسول ہیں، اس لئے کہ کفار کے اس مقالہ کے رد و تکذیب میں یہ آیت نازل ہوئی، جنہوں نے کہا تھا کہ یہ قرآن نبی پاک ﷺ نے از خود فرمایا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کے ردّ میں فرمایا کہ ﴿انه لقول رسول کریم﴾ اور جبریل علیہ السلام کو امین اس لیے فرمایا ہے کہ وحی کے امین ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ قول (قرآن) اللہ

تعالیٰ ﷻ کا ہی تو ہے لیکن اسے جبریل علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا اس لئے ہے کہ اسے (قرآن کو) وہی لے کر آئے ہیں اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف سے، اس معنی پر اس کا اسناد جبریل علیہ السلام کی طرف باعتبار سبب ظاہری انزال وایصال کے ہے، جس پر یہ دلیل قوی موجود ہے کہ رسول سے حضرت جبریل علیہ السلام مراد ہیں، وہ یہ کہ بعد کو فرمایا: وہ بڑی قوت والا ہے وغیرہ وغیرہ جو یہ تمام صفات صرف اور صرف جبریل علیہ السلام کی ہیں یعنی قرآن لانے والا، وہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی جانب سے انبیاء **علیہم السلام** کی طرف کتابیں لاتے ہیں، اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز و معظم ہیں، ایسے ہی لوگوں کے نزدیک بھی کیونکہ وہ "افضل العطایا" لاتے ہیں یعنی معرفت و ہدایت اور وہ اہل ایمان پر مہربان اور کفار پر اور اعداء پر قہر برساتے ہیں ﴿ذی قوۃ: قوت والا ہے﴾ یعنی سخت قوت والا، جیسے ان کے لیے فرمایا ہے ﴿شدید القوی﴾ جس امر کے لیے انہیں مقرر کیا جائے اس پر بڑی قوت رکھتے ہیں اس سے عاجز ہوتے ہیں نہ کمزور۔

سیدنا جبریل علیہ السلام کی قوت وطاقت

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجِبْرِيْلَ : مَا اَحْسَنَ مَا اَثْنٰى عَلَيْكَ رَبُّكَ " ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مَطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ" فَمَا كَانَتْ قُوَّتُكَ وَمَا كَانَتْ اَمَانَتُكَ ؟ قَالَ : اَمَّا قُوَّتِىْ فَاِنِّىْ بُعِثْتُ اِلٰى مَدَائِنِ لُوْطٍ وَهِىَ اَرْبَعُ مَدَائِنَ وَفِىْ كُلِّ مَدِيْنَةٍ اَرْبَعُ مِائَةِ اَلْفِ مَقَاتِلٍ سِوَى الذَّرَارِىّ فَحَمَلْتُهُمْ مِنَ الاَرْضِ السُّفْلٰى حَتّٰى سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ اَصْوَاتَ الدَّجَاجِ وَ نُبَاحَ الْكِلَابِ ثُمَّ هَوَيْتُ بِهِنَّ فَقَلَّبْتُهُنَّ ۔

ترجمہ: حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا: اللہ تعالیٰ ﷻ نے اس آیت ﴿ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مَطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ﴾ میں تمہاری قوت بیان فرمائی ہے تو مجھے کچھ نمونے سناؤ، عرض کی کہ مجھے مدائن لوط کے

شہروں میں سے چار کے بارے میں حکم دیا گیا اور ان چاروں میں سے ہر ایک شہر میں چار ہزار کی تعداد میں بستیاں تھیں، میں نے ان چاروں شہروں کو زمین کی تہ سے اپنے پروں کے اگلے حصے پر اٹھایا اور آسمان تک لے گیا جن کے کتوں کے بھونکنے اور مرغوں کی آواز آسمان والوں نے سنی پھر میں نے انہیں الٹ دیا۔ (جن کی تفصیل قرآن میں ہے)۔

[تفسیر در منثور: جلد 15: صفحہ 274: ابن عساکر: جلد 50: صفحہ 325]

قوم ثمود کا انجام

حضرت جبریل علیہ السلام کی قوت تھی کہ ثمود کی قوم پر صبح کے وقت ایک چیخ ماری تو سب کے سب گھٹنوں کے بل زمین پر ڈھیر ہو گئے۔

جبریل علیہ السلام کی پرواز

سیدنا جبریل علیہ السلام آسمان سے زمین پر پھر زمین سے آسمان پر آنکھ جھپکنے سے پہلے آجاتے ہیں۔

شیطان کو ہندوستان دھکیل دیا

حضرت جبریل علیہ السلام نے شیطان ابیض کو رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد پھرتا دیکھا (یہ وہ شیطان ہے جو انبیاء علیہم السلام کے درپے آزار رہتا ہے) اسے ایک معمولی سا دھکا دیا تو مکہ معظّمہ سے ہندوستان کے آخری کونے میں جا گرا، اسی شیطان کو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ کر اسے پھونک ماری تو اسے بیت المقدس سے ہندوستان کے آخری کونے کے جبل (پہاڑ) پر پہنچا دیا۔

کعبہ شریف تک پہاڑ الٹ دیئے

حضرت خلیل بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ انصار کے ایک آدمی سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک جماعت سے فرمایا:

مسجد کی سمت قبلہ متعین کریں تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی حضور! آپ سمت قبلہ متعین کریں آپ کعبہ تو دیکھ رہے ہیں پھر ہاتھ کے اشارے سے درمیان میں سے پہاڑ اشجار اور جملہ اشیاء کو ہٹا دیا تو حضور ﷺ تعیین سمت قبلہ سے فارغ ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے پہاڑ و اشجار اور جملہ اشیاء اپنی حاجت پر لوٹائے اور آپ کا قبلہ میزابِ رحمت (پرنالہ) کے بالمقابل متعین ہوا۔

حضرت جبریل علیہ السلام افضل ہیں یا اسرافیل علیہ السلام

امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

مجھ سے سوال کیا گیا حضرت جبرائیل علیہ السلام افضل ہیں یا حضرت اسرافیل علیہ السلام؟

جواب : میں اس کے متعلق کسی عالم کی نقل پر مطلع نہیں ہوا اور (شروع کتاب یعنی امام سیوطی کی ''الحبائک فی اخبار الملائک'' میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کے حالات میں) گذشتہ روایات باہم متعارض ہیں، طبرانی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے:

أَلا أُخبِرُكُم بِأَفضَلِ الْمَلائِكَةِ "جِبرِيْلُ" ۔

ترجمہ: کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں کہ فرشتوں میں سے افضل حضرت جبرائیل (علیہ السلام) ہیں۔

[کنز العمال: جلد12: صفحہ156: رقم الحدیث35338: مجمع الزوائد: جلد3: صفحہ255: رقم الحدیث4776]

قَالَ وَهْبٌ : اِنَّ اَدْنَى الْمَلائِكَةِ مِنَ اللّٰهِ جِبْرِيْلُ ثُمَّ مِيكَائِيْلُ يَدُلُّ عَلَى تَفْضِيْلِ جِبْرِيْلَ ۔

ترجمہ: حضرت وہب کا اثر (فرمان) ہے: فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے سب سے زیادہ نزدیک حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں پھر حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں (یہ دونوں روایات) دلالت کرتی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام افضل ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ274: رقم الحدیث802]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے:

اِسْرَافِيْلُ صَاحِبُ الصُّوْرِ وَجِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمِيكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِهِ ۔

ترجمہ: حضرت اسرافیل علیہ السلام صور والے ہیں ان کے دائیں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور ان کے بائیں میں حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں۔

[کنز العمال: جلد14: صفحہ153: رقم الحدیث38903: تفسیر در منثور: جلد1: صفحہ494: سنن ابی داؤد: کتاب الحروف: رقم الحدیث3999: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ33: رقم الحدیث91]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرفوع حدیث ہے:

اِسْرَافِيْلُ مَلَكُ اللّٰهِ لَيْسَ دُوْنَهُ شَيْئٌ ۔

ترجمہ: اسرافیل علیہ السلام اللہ جل جلالہ کا فرشتہ ہے، اس سے زیادہ مقرب کوئی شئے نہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ:275: رقم الحدیث805]

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اَقْرَبَ الْمَلائِكَةِ اِلَى اللّٰهِ اِسْرَافِيْلُ ۔

ترجمہ: حضرت کعب (احبار) کا اثر (ارشاد) ہے ''فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے زیادہ مقرب حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ:275: رقم الحدیث806]

حضرت ابوبکر ہذلی رحمۃ اللہ علیہ کا اثر ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے کوئی شئے بھی حضرت اسرافیل علیہ السلام سے زیادہ مقرب نہیں۔

حَدِيْثُ ابْنِ اَبِي جَبْلَةَ بِسَنَدِهِ اَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِسْرَافِيْلُ ۔

ترجمہ: حضرت ابوجبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: سب سے پہلے جس کو روز قیامت بلایا جائے گا وہ اسرافیل علیہ السلام ہوں گے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ275: رقم الحدیث808]

وَاَثَرُ ابْنِ سَابِطٍ يُدَبِّرُ اَمْرَ الدُّنْيَا اَرْبَعَةٌ جِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ اِلَى اَنْ قَالَ: وَاَمَّا اِسْرَافِيْلُ فَهُوَ يَنْزِلُ بِالْاَمْرِ عَلَيْهِمْ ۔

ترجمہ: حضرت ابن سابط رضی اللہ عنہ کا اثر ہے: دنیا کا نظام چار فرشتے چلاتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہ السلام (چوتھے ملک الموت علیہ السلام ہیں) اس روایت میں انہوں نے یہ بھی فرمایا اور یہ حضرت اسرافیل علیہ السلام ان (تین) فرشتوں پر احکام (خداوندی) کے ساتھ نازل ہوتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 275: رقم الحدیث 809]

عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ مَرْفُوْعاً وَاَمَّا اِسْرَافِيْلُ فَامِيْنُ اللّٰهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ اَىْ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَمَلَكِ الْمَوْتِ ۔

ترجمہ: حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے: حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ جل جلالہ کے درمیان اور ان یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام اور ملک الموت علیہ السلام کے درمیان امین ہیں۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 275: رقم الحدیث 810]

اَثَرُ خَالِدِ بْنَ اَبِىْ عِمْرَانَ وَاِسْرَافِيْلُ بِمَنْزِلَةِ الْحَاجِبِ وَمَا شَاكَلَ ذٰلِكَ يَدُلُّ عَلَى تَفْضِيْلِ اِسْرَافِيْلَ ۔

ترجمہ: حضرت خالد بن ابی عمران کا اثر ''اور حضرت اسرافیل علیہ السلام دربان (خداوندی) کے مرتبہ پر ہیں، یہ سب احادیث و روایات اور جو ان کے مشابہ ہیں، سب حضرت اسرافیل علیہ السلام کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 810: رقم الحدیث 379: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 275: رقم الحدیث 811]

فائدہ: رسولوں پر جبرائیل علیہ السلام وحی لاتے تھے دیگر انبیاء پر دوسرے فرشتے، حضرت امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "العقیدۃ" میں ذکر فرماتے ہیں: حضرات مرسلین کرام کی طرف حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ وحی نازل کی گئی اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف دوسرے فرشتوں کے ذریعہ وحی نازل کی گئی۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 275: رقم الحدیث 812]

سب سے پہلے حساب جبرائیل علیہ السلام سے ہوگا

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ جِبْرِيْلُ لِاَنَّهٗ كَانَ اَمِيْنَ اللّٰهِ اِلٰى رُسُلِهٖ ۔

ترجمہ: عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے پہلے جبریل علیہ السلام سے حساب ہوگا کیونکہ وہ رسل کرام کی طرف اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے امین تھے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 27: رقم الحدیث 76]

فائدہ: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَاحَبُ الْمَوَازِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت میں صاحب میزان جبریل علیہ السلام ہوں گے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 29: رقم الحدیث 77]

سیدنا جبریل علیہ السلام نے مردے زندہ کئے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کے پاس تشریف لائے حضور ﷺ نہایت غمگین تھے، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: اللہ جل جلالہ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا: آپ کو رنجیدہ اور غمگین دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے؟ (حالانکہ حق تعالیٰ شانہٗ دلوں کے بھید جاننے والا ہے لیکن اکرام و اعزاز اور اظہار شرافت کی واسطے اس قسم کے سوال کرائے جاتے تھے) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جبریل! مجھے اپنی اُمت کی بہت فکر ہو رہی ہے کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا: کفار کے بارے میں یا مسلمانوں کے بارے میں (یعنی اُمت دعوت یا اُمت اجابت)، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں (یعنی اُمت اجابت) کے بارے میں فکر ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو ساتھ لیا اور ایک مقبرہ پر تشریف لے

گئے ، جہاں قبیلہ بنوسلمہ کے لوگ دفن تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک قبر پر اپنا پَر مارا اور ارشاد فرمایا ﴿قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ اللہ کے حکم سے کھڑا ہوجا﴾ اس قبر سے ایک نہایت خوبصورت چہرہ والا اٹھا وہ کہہ رہا تھا ﴿لا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُـحَـمَّـدٌ رَسُـوْلُ اللّٰـہِ اَلْـحَـمْـدُ لِلّٰـہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اپنی جگہ لوٹ جاؤ، وہ چلا گیا پھر دوسری قبر پر دوسرا پَر مارا اور ارشاد فرمایا ﴿قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ اللہ کے حکم سے کھڑا ہوجا﴾ اس میں سے ایک شخص نہایت بدصورت کالا منہ، سیاہ آنکھوں والا کھڑا ہوا وہ کہہ رہا تھا ہائے افسوس! ہائے شرمندگی! ہائے مصیبت! پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اپنی جگہ لوٹ جا، اس کے بعد حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا کہ جس حالت پر یہ لوگ مرتے ہیں، اُسی حالت پر اُٹھیں گے۔

فائدہ : حدیث بالا میں ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنے والوں سے بظاہر وہ لوگ مراد ہیں جن کو اس کلمہ پاک کے ساتھ خصوصی لگاؤ، خصوصی مناسبت، خصوصی اشتغال ہو، اس لئے کہ دودھ والا ،موتی والا ، وہی شخص کہلاتا ہے جس کے ہاں ان چیزوں کی خصوصی بکری اور خصوصی ذخیرہ موجود ہو، اس لئے ''لا الٰہ الا اللہ'' والوں کے ساتھ اس معاملہ میں کوئی اشکال نہیں۔ قرآن پاک میں ''سورۂ فاطر'' میں اس اُمت کے تین طبقے بیان فرمائے ہیں، ایک طبقہ سابق بالخیرات کا بیان فرمایا جن کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ وہ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے نیز ایک حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص سو مرتبہ ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھا کرے، اِس کو حق تعالیٰ جل جلالہ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ چودھویں رات کے چاند کی طرح اس کا چہرہ روشن ہوگا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبانیں اللہ جل جلالہ کے ذکر سے تروتازہ رہتی ہیں وہ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے۔

فائدہ : جبریل علیہ السلام کے مزید کمالات و تصرفات فقیر کی تصنیف ''جبریل امین خادم دربار'' میں پڑھئے۔

حضرت سیدنا میکائیل علیہ السلام

عَنْ عِکْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ: جِبْرِیْلُ اِسْمُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ وَمِیْکَائِیْلُ اِسْمُہٗ عُبَیْدُ اللّٰہِ۔

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام کا نام عبداللہ اور میکائیل علیہ السلام کا نام عبیداللہ ہے۔

[تفسیر طبری: جلد 2: صفحہ 296: تفسیر ابن کثیر: جلد 1: صفحہ 338: تفسیر قرطبی: جلد 2: صفحہ 266: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 29: رقم الحدیث 78]

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِجِبْرِیْلَ : مَا لِیْ لَمْ اَرَ مِیْکَائِیْلَ ضَاحِکًا قَطُّ ؟ قَالَ : مَا ضَحِکَ مِیْکَائِیْلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ ۔

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے میکائیل علیہ السلام کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا؟ عرض کی: جب سے دوزخ بنی ہے اس وقت سے یہ کبھی نہیں ہنسے۔

[کتاب العظمہ : جلد 3: صفحہ 815: رقم الحدیث 384: فتح الباری: جلد 6: صفحہ 307: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 29: رقم الحدیث 79]

عَنْ زَیْدِ بْنِ رُفَیْعٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ جِبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَھُوَ یَسْتَاکُ فَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ جِبْرِیْلَ السِّوَاکَ فَقَالَ : جِبْرِیْلُ کَبِّرْ ، قَالَ الْحَکِیْمُ ﴿اَیْ صَاحِبِ نَوَادِرِ الاصُوْل" حَکِیْم تِرْمِذِی"﴾ اَیْ نَاوِلْ مِیْکَائِیْلَ فَاِنَّہٗ اَکْبَرُ ۔

ترجمہ: ایک دفعہ جبرئیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ اُس وقت مسواک کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے مسواک جبرائیل علیہ السلام کو عنایت فرمائی تو انہوں نے عرض کی: بڑے کو دیجئے، (صاحب نوادر الاصول امام حکیم ترمذی فرماتے ہیں) یعنی میکائیل علیہ السلام کو عطا فرمائیے کہ وہ مجھ سے بڑے ہیں۔

فائدہ : **معلوم ہوا کہ میکائیل علیہ السلام جبرئیل علیہ السلام سے عمر میں بڑے ہیں۔**

[نوادرالاصول: جلد1:صفحہ468:رقم الحدیث671:الحبائک فی اخبارالملائک:صفحہ29:رقم الحدیث80:تفسیر درمنثور: جلد1:صفحہ493]

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم : وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَاءِ جِبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَمِنَ الْأَرْضِ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ ۔

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے دو وزیر آسمان میں ہیں اور وہ جبرائیل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام ہیں اور دو وزیر زمین پر ہیں اور وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

[کنزالعمال : جلد 11 : صفحہ 259 : رقم الحدیث32676 :تفسیر درمنثور: جلد1 : صفحہ 495 :الحبائک فی اخبارالملائک:صفحہ29:رقم الحدیث81:مستدرک للحاکم: جلد2:صفحہ317:رقم الحدیث3105]

فائدہ : **ثابت ہوا کہ ہمارے نبی پاک شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔**

عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : مُؤَذِّنُ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ جِبْرِیْلُ وَاِمَامُھُمْ مِیْکَائِیْلُ یَؤُمُّ بِھِمْ عِنْدَ الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ فَتَجْتَمِعُ مَلَائِکَۃُ السَّمٰوٰتِ فَیَطُوْفُوْنَ بِالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ وَتُصَلِّیْ وَ تَسْتَغْفِرُ فَیَجْعَلُ اللّٰہ ثَوَابَھُمْ وَاِسْتِغْفَارَھُمْ وَتَسْبِیْحَھُمْ لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت فرماتے ہیں :اہل سماوات کے مؤذن جبرائیل علیہ السلام اور ان کے امام میکائیل علیہ السلام ہیں، میکائیل علیہ السلام بیت المعمور میں ملائکہ کی امامت کرتے ہیں، جہاں آسمانوں کے ملائکہ جمع ہوتے ہیں پھر بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں اور اس میں نماز پڑھتے اور استغفار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ ان کا ثواب اور ان کی استغفار وتسبیح اُمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرماتا ہے۔

[الحبائک فی اخبارالملائک:صفحہ30:رقم الحدیث83]

عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : اَشْھَدُ بِاللّٰہِ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ : اَشْھَدُ بِاللّٰہ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ مِیْکَائِیْلُ وَقَالَ: اَشْھَدُ بِاللّٰہ

لَقَدْ حَدَّثَنِیْ اِسْرَافِیْلُ عَنِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِنَّہُ یَقُوْلُ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی : شَارِبُ الْخَمْرِ کَعَابِدِ وَثَنٍ ۔

ترجمہ : حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :**میں گواہی دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی قسم ! مجھ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں، اللہ جل جلالہ کی قسم ! مجھ سے میکائیل علیہ السلام نے بیان کیا اور میکائیل علیہ السلام کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں، اللہ جل جلالہ کی قسم ! مجھ سے اسرافیل علیہ السلام نے لوح محفوظ سے یہ بات بیان کی، اللہ تعالیٰ علیہ السلام ارشاد فرماتا ہے: شراب نوش بت پرست کی طرح ہے۔**

[کنزالعمال : جلد5 :صفحہ 138 : رقم الحدیث 13172 : مجمع الزوائد : جلد5 :صفحہ 77 : رقم الحدیث 8187 : کشف الاستار: جلد3: صفحہ 353: رقم الحدیث2925: جمع الجوامع : جلد5: صفحہ 38: رقم الحدیث13264: الحبائک فی اخبارالملائک:صفحہ30:رقم الحدیث84]

نوٹ : **اس حدیث کی سند میں جتنے بھی راوی ہیں، وہ حدیث روایت کرتے ہوئے "اشھد" کہہ کر روایت کرتے ہیں ہم نے فقط حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سند لکھی ہے۔**

حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام

عَنْ وَھْبٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : خَلَقَ اللّٰہ تَعَالٰی الصُّوْرَ لُؤْلُؤَۃً بَیْضَاءَ فِیْ صَفَاءِ الزُّجَاجِ ثُمَّ قَالَ لِلْعَرْشِ : خُذِ الصُّوْرَ فَتَعَلَّقَ بِہٖ ثُمَّ قَالَ : کُنْ فَکَانَ اِسْرَافِیْلَ فَأَمَرَہُ اَنْ یَأخُذَ الصُّوْرَ وَبِہٖ ثُقُبٌ بِعَدَدِ کُلِّ رُوْحٍ مَخْلُوْقَۃٍ وَنَفْسٍ مَنْفُوْسَۃٍ لَاتَخْرُجُ رُوْحَانِ مِنْ ثُقُبٍ وَاحِدَۃٍ وَ فِیْ وَسْطِ الصُّوْرِ کُوَّۃٌ کَاسْتِدَارَۃِ السَّمَاءِ وَالارْضِ وَاِسْرَافِیْلُ وَاضِعٌ فَمَہٖ عَلَی تِلْکَ الْکُوَّۃِ ثُمَّ قَالَ لَہُ الرَّبُّ : قَدْ وَکَّلْتُکَ بِالصُّوْرِ فَاَنْتَ لِلنَّفْخَۃِ وَلِلصَّیْحَۃِ فَدَخَلَ اِسْرَافِیْلُ فِیْ مُقَدَّمِ الْعَرْشِ فَأَدْخَلَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی تَحْتَ الْعَرْشِ وَقَدَّمَ الْیُسْرٰی وَلَمْ یَطْرِفْ مُنْذُ خَلَقَہُ اللّٰہ لِیَنْتَظِرَ مَا یُؤْمَرُ بِہٖ ۔

ترجمہ: وہب نے کہا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے صور کو سفید موتی وشیشے کی طرح صاف

وشفاف پیدا فرما کر عرش کو فرمایا: اسے لے لو، تو صور عرش سے معلق ہوگیا، پھر فرمایا: "کُـــــنْ" اس پر اسرافیل علیہ السلام پیدا ہوگئے، انہیں فرمایا: صور لے لو، انہوں نے لے لیا، اس میں ہر پیدا شدہ روح و نفس منفوسہ کی گنتی کے برابر سوراخ ہیں، دو روحیں ایک سوراخ سے نہیں نکلیں گی، صور کے درمیان میں آسمان و زمین کی طرح ایک دریچہ ہے، اسرافیل علیہ السلام اپنا منہ اسی دریچہ میں رکھے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں فرمایا: میں نے تیری صور کی ڈیوٹی لگائی ہے، اسی لئے " نفخہ وصیحہ " دونوں کام تیرے سپرد ہیں، اس کے بعد اسرافیل علیہ السلام عرش کے اگلے حصہ میں داخل ہوئے اور عرش کے نیچے دایاں پاؤں رکھا اور بایاں پاؤں بدستور پہلی جگہ پر تھا اور جب سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں پیدا کیا ہے، اسی مقام پہ کھڑے ہیں، لمحے بھر بھی نہیں ہٹے، اس انتظار میں ہیں کہ انہیں کب حکم ہوتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 840: رقم الحدیث389: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 31: رقم الحدیث85]

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ : کَیْفَ اَنْعَمَ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدْ اِلْتَقَمَ الْقَرْنَ وَحَنَّی جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰی سَمْعَهٗ یَنْتَظِرُ مَتٰی یُوْمَرُ بِهٖ فَیَنْفَخُ قَالُوْا : فَمَا نَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ ؟ قَالَ : قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا ۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اسرافیل علیہ السلام پر کتنا بڑا انعام ہے کہ وہ صاحب صور ہیں اور قرن کو منہ میں رکھا ہوا، پیشانی جھکی ہوئی اور کان لگائے ہوئے منتظر ہیں، کب انہیں حکم ہوتا ہے کہ وہ صور پھونکیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! ہم کیا ورد کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھا کرو "حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا"۔

[مستدرک للحاکم: جلد5: صفحہ 21: رقم الحدیث8741: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 32: رقم الحدیث86]

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ : اِنَّ طَرْفَ صَاحِبِ الصُّوْرِ مُذْ وُکِّلَ بِهٖ مُسْتَعِدٌّ یَنْظُرُ حَوْلَ الْعَرْشِ مَخَافَةَ اَنْ یُؤْمَرَ بِالصَّیْحَةِ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْهِ طَرْفُهٗ کَاَنَّ عَیْنَیْهِ کَوْکَبَانِ دُرِّیَّانِ ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سے صاحب صور پیدا ہوا ہے صور کی ڈیوٹی پر مقرر ہے، عرش کے اردگرد ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا ہے اور مستعد ہے کہ کب صور کا حکم ہوتا ہے، آنکھ نہیں جھپکاتا کہ کہیں آنکھ جھپکنے سے پہلے صور پھونکنے کا حکم ہوجائے، گویا اس کی دونوں آنکھیں چمکدار ستارے کی طرح ہیں۔

[مستدرک للحاکم: جلد5: صفحہ 21: رقم الحدیث8740: کنزالعمال: جلد14: صفحہ 154: رقم الحدیث38907: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 32: رقم الحدیث87]

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ : مَازَالَ صَاحِبَا الصُّوْرِ مُمْسِکَیْنِ بِالصُّوْرِ یَنْتَظِرَانِ مَتٰی یُؤْمَرَانِ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دو صور پھونکنے والے صور کو تھامے ہوئے اِس انتظار میں ہیں کہ انہیں کب حکم ہوتا ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 32: رقم الحدیث88]

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ : اِسْمُ جِبْرِیْلَ عَبْدُ اللّٰہِ وَاِسْمُ مِیْکَائِیْلَ عُبَیْدُ اللّٰہِ وَاِسْمُ اِسْرَافِیْلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۔

ترجمہ: سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام کا نام عبداللہ، میکائیل علیہ السلام کا نام عبیداللہ اور اسرافیل علیہ السلام کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد1: صفحہ 483: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 32: رقم الحدیث89]

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْیَهُوْدِ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ

اَخبَرَنِیْ عَنْ مَلَكِ اللّٰهِ الَّذِیْ يَلِيْهِ قَالَ : اِنَّ الْمَلَكَ الَّذِیْ يَلِيْهِ اِسْرَافِيْلُ ثُمَّ جِبْرِيْلُ ثُمَّ مِيْكَائِيْلُ ثُمَّ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَام ۔

ترجمہ: ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک یہودی حاضر ہوا اور عرض کی: اُس فرشتہ کا نام بتایئے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ﷻ کے زیادہ قریب اسرافیل (علیہ السلام) ہے پھر جبرائیل (علیہ السلام) پھر میکائیل (علیہ السلام) پھر ملک الموت (علیہ السلام)۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 33: رقم الحدیث 90]

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِسْرَافِيْلُ صَاحِبُ الصُّوْرِ وَجِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِهٖ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: صاحب صور اسرافیل (علیہ السلام) ہیں، اُن کے دائیں جانب جبرائیل (علیہ السلام) اور بائیں جانب میکائیل (علیہ السلام) ہیں۔

[تفسیر درمنثور: جلد1: صفحہ 494: کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 809: رقم الحدیث 377: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 33: رقم الحدیث 91]

عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الْهُذَلِیِّ (رضی اللہ عنہ) قَالَ : لَيْسَ شَيْئٌ مِنَ الْخَلْقِ اَقْرَبَ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِسْرَافِيْلَ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ سَبْعَةُ حُجُبٍ وَلَهٗ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ وَجَنَاحٌ فِی الْاَرْضِ السَّابِعَةِ وَجَنَاحٌ عِنْدَ رَأْسِهٖ وَهُوَ وَاضِعٌ رَأْسَهٗ بَيْنَ جَنَاحَيْهِ فَاِذَا اَمَرَ اللّٰهُ بِالْاَمْرِ تَدَلَّتِ الْاَلْوَاحُ عَلٰی اِسْرَافِيْلَ بِمَا فِيْهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ فَيَنْظُرُ فِيْهَا اِسْرَافِيْلُ ثُمَّ يُنَادِیْ جِبْرِيْلَ فَيُجِيْبُهٗ فَلَا يَسْمَعُ صَوْتَهٗ اَحَدٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا صُعِقَ فَاِذَا اَفَاقُوْا قَالُوْا : مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ قَالُوْا : الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِيْرُ وَاِنَّ مَلَكَ الصُّوْرِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِهٖ اِنَّ اِحْدٰی قَدَمَيْهِ لَفِی الْاَرْضِ السَّابِعَةِ وَهُوَ جَاثٌ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ شَاخِصٌ بَصَرُهٗ اِلٰی اِسْرَافِيْلَ مَا طَرَفَ مُنْذُ خَلَقَهُ اللّٰهُ يَنْظُرُ مَتٰی يُشِيْرُ اِلَيْهِ فَيَنْفُخُ فِی الصُّوْرِ ۔

ترجمہ: ابو بکر ہذلی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: مخلوق میں اللہ تعالیٰ ﷻ کے زیادہ قریب اسرافیل (علیہ السلام) کے سوا اور کوئی نہیں اور اللہ ﷻ اور اس کے درمیان سات پردے ہیں، اس کا ایک پَر مشرق میں ہے اور ایک پَر مغرب میں اور ایک ساتویں زمین میں اور ایک پَر اس کے سر میں اور وہ اپنا سر دو پروں کے درمیان رکھے ہوئے ہے، جب اسے کوئی حکم اللہ تعالیٰ ﷻ کی جانب سے ہوتا ہے تو الواح اسرافیل (علیہ السلام) کے آگے آجاتی ہیں، جو کچھ اس میں حکم ہوتا ہے، اسے اسرافیل (علیہ السلام) دیکھ کر جبرائیل (علیہ السلام) کو پکارتا ہے، وہ اسے جواب دیتا ہے، ان کی آواز جو فرشتہ بھی سنتا ہے وہ بیہوش ہوجاتا ہے، جب ہوش میں آتے ہیں تو پوچھتے ہیں تمہارے ربّ تعالیٰ ﷻ نے کیا حکم فرمایا: کہتے ہیں کہ وہ حق اور علی کبیر ﷻ ہے اور وہ فرشتہ جسے صور کی ڈیوٹی سپرد ہے، اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں ہیں اور وہ گھٹنے ٹیکے ہوئے آنکھیں اسرافیل (علیہ السلام) کی طرف کھولے ہوئے ہے، لحہ بھر بھی آنکھ نہیں جھپکاتا، جب سے وہ پیدا ہوا ہے، اس انتظار میں ہے کہ کب حکم ہوتا ہے تاکہ وہ صور پھونکے۔

[کتاب العظمہ: جلد2: صفحہ 686: رقم الحدیث 278: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 33: رقم الحدیث 92]

عَنْ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ اَقْرَبَ الْمَلَائِكَةِ اِلَى اللّٰهِ اِسْرَافِيْلُ وَلَهٗ اَرْبَعَةُ اَجْنِحَةٍ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ وَقَدْ تَسَرْوَلَ بِالثَّالِثِ وَالرَّابِعُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُوْحِیَ اَمْرًا جَاءَ اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ حَتّٰی يَصْفِقَ جَبْهَةَ اِسْرَافِيْلَ فَيَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَنْظُرُ فَاِذَا الْاَمْرُ مَكْتُوْبٌ فَيُنَادِیْ جِبْرِيْلَ فَيُلَبِّيْهِ فَيَقُوْلُ اُمِرْتُ بِكَذَا اُمِرْتُ بِكَذَا فَلَا يَهْبِطُ جِبْرِيْلُ مِنْ سَمَاءٍ اِلٰی سَمَاءٍ اِلَّا فَزِعَ اَهْلُهَا مَخَافَةَ السَّاعَةِ حَتّٰی يَقُوْلَ جِبْرِيْلُ: اَلْحَقُّ مِنْ عِنْدِ الْحَقِّ فَيَهْبِطُ عَلَى النَّبِیِّ فَيُوْحِیْ اِلَيْهِ ۔

ترجمہ: حضرت کعب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ﷻ کے سب سے زیادہ قریب

فرشتہ اسرافیل علیہ السلام ہے، اس کے چار پر ہیں (۱) مشرق میں (۲) مغرب میں (۳) لٹکایا ہوا (۴) لوح محفوظ کے درمیان، جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے وحی کا ارادہ فرماتا ہے تو لوح محفوظ آ کر اس کے ماتھے کو لگتی ہے، اِس پر وہ سر اٹھا کر دیکھتا ہے تو لوح محفوظ میں کچھ حکم لکھا پاتا ہے تو وہ جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے جو اسے لبیک کہتے ہیں، اسرافیل علیہ السلام کہتا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے یہ حکم فرمایا ہے تو جبریل علیہ السلام وہ حکم لے کر زمین پر اُترتے ہیں، تو جس آسمان سے وہ گزرتے ہیں، اہل آسمان قیامت کے خوف سے کانپ جاتے ہیں (شاید وقوع قیامت کا حکم آیا ہے)، یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں: نہ گھبراؤ یہ حق کی طرف سے حق کا حکم ہے، پھر وہ زمین پر اتر کر نبی پاک ﷺ پر وحی کرتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 33: رقم الحدیث 93]

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا كَعْبٌ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ فَقَالَتْ: يَا كَعْبُ! حَدِّثْنَا عَنْ اِسْرَافِيْلَ فَقَالَ: هُوَ مَلَكُ اللّٰہِ لَيْسَ لَدُنْهُ شَيْئٌ جَنَاحٌ لَهُ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ لَهُ بِالْمَغْرِبِ وَجَنَاحٌ عَلٰى كَاهِلِهِ وَالْعَرْشُ عَلٰى كَاهِلِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا: هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَعْبٌ: وَاللَّوْحُ عَلٰى جَبْهَتِهِ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَمْرًا اَثْبَتَهُ فِي اللَّوْحِ۔

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسرافیل علیہ السلام کے متعلق کچھ سنایئے، عرض کی وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فرشتہ ہے اس کے قریب اس کے سوا اور کوئی نہیں اس کا ایک پر مشرق میں ایک مغرب میں ایک اس کے کاندھے پر نیز عرش اس کے کاندھوں پر ہے، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی سنا، پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: لوح محفوظ اسرافیل علیہ السلام کے ماتھے پر ہے جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کسی امر کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ حکم لوح محفوظ میں ثبت فرماتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 686: رقم الحدیث 278: فتح الباری: جلد 11: صفحہ 369: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 34: رقم الحدیث 94]

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ اِنَّ كَعْبًا رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ لِعَائِشَةَ: هَلْ سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ اِسْرَافِيْلَ شَيْئًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ: لَهُ اَرْبَعَةُ اَجْنِحَةٍ مِنْهَا جَنَاحَانِ اَحَدُهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْآخَرُ بِالْمَغْرِبِ وَاللَّوْحُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ يَّكْتُبَ الْوَحْيَ يَنْقُرُ بَيْنَ جَبْهَتِهٖ۔

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اسرافیل کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اسرافیل علیہ السلام کے چار پر ہیں، ان میں سے دو مشرق و مغرب میں اور لوح محفوظ اس کی دو آنکھوں کے درمیان ہے، جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارادہ فرماتا ہے کہ وحی لکھے تو وہ اس کے ماتھے کے درمیان ثبت ہو جاتی ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 820: رقم الحدیث 290385: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 34: رقم الحدیث 95]

نوٹ: الحبائک میں کتاب العظمہ کے حوالے سے روایت میں عبدالرحمٰن بن حارث لکھا ہے لیکن درست عبداللہ بن رباح ہے۔ عبدالرحمٰن بن حارث نام کا کوئی راوی کتاب العظمہ کے راویوں میں سے نہیں ہے۔ واللہ اعلم (ابو محمد غفرلہ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مَلَكًا مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهُ اِسْرَافِيْلُ زَاوِيَةٌ مِنْ زَوَايَا الْعَرْشِ عَلٰى كَاهِلِهِ قَدْ مَرَقَتْ قَدَمَاهُ مِنَ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰى وَمَرَقَ رَاْسُهُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ الْعُلْيَا۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حاملین عرش میں سے ایک فرشتے کا نام اسرافیل علیہ السلام ہے، عرش کے کناروں میں سے ایک

کنارہ اس کے کاندھے پر ہے اور اس کے دونوں قدم ساتویں زمین سے آگے نکلے ہوئے ہیں اور اس کا سر اُوپر کے ساتویں آسمان سے آگے بڑھا ہوا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 34:رقم الحدیث96:کتاب العظمہ :جلد2:صفحہ 698:رقم الحدیث288]

عَنِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ : يَاجِبْرِيْلُ! مَا لِيْ لَا اَرَى اِسْرَافِيْلَ يَضْحَكُ وَلَمْ يَأْتِنِيْ اَحَدٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا رَأَيْتُهُ يَضْحَكُ ، قَالَ جِبْرِيْلُ : مَا رَأَيْنَا ذَالِكَ الْمَلَكَ ضَاحِكًا مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا مطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں نے کبھی اسرافیل علیہ السلام کو ہنستے نہیں دیکھا؟ عرض کی: جب سے دوزخ پیدا ہوئی ہے میں نے اس فرشتہ کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا۔

[الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 35:رقم الحدیث97]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ هُدَّةً ، فَقَالَ : يَاجِبْرِيْلُ ! أَقَامَتِ السَّاعَةُ ؟ قَالَ : لَا هٰذَا اِسْرَافِيْلُ هَبَطَ اِلَى الاَرْضِ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک دفعہ آسمان سے ایک زوردار آواز سنی تو فرمایا: اے جبریل! کیا قیامت قائم ہوگئی؟ عرض کی نہیں: یہ اسرافیل علیہ السلام کے زمین پر اُترنے کی آواز ہے۔

[کتاب العظمہ :جلد3:صفحہ 855:رقم الحدیث398:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 35:رقم الحدیث98]

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عِنْدَهَا كَعْبُ الْحِبْرِ فَذَكَرَ اِسْرَافِيْلَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ : أَخْبِرْنِيْ عَنْ اِسْرَافِيْلَ فَقَالَ كَعْبٌ : عِنْدَكُمُ الْعِلْمُ ؟ قَالَتْ : أَجَلْ فَأَخْبِرْنِيْ قَالَ : لَهُ اَرْبَعَةُ اَجْنِحَةٍ جَنَاحَانِ فِيْ الْهَوَاءِ وَجَنَاحٌ قَدْ تَسَرْبَلَ بِهِ وَجَنَاحٌ عَلَى كَاهِلِهِ وَالْقَلَمُ عَلَى اُذُنِهِ فَاِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ كَتَبَ الْقَلَمَ ثُمَّ دَرَسَتِ الْمَلَائِكَةَ وَمَلَكُ الصُّوْرِ اَسْفَلَ مِنْهُ جَاثٍ

عَلَى اِحْدَى رُكْبَتَيْهِ وَ قَدْ نُصِبَ الْاُخْرَى فَالْتَقَمَ الصُّوْرَ مِحَنًّى ظَهْرَهُ اِلَى اِسْرَافِيْلَ وَقَدْ اُمِرَ اِذَا رَاَى اِسْرَافِيْلَ قَدْ ضَمَّ جَنَاحَيْهِ اَنْ يَنْفُخَ فِيْ الصُّوْرِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ : هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اسرافیل علیہ السلام کا ذکر سنا تو فرمایا: اسرافیل علیہ السلام کا حال بتاؤ؟ کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ تو اس کے بارے میں جانتی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ہاں! (لیکن پھر بھی تم بیان کرو تو) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اسرافیل علیہ السلام کے چار پر ہیں، دو پَر ہوا میں، ایک پَر لٹکایا ہوا اور ایک پَر اس کے کاندھے پر ہے اور قلم ان کے کان پر ہے، جب وحی اُترتی ہے تو وہ اسے قلم سے لکھ کر ملائکہ کو پڑھاتا ہے اور صور کا فرشتہ اس کے نیچے ہے، وہ دونوں گھٹنوں کے بل کھڑا ہے ان میں سے ایک کو کھڑا کیا ہوا ہے، صور اس کے منہ میں ہے، پیٹھ جھکائے ہوئے ہے اور اس کی نگاہ اسرافیل علیہ السلام پر ہے اور اسے حکم ہے کہ جب وہ دیکھے کہ اسرافیل علیہ السلام نے دونوں پر سمیٹ لئے ہیں تو وہ صور پھونکے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

[کتاب العظمہ :جلد2:صفحہ 695:رقم الحدیث286:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 35:رقم الحدیث99]

عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : اِذَا سَبَّحَ اِسْرَافِيْلُ قَطَعَ عَلَى كُلِّ مَلَكٍ فِيْ السَّمَاءِ صَلَاتَهُ اِسْتِمَاعاً لَهُ ۔

ترجمہ: امام اوزاعی علیہ الرحمہ نے فرمایا: جب اسرافیل علیہ السلام تسبیح پڑھتے ہیں تو تمام ملائکہ ان کی تسبیح سننے کے لئے اپنی تسبیح پڑھنے سے رک جاتے ہیں۔

[کتاب العظمہ :جلد3:صفحہ 856:رقم الحدیث399:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 35:رقم الحدیث100]

عَنِ الاوْزَاعِیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ : لَیْسَ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْ اِسْرَافِیْلَ فَاِذَا اَخَذَ فِیْ التَّسْبِیْحِ قَطَعَ عَلَی اَھْلِ سَبْعِ سَمٰوٰاتٍ صَلَاتَھُمْ وَتَسْبِیْحَھُمْ ۔

ترجمہ:امام اوزاعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:اللہ تعالیٰ ﷻ کی مخلوق میں اسرافیل ؑ سے بڑھ کر کوئی خوش آواز نہیں، جب وہ تسبیح پڑھتا ہے تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے اپنی نماز و تسبیح پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد3:صفحہ856:رقم الحدیث400:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ35:رقم الحدیث101]

عَنْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : بَلَغَنَا اَنَّ اِسْرَافِیْلَ مُؤَذِّنُ اَھْلِ السَّمَاءِ فَیُؤَذِّنُ لاثْنَتَیْ عَشَرَۃَ سَاعَۃً مِنَ النَّھَارِ وَلاثْنَتَی عَشَرَۃَ سَاعَۃً مِنَ الَّلیْلِ لِکُلِّ سَاعَۃٍ تَاْذِیْنٌ یَسْمَعُ تَاذِیْنَہٗ مَنْ فِیْ السَّمٰوٰاتِ السَّبْعِ وَمَنْ فِیْ الاَرْضِیْنَ السَّبْعِ اِلَّا الْجِنَّ وَالاِنْسَ ثُمَّ یَتَقَدَّمُ مِنْھُمْ عَظِیْمُ الْمَلائِکَۃِ فَیُصَلِّیْ بِھِمْ قَالَ : وَبَلَغَنَا اَنَّ مِیْکَائِیْلَ یَؤُمُّ الْمَلائِکَۃَ فِیْ الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ۔

ترجمہ:حضرت سعید ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث پہونچی ہے:اسرافیل ؑ آسمان والوں کے لئے اذان کہتے ہیں، دن اور رات میں بارہ بارہ مرتبہ، ان کی ہر ساعت میں ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں والے فرشتے ان کی اذان سنتے ہیں، سوائے انسانوں اور جنات کے، ان کی اذان کے بعد ایک عظیم فرشتہ ان سب کو نماز پڑھتا ہے فرمایا:ہمیں یہ بات پہونچی ہے کہ بیت المعمور میں میکائیل ؑ ان کی امامت کرتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد3:صفحہ857:رقم الحدیث401:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ35:رقم الحدیث102]

عَنِ ابْنِ اَبِیْ جَبْلَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ : اَوَّلُ مَنْ یُدْعَی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِسْرَافِیْلُ ، فَیَقُوْلُ اللّٰہ: ھَلْ بَلَّغْتَ عَھْدِیْ ؟ فَیَقُوْلُ : نَعَمْ یَارَبِّ ! قَدْ بَلَّغْتُہٗ جِبْرِیْلَ فَیُدْعَی جِبْرِیْلُ ، فَیُقَالُ : ھَلْ بَلَّغَکَ اِسْرَافِیْلَ عَھْدِی ؟ فَیَقُوْلُ : نَعَمْ ، فَیُخَلِّیْ عَنْ اِسْرَافِیْلَ فَیَقُوْلُ لِجِبْرِیْلَ

: مَا صَنَعْتَ فِیْ عَھْدِی ؟ فَیَقُوْلُ : یَارَبِّ بَلَّغْتُ الرُّسُلَ فَیُدْعَی الرُّسُلَ ، فَیُقَالُ لَھُمْ : ھَلْ بَلَّغَکُمْ جِبْرِیْلُ عَھْدِیْ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ فَیُخَلِّیْ عَنْ جِبْرِیْلَ ۔

ترجمہ:ابن ابی جبلہ ؓ سے روایت ہے: قیامت میں سب سے پہلے اسرافیل ؑ کو بلا کر کہا جائے گا: کیا تو نے میرا عہد پہونچایا؟ وہ کہے گا ہاں، یا ربّ ﷻ! میں نے وہ عہد جبریل ؑ کو پہونچا دیا، جبریل ؑ کو بلا کر پوچھا جائے گا: کیا وہ عہد اسرافیل ؑ نے تمہیں پہونچایا؟ وہ کہے گا: جی ہاں، تو اسرافیل ؑ کو رخصت کر دیا جائے گا پھر جبرائیل سے کہا جائے گا: تو نے میرے عہد کو پہنچا دیا؟ تو وہ عرض کرے گا: میں نے تیرے عہد کو رسل کرام علیہم السلام تک پہونچا دیا، پھر رسولوں کو بلا کر پوچھا جائے گا: کیا تمہیں جبریل نے میرا عہد پہونچا دیا؟ وہ عرض کریں گے: ہاں یا ربّ ﷻ! اسکے بعد جبریل ؑ کو رخصت کر دیا جائے گا۔ [الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ36:رقم الحدیث103]

عَنْ اَبِیْ سَنَانٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ : اَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنَ اللّٰہِ الْلَوْحُ وَھُوَ مُعَلَّقٌ بِالْعَرْشِ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہ اَن یُوْحِیَ بِشَیْئٍ کَتَبَ فِیْ الْلَوْحِ فَیَجِیْئُ الْلَوْحُ حَتّٰی یَقْرَعَ جَبْھَۃَ اِسْرَافِیْلَ قَدْ غُطِیَ رَأْسَہٗ بِجَنَاحِہٖ لَا یَرْفَعُ بَصَرَہٗ اِعْظَامًا لِلّٰہِ فَیَنْظُرُ فِیْہِ فَاِنْ کَانَ اِلَی اَھْلِ السَّمَاءِ دَفَعَہٗ اِلَی مِیْکَائِیْلَ وَاِنْ کَانَ اِلَی اَھْلِ الاَرْضِ دَفَعَہٗ اِلَی جِبْرِیْلَ فَاَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ یَوْمَ القِیَامَۃِ الْلَوْحُ یُدعَی بِہٖ تَرْتَعِدُ فَرَائِصُہٗ فَیُقَالُ لَہٗ : ھَلْ بَلَّغْتَ ؟ فَیَقُوْلُ : نَعَمْ ، فَیُقَالُ : مَنْ یشْھَدُ لَکَ ؟ فَیَقُوْلُ : اِسْرَافِیْلَ فَیُدْعَی اِسْرَافِیْلَ تُرْعَدُ فَرَائِصُہٗ فَیُقَالُ لَہٗ : ھَلْ بَلَّغَکَ اللَوْحُ ؟ فَاِذَا قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ اللَوْحُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْ سُوْءِ الْحِسَابِ ثُمَّ کَذٰلِکَ ۔

ترجمہ:ابو سنان ؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ﷻ کے زیادہ قریب لوح محفوظ ہے وہ عرش کے ساتھ معلق ہے، جب اللہ تعالیٰ ﷻ کسی امر کا ارادہ فرماتا ہے کہ وحی کرے تو وہ لوح

محفوظ میں لکھ دیتا ہے پھر لوح آ کر اسرافیل علیہ السلام کا ماتھا ٹھونکتی ہے، اسرافیل علیہ السلام نے عظمت الٰہی کی وجہ سے اپنا سر اپنے پَر سے ڈھانپ رکھا ہے، اسی لئے اُوپر سر نہیں اٹھاتا، لوح کے سر پر ٹھوکنے سے اُوپر دیکھتا ہے تو وہ حکم اگر اہل سماء کے لئے ہے تو میکائیل علیہ السلام کو سپرد کرتا ہے اگر زمین والوں کے لئے ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو سپرد کرتا ہے، اسی لئے قیامت میں سب سے پہلے لوح محفوظ سے حساب ہوگا، جب اسے حساب کے لئے بلایا جائے گا تو خوف سے اس کے کاندھے کانپ رہے ہوں گے، اسے کہا جائے گا: کیا تو نے میرا حکم پہونچا دیا تھا؟ لوح محفوظ عرض کرے گی: ہاں، یا ربّ جل جلالہ! پھر اسے کہا جائے گا اس پر تیرا گواہ کون ہے؟ لوح محفوظ عرض کرے گی، اسرافیل علیہ السلام پھر اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا تو اس کے کاندھے بھی خوف سے کانپ رہے ہوں گے، اس سے پوچھا جائے گا: کیا تجھے لوح محفوظ نے میرا حکم پہونچا دیا تھا؟ عرض کرے گا: ہاں، جب اسرافیل علیہ السلام اقرار کرے گے تو لوح محفوظ کہے گی، شکر ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا جس نے مجھے برے حساب سے بچا لیا، یونہی آ گے اسی طرح سب سے سوال ہوگا۔

[کتاب العظمہ: جلد2: صفحہ 704: رقم الحدیث 293: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 36: رقم الحدیث 104]

عَنْ ضَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ : بَلَغَنِيْ اَنَّ اَوَّلُ مَنْ سَجَدَ لآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْرَافِيْلُ فَاَثَابَهُ اللّٰهُ اَنْ كَتَبَ الْقُرْآنَ فِيْ جَبْهَتِهٖ ۔

ترجمہ: حضرت ضمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اسے ثواب سے یوں نوازا کہ اس کی پیشانی میں قرآن مجید لکھوا دیا۔

[کتاب العظمہ: جلد5: صفحہ 1562: رقم الحدیث 1030: تفسیر در منثور: جلد1: صفحہ 269: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 36: رقم الحدیث 105]

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! زَعَمَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَّ الْحَسَنَاتِ مِنَ اللّٰهِ وَالسَّيِّئَاتِ مِنَ الْعِبَادِ وَقَالَ عُمَرُ : اَلْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ مِنَ اللّٰهِ ، فَتَابَعَ هٰذَا قَوْمٌ وَهٰذَا قَوْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ اِسْرَافِيْلَ بَيْنَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اِنَّ مِيْكَائِيْلَ قَالَ بِقَوْلِ اَبِيْ بَكْرٍ وَقَالَ جِبْرِيْلُ بِقَوْلِ عُمَرَ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ لِمِيْكَائِيْلَ : اِنَّا مَتٰى نَخْتَلِفُ اَهْلَ السَّمَاءِ يَخْتَلِفُ اَهْلَ الارْضِ فَلْنَتَحَاكَمْ اِلٰى اِسْرَافِيْلَ فَتَحَاكَمَا اِلَيْهِ فَقَضٰى بَيْنَهُمَا بِحَقِيْقَةِ الْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ وَحُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ كُلُّهٗ مِنَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ اللّٰهَ لَوْ اَرَادَ اَنْ لَا يُعْصٰى لَمْ يَخْلُقْ اِبْلِيْسَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک جماعت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ حسنات اللہ جل جلالہ کی جانب سے ہیں اور سیئات بندوں کی جانب سے، بہت سے لوگ ان کی اتباع میں ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: حسنات وسیئات ہر دونوں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی جانب سے ہیں، بہت سے لوگ ان کی اتباع میں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارا فیصلہ جبریل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام کے جھگڑے پر اسرافیل علیہ السلام کے فیصلہ کے مطابق کرتا ہوں، کیونکہ میکائیل علیہ السلام کا قول ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مطابق تھا اور جبریل علیہ السلام کا قول عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق تھا، وہ دونوں اسرافیل علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے گئے، اسرافیل علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا: حقیقت یہ ہے خیر وشر اور میٹھا کڑوا سب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی جانب سے ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ جل جلالہ اگر چاہتا کہ کوئی اس کی نافرمانی نہ کرے تو وہ ابلیس کو پیدا نہ کرتا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 36: رقم الحدیث 106: تفسیر در منثور: جلد1: صفحہ 296]

نفخ صور والے ملائکہ پر موت

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "الحبائك" میں فرمایا:

مجھ سے سوال کیا گیا: کیا فرشتے پہلا صور پھونکتے وقت مریں گے اور دوسرے نفخہ کے وقت زندہ ہوں گے؟

میں نے جواب دیا: ہاں، اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۝

ترجمہ: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے (زندہ تو مر جائیں گے اور مُردوں کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی) جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے (وہ اس بے ہوشی اور موت سے محفوظ رہے گا)۔ (پارہ ۲۴: سورۃ الزمر: آیت ۶۸)

جن فرشتوں پر صور پھونکنے سے موت طاری نہ ہوگی وہ حاملین عرش، حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت ملک الموت علیہ السلام ہیں، یہ اس (نفخہ اولیٰ) کے بعد وفات پائیں گے اور حضرت وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: یہ چار فرشتے (حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت علیہم السلام) سب سے پہلے پیدا کئے گئے اور سب سے آخر میں وفات پائیں گے اور سب سے پہلے زندہ کئے جائیں گے (جیسا کہ ماقبل گذرا)۔

اور حدیث صور میں جس کو امام ابو یعلی نے "مسند" میں امام ابو الشیخ نے "کتاب العظمۃ" میں اور امام بیہقی نے "البعث" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ اِسْرَافِيْلَ فَيَنْفُخُ نَفْخَةَ الصَّعْقِ فَيَصْعِقُ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ مَلَكُ الْمَوْتِ: قَدْ مَاتَ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اِلَّا

مَنْ شِئْتَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ: فَمَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ بَقِيْتَ أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا تَمُوْتُ وَبَقِيَتْ حَمَلَةَ الْعَرْشِ وَبَقِيَ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَبَقِيْتُ أَنَا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: فَلْيَمُتْ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ فَيَمُوْتَانِ ثُمَّ يَأْتِيْ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلَى الْجَبَّارِ فَيَقُوْلُ: قَدْ مَاتَ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: فَلْتَمُتْ حَمَلَةُ الْعَرْشِ فَيَمُوْتُوْنَ وَيَأْمُرُ اللّٰهُ الْعَرْشَ فَيَقْبِضُ الصُّوْرَ مِنْ اِسْرَافِيْلَ ثُمَّ يَأْتِيْ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلَى الْجَبَّارِ فَيَقُوْلُ: رَبِّ قَدْ مَاتَ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، فَيَقُوْلُ وَهُوَ أَعْلَمُ: فَمَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُوْلُ: بَقِيْتَ أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا تَمُوْتُ وَ بَقِيْتُ أَنَا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: أَنْتَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِيْ خَلَقْتُكَ لِمَا رَأَيْتُ فَمُتْ فَيَمُوْتُ، اِلٰى أَنْ قَالَ "ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ أَنْ تَمْطُرَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ الْأَجْسَادَ أَنْ تَنْبُتَ حَتّٰى اِذَا تَكَامَلَتْ أَجْسَادُهُمْ فَكَانَتْ كَمَا كَانَتْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: لِتَحْيَى حَمَلَةُ عَرْشِيْ، فَيُحْيُوْنَ وَيَأْمُرُ اللّٰهُ اِسْرَافِيْلَ فَيَأْخُذُ الصُّوْرَ فَيَضَعُهُ عَلٰى فِيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: لِيُحْيِ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ فَيُحْيِيَانِ ثُمَّ يَدْعُوْ اللّٰهُ بِالْأَرْوَاحِ فَيُلْقِيْهَا فِي الصُّوْرِ ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ اِسْرَافِيْلَ أَنْ يَنْفُخَ نَفْخَةَ الْبَعْثِ فَيَنْفُخُ فَتَخْرُجُ الْأَرْوَاحُ كَأَنَّهَا النَّحْلُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَيَرْجِعَنَّ كُلُّ رُوْحٍ اِلٰى جَسَدِهٖ فَتَدْخُلُ الْاَرْوَاحُ فِي الْأَجْسَادِ۔

ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ ﷻ اسرافیل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا تو وہ پہلی مرتبہ پھونک مارے گا جس سے تمام آسمانوں اور زمین والے چیخ پڑیں گے (اور ان کی موت وارد ہو جائے گی) مگر جس کو اللہ تعالیٰ ﷻ چاہے گا (اس حالت سے مستثنیٰ کرلے گا) پس حضرت ملک الموت علیہ السلام عرض کریں گے تمام آسمانوں اور زمین والے مر چکے ہیں مگر تو نے جن کو مستثنیٰ فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: اب کون بچا ہے؟ تو وہ عرض کریں گے: اے پروردگار ﷻ! تو باقی ہے تو زندہ رہنے والا ہے جس پر موت نہیں آئے گی، حاملین عرش بھی زندہ ہیں، جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام بھی زندہ ہیں اور میں بھی زندہ ہوں، تو اللہ تعالیٰ

ﷻ فرمائے گا: جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام بھی فوت ہو جائیں، تو وہ بھی فوت ہو جائیں گے پھر ملک الموت علیہ السلام اللہ جبار ﷻ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام بھی مر چکے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرمائے گا: اب عرش کو اٹھانے والے بھی مر جائیں، تو وہ بھی مر جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ﷻ عرش کو حکم دے گا تو وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام سے صور لے لے گا پھر ملک الموت علیہ السلام اللہ تعالیٰ ﷻ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے پروردگار ﷻ! تیرے عرش بردار بھی مر چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: اب کون بچا ہے؟ تو وہ عرض کرے گا: تو باقی ہے تو زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اور میں زندہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو میری مخلوق میں سے ایک ہے، میں نے تجھے پیدا کیا جب چاہا، تو بھی مر جا، تو وہ بھی مر جائیں گے، یہاں تک کہ فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ ﷻ آسمان کو حکم دے گا کہ تو چالیس دن تک برستا رہ، پھر اللہ تعالیٰ ﷻ اجسام کو حکم فرمائے گا کہ تم اُگنا شروع ہو جاؤ حتیٰ کہ جب ان کے بدن کامل (طور پر) اُگ جائیں گے اور جیسے (دنیا میں) تھے ویسے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ﷻ حکم دے گا میرے عرش بردار زندہ ہوں تو وہ زندہ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ﷻ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا تو وہ صور کو لیں گے اور اسے اپنے منہ پر رکھیں گے پھر اللہ تعالیٰ ﷻ حکم دے گا، جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام زندہ ہوں تو وہ دونوں زندہ ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ﷻ سب ارواح کو بلائے گا اور ان کو صور دے گا پھر اسرافیل علیہ السلام کو حکم دے گا کہ (اب) جی اٹھنے کا صور پھونک، تو وہ پھونک ماریں گے جس سے روحیں اس طرح سے نکلیں گی جیسے شہد کی مکھیاں (اڑنے کے لیے) نکلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرمائے گا: مجھے میری عزت اور میرے جلال کی قسم! ہر ایک روح اپنے (اپنے) بدن میں لوٹے، تو سب روحیں (اپنے اپنے) جسموں میں داخل ہو جائیں گی۔

[کتاب البعث والنشور: صفحہ 336: رقم الحدیث 609: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 272: رقم الحدیث 799]

موت کے بعد فرشتوں کی روحیں کسی خاص مقام میں رہیں گی؟ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھ سے سوال کیا گیا، کیا موت کے بعد فرشتوں کی ارواح کسی مخصوص مقام میں رہیں گی جیسا کہ انسانوں کے متعلق وارد ہے؟

جواب: میں اس کے متعلق واقف نہیں ہوا۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 273]

حضرت سیدنا ملک الموت علیہ السلام

آپ علیہ السلام ہر ذی روح کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں، اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ○

ترجمہ: تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے ربّ کی طرف واپس جاؤ گے۔ (پارہ ۲۱: سورۃ السجدۃ: آیت ۱۱)

اس آیت میں ملک الموت علیہ السلام سے مراد حضرت عزرائیل علیہ السلام اور وہ معین فرشتہ ہیں، چنانچہ ابن کثیر زیر آیت ہذا لکھتے ہیں:

اَلظَّاهِرُ مِنْ هٰذَا الْآيَةِ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ شَخْصٌ مُعَيَّنٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ۔

ترجمہ: اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملک الموت علیہ السلام ایک متعین فرشتہ ہے۔

[تفسیر ابن کثیر: جلد 6: صفحہ 360]

فائدہ: "فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا" کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "المدبرات" سے مراد وہ فرشتے ہیں جو ملک الموت علیہ السلام کے ساتھ میت کے پاس قبض روح کے وقت حاضر ہوتے ہیں، ان میں سے کوئی روح کو لے کر چڑھتا ہے اور کوئی آمین کہتا ہے کوئی نمازِ جنازہ ہونے تک میت کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے ﴿ وَ قِيْلَ مَنْ رَاقٍ ﴾ کی یہ تفسیر روایت ہے: ملک الموت علیہ السلام کے مددگار فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ اس شخص کی روح کو قدم سے لے کر ناک تک کون چڑھائے گا۔

موت کی ابتدا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : لَمَا اَرَادَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَخْلُقَ آدَمَ بَعَثَ مَلَکًا مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ یَأتِیْ بِتُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ فَلَمَّا هَوٰی لِیَأْخُذَ قَالَتِ الْأَرْضُ : أَسْأَلُكَ بِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ اَنْ لَا تَأْخُذَ مِنِّی الْیَوْمَ شَیْئًا یَکُوْنُ لِلنَّارِ مِنْهُ نَصِیْبٌ غَدًا فَتَرَکَهَا فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ قَالَ : مَا مَنَعَكَ اَنْ تَأْتِیْ بِمَا اَمَرْتُكَ قَالَ : سَأَلَتْنِیْ بِكَ فَعَظَّمْتُ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا سَأَلَنِیْ بِكَ فَاَرْسَلَ لَهَا آخر فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی اَرْسَلَهُمْ کُلَّهُمْ فَاَرْسَلَ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ : اِنَّ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ اَحَقُّ بِالطَّاعَةِ مِنْكِ فَأَخَذَ مِنْ وَجْهِ الارْضِ کُلِّهَا مِنْ طَیِّبِهَا وَخَبِیْثِهَا فَجَاءَ بِهٖ اِلٰی رَبِّهٖ فَصُبَّ عَلَیْهِ مِنْ مَاءِ الْجَنَّةِ فَصَارَ حَمَأً مَسْنُوْنًا فَخَلَقَ مِنْهُ آدَمَ ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کو بھیجا کہ زمین سے کچھ مٹی لے آؤ جب فرشتہ مٹی لینے کو آیا تو زمین نے فرشتہ سے کہا: میں تجھے اس ذات کی قسم دیتی ہوں جس نے تجھے میرے پاس بھیجا کہ میری مٹی نہ لے جاؤ تا کہ کل اسے آگ میں جلنا پڑے، جب وہ خدا جل جلالہ کی بارگاہ میں پہنچا تو اس نے دریافت کیا کہ مٹی کیوں نہ لائے؟ فرشتہ نے زمین کا جواب سنا دیا کہ اے مولا جل جلالہ! جب اس نے تیری عظمت کا واسطہ دلایا تو میں نے اسے چھوڑ دیا، تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے دوسرے فرشتے کو بھیجا اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا پھر تمام فرشتوں کو بھیجا گیا حتیٰ کہ ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا، زمین نے ان کو بھی یہی جواب دیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے زمین! جس ذات نے مجھے تیری طرف بھیجا ہے وہ تجھ سے زیادہ اطاعت وفرماں برداری کے لائق ہے، میں اس کے حکم کے سامنے تیری بات

کیسے مان سکتا ہوں؟ چنانچہ آپ نے زمین کے مختلف حصوں سے تھوڑی مٹی لی اور بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوئے تو خدا جل جلالہ نے اس کو جنت کے پانی سے گوندھا تو وہ کیچڑ ہوگئی پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس سے آدم علیہ السلام کو پیدا کر دیا۔

[تفسیر در منثور: جلد1: صفحہ 251: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 37: رقم الحدیث 107]

نَاسٌ مِنَ الصِّحَابَةِ قَالُوْا : بَعَثَ اللّٰهُ جِبْرِیْلَ اِلَی الارْضِ لِیَأْتِیَهٗ بِطِیْنٍ مِنْهَا فَقَالَتِ الْأَرْضُ : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تَنْقُصَ مِنِّی فَرَجَعَ وَ لَمْ یَأْخُذْ شَیْئًا وَ قَالَ : یَا رَبِّ! اِنَّهَا عَاذَت بِكَ فَأَعَذْتُهَا فَبَعَثَ مِیْکَائِیْلَ کَذٰلِكَ فَبَعَثَ مَلَكَ الْمَوْتِ فَعَاذَت مِنْهُ فَقَالَ : وَاَنَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَرْجِعَ وَلَمْ اُنْفِذْ اَمْرَهٗ فَاَخَذَ مِنْ وَجْهِ الارْضِ ۔

ترجمہ: بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ وہ اس سے مٹی لے آئیں، زمین نے کہا کہ میں تجھ سے اللہ جل جلالہ کی پناہ مانگتی ہوں اگر تم نے مجھ سے کوئی کمی کی، جبریل علیہ السلام واپس لوٹ آئے اور زمین سے کچھ نہ اٹھایا، عرض کی: یا ربّ جل جلالہ! زمین نے مجھ سے تیری پناہ مانگی اسی لئے میں نے اسے پناہ دیدی پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے میکائیل علیہ السلام کو بھیجا ان سے بھی یہی ہوا پھر ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا زمین نے ان سے بھی پناہ مانگی، ملک الموت علیہ السلام نے کہا: میں اس سے پناہ چاہتا ہوں کہ خالی ہاتھ لوٹوں، میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا حکم نافذ کر کے رہوں گا، یہ کہہ کر روئے زمین سے جتنی مٹی لینا چاہتے تھے لے لی۔ [تاریخ طبری: جلد1: صفحہ 90: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 37: رقم الحدیث 108]

ملک الموت علیہ السلام کا دائرۂ تصرفات

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : مَا عَلٰی ظَهْرِ الارْضِ مِنْ بَیْتِ شَعَرٍ وَلَا مَدَرٍ اِلَّا وَ مَلَكُ الْمَوْتِ یَطُوْفُ بِهٖ کُلَّ یَوْم مَرَّتَیْنِ ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمین پر کوئی گھر نہیں وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا

(خیمہ) مگر ملک الموت ؑ اس کا روزانہ دو بار چکر لگاتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 932: رقم الحدیث 467: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 38: رقم الحدیث 110: تفسیر ابن جریر طبری: جلد9: صفحہ 293]

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰی التَّیْمِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ قَالَ : مَا مِنْ اَهْلِ دَارٍ اِلَّا وَمَلَكُ الْمَوْتِ یَتَصَفَّحُهُمْ فِیْ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ ۔

ترجمہ: عبدالاعلیٰ تمیمی ؓ نے فرمایا: کوئی ایسا گھر نہیں جسے دن میں ملک الموت ؑ دو بار نہ دیکھتے ہوں۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 12: صفحہ 451: رقم الحدیث 36670: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 38: رقم الحدیث 111]

عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا مِنْ یَوْمٍ اِلَّا وَمَلَكُ الْمَوْتِ یَتَصَفَّحُ فِیْ كُلِّ بَیْتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَمَنْ وَجَدَهُ مِنْهُمْ قَدِ اسْتَوْفٰی رِزْقَهُ وَانْقَضٰی اَجَلُهُ قَبَضَ رُوْحَهُ وَاَقْبَلَ اَهْلُهُ بِرَنَّةٍ وَبُكَاءٍ فَیَأْخُذُ مَلَكُ الْمَوْتِ بِعَضَادَتَیِ الْبَابِ فَیَقُوْلُ : مَا لِیْ اِلَیْكُمْ مِنْ ذَنْبٍ وَ اِنِّیْ لَمَأْمُوْرٌ وَاللّٰهِ مَا اَكَلْتُ لَكُمْ رِزْقًا وَلَا اَفْنَیْتُ لَكُمْ عُمْرًا وَ لَا انْتَقَصْتُ لَكُمْ اَجَلًا وَ اِنَّ لِیْ فِیْكُمْ لَعَوْدَةً ثُمَّ عَوْدَةً ثُمَّ عَوْدَةً حَتّٰی لَا اُبْقِیَ مِنْكُمْ اَحَدًا قَالَ الْحَسَنُ : فَوَاللّٰهِ لَوْ یَرَوْنَ مَقَامَهُ وَیَسْمَعُوْنَ كَلَامَهُ لَذُهِلُوْا عَنْ مَیِّتِهِمْ وَلَبَكَوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ ۔

ترجمہ: حضرت حسن ؓ نے فرمایا: ملک الموت ؑ روزانہ ہر گھر والے کو تین بار دیکھتا ہے جس کے لئے دیکھتا ہے کہ اس کا اجل ختم ہو گیا اور اس کا رزق پورا ہو گیا تو اس کی روح قبض کرتا ہے گھر والے رونے لگ جاتے ہیں ملک الموت ؑ دروازے کے پٹ کو پکڑ کر کھڑے ہو کر فرماتا ہے: میں نے تمہارا کوئی قصور نہیں کیا، میں تو اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف سے مامور ہوں، نہ میں نے تمہارا رزق کھایا، نہ میں نے تمہاری عمریں گھٹائیں اور نہ

میں نے تمہاری اجل کم کی، مجھے تمہارے پاس آنا ہے پھر آنا ہے پھر آنا ہے، یہاں تک کہ تم میں سے کوئی باقی نہ رہے، اسی لئے حضرت حسن ؓ نے فرمایا: اگر یہ لوگ فرشتۂ موت کو دیکھ لیں اور اس کے کلام کو سن لیں تو میت کو بھول کر خود اپنے ہی کو رونے لگ جائیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 38: رقم الحدیث 112: کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 905: رقم الحدیث 441]

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَم رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ: یَتَصَفَّحُ مَلَكُ الْمَوْتِ الْمَنَازِلَ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ وَ یَطْلَعُ فِیْ وَجْهِ ابْنِ آدَمَ كُلَّ یَوْمِ اِطِّلَاعَةً قَالَ : فَمِنْهَا الذُّعْرَةُ الَّتِیْ تُصِیْبُ النَّاسَ یَعْنِیْ الْقُشَعْرِیْرَةُ وَالانْقِبَاضُ ۔

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم ؓ نے فرمایا: ملک الموت ؑ تمام گھروں کو روزانہ پانچ بار دیکھتا ہے اور ہر ابن آدم کے چہرہ میں جھانکتا ہے یہ جو اچانک گھبراہٹ ہوتی ہے، یہ اسی ملک الموت ؑ کے جھانکنے کی وجہ سے ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 910: رقم الحدیث 445: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 39: رقم الحدیث 113]

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : مَا مِنْ یَوْمٍ اِلَّا وَمَلَكُ الْمَوْتِ یَطْلَعُ فِیْ كِتَابِ حَیَاةِ النَّاسِ قَائِلٌ یَّقُوْلُ ثَلَاثًا وَقَائِلٌ یَقُوْلُ خَمْسًا ۔

ترجمہ: حضرت عکرمہ ؓ نے فرمایا: ملک الموت ؑ روزانہ لوگوں کی موت کی کتاب میں جھانکتے ہیں بعض نے کہا: تین بار جھانکتے ہیں بعض نے کہا پانچ بار۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 39: رقم الحدیث 114: تفسیر درمنثور: جلد6: صفحہ 68]

عَنْ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ: مَا مِنْ بَیْتٍ فِیْهِ اَحَدٌ اِلَّا وَمَلَكُ الْمَوْتِ عَلٰی بَابِهِ كُلَّ یَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ یَنْظُرُ هَلْ فِیْهِ اَحَدٌ اُمِرَ بِهِ یَتَوَفَّاهُ ۔

ترجمہ: حضرت کعب ؓ نے فرمایا: کوئی ایک گھر ایسا نہیں جس کے دروازے پر ملک الموت ؑ سات بار تشریف نہ لائیں، اس میں دیکھتے ہیں اس میں وہ تو نہیں جس کی موت کا انہیں حکم ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 39: رقم الحدیث 115]

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ اِلَّا يَتَصَفَّحُهُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ مِنْهُمْ اَحَدٌ اُمِرَ بِقَبْضِهٖ ۔

ترجمہ: حضرت عطا بن یسار ؓ نے فرمایا: ہر گھر کو ملک الموت ؑ روزانہ پانچ بار ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ان میں وہ تو نہیں کہ جس کی وہ روح قبض کریں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 39: رقم الحدیث 116]

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ سَاعَةً لَيْسَ فِيْهَا سَاعَةٌ تَأْتِيْ عَلٰى ذِيْ رُوْحٍ اِلَّا وَ مَلَكُ الْمَوْتِ قَائِمٌ عَلَيْهَا فَاِنْ اُمِرَ بِقَبْضِهَا قَبَضَهَا وَ اِلَّا ذَهَبَ ۔

ترجمہ: حضرت ثابت بنانی ؓ نے فرمایا: شب و روز کی چوبیس گھڑیاں ہیں کسی ذی روح پر کوئی گھڑی ایسی نہیں جس میں ملک الموت ؑ اس ذی روح پر قائم نہ ہو اگر اس کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے تو روح قبض کر لیتا ہے ورنہ چلا جاتا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 39: رقم الحدیث 117: التذکرہ للقرطبی: جلد 1: صفحہ 264]

فائدہ : قرطبی رحمۃ اللّٰہ علیہ مذکورہ روایت کے بعد فرماتے ہیں ﴿وَهٰذَا عَامٌّ فِيْ كُلِّ ذِيْ رُوْحٍ اور یہ تمام ذی ارواح کے لیے یکساں ہے﴾۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَنْظُرُ فِيْ وُجُوْهِ الْعِبَادِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ نَظْرَةً فَاِذَا ضَحِكَ الْعَبْدُ الَّذِيْ بَعَثَ اِلَيْهِ يَقُوْلُ : يَا عَجَبًا بُعِثْتُ اِلَيْهِ لِاَقْبِضَ رُوْحَهٗ وَهُوَ يَضْحَكُ ۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ نے فرمایا: ملک الموت ؑ بندوں کو روزانہ ستر بار دیکھتا ہے جب بندہ ہنستا ہے تو ملک الموت ؑ کہتا ہے تعجب ہے میں اس کے ہاں روح قبض کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں لیکن یہ ہنستا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 39: رقم الحدیث 118: التذکرہ للقرطبی: جلد 1: صفحہ 264]

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : وَنَظَرَ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ عِنْدَ رَأْسِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ : يَا مَلَكَ الْمَوْتِ اِرْفِقْ بِصَاحِبِيْ فَاِنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَقَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ: طِبْ نَفْسًا وَ قَرَّ عَيْنًا فَاِنِّيْ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ رَفِيْقٌ وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ ! اِنِّيْ لَا اَقْبِضُ رُوْحَ ابْنِ آدَمَ فَاِذَا صَرَخَ صَارِخٌ مِنْ اَهْلِهٖ قُمْتُ فِي الدَّارِ وَمَعِيَ رُوْحُهٗ فَقُلْتُ : مَا هٰذَا الصَّارِخُ وَاللّٰهِ مَا ظَلَمْنَاهُ وَ لَا سَبَقْنَا اَجَلَهٗ وَ لَا اسْتَعْجَلْنَا قَدَرَهٗ وَمَا لَنَا فِيْ قَبْضِهٖ مِنْ ذَنْبٍ فَاِنْ تَرْضَوْا بِمَا صَنَعَ اللّٰهُ تُوْجَرُوْا وَاِنْ تَسْخَطُوْا تَأْثَمُوْا وَتُوْزَرُوْا وَ اِنَّ لَنَا عِنْدَكُمْ عَوْدَةً ثُمَّ عَوْدَةً بَعْدَ عَوْدَةٍ فَالْحَذْرُ الْحَذْرُ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ شَعَرٍ وَ لَا مَدَرٍ ، بَرٍّ وَلَا فَاجِرٍ سَهْلٍ وَلَا جَبَلٍ اِلَّا اَنَا اَصَفَّحُهُمْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ حَتّٰى وَ اَنَا اَعْرَفُ بِصَغِيْرِهِمْ وَكَبِيْرِهِمْ مِنْهُمْ بِاَنْفُسِهِمْ وَاللّٰهِ لَوْ اَرَدْتُ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَ بَعُوْضَةٍ مَا قَدَرْتُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ اللّٰهُ هُوَ يَأْذِنُ بِقَبْضِهَا قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ : بَلَغَنِيْ اِنَّمَا يَتَصَفَّحُهُمْ عِنْدَ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا حَضَرَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَاِنْ كَانَ مِمَّنْ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلٰواتِ دَنَا مِنْهُ الْمَلَكُ وَطَرَّدَ عَنْهُ الشَّيْطَانَ وَيُلَقِّنُهُ الْمَلَكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ الْحَالِ الْعَظِيْمِ ۔

ترجمہ: حضرت حارث بن خزرج ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک میت کے پاس دیکھا کہ آپ ﷺ ملک الموت ؑ سے خطاب فرما رہے تھے کہ "اے ملک الموت! میرے ساتھی کے ساتھ نرمی کرو کیونکہ وہ مومن ہے"، تو ملک الموت ؑ نے جواب دیا کہ "آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل خوش ہو، میں تو ہر مومن پر نرمی کرتا ہوں، اے محمد ﷺ! میں جب آدمی کی روح قبض کرتا ہوں تو چیخنے والے چیختے ہیں، میں کہتا ہوں کہ بخدا ہم نے اس پر ظلم نہیں کیا، نہ اس کو وقت سے پہلے موت دی اور ہم نے اس کو موت دے کر کوئی گناہ نہیں کیا تو تم اگر اللہ تعالیٰ ﷻ کے کئے پر راضی ہو تو مستحق اجر ہو گے

ورنہ لائق عذاب اور ہم کو تو بار بار آنا ہی ہے، اس لئے ڈرتے رہو خیمے والے ہوں یا کچے مکانوں والے، نیک ہوں یا بد، پہاڑی علاقوں میں رہنے والے ہوں یا ہموار زمینوں پر بسنے والے، میں ہر رات اور ہر دن اِن میں سے ایک ایک کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوں، اس لئے میں ہر چھوٹے بڑے کو ان سے زائد پہچانتا ہوں، بخدا اگر میں مچھر کی روح بھی قبض کرنا چاہوں، تو بے اذنِ الٰہی قبض نہیں کرسکتا۔

جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ملک الموت علیہ السلام پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں چہروں کو دیکھتے ہیں تو اگر دیکھتے ہیں کہ کسی نیک اور نمازی انسان کی موت قریب آ گئی ہے تو شیطان کو اس سے دور فرماتے ہیں اور اس کو کلمہ طیبہ کی تعلیم دیتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد15: صفحہ 297: رقم الحدیث42803: مجمع الزوائد: جلد3: صفحہ 51: رقم الحدیث 3928: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 40: رقم الحدیث119]

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَأَى فِيْ بَيْتِهٖ رَجُلاً فَقَالَ : مَنْ اَنْتَ ؟ قَالَ : اَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ : اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَأَرِنِيْ مِنْكَ آيةً أَعْرِفُ اَنَّكَ مَلَكُ الْمَوْتِ ، قَالَ : أَعْرِضْ بِوَجْهِكَ فَأَعْرَضَ ثُمَّ نَظَرَ فَأَرَاهُ الصُّوْرَةَ الَّتِيْ يَقْبِضُ فِيْهَا الْمُؤْمِنِيْنَ فَرَأَى مِنَ النُّوْرِ وَالْبَهَاءِ شَيْئًا وَلَا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ اَعْرِضْ بِوَجْهِكَ فَأَعْرَضَ ثُمَّ نَظَرَ فَأَرَاهُ الصُّوْرَةَ الَّتِيْ يَقْبِضُ فِيْهَا الْكُفَّارَ وَالْفُجَّارَ فَرُعِبَ اِبْرَاهِيْمَ رُعْباً حَتّٰى ارْعَدَتْ فَرَائِصُهُ أَلْصَقَ بَطْنَهُ بِالْأَرْضِ وَكَادَتْ نَفْسُهُ تَخْرُجُ ۔

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن ابراہیم علیہ السلام نے اپنے گھر میں ایک مرد کو دیکھ کر فرمایا: تو کون ہے؟ عرض کی: میں ملک الموت علیہ السلام ہوں، آپ نے فرمایا: اگر تو اپنی بات میں سچا ہے تو کوئی نشانی دکھا تا کہ معلوم کروں کہ واقعی تو ملک الموت علیہ السلام ہے، انہوں نے عرض کی: چہرہ مبارک دوسری طرف پھیرئے، آپ نے منہ مبارک دوسری

طرف کیا تو ملک الموت علیہ السلام اس صورت میں نظر آئے جس میں اہل ایمان کی روح قبض کرتے ہیں تو وہ نورانی صورت اور پُر رونق شکل تھی کہ جسے اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہی جانتا ہے پھر عرض کی: آپ دوسری طرف منہ پھیرئے چنانچہ آپ نے دوسری طرف چہرہ مبارک پھیر کر پھر ملک الموت علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس صورت میں تھے جس میں کفار وفجار کی روح قبض کرتے ہیں، اس سے ابراہیم علیہ السلام پر رُعب چھا گیا اور آپ کے کاندھے کانپنے لگے اور آپ کا پیٹ مبارک زمین کو لگ گیا اور قریب تھا کہ آپ کی جان نکل جائے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 41: رقم الحدیث121: کتاب ذکر الموت لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 130: رقم الحدیث243]

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مَلَكَ الْمَوْتِ اَرِنِيْ كَيْفَ تَقْبِضُ اَنْفَاسَ الْكُفَّارِ قَالَ : يَا اِبْرَاهِيْمُ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ ، قَالَ: بَلٰى قَالَ : فَأَعْرِضْ فَأَعْرَضَ ثُمَّ نَظَرَ فَاِذَا بِرَجُلٍ أَسْوَدَ يَنَالُ رَأْسُهُ السَّمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ لَهَبُ النَّارِ لَيْسَ مِنْ شَعَرَةٍ فِيْ جَسَدِهٖ اِلَّا فِيْ صُوْرَةِ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ وَمَسَامِعِهٖ لَهَبُ النَّارِ فَغُشِيَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ اَفَاقَ وَقَدْ تَحَوَّلَ مَلَكُ الْمَوْتِ فِي الصُّوْرَةِ الاوْلٰى فَقَالَ : يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ! لَوْ لَمْ يَلْقَ الْكَافِرُ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْحُزْنِ اِلَّا صُوْرَتَكَ لَكَفَاهُ فَأَرِنِيْ كَيْفَ تَقْبِضُ اَنْفَاسَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ : أَعْرِضْ ، فَأَعْرَضَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ شَابٍّ اَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا وَاَطْيَبِهِمْ رِيْحًا فِيْ ثِيَابٍ بَيْضَاءَ فَقَالَ : يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ! لَوْ لَمْ يَرِ الْمُؤْمِنُ عِنْدَ مَوْتِهٖ مِنْ قُرَّةِ الْعَيْنِ الْكَرَامَةَ اِلَّا صُوْرَتَكَ هٰذِهٖ لَكَانَ يَكْفِيْهِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا کہ اے ملک الموت! آپ مجھے وہ صورت دکھائیے جس میں آپ کفار کی روحوں کو قبض کرتے ہیں؟ ملک الموت علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کی طاقت سے باہر ہے لیکن آپ کے اصرار پر انہوں نے وہ صورت دکھانی شروع کی اور فرمایا: آپ اپنا منہ موڑ لیجئے، اب جو دیکھا تو ایک سیاہ

شخص ہے، سر میں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں، اس کے جسم سے بال کے بجائے منہ میں آگ لئے ہوئے آرے نکل رہے ہیں، اس کے کانوں سے بھی آگ نکل رہی ہے یہ حال دیکھ کر آپ پر غشی طاری ہوئی، اب جو دیکھا تو آپ اپنی شکل میں موجود تھے، آپ نے ملک الموت علیہ السلام سے کہا: اگر کافر کو محض تمہاری شکل ہی دیکھنے کی تکلیف برداشت کرنی پڑے تو یہ بہت بڑی تکلیف ہے، اب ذرا یہ بتایئے کہ مومن کی روح کس قالب میں ہو کر آپ نکالتے ہیں؟ فرشتہ نے کہا: ذرا منہ پھیریئے آپ نے منہ پھیر کر جو دیکھا تو آپ کے سامنے ایک حسین نوجوان تھا جس کا جسم مہک رہا تھا جس کے کپڑے سفید تھے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اگر مومن کو صرف آپ کے دیدار کی دولت دی جائے تو کافی ہے۔

[التذکرۃ باحوال الموتیٰ للقرطبی: جلد1: صفحہ 256,57: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 41: رقم الحدیث 122]

عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: سَأَلَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَلَكَ الْمَوْتِ، وَاِسْمُهُ عِزْرَائِيْلَ وَلَهُ عَيْنَانٌ فِيْ وَجْهِهِ وَعَيْنَانٌ فِيْ قَفَاهُ، فَقَالَ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ! مَا تَصْنَعُ اِذَا كَانَتْ نَفْسٌ بِالْمَشْرِقِ وَنَفْسٌ بِالْمَغْرِبِ وَوَقَعَ الْوَبَاءَ بِاَرْضٍ وَالْتَقَى الزَّحْفَانِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: اَدْعُوْ الْاَرْوَاحَ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَتَكُوْنُ بَيْنَ اِصْبَعَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ: وَدُحِيَتِ لَهُ الْاَرْضُ فَتَرَكَتْ مِثْلَ الطَّسْتِ يَتَنَاوَلُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ۔

ترجمہ: حضرت اشعث بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے دریافت کیا جن کا نام عزرائیل علیہ السلام ہے، ان کی دو آنکھیں چہرہ میں اور دو آنکھیں گدی میں ہیں کہ وبا کے زمانے میں کوئی مشرق میں ہوا اور کوئی مغرب میں تو آپ کیا کرتے ہیں (یعنی ان کی روحیں کیسے قبض کرتے ہیں)؟ تو انہوں نے کہا کہ میں روحوں کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے حکم سے بلاتا ہوں تو وہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان آجاتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ زمین کو ان کے لیے طشت کی مانند کر دیا گیا ہے جہاں سے چاہتے ہیں اٹھا لیتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 909: رقم الحدیث 443: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 42: رقم الحدیث 123: کتاب ذکر الموت: لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 126: رقم الحدیث 235]

عَنِ الْحَكَمِ اَنَّ يَعْقُوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ! مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا وَ اَنْتَ تَقْبِضُ رُوْحَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ وَاَنْتَ عِنْدِيْ هَا هُنَا وَالْاَنْفُسُ فِيْ اَطْرَافِ الْاَرْضِ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَخِرُّ لِيَ الدُّنْيَا فَهِيَ كَالطَّسْتِ يُوْضَعُ قُدَّامَ اَحَدِكُمْ فَيَتَنَاوَلُ اَيًّا مِنْ اَطْرَافِهَا شَاءَ كَذٰلِكَ الدُّنْيَا عِنْدِيْ۔

ترجمہ: حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے پوچھا: کیا آپ ہر ذی روح کی روح قبض کرتے ہیں؟ فرمایا، ہاں! آپ نے پوچھا: آپ تو اس وقت میرے پاس ہیں اور صاحبان ارواح اطراف زمین پر پھیلے ہوئے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے زمین کو طشت کی مانند کر دیا ہے جیسے آپ میں سے کسی کے سامنے طشت ہو تو اطراف طشت میں سے جو چاہتا ہے لے لیتا ہے، اسی طرح دنیا بھی میرے لئے کر دی گئی ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 42: رقم الحدیث 124]

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جُعِلَتِ الْاَرْضُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ مِثْلَ الطَّسْتِ يَتَنَاوَلُ مِنْ حَيْثُ شَاءَ وَجَعَلَ لَهُ اَعْوَانٌ يَتَوَفَّوْنَ الْاَنْفُسَ ثُمَّ يَقْبِضُهَا مِنْهُمْ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: زمین ملک الموت علیہ السلام کے لیے طشت کر دی گئی ہے کہ جہاں سے چاہیں، جس کو چاہیں اٹھا لیں، ان کے کچھ مددگار ہیں جو روحیں قبض کر کے ان کے حوالے کرتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 895: رقم الحدیث 434: حلیۃ الاولیاء: جلد3: صفحہ 286: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 42: رقم الحدیث 125]

عَنِ الرُّبَيِّعِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَلَكِ الْمَوْتِ هَلْ هُوَ وَحْدَهُ الَّذِيْ يَقْبِضُ الْاَرْوَاحَ؟ قَالَ: هُوَ الَّذِيْ يَلِيْ اَمْرَ الْاَرْوَاحِ وَلَهُ اَعْوَانٌ عَلٰى

ذَلِكَ غَيْرَ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ هُوَ الرَّئِيسُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ مِنْهُ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ ۔

ترجمہ: حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا ملک الموت علیہ السلام تنہا تمام ارواح قبض کرتے ہیں؟ فرمایا: وہ ارواح قبض کرنے کے رئیس ہیں، ان کے ماتحت فرشتے مددگار ہیں اور یہ اُن کے سردار ہیں اور مشرق سے مغرب تک ان کا صرف ایک قدم ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ891: رقم الحدیث431: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ42: رقم الحدیث126]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: " تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا " قَالَ: اَعْوَانُ مَلَكِ الْمَوْتِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ۔

ترجمہ: " تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا " کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں رسل سے ملک الموت علیہ السلام کے مددگار فرشتے مراد ہیں۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد4: صفحہ1307: رقم الحدیث7387: تفسیر ابن جریر طبری: جلد9: صفحہ292]

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِىِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِىْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: " تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا " قَالَ: اَلْمَلَائِكَةُ تَقْبِضُ الْاَنْفُسَ ثُمَّ يَقْبِضُهَا مِنْهُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ بَعْدُ ۔

ترجمہ: ابراہیم نخعی نے " تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا " کی تفسیر میں فرمایا: پہلے ملائکہ روح قبض کرتے ہیں پھر حضرت ملک الموت علیہ السلام اُن سے لے لیتے ہیں۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد4: صفحہ1307: رقم الحدیث7386: تفسیر ابن جریر طبری: جلد9: صفحہ291: کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ921: رقم الحدیث454: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ43: رقم الحدیث128]

عَنْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: " تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا " قَالَ: اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ لَهُ رُسُلٌ فَيَلِىْ قَبْضَهَا الرُّسُلُ ثُمَّ يَدْفَعُوْهَا اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ ۔

ترجمہ: قتادہ نے " تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا " کی تفسیر میں فرمایا: ملک الموت علیہ السلام کے ہاں چند فرشتے ہیں جو روح کو قبض کر کے ملک الموت علیہ السلام کے سپرد کرتے ہیں۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد9: صفحہ291: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ43: رقم الحدیث129]

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ الَّذِيْنَ يَقْرُنُوْنَ بِالنَّاسِ هُمُ الَّذِيْنَ يَتَوَفَّوْنَهُمْ وَيَكْتُبُوْنَ لَهُمْ آجَالُهُمْ فَاِذَا تَوَفَّوْا النَّفْسَ دَفَعُوْهَا اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ وَهُوَ كَالْعَاقِبِ يَعْنِىْ الْعَشَّارُ الَّذِىْ يُؤَدِّىْ اِلَيْهِ مِنْ تَحْتِهِ ۔

ترجمہ: حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جو فرشتے انسانوں کو موت دینے آتے ہیں وہی انسان کی موت کے اوقات لکھ دیتے ہیں، اب جب کسی نفس کی موت کا وقت ہوتا ہے تو وہ اس کی روح قبض کر کے ملک الموت علیہ السلام کے حوالے کر دیتے ہیں جو کہ ان سب کے سردار ہیں اور یہ فرشتے ان کے ماتحت ہو کر کام سرانجام دیتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 933: رقم الحدیث 468: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 4: صفحہ 1348: رقم الحدیث 7634: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ43: رقم الحدیث130]

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَلَكُ الْمَوْتِ جَالِسٌ وَ الدُّنْيَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَاللَّوْحُ الَّذِىْ فِىْ آجَالِ بَنِىْ آدَمَ فِىْ يَدَيْهِ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَلَائِكَةٌ قِيَامٌ وَهُوَ يُعْرِضُ اللَّوْحَ لَا يَطْرُفُ فَاِذَا اَتَى عَلَى اَجَلِ عَبْدٍ قَالَ: اِقْبِضُوْا هٰذَا ۔

ترجمہ: حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں اور تمام دنیا ان کے دونوں گھٹنوں کے درمیان ہے اور وہ لوح ہے جس میں لوگوں کے اجل لکھے ہوئے ہیں اور بہت سے فرشتے ان کے آگے کھڑے ہیں، ملک الموت علیہ السلام کی نگاہ اسی لوح پر ہے کہ لمحہ بھر بھی آنکھ نہیں جھپکاتے، جب کسی بندے کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو ملک الموت علیہ السلام دوسرے فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ اس کی روح قبض کر لو۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ910: رقم الحدیث444: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ43: رقم الحدیث131]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ نَفْسَيْنِ اِتَّفَقَ مَوْتُهُمَا فِىْ طَرْفَةِ عَيْنٍ، وَاحِدٌ فِىْ الْمَشْرِقِ وَآخِرٌ بِالْمَغْرِبِ كَيْفَ قَدَرَ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ: مَا قُدْرَةُ مَلَكِ الْمَوْتِ عَلَى اَهْلِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَالظُّلُمَاتِ وَالْهَوَاءِ

وَالْبُحُوْرِ اِلَّا كَرَجُلٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مَائِدَةٌ يَتَنَاوَلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے: اُن سے سوال کیا گیا کہ دو شخص آن واحد میں ہیں کہ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اور ان دونوں کی موت کا وقت بھی ایک ہی طے ہے پھر ملک الموت ؑ کیسے ان کی روحیں قبض کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، ملک الموت ؑ کی قدرت اہل مشرق ومغرب اور ظلمات اور ہوا اور دریاؤں پر ایسے ہی ہے جیسے کسی کے پاس دسترخوان ہو، اب وہ جو چاہے اس میں سے اٹھا لے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ893: رقم الحدیث432: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ43: رقم الحدیث132]

عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَلَكُ الْمَوْتِ وَاحِدٌ وَالزِّحْفَانِ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ مِنَ السِّقْطِ وَالْهَلَاكِ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَوّٰى مَلَكَ الْمَوْتِ حَتّٰى جَعَلَهَا كَالطَّسْتِ بَيْنَ يَدَىْ اَحَدِكُمْ فَهَلْ يَفُوْتُهُ مِنْهَا شَيْئٌ ؟

ترجمہ: حضرت زہیر بن محمد ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے عرض کی گئی کہ ملک الموت ؑ ایک ہے اور مخلوق مشرق ومغرب تک پھیلی ہوئی ہے اس دوران کوئی گر کر مرتا ہے کوئی کسی طرح سے، تو ملک الموت ؑ سب کی روح کیسے قبض کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ملک الموت ؑ کو قوت عطا فرمائی ہے یہاں تک کہ تمام دنیا ان کے سامنے ایسے ہے جیسے تمہارے آگے طشت تو بتاؤ اس میں سے کوئی شے تمہارے سے رہ جاتی ہے؟

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ43: رقم الحدیث133]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ كُلَّهَا وَقَدْ سُلِّطَ عَلٰى مَا فِى الْاَرْضِ كَمَا سُلِّطَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَا فِىْ رَاحَتِهٖ وَمَعَهُ مَلَائِكَةٌ مِنْ مَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةٌ مِنْ مَلَائِكَةِ الْعَذَابِ فَاِذَا تَوَفّٰى نَفْسًا طَيِّبَةً دَفَعَهَا اِلٰى مَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ وَاِذَا تَوَفّٰى نَفْسًا خَبِيْثَةً دَفَعَهَا اِلٰى مَلَائِكَةِ الْعَذَابِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے: ملک الموت ؑ ہی تمام اہل زمین کو موت دیتے ہیں اور ان کو تمام اہل زمین پر اسی طرح مسلط کیا گیا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی ہتھیلی والی چیز پر، اور ان کے ساتھ رحمت اور عذاب کے فرشتے بھی ہوتے ہیں جب وہ کسی پاک نفس کو قبض کرتے ہیں تو اس کی روح ملائکہ رحمت کے سپرد کرتے ہیں اور جب کوئی خبیث روح قبض کرتے ہیں تو وہ ملائکہ عذاب کے حوالے کر دیتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ44: رقم الحدیث134]

عَنْ اَبِى الْمُثَنَّى الْحِمْصِىِّ ؓ قَالَ: اِنَّ الدُّنْيَا سَهْلُهَا وَجَبْلُهَا بَيْنَ فَخِذَىْ مَلَكِ الْمَوْتِ وَمَعَهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَيَقْبِضُ الْاَرْوَاحَ فَيُعْطِىْ هٰؤُلَاءِ وَلِهٰؤُلَاءِ، هٰؤُلَاءِ لِهٰؤُلَاءِ يَعْنِىْ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ قِيْلَ: فَاِذَا كَانَتْ مَلْحَمَةٌ وَكَانَ السَّيْفُ مِثْلَ الْبَرْقِ قَالَ: يَدْعُوْهَا فَتَأْتِيْهُ الْاَنْفُسُ ۔

ترجمہ: حضرت ابو مثنی حمصی ؓ نے فرمایا: دنیا کے تمام پہاڑ ہوں یا آبادیاں ملک الموت کی دورانوں کے درمیان ہیں اور ان کے ساتھ رحمت وعذاب کے فرشتے ہیں پھر وہ سب کی ارواح خود قبض کر کے رحمت والوں کو مؤمنین کی ارواح اور عذاب والوں کو برے لوگوں کی ارواح دے دیتے ہیں، عرض کی گئی جب جنگ زوروں پر ہو اور تلوار بجلی کی طرح چل رہی ہو (تب وہ کیا کرتے ہیں)؟ فرمایا: ملک الموت ؑ ارواح کو بلاتے ہیں تو وہ تمام ارواح ان کے پاس آجاتی ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ934: رقم الحدیث470: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ44: رقم الحدیث135]

عَنْ اَبِىْ قَيْسِ الْاَزْدِىِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: قِيْلَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ: كَيْفَ تَقْبِضُ الْاَرْوَاحَ ؟ قَالَ: اَدْعُوْهَا فَتَجِيْئُنِىْ ۔

ترجمہ: حضرت ابو قیس ازدی ؓ نے فرمایا: ملک الموت ؑ سے پوچھا گیا کہ آپ اکیلے کیسے سب کی ارواح قبض کرتے ہیں؟ فرمایا: میں ان کو بلاتا ہوں تو وہ میرے

پاس خود بخود پہونچ جاتی ہیں۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 44: رقم الحدیث 136]

عَنْ خَيْثُمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَى مَلَكُ الْمَوْتِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ كَانَ لَهٗ صَدِيقاً فَقَالَ لَهٗ سُلَيْمَانُ : مَا لَكَ تَأْتِي اَهْلَ الْبَيْتِ فَتَقْبِضُهُمْ جَمِيعًا وَتَدَعُ أَهْلَ الْبَيْتِ اِلٰى جَنْبِهِمْ لَا تَقْبِضُ مِنْهُمْ اَحَدًا؟ قَالَ : لَا اَعْلَمُ بِمَا اَقْبِضُ مِنْهَا اِنَّمَا اَكُوْنُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتُلْقِي اِلَيَّ صِكَاكٌ فِيْهَا اَسْمَاءٌ ۔

ترجمہ: حضرت خثیمہ ؓ سے روایت ہے: **ملک الموت ؑ حضرت سیدنا سلیمان ؑ کی خدمت میں آئے، سلیمان ؑ کی ملک الموت ؑ سے دوستی تھی، آپ نے ان سے دریافت کیا: اے ملک الموت ؑ! تم ایک گھر میں رہنے والے تمام انسانوں کی روح قبض کرتے ہو اور اس کے پڑوس والوں کو چھوڑ دیتے ہو؟ حضرت ملک الموت ؑ نے جواب دیا: مجھے تو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کسے مارنا ہے، میں تو عرش الٰہی کے نیچے ہوتا ہوں تو مجھے مرنے والوں کے ناموں کی فہرست دی جاتی ہے** (اس میں جس کا نام ہوتا ہے اسے موت دیتا ہوں اور جس کا نہیں اسے چھوڑ دیتا ہوں)۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 12: صفحہ 143: رقم الحدیث 35270: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 44: رقم الحدیث 137]

عَنْ خَيْثُمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ : اِذَا اَرَدتَّ اَنْ تَقْبِضَ رُوْحِيْ فَأَعْلِمْنِيْ بِذٰلِكَ ، قَالَ : مَا اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ اِنَّمَا هِيَ كُتُبٌ اِلَيَّ فِيْهَا تَسْمِيَةُ مَنْ يَمُوْتُ ۔

ترجمہ: حضرت خثیمہ ؓ نے فرمایا: **سلیمان ؑ بن داؤد ؑ نے ملک الموت ؑ سے فرمایا: جب میری موت کا وقت آئے تو مجھے پہلے آگاہ کرنا، عرض کی مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہوتا میرے پاس تو ایک لکھی ہوئی فہرست آتی ہے اِس میں مرنے والوں کے اسماء ہوتے ہیں۔** [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 44: رقم الحدیث 138]

عَنْ مَعْمَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَلَغَنَا اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ لَا يَعْلَمُ مَتٰى يَحْضُرُ اَجَلَ الْاِنْسَانِ حَتّٰى يُؤْمَرَ بِقَبْضِهَا ۔

ترجمہ: حضرت معمر ؓ نے فرمایا: **ملک الموت ؑ کو کسی کی موت کا پہلے علم نہیں ہوتا، ہاں اس وقت انہیں معلوم ہوتا ہے جب انہیں کسی کی روح قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے۔**

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 44: رقم الحدیث 139: کتاب ذکر الموت لابن ابی الدنیا: صفحہ 125: رقم الحدیث 233]

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : " وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ" قَالَ : يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ عِنْدَ مَنَامِهَا مِنْ لَيْلَةٍ اِلَّا وَاللّٰهُ يَقْبِضُ الْأَرْوَاحَ كُلَّهَا فَيَسْأَلُ كُلَّ نَفْسٍ عَمَّا عَمِلَ صَاحِبُهَا مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ يَدْعُوْ مَلَكَ الْمَوْتِ فَيَقُوْلُ اِقْبِضْ هٰذَا اِقْبِضْ هٰذَا ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا عکرمہ ؓ نے ﴿وَ هُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: **ہر رات اللہ تعالیٰ جل جلالہ نیند میں سب کی روح قبض فرمالیتا ہے تو اس سے دن کے اعمال کا سوال ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ ملک الموت ؑ کو بلا کر فرماتا ہے: فلاں کی روح قبض کرو اور فلاں کی۔**

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 4: صفحہ 1305: رقم الحدیث 7374: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 45: رقم الحدیث 141]

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ؓ قَالَ : اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ دَفَعَ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ صَحِيْفَةً فَيُقَالُ : اِقْبِضْ مَنْ فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ ، فَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَفْرِشُ الْفِرَاشَ وَيَنْكِحُ الْأَزْوَاجَ وَ يَبْنِي الْبُنْيَانَ وَاِنَّ اِسْمَهٗ قَدْ نُسِخَ فِي الْمَوْتٰى ۔

ترجمہ: حضرت عطا بن یسار ؓ نے فرمایا: **پندرہ شعبان کی رات کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ملک الموت ؑ کو ایک فہرست عطا کر کے حکم فرماتا ہے: اس فہرست میں جن کے نام ہیں**

ان کی روح (لکھے ہوئے وقت کے مطابق اس سال میں) قبض کرلو، لوگ اپنے بستر بچھاتے یا باغ لگاتے، نکاح کرتے اور مکانات تعمیر کرتے ہیں حالانکہ ان کے اسماء مردوں میں لکھے گئے ہوتے ہیں۔

[تفسیر درمنثور: جلد13: صفحہ255: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ45: رقم الحدیث142: کتاب ذکر الموت: امام ابن ابی الدنیا: صفحہ134: رقم الحدیث251]

عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَوْلَى غِفْرَةَ قَالَ : يُنْسَخُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ مَنْ يَمُوْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِلَى مِثْلِهَا فَتَجِدُ الرَّجُلَ يَنْكِحُ النِّسَاءَ وَيَغْرِسُ الْغَرْسَ وَاِسْمُهُ فِي الْاَمْوَاتِ ۔

ترجمہ: حضرت عمر مولیٰ غفرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیلۃ القدر سے دوسری لیلۃ القدر کے درمیان ملک الموت علیہ السلام ان کے نام لکھ لیتے ہیں جنہیں اسی دوران موت واقع ہوگی لیکن ان کا حال یہ ہے کہ کوئی عورتوں کے نکاح کے چکر میں ہے تو کوئی باغ بو رہا ہے حالانکہ ان کا نام مردوں میں لکھا جاچکا ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ45: رقم الحدیث143]

عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يُوْحِي اللّٰهُ اِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ بِقَبْضِ كُلِّ نَفْسٍ يُرِيْدُ قَبْضَهَا فِيْ تِلْكَ السَّنَةِ ۔

ترجمہ: راشد بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: شعبان کی نصف شب کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ملک الموت علیہ السلام کو وحی کرتا ہے کہ جو آئندہ سال مرے گا اُس کا نام لکھ لو۔

[تفسیر درمنثور: جلد13: صفحہ254: کنزالعمال: جلد12: صفحہ140: رقم الحدیث35171: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ45: رقم الحدیث144]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ حَتّٰى يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ شَهْرًا تَامًّا اِلَّا شَعْبَانَ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّ شَعْبَانَ لَمِنْ اَحَبِّ الشُّهُوْرِ اِلَيْكَ اَنْ تَصُوْمَهُ ؟ قَالَ نَعَمْ يَا عَائِشَةُ ! اِنَّهُ

يُكْتَبُ فِيْهِ لِمَلَكِ الْمَوْتِ مَنْ يَقْبِضُ فَاُحِبُّ اَنْ لَا يُنْسَخَ اِسْمِيْ اِلَّا وَاَنَا صَائِمٌ ۔

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ شعبان کا کامل ماہ روزہ رکھتے یہاں تک کہ رمضان شریف شروع ہوجاتا ہے، آپ سوائے شعبان کے کسی ماہ کا کامل مہینہ نفلی روزہ نہیں رکھتے، میں نے عرض کی: حضور ﷺ! آپ کو تمام مہینوں میں سے شعبان سے زیادہ محبت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! نیز آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! شعبان میں ملک الموت علیہ السلام کو ہر اس شخص کا نام لکھ دیا جاتا ہے جو آنے والے سال میں فوت ہوگا، اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ شعبان میں میرا نام ان میں لکھا جائے تو میں روزہ سے ہوں۔ [تفسیر درمنثور: جلد13: صفحہ255: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ45: رقم الحدیث145]

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ يَاْتِي النَّاسَ عَيَانًا فَاَتٰى مُوْسٰى فَلَطَمَهُ فَفَقَاَ عَيْنَهُ فَاَتٰى رَبَّهُ فَقَالَ : يَا رَبِّ ! عَبْدُكَ مُوْسٰى فَقَاَ عَيْنِيْ وَلَوْلَا كَرَامَتُهُ عَلَيْكَ لَشَقَقْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ لَهُ : اِذْهَبْ اِلَى عَبْدِيْ فَقُلْ لَهُ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى جِلْدِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ وَارَتْ يَدُهُ سَنَةٌ فَاَتَاهُ فَقَالَ : مَا بَعْدَ هٰذَا ؟ قَالَ : الْمَوْتُ ، قَالَ : فَالْآنَ ، فَشَمَّهُ شَمَّةً فَقَبَضَ رُوْحَهُ وَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ فَكَانَ بَعْدَ يَاْتِي النَّاسَ فِيْ خُفْيَةٍ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: پہلے زمانہ میں ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے تھے جب وہ موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے آئے تو انہوں نے انہیں تھپڑ مارا جس سے ان کی آنکھ نکل گئی، وہ شکایت لے کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ہاں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا ربّ تعالیٰ جل جلالہ! تیرے بندے موسیٰ علیہ السلام نے میری آنکھ نکال دی، اگر تیرے نزدیک ان کی بزرگی نہ ہوتی تو میں انہیں مشقت میں ڈالتا، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا: میرے بندے کے پاس جا کر کہو کہ اپنا ہاتھ بیل

کی پیٹھ پر رکھے تو اس کے لئے ہر بال کے بدلے میں زندگی کے سال عطا ہوں گے، ملک الموت علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا پیغام پہونچایا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا: پھر بھی موت آئے گی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تو پھر ابھی میری روح قبض کرلو، ملک الموت علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کو خوشبو کا پھول سنگھایا اور ان کی روح قبض کر لی اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں آنکھ واپس کردی، اس کے بعد سے ملک الموت علیہ السلام پوشیدہ آتے ہیں۔

[کنزالعمال: جلد 11: صفحہ 231: رقم الحدیث 32380: مستدرک للحاکم: جلد 2: صفحہ 680: رقم الحدیث 4166: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 46: رقم الحدیث 146]

عَنِ الْأَعْمَشِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ مَلَكُ الْمَوْتِ يَظْهَرُ لِلنَّاسِ فَيَأْتِي الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ : اِقْضِ حَاجَتَكَ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ فَشَكَا فَاَنْزَلَ الدَّاءَ وَجَعَلَ الْمَوْتَ خُفِيَّةً ۔

ترجمہ: حضرت اعمش رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے تھے اور جس کی روح قبض کرنی ہوتی، اُسے فرماتے: تو اپنی حاجت پوری کرلے میں نے تیری روح قبض کرنی ہے، اس کے بعد ملک الموت علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے شکایت کی کہ لوگ موت سے گھبراتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان پر بیماری نازل فرمائی اور موت خفیہ آنے لگی۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 46: رقم الحدیث 147]

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ يَقْبِضُ الْاَرْوَاحَ بِغَيْرِ وَجَعٍ فَسَبَّهُ النَّاسُ وَلَعَنُوْهُ فَشَكٰى اِلٰى رَبِّهٖ فَوَضَعَ اللّٰهُ الْاَوْجَاعَ وَنَسِيَ مَلَكَ الْمَوْتِ يُقَالُ : مَاتَ فُلَانٌ بِكَذَا وَكَذَا ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام بغیر کسی تکلیف و بیماری وغیرہ کے روح قبض کرتے، لوگوں نے ملک الموت علیہ السلام کو برا کہا اور ملامت کرنے

لگے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے شکایت کی، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان پر بیماریاں وغیرہ طاری کردی اور لوگ ملک الموت علیہ السلام کو بھول گئے، اب کہتے ہیں، فلاں مرگیا اُسے فلاں تکلیف ہوئی وغیرہ۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 897: رقم الحدیث 437: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 46: رقم الحدیث 148]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مَلَكًا اِسْتَأْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يَهْبِطَ اِلٰى اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَاهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ شَيْئٌ ؟ قَالَ : ذَاكَ اَخِيْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ : هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَنْفَعَنِيْ عِنْدَهُ بِشَيْئٍ ؟ قَالَ : اَمَّا يُؤَخِّرُ شَيْئًا اَوْ يُقَدِّمُهُ فَلَا ، وَلٰكِنْ سَأُكَلِّمُهُ لَكَ فَيَرْفُقُ بِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ : اِرْكَبْ بَيْنَ جَنَاحَيَّ فَرَكِبَ اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَعِدَ اِلَى السَّمَاءِ الْعُلْيَاءِ فَلَقِيَ مَلَكَ الْمَوْتِ وَ اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ جَنَاحَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ : اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً ؟ قَالَ : قَدْ عَلِمْتُ حَاجَتَكَ ،تُكَلِّمُنِيْ فِيْ اِدْرِيْسَ وَقَدْ مُحِيَ اِسْمُهُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَجَلِهٖ اِلَّا نِصْفُ طُرْفَةِ عَيْنٍ فَمَاتَ اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ جَنَاحَيِ الْمَلَكِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک فرشتہ نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اجازت چاہی کہ وہ ادریس علیہ السلام سے ملاقات کرے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اجازت دیدی، وہ ادریس علیہ السلام کے ہاں حاضر ہوا، اسے ادریس علیہ السلام نے کہا: آپ کا ملک الموت علیہ السلام سے کوئی تعلق ہے؟ اس نے کہا ہاں! وہ بھی میرا فرشتہ بھائی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: آپ اس سے کوئی بات منوا سکتے ہیں؟ اس نے کہا کہ موت کے متعلق تو وہ کچھ بڑھائیں گے اور نہ گھٹائیں گے۔ ہاں! میں ان سے اتنا منوا سکتا ہوں کہ وہ آپ علیہ السلام پر موت نرمی سے وارد کریں، آپ میرے پروں کے درمیان میں بیٹھ جائیں، ادریس علیہ السلام اس کے پروں میں بیٹھے تو وہ فرشتہ انہیں آسمان پر لے گیا، وہاں ادریس علیہ السلام کی ملک الموت علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی، اس فرشتہ نے ملک الموت سے کہا: مجھے آپ سے کچھ کام ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا

مجھے تیرا کام معلوم ہے تم ادریس علیہ السلام کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہو؟ لیکن زندوں میں سے ان کا نام مٹ چکا ہے اور ان کے اجل میں آنکھ جھپکنے کا آدھا وقت رہ گیا، اس کے بعد ادریس علیہ السلام کی موت فرشتے کے دونوں پروں کے درمیان واقع ہوئی۔

[تفسیر قرطبی: جلد13: صفحہ 468: تفسیر درمنثور: جلد10: صفحہ 84: تفسیر ابن کثیر: جلد5: صفحہ 241: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 46: رقم الحدیث149]

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِیْ اَنْ اَقْبِضَ نَفْسَكَ بِأَيْسَرِ مَا قَبَضْتُ نَفْسَ مُؤمِنٍ ، قَالَ: فَاِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ الَّذِیْ اَرْسَلَكَ اَنْ تُرَاجِعَهُ فِیَّ ، فَقَالَ : اِنَّ خَلِيْلَكَ سَأَلَ اَنْ أُرَاجِعَكَ فِيْهِ ، فَقَالَ : اِئْتِهِ وَقُلْ لَهُ : اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْخَلِيْلَ يُحِبُّ لِقَاءَ خَلِيْلِهِ ، فَأَتَاهُ فَقَالَ : اِمْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهِ قَالَ: يَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ شَرِبْتَ شَرَابًا ؟ قَالَ : لَا ، فَاسْتَنْكَهَهُ قَبَضَ نَفْسَهُ عَلَى ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: حضرت محمد بن منکدر علیہ الرحمہ سے روایت ہے: **ملک الموت** علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ آپ علیہ السلام کے ربّ تعالیٰ جل جلالہ نے مجھے آپ کی روح قبض کرنے کا حکم فرمایا ہے کہ آپ کی روح باقی مؤمنوں کی بہ نسبت زیادہ آسانی سے قبض کروں، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: میں تجھے اسی ذات کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تمہیں میرے پاس بھیجا کہ تم واپس لوٹ جاؤ، عزرائیل علیہ السلام نے واپس حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں عرض کی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا: خلیل سے کہو کہ اس کا ربّ جل جلالہ فرماتا ہے، دوست تو دوست کی ملاقات چاہتا ہے، یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: وہی کرو جس کا تمہیں حکم ہوا ہے (یعنی روح قبض کرلو) **ملک الموت** علیہ السلام نے کہا: کیا آپ نے کبھی شربت پیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں، اس نے آپ کے منہ میں شربت ڈالا اور فوراً روح قبض کرلی۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 913: رقم الحدیث448: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 47: رقم الحدیث150]

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : كَانَ دَاوُدَ علیہ السلام فِيْهِ غَيْرَةٌ شَدِيْدَةٌ فَكَانَ اِذَا خَرَجَ اُغْلِقَتِ الْأَبْوَابُ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَى اَهْلِهِ اَحَدٌ حَتّٰى يَرْجِعَ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَرَجَعَ فَاِذَا فِی الدَّارِ رَجُلٌ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَنْ اَنْتَ ؟ قَالَ : اَنَا الَّذِیْ لَا أَهَابُ الْمُلُوْكَ وَ لَا يَمْنَعُ مِنِّی الْحِجَابُ قَالَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَنْتَ اِذًا وَاللّٰهِ مَلَكُ الْمَوْتِ مَرْحَبًا بِاَمْرِ اللّٰهِ فَزَمَّلَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَانَهُ فَقُبِضَتْ نَفْسَهُ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داؤد علیہ السلام سخت غیرت والے تھے، جب گھر سے باہر جاتے تو دروازوں پر تالے لگاتے تاکہ ان کی واپسی تک ان کے گھر میں کوئی داخل نہ ہو، ایک دن آپ واپس لوٹے تو دیکھا ان کے گھر کے اندر کوئی آدمی کھڑا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: کون ہے؟ کہا: میں وہ ہوں جسے بادشاہوں سے کوئی خوف نہیں اور نہ اس کے آگے کوئی حجاب ہے، داؤد علیہ السلام نے کہا: بخدا تم **ملک الموت** علیہ السلام ہو، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا حکم ہے مرحبا خوش آمدید، اسی وقت داؤد علیہ السلام نے چادر اوڑھی تو **ملک الموت** علیہ السلام نے روح قبض کرلی۔

[کنز العمال: جلد11: صفحہ 224: رقم الحدیث 32324: مجمع الزوائد: جلد8: صفحہ 271: رقم الحدیث 13796: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 47: رقم الحدیث151]

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَّلَ مَلَكَ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْأَرْوَاحِ اِلَّا شُهَدَاءِ الْبَحْرِ فَاِنَّهُ يَتَوَلّٰى قَبْضَ اَرْوَاحِهِمْ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: **ملک الموت** علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارواح قبض کرنے پر مقرر کیا ہے سوائے شہداء البحر (سمندر میں شہید ہونے والوں) کے، اُن کی روح اللہ تعالیٰ جل جلالہ خود قبض فرماتا ہے۔

[سنن ابن ماجہ: کتاب الجہاد: باب فضل غزو البحر: صفحہ 472: رقم الحدیث 2778: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 47: رقم الحدیث152]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : وُكِّلَ مَلَكُ الْمَوْتِ بِقَبْضِ اَرْوَاحِ الْآدَمِيِّيْنَ فَهُوَ الَّذِيْ يَلِيْ قَبْضَ اَرْوَاحِهِمْ وَمَلَكٌ فِي الْجِنِّ وَمَلَكٌ فِي الشَّيَاطِيْنِ وَمَلَكٌ فِي الطَّيْرِ وَالْوُحُوْشِ وَالسِّبَاعِ وَالْحِيْتَانِ وَالنَّمْلِ ، فَهُمْ اَرْبَعَةُ اَمْلَاكٍ وَالْمَلَائِكَةُ يَمُوْتُوْنَ فِي الصَّعْقَةِ الْاُوْلٰى وَاِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَلِيْ قَبْضَ اَرْوَاحِهِمْ ثُمَّ يَمُوْتُ فَاَمَّا الشُّهَدَاءُ فِي الْبَحْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَلِيْ قَبْضَ اَرْوَاحِهِمْ لَا يُوَكِّلُ ذٰلِكَ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ لِكَرَامَتِهِمْ عَلَيْهِ حَيْثُ رَكِبُوْا لُجَجَ الْبَحْرِ فِيْ سَبِيْلِهٖ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام آدمیوں کی ارواح قبض کرنے پر مقرر ہے، جنات کی ارواح قبض کرنے والا اور فرشتہ ہے، یونہی شیاطین کی ارواح قبض کرنے اور پرندوں اور وحشیوں اور درندوں اور سانپوں اور چیونٹیوں کی ارواح قبض کرنے والا اور فرشتہ ہے، اس اعتبار سے ارواح قبض کرنے والے چار فرشتے ہیں اور تمام فرشتے پہلے نفخ (پہلی کڑک) کے وقت مرجائیں گے اور ان کی ارواح بھی ملک الموت علیہ السلام قبض کریں گے پھر ملک الموت علیہ السلام بھی مرجائیں گے، اور شہداء البحر کی ارواح اللہ تعالیٰ جل جلالہ خود قبض کرتا ہے یہ اُن کی کرامت کی وجہ سے ہے کہ وہ اللہ جل جلالہ کی راہ میں دریا کی موجوں پر سوار ہوئے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 48: رقم الحدیث 153]

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَلَغَنِيْ اِنَّ آخِرَ مَنْ يَمُوْتُ مَلَكُ الْمَوْتِ يُقَالُ لَهٗ : يَا مَلَكَ الْمَوْتِ! مُتْ فَيَصْرُخُ عِنْدَ ذٰلِكَ صَرْخَةً لَوْ سَمِعَهَا اَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ لَمَاتُوْا فَزَعًا ثُمَّ يَمُوْتُ ۔

ترجمہ: محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے آخر میں ملک الموت علیہ السلام پر موت آئے گی، انہیں کہا جائے گا: اے ملک الموت علیہ السلام! مرجا، جب وہ فوت ہوں گے تو چیخ ماریں گے، اگر اس کے چیخ کی آواز کو آسمان وزمین والے سن لیں تو اس سے خوفزدہ ہو کر مرجائیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 48: رقم الحدیث 154]

عَنْ زِيَادِ النُّمَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَرَأْتُ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ الْمَوْتَ اَشَدُّ عَلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ مِنْهُ عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلْقِ ۔

ترجمہ: حضرت زیاد نمیری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بعض کتب میں پڑھا ہے کہ مخلوق میں سب سے زیادہ سخت موت ملک الموت علیہ السلام پر طاری ہوگی۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 47: رقم الحدیث 155]

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : آجَالُ الْبَهَائِمِ وَخِشَاشُ الْاَرْضِ كُلُّهَا فِي التَّسْبِيْحِ فَاِذَا انْقَضٰى تَسْبِيْحُهَا قَبَضَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهَا وَلَيْسَ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئٌ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہائم اور زمین کے کیڑے مکوڑوں تمام کی تسبیح ہی ان کی زندگی ہے کہ جب وہ تسبیح سے رک جائیں تو ان پر موت آجاتی ہے، اِن کی ارواح خود اللہ تعالیٰ جل جلالہ قبض کرتا ہے، اس میں ملک الموت علیہ السلام کو کوئی دخل نہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 5: صفحہ 1736: رقم الحدیث 1210: کتاب الضعفاء للعقیلی: جلد 4: صفحہ 1444: رقم الحدیث 1927: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 49: رقم الحدیث 156]

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَعْمَرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : حَضَرْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْبَرَاغِيْثِ اَمَلَكُ الْمَوْتِ يَقْبِضُ اَرْوَاحَهَا ؟ فَاَطْرَقَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَالَ : اَلَهَا نَفْسٌ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَاِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَقْبِضُ اَرْوَاحَهَا اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا ۔

ترجمہ: حضرت سلیمان بن معمر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیدنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ کسی شخص نے سوال کیا: کیا کیڑے مکوڑوں کی ارواح بھی ملک الموت علیہ السلام قبض کرتے ہیں؟ آپ نے کافی دیر جھکا کر سر اٹھایا اور فرمایا:

کیا ان میں نفس ہے؟ اُس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا: پھر ان کی ارواح بھی **ملک الموت** علیہ السلام **قبض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ** ﷻ **نے فرمایا:** "اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا" :

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 49: رقم الحدیث 157]

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : اِنَّ لِمَلَكِ الْمَوْتِ حَرْبَةً تَبْلُغُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَاِذَا انْقَضَى اَجَلُ عَبْدٍ مِنَ الدُّنْيَا ضَرَبَ رَأْسَهُ بِتِلْكَ الْحَرْبَةِ وَقَالَ : الآنَ يُزَارُ بِكَ عَسْكَرُ الْمَوْتِ ۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ؓ نے فرمایا: **ملک الموت** علیہ السلام کے پاس ایک نیزہ ہے جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہے جب کسی کی مدت حیات ختم ہوتی ہے تو وہ نیزے کو اس کے سر پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں اب تم موت کے لشکر کو دیکھو گے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 48: رقم الحدیث 158: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 936: رقم الحدیث 472]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ اَنَّ لِمَلَكِ الْمَوْتِ حَرْبَةً مَسْمُوْمَةً ، طَرَفٌ لَهَا بِالْمَشْرِقِ وَطَرَفٌ لَهَا بِالْمَغْرِبِ يَقْطَعُ بِهَا عِرْقَ الْحَيَاةِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں: **ملک الموت** علیہ السلام کے پاس ایک نیزہ ہے جس کا ایک کنارہ مشرق میں دوسرا مغرب میں ہے اس سے وہ رگِ زندگی کاٹتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 49: رقم الحدیث 159]

عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : مَلَكُ الْمَوْتِ جَالِسٌ عَلَى مِعْرَاجٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ولَهُ رُسُوْلٌ مِنَ الْمَلائِكَةِ فَاِذَا كَانَتِ النَّفْسُ فِيْ ثَغْرَةِ النَّحْرِ رَأَى مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَى مِعْرَاجِهِ شَخَصَ بَصَرهُ اِلَيْهِ فَنَظَرَهُ آخرَ مَا يَمُوْتُ ۔

ترجمہ: زہیر بن محمد ؓ نے فرمایا: **ملک الموت** علیہ السلام زمین آسمان کے درمیان ایک سیڑھی پر بیٹھے ہیں جب ان کے کارندے فرشتے مردے کی روح گلے میں لاتے ہیں تو وہ **ملک الموت** علیہ السلام کی سیڑھی کی طرف دیکھتا ہے اور **ملک الموت** علیہ السلام اپنی سیڑھی پر سے

اسے دیکھتے ہیں اور یہ مردے کا آخری وقت ہوتا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 49: رقم الحدیث 160]

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : سُئِلَ عِكْرَمَةُ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ ، أَ يُبْصِرُ الْأَعْمٰى مَلَكَ الْمَوْتِ اِذَا جَاءَ يَقْبِضُ رُوْحَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ۔

ترجمہ: حضرت حکم بن ابان علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عکرمہ ؓ سے پوچھا گیا: کیا نابینا موت کے وقت سیدنا **ملک الموت** علیہ السلام کو دیکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

[کتاب ذکر الموت لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 120: رقم الحدیث 220: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 49: رقم الحدیث 161]

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : مَا مِنْ مَرَضٍ يُمَرِّضُهُ الْعَبْدُ اِلَّا رَسُوْلُ مَلَكِ الْمَوْتِ عِنْدَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ آخِرُ مَرَضٍ يُمَرِّضُهُ الْعَبْدُ اَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ : اَتَاكَ رَسُوْلٌ بَعْدَ رَسُوْلٍ فَلَمْ تَعْبَأْ بِهِ وَقَدْ اَتَاكَ رَسُوْلٌ يُقْطَعُ أَثَرَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد ؓ نے فرمایا: ہر مرض انسان کی طرف **ملک الموت** علیہ السلام کا قاصد ہے، جب اس کا آخری مرض اسے مریض کرتا ہے تو **ملک الموت** کہتا علیہ السلام ہے کہ میرے قاصد تیرے پاس یکے بعد دیگر آتے رہے تو نے انہیں غیر معتبر سمجھا، اب تیرے پاس وہ قاصد آیا ہے جو دنیا میں تیرا نشان تک نہ چھوڑے گا (یعنی اسی میں موت آئے گی)۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 50: رقم الحدیث 162]

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ : اِذَا جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ تَعَالٰى سَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ اَنْ يَّقُوْلَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ قُمْ فَاخْرُجْ مِنْ دَارِكَ الَّتِيْ خَرَّبْتَهَا اِلٰى دَارِكَ الَّتِيْ عَمَرْتَهَا وَاِذَا لَمْ يَكُنْ وَلِيًّا لِلّٰهِ قَالَ لَهُ : قُمْ فَاخْرُجْ مِن دَارِكَ الَّتِيْ عَمَرْتَهَا اِلٰى دَارِكَ الَّتِيْ خَرَّبْتَهَا ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: **ملک الموت** ؑ جب کسی ولی اللہ کے پاس آتا ہے تو اس پر سلام کہتا ہے اور اس کا سلام یوں ہے **"السلام علیک یا ولی اللہ"** اٹھ کھڑا ہو اور اس گھر سے نکل جسے تو نے ویران کیا اس گھر کی طرف جسے تو نے آباد کیا، اور اگر مردہ غیر ولی ہو تو اسے کہتا ہے، اٹھ اس گھر سے جسے تو نے آباد کیا اور چل اس گھر کی طرف جسے تو نے ویران کیا۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 898: رقم الحدیث 438: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 50: رقم الحدیث 163]

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَبْضَ رُوْحِ الْمُؤْمِنِ اَوْحٰى اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ اَقْرِئْهُ مِنِّى السَّلَامَ فَاِذَا جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ يَقْبِضُ رُوْحَهُ قَالَ : رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ ﷻ کسی مؤمن کی روح نکالنے کا ارادہ فرماتا ہے تو **ملک الموت** ؑ کی طرف وحی بھیجتا ہے کہ جس بندے کی روح نکالنے جا رہے ہو اسے میرا سلام کہنا، جب **ملک الموت** ؑ اس بندے کی روح نکالتا ہے تو اسے کہتا ہے تیرا ربّ تعالیٰ ﷻ تجھے سلام کہہ رہا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 50: رقم الحدیث 164]

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِذَا جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ يَقْبِضُ رُوْحَ الْمُؤْمِنِ قَالَ : رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: جب **ملک الموت** ؑ مؤمن کی روح نکالتا ہے تو اسے کہتا ہے کہ تجھے تیرا ربّ ﷻ سلام کہتا ہے۔

[کتاب ذکر الموت لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 163: رقم الحدیث 292: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 50: رقم الحدیث 165]

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِذَا اسْتَنْقَعَتْ نَفْسُ

الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يُقْرِءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ ثُمَّ نَزَعَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ ﴿ اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۝ پارہ ۱۴: سورۃ النحل: آیت ۳۲ ﴾ ۔

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب قرظی ؓ نے فرمایا: جب انسان کی آخری سانس نکلنے کا وقت ہوتا ہے تو اس کے پاس **ملک الموت** ؑ آکر کہتا ہے: اے ولی اللہ! تجھے تیرا ربّ ﷻ سلام کہتا ہے پھر اس کی روح نکال لیتا ہے، اس کی دلیل یہ آیت ہے ﴿ وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں، یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر ﴾۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 7: صفحہ 2282: رقم الحدیث 12512: تفسیر درمنثور: جلد 9: صفحہ 44: تفسیر طبری: جلد 14: صفحہ 213]

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَاعِظُ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ : رَاَيْتُ فِىْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَظْهَرُ عَلٰى كَفِّ مَلَكِ الْمَوْتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِخَطٍّ مِنَ النُّوْرِ ثُمَّ يَاْمُرُهُ اَنْ يَّبْسُطَ كَفَّهُ لِلْعَارِفِ فِىْ وَقْتِ وَفَاتِهِ وَيُرِيَهُ تِلْكَ الْكِتَابَةَ فَاِذَا رَاٰهَا رُوْحُ الْعَارِفِ طَارَتْ اِلَيْهِ فِىْ اَسْرَعَ مِنْ طَرْفِ الْعَيْنِ ۔

ترجمہ: ابوسعید حسن بن علی الواعظ ؓ نے فرمایا: میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ انہوں نے بعض کتب میں دیکھا ہے: اللہ تعالیٰ ﷻ **ملک الموت** ؑ کی ہتھیلی پر نورانی خط سے یہ لکھا ہوا ظاہر کرتا ہے **"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"** تو اسے حکم فرماتا ہے کہ یہ ہتھیلی فلاں عارف کی وفات کے وقت کھول کر اسے دکھانا پھر اس عارف کی روح اس لکھے ہوئے کو دیکھتی ہے تو آنکھ جھپکنے سے پہلے جسم سے نکل کر **ملک الموت** ؑ کے پاس آجاتی ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 50: رقم الحدیث 166]

عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : بَلَغَنِىْ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ وُكِّلَ بِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيْلَ لَهُ : اُدْخُلْ عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ دَخْلَةً فَسَلْهُ عَنْ حَاجَتِهِ

ثُمَّ لَا تَبْرَحْ حَتّٰی تَقْضِيَهَا فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيْ صُوْرَةِ رَجُلٍ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَلَكَ حَاجَةٌ ؟ فَاِنْ قَالَ : نَعَمْ ، لَمْ يَبْرَحْ حَتّٰی يَقْضِيَهَا وَاِنْ قَالَ : لَا ، اِنْصَرَفَ عَنْهُ اِلَی الْغَدِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَعِنْدَهُ شَيْخٌ فَقَامَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: أَلَكَ حَاجَةٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : لَا وَ لَحِظَ الشَّيْخَ لَحْظَةً فَارْتَعَدَ الشَّيْخُ وَانْصَرَفَ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَامَ الشَّيْخُ فَقَالَ لِسُلَيْمَانَ : اَسْأَلُكَ بِحَقِّ اللّٰهِ اَلَّا مَا اَمَرْتَ الرِّيْحَ فَتَحْمِلُنِيْ فَتُلْقِيْنِيْ بِاَقْصَی مَدَرَةٍ مِنْ اَرْضِ الْهِنْدِ فَاَمَرَهَا فَحَمِلَتْهُ وَدَخَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَی سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْغَدِ فَسَأَلَهُ عَنِ الشَّيْخِ فَقَالَ : هَبِطَ اِلَيَّ كِتَابُهُ اَمْسِ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَهُ غَدًا مَعَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِاَقْصَی مَدَرَةٍ مِنْ اَرْضِ الْهِنْدِ فَهَبِطْتُ وَمَا أَحْسِبُهُ اِلَّا ثَمَّ فَوَجَدْتُهُ عِنْدَكَ فَجَعَلْتُ أَتَعَجَّبُ وَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا لِيْ هَمٌّ غَيْرُهُ فَهَبِطْتُ عَلَيْهِ الْيَوْمُ مَعَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَوَجَدْتُهُ بِاَقْصَی مَدَرَةٍ مِنْ اَرْضِ الْهِنْدِ يَنْتَفِضُ فَقَبَضْتُ رُوْحَهُ ـ

ترجمہ: حضرت داؤد بن ابی ہند علیہ الرحمہ سے مروی ہے: **ملک الموت** ؑ سلیمان ؑ کے ہاں بھیجے گئے اور انہیں کہا گیا کہ ان کے پاس روزانہ جا کر پوچھیں، کوئی ضرورت ہو تو بتائیں؟ وہ یونہی روزانہ حاضر ہوتے اور جو کچھ سلیمان ؑ چاہتے وہ اسے پورا کر دیتے، یونہی وہ روزانہ ایک مرد کی صورت میں حاضری دیتے رہے اگر سلیمان ؑ کوئی ضرورت بتاتے تو وہ پوری کر دیتے ورنہ واپس چلے جاتے، ایک دن حاضر ہوئے تو دیکھا ایک بوڑھا سلیمان ؑ کے پاس بیٹھا ہے، ملک الموت سلیمان ؑ کے پاس آ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کو کوئی ضرورت ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ملک الموت ؑ نے بوڑھے کو گھور کر دیکھا اور چلے گئے، سلیمان ؑ سے بوڑھے نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ ﷻ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ ہوا کو حکم فرمائیں کہ وہ مجھے ہندوستان کے انتہائی کنارے کسی جنگل میں چھوڑ آئے۔ آپ نے ہوا کو حکم فرمایا تو اس

نے اس بوڑھے کو ایک آن میں ہندوستان کے آخری کنارے میں ایک جنگل میں پھینک دیا، کل جو ملک الموت ؑ حاضر ہوئے تو ان سے سلیمان ؑ نے فرمایا: کل میرے پاس بیٹھے بوڑھے پر آپ نے کیوں غصہ آمیز نگاہ ڈالی؟ عرض کی کہ میرے پاس اس کے لئے حکم ہوا کہ صبح سویرے ہندوستان کے آخری کنارے کے جنگل میں اس کی روح قبض کروں، میں نے دیکھا کہ آج یہ یہاں ہے یہ کل وہاں کیسے پہنچے گا؟ میں نے اسے تعجب کی نگاہ سے دیکھا تو وہ ڈر گیا اور اس نے آپ کو خود ہی کہہ دیا کہ ابھی مجھے ہندوستان کے انتہائی مقام کے جنگل میں پہونچادیں، جب میں حسبِ حکم باری تعالیٰ وہاں پہونچا تو وہ صبح کے وقت اس جنگل میں موجود تھا پس میں نے اس کی روح قبض کر لی۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ901: رقم الحدیث440: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ51: رقم الحدیث167]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَاسْتَأْذَنَ وَرَأْسُهُ فِيْ حِجْرِ عَلِيٍّ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : اِرْجِعْ فَاِنَّا مَشَاغِيْلُ عَنْكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَتَدْرِيْ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا الْحَسَنِ ؟ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ اُدْخُلْ رَاشِدًا فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ : اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ، قَالَ : أَيْنَ جِبْرِيْلُ؟ فَقَالَ : لَيْسَ هُوَ قَرِيْبٌ مِنِّيْ الْآنَ يَأْتِيْ فَخَرَجَ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰی نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ قَائِمٌ بِالْبَابِ : مَا اَخْرَجَكَ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ : اِلْتَمَسَكَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَلَمَّا اَنْ جَلَسَا قَالَ جِبْرِيْلُ :سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ ! هٰذَا وِدَاعٌ مِنِّيْ وَمِنْكَ فَبَلَغَنِيْ اَنَّهُ لَمْ يُسَلِّمْ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلٰی اَهْلِ بَيْتٍ قَبْلَهُ وَلَا يُسَلِّمُ عَلٰی اَحَدٍ بَعْدَهُ ـ

ترجمہ: ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ **ملک الموت** ؑ حضور ﷺ کے مرضِ وفات میں حاضر ہوئے جبکہ حضور اکرم ﷺ کا سر انور حضرت علی ؓ کی گود تھا اور عرض کیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تو حضرت علی ؓ نے فرمایا: آپ لوٹ جائیں ہمیں کچھ اُمور

درپیش ہیں، تب حضور ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟ یہ ملک الموت علیہ السلام ہے پھر فرمایا: سلامتی کے ساتھ اندر آجاؤ، جب وہ اندر آئے تو عرض کرنے لگے کہ آپکا ربّ تعالیٰ جل جلالہ آپ پر سلام بھیجتا ہے، حضور ﷺ نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام کہاں ہیں؟ عرض کی: وہ تو میرے ساتھ نہیں آئے، میں ابھی انہیں لے آتا ہوں، ملک الموت علیہ السلام باہر نکلنے لگے تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوگئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے لگے، آپ کہاں جاتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے مجھے آپ کے لئے بھیجا تھا، جب وہ دونوں بیٹھ گئے تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی، اے ابوالقاسم ﷺ! یہ ہماری الوداعی ملاقات ہے۔ ہمیں خبر ملی ہے کہ آج سے قبل ملک الموت علیہ السلام نے اہل بیت پر سلام نہیں بھیجا اور نہ ہی آئندہ کسی پر بھیجے گا۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 52: رقم 169]

وصال والے دن جبریل علیہ السلام حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مکروب ومحزون ہوں، تھوڑی دیر بعد عزرائیل علیہ السلام دروازہ پر حاضر ہوئے، جبریل علیہ السلام نے عرض کی، عزرائیل علیہ السلام اجازت چاہتے ہیں؟ انہوں نے نہ پہلے کسی سے اجازت چاہی ہے اور نہ آپ کے بعد کسی سے اجازت چاہیں گے، آپ نے عزرائیل علیہ السلام کو اجازت دیدی، انہوں نے آکر عرض کی: مجھے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ کو سلام فرمایا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروں، آپ ﷺ فرمائیں تو میں آپ کی روح قبض کروں اگر آپ نہ چاہیں تو آپ کو چھوڑ دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے ہوگا، انہوں نے کہا: ضرور ہوگا کیونکہ میں یونہی مامور ہوں، اس پر جبریل علیہ السلام نے عرض کی بیشک آپکا ربّ تعالیٰ جل جلالہ آپ کے دیدار کا مشتاق ہے، حضور ﷺ نے ملک الموت علیہ السلام سے فرمایا: اب تم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا حکم پورا کرو۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ وَقَالَ : اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ حَدَّثَنِيْ مِيْكَائِيْلُ وَقَالَ : اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ حَدَّثَنِيْ اِسْرَافِيْلُ عَنِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِنَّهُ يَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثَنٍ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں گواہی دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی قسم! مجھ سے محمد رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا اور حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں، اللہ جل جلالہ کی قسم! مجھ سے میکائیل علیہ السلام نے بیان کیا اور میکائیل علیہ السلام کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں، اللہ جل جلالہ کی قسم! مجھ سے اسرافیل علیہ السلام نے لوح محفوظ سے یہ بات بیان کی، اللہ تعالیٰ علیہ السلام ارشاد فرماتا ہے: شراب نوش بت پرست کی طرح ہے۔
[کنزالعمال: جلد 5: صفحہ 138: رقم الحدیث 13172: مجمع الزوائد: جلد 5: صفحہ 77: رقم الحدیث 8187: کشف الاستار: جلد 3: صفحہ 353: رقم الحدیث 2925: جمع الجوامع: جلد 5: صفحہ 38: رقم الحدیث 13264: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 30: رقم الحدیث 84]

نوٹ: اس حدیث کی سند میں جتنے بھی راوی ہیں، وہ حدیث روایت کرتے ہوئے "اشھد" کہہ کر روایت کرتے ہیں ہم نے فقط حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سند لکھی ہے۔

انتباہ: ملک الموت ایک فرشتہ ہے اسے اتنی بڑی قوت وطاقت اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے عطا کی ہے کہ "کایا ہی پلٹ دے دنیا کی" تو پھر ان کے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی قوت وطاقت کا عالم کیا ہوگا۔

یاد رہے! یہ وہی ملک الموت ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے ایک تھپڑ کے سامنے تاب نہ لاسکے بلکہ شارحین بخاری فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تقدیر آڑے نہ آتی تو موسیٰ علیہ السلام کے زبردست تھپڑ سے آسمان وزمین پھٹ جاتے اور ملک الموت علیہ السلام زمین میں دھنس جاتے۔ اس سے انبیاء علیہم السلام کی قوت وطاقت کا اندازہ لگائیے کہ وہ ملک

الموت علیہ السلام جو چودہ طبق اپنے اَبرو اشارہ سے ریزہ ریزہ کرسکتا ہے وہ موسیٰ علیہ السلام کے سامنے بے بس ہے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے جلوں میں سے صرف سوئی کے سوراخ برابر کی تجلی سے ﴿ وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ﴾ غش کھا کر گر پڑے اور وہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا کمال ہے کہ عین ذات کو ٹکٹکی لگا کر جی بھر کر دیکھا تو ﴿ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ﴾ ارشادِ گرامی کے مطابق پلک بھی نہ جھپکائی۔ پھر کیوں نہ کہیں:

؎ **بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر**

نوٹ : ملک الموت علیہ السلام کے بارے میں مزید تفصیل وتحقیق کے لئے فقیر کا رسالہ **''ملک الموت اور حاضر وناظر''** پڑھیے۔

روزِ قیامت لوگ ملک الموت علیہ السلام سے نہیں ڈریں گے

ائمہ احناف میں سے امام صفار رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ جس طرح دیگر فرشتوں کو (میدان قیامت میں) جمع کیا جائے گا تو ملک الموت علیہ السلام کو بھی جمع کیا جائے گا؟ فرمایا نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں سلامتی اور موت اور زوال سے امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ اور یہ اس میں پہلی موت کے بعد دوسری موت نہیں پائیں گے۔

لطیفہ

وہابیوں دیوبندیوں کو جب ہم ملک الموت علیہ السلام کے متعلق حاضر و ناظر کی روایات دکھاتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں، اِن کے ایک چالاک ملاں نے تو لکھدیا کہ ملک الموت علیہ السلام کو تو نص قطعی سے یہ قدرت حاصل ہے حضور ﷺ کے لئے کونسی قطعی نص ہے؟ فلہٰذا ملک الموت علیہ السلام کے لئے ماننا شرک نہیں البتہ حضور ﷺ کے لئے ماننا شرک ہے (براہین قاطعہ)۔ معاذ اللہ

ایک دوسرے ملاں نے چالاکی دکھائی کہ ملک الموت علیہ السلام اکیلا نہیں، اُس کے ساتھ اور بہت سے فرشتے ہیں جو اس کی مدد کرتے ہیں گویا اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر جگہ ملک الموت علیہ السلام نہیں اس کے معاونین ہوتے ہیں۔

ہم نے اس کے گلے میں یہ پھندا ڈالا کہ وہ مددگار فرشتے ملکوں پر تقسیم شدہ نہیں بلکہ وہ بھی ان کی طرح ہر مردہ کی روح نکالنے میں ملک الموت علیہ السلام کی مدد کرتے ہیں، یہ ملک الموت علیہ السلام کا اعزاز ہے، اس معنی پر وہابیوں دیوبندیوں کے لئے ''یک نشد بیشمار شد''، ہو گیا کہ انکار کرنے لگے ایک ملک الموت علیہ السلام کے حاظر وناظر ہونے کا لیکن ثابت ہو گیا بیشمار ملائکہ کا حاظر وناظر ہونا۔

ابلیس لعین

یہ ہی حال ابلیس لعین کا ہے کہ اپنی جگہ سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھتا ہے اور ہر ایک کے حال کے مطابق وسوسہ ڈالتا ہے، یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے:

اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ○ (پارہ ۸: سورۃ الاعراف: آیت ۲۷)

ترجمہ: بیشک وہ اور اُس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم اُنہیں نہیں دیکھتے۔

نکتہ

کائنات میں ہدایت کا سرچشمہ صرف محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور گمراہی کا ٹھیکیدار ابلیس لعین ہے۔ مضل کو تو یہ قدرت ہے کہ اپنے مقام سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھے اور ہر ایک کے گمراہ کرنے کی کوشش کر سکے لیکن آپ کے نزدیک ہادیِ کُل ﷺ کو اس کے مقابلہ میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اپنی اُمت کو ملاحظہ فرمائیں اور مضل کے مقابلہ میں اپنے اُمتی کی حفاظت فرمائیں، اس سے تو قدرت کے اعتبار سے ہادی پر مضل کا غلبہ مفہوم ہے (معاذ اللہ) حالانکہ قرآن مجید فرماتا ہے:

فَاِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ O (پارہ۶:سورۃ المائدۃ:آیت۵۶)

ترجمہ۔تو بے شک اللہ ﷻ ہی کا گروہ غالب ہے۔

فضلائے دیوبند کا فضول عقیدہ

شیطان کے حاضر و ناظر ہونے پر تو نص قطعی موجود ہے لیکن نبی اکرم ﷺ کے لئے کونسی نص ہے یعنی حضور ﷺ کیلئے تو کوئی نص (قرآن وحدیث) نہیں، فلہٰذا انہیں حاضر و ناظر ماننا شرک ہے (معاذ اللہ) اور شیطان کیلئے نصوص ہیں، اسی لئے شیطان کو حاضر و ناظر ماننا عین اسلام ہے (معاذ اللہ) یہ تقریر دیوبند کے قطب عالم گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی ''براہین قاطعہ'' کی ہے۔ مسلمان اس سے اندارہ لگائیں کہ ان لوگوں کو حضور ﷺ سے اتنا بغض وعداوت کیوں ہے؟

یاد رہے ''براہین قاطعہ'' کی اسی عبارت کی وجہ سے عرب وعجم کے علماء ومشائخ نے اِن کے مرتد اور خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ تفصیل کے لئے دیکھیے: حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ۔

عَنِ الۡحَارِثِ بۡنِ الۡخَزۡرَجِ ؓ قَالَ : سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوۡلُ : وَنَظَرَ اِلٰی مَلَكِ الۡمَوۡتِ عِنۡدَ رَأۡسِ رَجُلٍ مِنَ الۡاَنۡصَارِ فَقَالَ : يَا مَلَكَ الۡمَوۡتِ ! اِرۡفِقۡ بِصَاحِبِی فَاِنَّهٗ مُؤۡمِنٌ فَقَالَ مَلَكُ الۡمَوۡتِ : طِبۡ نَفۡسًا وَ قَرَّ عَيۡنًا فَاِنِّی بِكُلِّ مُؤۡمِنٍ رَفِيۡقٌ وَاعۡلَمۡ يَا مُحَمَّدُ ! اِنِّیۡ لَا اَقۡبِضُ رُوۡحَ ابۡنِ آدَمَ فَاِذَا صَرَخَ صَارِخٌ مِنۡ اَهۡلِهٖ قُمۡتُ فِی الدَّارِ وَ مَعِیَ رُوۡحُهٗ فَقُلۡتُ : مَا هٰذَا الصَّارِخُ وَاللّٰهِ مَا ظَلَمۡنَاهُ وَ لَا سَبَقۡنَا اَجَلَهٗ وَلَا اسۡتَعۡجَلۡنَا قَدۡرَهٗ وَ مَا لَنَا فِیۡ قَبۡضِهٖ مِنۡ ذَنۡبٍ فَاِنۡ تَرۡضَوۡا بِمَا صَنَعَ اللّٰهُ تُؤۡجَرُوۡا وَاِنۡ تَسۡخِطُوۡا تَأۡثَمُوۡا وَ تُؤۡزَرُوۡا وَاِنَّ لَنَا عِنۡدَكُمۡ عَوۡدَةً ثُمَّ عَوۡدَةً بَعۡدَ عَوۡدَةٍ فَالۡحَذۡرُ الۡحَذۡرُ وَمَا مِنۡ اَهۡلِ بَيۡتِ شَعَرٍ وَ لَا مَدَرٍ بَرٍّ وَ لَا فَاجِرٍ سَهۡلٍ وَ لَا جَبَلٍ اِلَّا اَنَا اَصَفَّحُهُمۡ فِیۡ

كُلِّ يَوۡمٍ وَلَيۡلَةٍ حَتّٰی وَ اَنَا اَعۡرَفُ بِصَغِيۡرِهِمۡ وَ كَبِيۡرِهِمۡ مِنۡهُمۡ بِاَنۡفُسِهِمۡ وَاللّٰهِ لَوۡ اَرَدۡتُ اَنۡ اَقۡبِضَ رُوۡحَ بَعُوۡضَةٍ مَا قَدَرۡتُ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی يَكُوۡنَ اللّٰهُ هُوَ يَأۡذَنُ بِقَبۡضِهَا قَالَ جَعۡفَرُ بۡنُ مُحَمَّدٍ : بَلَغَنِیۡ اِنَّمَا يَتَصَفَّحُهُمۡ عِنۡدَ مَوَاقِيۡتِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا حَضَرَ عِنۡدَ الۡمَوۡتِ فَاِنۡ كَانَ مِمَّنۡ يُحَافِظُ عَلَی الصَّلَوَاتِ دَنَا مِنۡهُ الۡمَلَكُ وَطَرَّدَ عَنۡهُ الشَّيۡطَانَ وَيُلَقِّنُهُ الۡمَلَكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوۡلُ اللّٰهِ فِیۡ ذٰلِكَ الۡحَالِ الۡعَظِيۡمِ ۔

ترجمہ: حضرت حارث بن خزرج ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک میت کے پاس دیکھا کہ آپ ﷺ ملک الموت ؑ سے خطاب فرمارہے تھے کہ ''اے ملک الموت! میرے ساتھی کے ساتھ نرمی کرو کیونکہ وہ مومن ہے'' تو ملک الموت ؑ نے جواب دیا: ''اے محمد ﷺ! آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل خوش ہو، میں تو ہر مومن پر نرمی کرتا ہوں، میں جب کسی آدمی کی روح قبض کرتا ہوں تو چیخنے والے چیختے ہیں، میں کہتا ہوں کہ بخدا ہم نے اس پر ظلم نہیں کیا، نہ اس کو وقت سے پہلے موت دی اور ہم نے اس کو موت دے کر کوئی گناہ نہیں کیا تو تم اگر اللہ تعالیٰ ﷻ کے کئے پر راضی ہو تو مستحق اجر ہوگے ورنہ لائق عذاب، اور ہم کو تو بار بار آنا ہی ہے، اس لئے ڈرتے رہو، خیمے والے ہوں یا کچے مکانوں والے، نیک ہوں یا بد، پہاڑی علاقوں میں رہنے والے ہوں یا ہموار زمینوں پر بسنے والے، میں ہر رات اور ہر دن اِن میں سے ایک ایک کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوں اس لئے میں ہر چھوٹے بڑے کو ان سے زائد پہچانتا ہوں، بخدا اگر میں مچھر کی روح بھی قبض کرنا چاہوں تو بے اذنِ الٰہی قبض نہیں کرسکتا۔

جعفر بن محمد ؓ کہتے ہیں: ملک الموت ؑ پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں چہروں کو دیکھتے ہیں تو اگر دیکھتے ہیں کہ کسی نیک اور نمازی انسان کی موت قریب آگئی ہے تو شیطان کو اس سے دور فرماتے ہیں اور اس مشکل گھڑی میں اسے کلمہ طیبہ کی تعلیم دیتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد15:صفحہ 297: رقم الحدیث 42803: مجمع الزوائد: جلد3:صفحہ 51: رقم الحدیث 3928: الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 40:رقم الحدیث 119]

فائدہ : حضرت عزرائیل علیہ السلام کا ہر گھر میں ہر وقت ہونا اور ہر ایک چھوٹے بڑے کو پہچاننا ان کا کمال ہے اگر یہی کمال اپنے نبی پاک ﷺ کیلئے مانا جائے تو اہل ایمان کے ایمان میں تازگی ہو لیکن منافق کا دل نہیں مانے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فیصلہ ہے ﴿فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ اُن کے دلوں میں (لاعلاج) بیماری ہے:(پارہ1:سورۃ البقرۃ:آیت۱۰)﴾۔

فائدہ : ملک الموت علیہ السلام کا ہر وقت، ہر آن، ہر ذی روح کے ساتھ ہونے کے علاوہ خصوصیت سے روح نکالتے وقت اور روح نکالنے کے بعد موجود ہونا ایک حقیقت ہے لیکن ہم جیسوں کو اس کا علم نہ ہونا یا انہیں محسوس نہ کرنا ہماری کمی ہے، ورنہ اللہ والوں کو وہ نہ صرف محسوس ہوتے ہیں بلکہ وہ ان سے گفتگو بھی کرتے ہیں۔

حکایت

امام مروزی علیہ الرحمہ "جنائز" میں سلیم بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ اپنے دوست کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ان کا دوست حالت نزع میں تھا، آپ نے حضرت ملک الموت علیہ السلام سے کہا: اس کے ساتھ نرمی کرو یہ مؤمن ہے، ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا: میں ہر مؤمن سے نرمی کرتا ہوں۔

فائدہ : جس طرح ہر ولی کامل ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتا اور ان سے گفتگو کرتا ہے لیکن ہم عوام اس سے اُوجھل ہیں، ایسے ہی سمجھ لیں کہ حضور سرور عالم ﷺ ہر وقت، ہر آن اللہ والوں کو نظر آتے ہیں اور انہیں ہم کلامی کا شرف بھی بخشتے ہیں اسی لئے فقیر اہل اسلام سے گذارش کرتا ہے کہ ملائکہ بالخصوص ملک الموت علیہ السلام کے ماننے والے اگر نبی ﷺ کو نہیں مانتے تو ان کی بدقسمتی ہے تم ان کی صحبت میں آ کر کہیں خراب نہ ہو جاؤ، فلہٰذا اُن سے بچ کر رہو۔

دلائل آمنے سامنے کے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ یَأْتِیْ النَّاسَ عَیَانًا فَأَتٰى مُوْسٰى فَلَطَمَهُ فَفَقَا عَیْنَهُ فَأَتٰى رَبَّهُ فَقَالَ : یَارَبِّ عَبْدُكَ مُوْسٰى فَقَا عَیْنِیْ وَ لَوْلَا كَرَامَتُهُ عَلَیْكَ لَشَقَقْتُ عَلَیْهِ قَالَ لَهُ : اِذْهَبْ اِلٰى عَبْدِیْ فَقُلْ لَهُ فَلْیَضَعْ یَدَهُ عَلٰى جِلْدِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ وَارَتْ یَدُهُ سَنَةٌ فَأَتَاهُ فَقَالَ : مَا بَعْدَ هٰذَا ؟ قَالَ : اَلْمَوْتَ ، قَالَ : فَالْآنَ ، فَشَمَّهُ شَمَّةً فَقَبَضَ رُوْحَهُ وَ رَدَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَیْنَهُ فَكَانَ بَعْدَ یَأْتِیْ النَّاسَ فِیْ خِفْیَةٍ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: پہلے زمانہ میں ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے تھے جب وہ موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے آئے تو انہوں نے انہیں تھپڑ مارا جس سے ان کی آنکھ نکل گئی، وہ شکایت لے کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ہاں حاضر ہوئے اور عرض کی: ربّ تعالیٰ جل جلالہ! تیرے بندے موسیٰ علیہ السلام نے میری آنکھ نکال دی، اگر تیرے نزدیک ان کی بزرگی نہ ہوتی تو میں انہیں مشقت میں ڈالتا، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا: میرے بندے کے پاس جا کر کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھے تو اس کے لئے ہر بال کے بدلے میں زندگی کے سال عطا ہوں گے، ملک الموت علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا پیغام پہونچایا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا ؟ ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا: پھر بھی موت آئے گی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تو پھر ابھی میری روح قبض کرلو، ملک الموت علیہ السلام نے آپ کو خوشبو کا پھول سنگھایا اور ان کی روح قبض کر لی اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں آنکھ واپس کر دی، اس کے بعد سے ملک الموت علیہ السلام پوشیدہ آتے ہیں ۔[کنز العمال: جلد11:صفحہ 231: رقم الحدیث 32380: مستدرک للحاکم: جلد2:صفحہ 680:رقم الحدیث 4166:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 46:رقم الحدیث 146]

فائدہ : اس حدیث کی تفصیل فقیر اویسی غفرلہ نے اپنی کتاب "البشریة لتعلیم الامة" میں عرض کردی ہے، یہاں اتنا عرض کرنا ہے کہ **ملک الموت** علیہ السلام ہر صاحب روح کے پاس آمنے سامنے آتے ہیں جو ہر ایک کو نظر آتے ہیں اور مرنے والے سے گفتگو فرماتے ہیں، اس سے مسئلہ واضح ہوا کہ وہ **ملک الموت** علیہ السلام جو سراپا "نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ" ہے لیکن اب بشری لباس میں ہے اور وہ بھی صرف ایک کے پاس ہی نہیں بلکہ اسی شکل وصورت (بشری) میں ہر روح نکلنے والے کے پاس، یہی دلیل حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی ہم بیان کرتے ہیں کہ خواب میں خوش قسمت انسان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا ہے اور نہ صرف ایک ہر آن ہر گھڑی میں بیشمار خوش بختوں کو زیارت ہو رہی ہے اور وہی خوش قسمت جو خواب میں دیکھ رہا ہے، اللہ والے اسی کیفیت کو بیداری میں دیکھ رہے ہیں، جیسے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت علی ہیتی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق واقعہ مشہور ہے۔

(مسئلہ کی تفصیل فقیر کی تصنیف " تحفة الصلحاء فی رؤية النبی فی اليقظه و الرؤياء" میں دیکھئے)۔

نوٹ : **ملک الموت** علیہ السلام کے بارے میں بقدر ضرورت عرض کر دیا ہے، تفصیل مطولات میں ملاحظہ ہو نیز **"ملک الموت** علیہ السلام **اور حاضر و ناظر"** فقیر کا رسالہ علیحدہ مطبوعہ ہے، اس کا مطالعہ کیجئے۔

کراماً کاتبین فرشتے علیہم الصلوٰۃ والسلام

ان کے وجود کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا، اس لئے کہ ان کا ذکر خیر قرآن مجید میں صراحۃً موجود ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ o كِرَامًا كَاتِبِيْنَ o يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ o (الانفطار: آیت ۱۰: ۱۲)

ترجمہ: اور بیشک تم پر (تمہارے اعمال کے) کچھ نگہبان ہیں (جو ہمارے نزدیک) معزز (اور تمہارے سب اعمال کے) لکھنے والے (ہیں) کہ جانتے ہیں (اور لکھتے ہیں) جو کچھ تم کرو۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ o مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ o (پارہ: ۲۶: سورۃ ق: آیت: ۱۷، ۱۸)

ترجمہ: جب اس سے لیتے ہیں دو لینے والے (انسان کے اعمال کو جب وہ اس سے ظاہر ہوتے ہیں) **ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں** (اور برابر عمل کو لکھتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ سب اعمال میں خفیف انسان کی گفتگو اور کلام ہے مگر اسکی کیفیت یہ ہے کہ) **کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اسکے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو** (اگر وہ نیکی کا کلام ہو تو داہنے والا اس کو ضبط و تحریر میں لاتا ہے اگر بدی کا کلام ہو تو بائیں والا، اور جب زبان سے نکلنے والا ایک ایک کلمہ محفوظ و مکتوب ہے تو دوسرے اعمال کیوں نہ ہوں گے)۔

کراماً کاتبین پانچ فرشتے

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ رَضِىَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : مَلَكَانِ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ يَكْتُبُ الْحَسَنَاتَ وَمَلَكٌ عَنْ يَسَارِهٖ يَكْتُبُ السَّيِّئَاتَ فَالَّذِىْ عَنْ يَمِيْنِهٖ يَكْتُبُ بِغَيْرِ شَهَادَةٍ مِنْ صَاحِبِهٖ وَالَّذِىْ عَنْ يَسَارِهٖ لَا يَكْتُبُ اِلَّا عَنْ شَهَادَةٍ مِنْ صَاحِبِهٖ اِنْ قَعَدَ فَاَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ الآخَرُ عَنْ يَسَارِهٖ وَاِنْ مَشٰى فَاَحَدُهُمَا اَمَامَهٗ وَالآخَرُ خَلْفَهٗ وَاِنْ رَقَدَ فَاَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ **فرماتے ہیں:** (کراماً کاتبین) **دو فرشتے ہیں، اِن میں سے ایک انسان کے داہنے رہتا ہے جو نیکیاں تحریر کرتا ہے اور ایک اس کے بائیں ہوتا ہے جو برائیاں لکھتا ہے، پس جو اس کے داہنے ہوتا ہے وہ تو اپنے ساتھی** (فرشتہ) **کی گواہی کے بغیر** (نیکی) **لکھ دیتا ہے مگر جو اس کے بائیں ہوتا ہے وہ اپنے ساتھی کی گواہی کے بغیر** (کوئی برائی) **نہیں لکھتا، اگر وہ** (آدمی) **بیٹھتا ہے، تو ایک اسکے دائیں اور دوسرا اسکے بائیں ہوتا ہے اور اگر وہ چلتا ہے تو ایک ان میں سے اُسکے آگے ہوتا ہے اور دوسرا اُس کے پیچھے اور اگر وہ لیٹتا ہے تو ان میں سے اُس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اُس کے پاؤں کی جانب ہوتا ہے۔**

[کتاب العظمہ: جلد3:صفحہ 1000:رقم الحدیث519:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 89:رقم الحدیث312]

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : وُكِّلَ بِهِ خَمْسَةُ اَمْلَاكٍ مَلَكَانِ بِالَّلَيْلِ وَمَلَكَانِ بِالنَّهَارِ يَجِيْئَانِ وَ يَذْهَبَانِ وَ مَلَكٌ خَامِسٌ لَا يُفَارِقُهُ لَيْلاً وَ لَا نَهَارًا ۔

ترجمہ: حضرت ابن مبارک ؓ فرماتے ہیں: دن اور رات کے فرشتے جدا جدا ہیں انسان کے ساتھ پانچ فرشتے مقرر کئے گئے ہیں دو فرشتے رات کے اور دو فرشتے دن کے جو (روزانہ) آتے جاتے رہتے ہیں اور پانچواں فرشتہ اس سے نہ تو رات کو جدا ہوتا ہے اور نہ دن کو جدا ہوتا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 89:رقم الحدیث312: کتاب العظمہ: جلد3:صفحہ 1000:رقم الحدیث519]

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: "وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً" قَالَ : يَحْفَظُوْنَ عَلَيْكَ رِزْقَكَ وَعَمَلَكَ وَاَجَلَكَ فَاِذَا تَوَفَّيْتَ ذَلِكَ قُبِضْتَ اِلٰى رَبِّكَ۔

ترجمہ: حضرت قتادہ ؓ فرمان باری تعالیٰ ﴿وَ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً : پارہ ۷ :سورۃ انعام ۶۱﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ تیرے رزق، عمل اور تیری موت کی حفاظت کرتے ہیں، جب تو ان کو پورا کرے گا تو اپنے ربّ کی طرف منتقل ہو جائے گا۔

[کتاب العظمہ: جلد3:صفحہ 1001: رقم الحدیث521:تفسیر ابن جریر طبری: جلد9:صفحہ 289:تفسیر ابن ابی حاتم: جلد4:صفحہ 1306:رقم الحدیث7384:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 89:رقم الحدیث313]

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَلْحَفَظَةُ اَرْبَعَةٌ يَعْتَقِبُوْنَهُ مَلَكَانِ بِالَّلَيْلِ وَمَلَكَانِ بِالنَّهَارِ تَجْتَمِعُ هٰذِهِ الْاَمْلَاكُ الْاَرْبَعَةُ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُهُ ﴿اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ پارہ ۱۵ سورۃ الاسراء: آیت ۷۸﴾ ۔

ترجمہ: حضرت حسن (بصری) ؓ فرماتے ہیں: محافظ چار (فرشتے) ہیں، اس کے پاس دو فرشتے تو رات کو آتے ہیں اور دو دن کے وقت آتے ہیں یہ چاروں فرشتے صبح کی نماز کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں، اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ﷻ کا ارشاد ہے ﴿بیشک صبح کے

قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں﴾۔

[الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 89:رقم الحدیث314:تفسیر ابی زمنین: جلد3:صفحہ 34]

کراماً کاتبین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف

تفسیر روح البیان میں ہے:

ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رات کو ہوتے ہیں اور دو دن کو، اسی لئے ان کے لئے قرآن مجید میں جمع کا صیغہ لایا گیا۔

" كِرَامًا " (معزز) کریم کی جمع ہے یعنی وہ ہمارے معزز اس لئے ہیں کہ وہ ہماری اطاعت کے پابند اور ادائے امانت میں بے مثال ہیں، اس لئے کہ کریم خائن نہیں ہوتا۔

فائدہ : "فتح الرحمن" میں ہے: اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کو کرم کی صفت سے موصوف کر کے ان سے مذمت کی نفی فرمائی ہے۔ بعض نے کہا وہ "كرامًا" اس معنی پر ہیں کہ حسنات کے لکھنے میں جلدی اور برائیوں کے لکھنے میں توقف کرتے ہیں اس امید پر کہ ممکن ہے خطا کار استغفار اور توبہ کرے تا کہ اس کا گناہ اور توبہ یکجا لکھیں۔

فائدہ : "زهرة الرياض" میں ہے: اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کا نام "كرامًا" اس لیے فرمایا: جب نیکی لکھتے ہیں تو اسے فوراً بارگاہ رب العزت میں لے جاتے ہیں اور حضوری کے بعد گواہی دیتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ ﷻ! تیرے فلاں بندے نے نیکی کی ہے لیکن برائی سے خاموش رہ کر عرض کرتے ہیں: الٰہی! تو ستار العیوب ﷻ ہے، یہ تیرے فلاں فلاں بندے روزانہ تیری کتاب پڑھتے اور مدح کرتے ہیں ہم ان کی پردہ دری نہیں کرنا چاہتے۔ تو اس میں " تعطف "(مہربانی کرنا) کا معنی ہے۔

کراماً کاتبین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا علم

"کشف الاسرار" میں ہے کہ کراماً کاتبین کا علم دو قسم کا ہے:

(۱) وہ جو ظاہر ہے قول یا حرکت جوارح سے۔ انہیں کراماً کاتبین جانتے ہیں اس کے ظاہر کی وجہ سے اور لکھتے بھی ہیں اس کی ظاہری حیثیت سے۔

(۲) وہ جو باطن میں ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ انہیں باطن کے نیک عمل کی خوشبو اور باطن کے برے عمل کی بدبو محسوس ہوتی ہے اسی کی بنا پر وہ اچھائی و برائی لکھتے ہیں۔

سوال : فعل کو اللہ تعالیٰ ﷻ نے بیان فرمایا لیکن قول کی تصریح نہیں، اسکی کیا وجہ ہے ؟

جواب : (۱) فعل قول سے اکثر واقع ہوتا ہے۔ (۲) کبھی قول سے فعل بھی مراد ہوتا ہے۔

فضیل علیہ الرحمہ کا ملفوظ

حضرت فضیل رحمہ اللہ تعالیٰ جب یہ آیت قرآنی پڑھتے تو فرمایا کرتے:

یہ آیت غافلین پر کتنی سخت ہے لیکن مطیعین کے لیے مژدۂ بہار اور عاصیوں کے لیے تہویل و تشدید و انذار۔

کراماً کاتبین کے وجود کا منکر فرقہ

کراماً کاتبین کے وجود کے منکرین کا کہنا ہے کہ اگر وہ ہمارے پاس ہیں اور ان کی کتابیں (صحیفے) اور قلمیں بھی ہیں تو پھر ہمیں نظر کیوں نہیں آتے؟ اس طرح کا دعویٰ تو ہم بھی کر سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اور بہت سی مخلوق موجود ہے لیکن نظر نہیں آتی، یہ تو جہالت میں داخل ہونا ہے (اسی طرح وہابی دیوبندی فرقہ کا سوال سمجھئے) یہ کہتے ہیں کہ اگر حضور سرور عالم ﷺ حاضر و ناظر ہیں اور نور بھی، تو پھر نظر کیوں نہیں آتے؟ پھر اہلسنّت کو طنزاً کہتے ہیں کہ حضور ﷺ حاضر ہیں تو پھر تم مصلےٰ پر کیوں چڑھ جاتے ہو؟ وغیرہ وغیرہ۔

میں سمجھتا ہوں، یہ سوال انہوں نے مذکورہ بالا فرقہ سے سرقہ کیا ہے تو جو جواب "صاحب روح البیان" قدس سرہٗ نے اس فرقہ کو دیا ہے وہی جواب ہم دیوبندیوں وہابیوں کو کہہ دیں تو ہمارا حق ہے، "صاحب روح البیان" قدس سرہٗ کا جواب پڑھیے:

وَجَوَابُهُ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ مِنْ قَبِيلِ الْاَجْسَامِ اللَّطِيفَةِ فَحُضُورُهُمْ لَا يَسْتَلْزِمُ الرُّؤْيَةَ اَلَا تَرَى اَنَّ اللّٰهَ اَمَدَّ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَدْرٍ بِالْمَلَائِكَةِ وَكَانُوا لَا يَرَوْنَهُمْ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ رُؤْيَتَهُ وَكَذَا الْجِنُّ مِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ وَكَذَا قَالَ تَعَالٰى ﴿اِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ﴾ فَكَمَا اَنَّ الْهَوَاءَ لَا يُرَى لِلَطَافَتِهِ فَكَذَا غَيْرُهُ مِنْ اَهْلِ اللَّطَافَةِ۔

ترجمہ: اس کا جواب یہ ہے کہ ملائکہ اجسام لطیفہ کے قبیل سے ہیں ان کا حاضر ہونا رؤیت کو مستلزم نہیں، کیا نہیں دیکھتے ہو بیشک اللہ تعالیٰ ﷻ نے مومنین کی (غزوہ) بدر میں ملائکہ سے مدد کی، اس وقت وہ لوگ ملائکہ کو نہیں دیکھتے تھے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ ﷻ نے چاہا دیکھا دیا، ایسے ہی جنات بھی اسی قبیل سے ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا ﴿ابلیس اور اس کا قبیلہ تمہیں دیکھتا ہے لیکن تم انہیں نہیں دیکھتے﴾ ایسے ہی وہ لطافت کی وجہ سے نہیں دیکھے جاتے لیکن اہل لطافت کا علم اور ہے۔

اس جواب کی تین تقریریں ہیں اور تینوں حاضر اور ناظر کے منکر کے لیے جوابات بھی:

(۱) ملائکہ اجسام لطیفہ ہیں اور یہ مُسلّم ہے کہ رسول اللہ ﷺ جملہ ملکوت وقدس ولاہوت سے لطیف تر ہیں، آپ کی روحانیت سے قطع نظر آپ کی بشریت بھی لطیف سے لطیف تر ہے اسی لیے آپ کا سایہ نہ تھا، جیسا کہ سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے "مکتوبات مبارکہ" میں حضور سرور عالم ﷺ کی لطافت پر ایک یہی دلیل قائم فرمائی ہے اگر کوئی خوش نصیب حضور نبی پاک ﷺ کی لطافت کو سمجھ لے تو بھی حاضر و ناظر اور نور و بشر کا مسئلہ کسی الجھن میں نہ رہے گا

لیکن جس بدقسمت کے ذہن سے یہ خناس دور ہی نہ ہو کہ بس وہ ہم جیسے بشر ہیں تو اسے قیامت تک یہ مسئلہ سمجھ نہ آئے گا۔

(۲) دوسری دلیل یہ ہے کہ ملائکہ غزوۂ بدر میں موجود وحاضر تھے بدقسمت کفار کو کیا نظر آنے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ملائکہ کرام کو دیکھا لیکن بشری لباس میں بہرحال یہ دلیل بھی ہماری مؤید ہے اس لئے کہ حضور نبی پاک ﷺ بہت خوش بختوں کو بیداری میں اور بیشمار سعادت مندوں کو خواب میں نظر آتے ہیں اور خواب میں آپ کا دیکھنا عین ذات کو دیکھنا ہے اگرچہ یہ مسلم ہے لیکن منکرین کی تسلی کے لیے صرف ایک دلیل معراج کا واقعہ عرض ہے اور وہ یہ کہ تمام منکرین مانتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ کی ملاقات بیداری میں اور عالم شہادت میں انبیاء کرام سے ہوئی ہے اس کا معنی یہ ہے کہ انبیاء کرام کسی عالم میں ہوں رسالت مآب ﷺ کو بیداری اور عالم جسمانی میں بیت المقدس اور آسمانوں میں ان کا مشاہدہ ہوا ہے۔

چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کی تشریعی حیثیت اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کی تابعداری کے پیش نظر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عالم برزخ اور عالم ارواح کے واقعات اور اُمور کا مشاہدہ کرامت اور خرق عادت کے طور پر ارباب احوال کو کسی خاص حال اور مقام میں ہونا ممکن اور جائز ہے اور یہ ممکنات میں سے ہے کہ بیداری میں کوئی صاحب حال اپنے مقام سے عالم برزخ اور عالم ارواح میں رسالت مآب ﷺ اور صحابہ کرام کا مشاہدہ کرے، افسوس ہے مخالفین کو ایسی پختہ اور مضبوط دلیل ماننے کے باوجود بھی مسئلہ حاضر وناظر اور مسئلہ نور سمجھ نہیں آیا، اسے کہتے ہیں ضد ورنہ مسئلہ اتنا مشکل اور پیچیدہ نہیں کہ سمجھ نہ آسکے، بہرحال خواب میں حضور نبی پاک ﷺ کی زیارت حق ہے اس کے دلائل اور شواہد فقیر نے اپنی کتاب **''زیارت رسول''** اور **''حاضر وناظر''** اور **''تفسیر اویسی''** میں تفصیل سے لکھے ہیں، یہاں تبرکاً ایک خواب اور ایک حوالہ عرض ہے:

عبدالواحد ابن آدم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میں نے حضور ﷺ کے ہمراہ صحابہ کی ایک جماعت کو خواب میں دیکھا کہ آپ انتظار میں کھڑے ہیں، میں نے اس کا سبب پوچھا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں محمد بن اسماعیل (بخاری) کو ساتھ لے جانے کے انتظار میں کھڑا ہوں، چند دنوں کے بعد مجھے امام بخاری کی وفات کی خبر مل گئی، میں نے سوچا تو امام بخاری کی وفات کا وہی وقت تھا جس میں حضور ﷺ کے ہمراہ صحابہ کی جماعت کو میں نے انتظار میں کھڑے دیکھا تھا۔

انتباہ : دیدارِ رسول ﷺ عوام کو خواب میں اور خواص کو بیداری میں ہوتا ہے جیسے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے مرید علی ہیتی رحمہ اللہ سے فرمایا: تم خواب میں دیکھ رہے تھے اور میں بیداری میں۔

(۳) تیسری دلیل صاحب روح البیان قدس سرہ نے ابلیس کی دی: وہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے لیکن نظر نہیں آتا، یہی دلیل حضرت مولانا عبدالسمیع رامپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیوبندیوں کو دی جس کے جواب پر وہ (دیوبندی) خود مرتد وکافر ہوئے، تفصیل ''حسام الحرمین'' شریف میں پڑھیے۔

سوال منکرین ومخالفین

افعال القلوب نظر نہیں آسکتے، نہ ہی انہیں ملائکہ لکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ جل جلالہ مافی الضمائر کا بھی حساب لے گا چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ O (سورۃ البقرۃ: آیت:۲۸۴)

ترجمہ: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔

[یہ آیت حکماً منسوخ ہے، تفصیل کے لیے کتب تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔ اعجاز غفرلہ]

جواب اَز امام غزالی قدس سرہ

سیدنا امام غزالی قدس سرہ نے فرمایا:

ہر وہ ذکر جسے تیرا قلب سمجھتا ہے اسے "حَـفَـظَة" فرشتے سنتے ہیں کیونکہ ان کا شعور تیرے شعور کے بالکل قریب ہے (اگرچہ پوشیدہ ہے) ہاں جب تیرا شعور تیرے ہاتھ سے نکل جائے اور وہ اس وقت ہوتا ہے جب تو (یعنی ذاکر) مذکور میں بالکل گم ہو جاتا ہے تو پھر تیرے شعور سے حفظہ غائب ہو جاتے ہیں اور یہ صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ جب تک قلب ذکر کی طرف التفات رکھتا ہے اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ ﷻ سے رو گرداں ہے۔

جواب: اسے یوں سمجھئے کہ ملائکہ کرام کی اطلاع علی الوقائع کا قیاس عام لوگوں کی اطلاع پر کرنا صحیح نہیں اس لیے کہ ان کی شانیں علماً و عملاً عام لوگوں سے مختلف ہوتی ہیں۔

دیوبندی وہابی کش حوالہ

کراماً کاتبین کے کمالات کے منکرین کو جواب دیتے ہوئے ''صاحب روح البیان'' قدس سرہ نے لکھا:

عَلٰی اَنَّ مَنْ اَصْلَحَ مِنَ النَّاسِ سَرِیْرَتَهٗ قَدْ یُکْشَفُ الضَّمَائِرُ وَیَطَّلِعُ عَلَی الْغُیُوْبِ بِاطِّلَاعِ اللّٰهِ فَمَا ظَنُّكَ بِالْمَلَائِكَةِ الَّذِیْنَ هُمْ اَلْطَفُ جِسْمًا وَّاَخَفُّ رُوْحًا۔

ترجمہ: علاوہ ازیں جو اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے تو اس پر ضمائر کو کھولا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ﷻ کے مطلع کرنے سے غیوب پر اطلاع بخشی جاتی ہے، تو تیرا ملائکہ کے متعلق کیا خیال ہے جو کہ جسم کے اعتبار سے لطیف تر اور روح کے لحاظ سے زیادہ خفیف ہیں۔

فائدہ: یہی جواب دشمنانِ انبیاء بالخصوص امام الانبیاء والمرسلین ﷺ اور اولیاء کرام کے کمالات کے منکرین کو سمجھنا چاہئے کہ وہ ہر بات میں انہیں اپنے اُوپر اور عامیانہ حیثیت پر قیاس کرتے ہیں۔

کافراں دیدند احمد را بشر   ایں نمی دانند کان شق القمر

کراماً کاتبین کی ڈیوٹی

اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان ملائکہ کو بھی انسان کے لئے ایک خصوصی ڈیوٹی پر لگایا ہے

مفسرین کرام فرماتے ہیں:

(۱) آیت ﴿لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ﴾ کی تفسیر ﴿اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ﴾ کی طرح ہے یعنی نیکیاں اس کے سامنے ہوں گی اور گناہ اس کے پیچھے ہوں گے، جو انسان کے دائیں کندھے پر ہے وہ بائیں کی شہادت کے بغیر (نیکیاں) لکھتا ہے اور جو بائیں کندھے پر ہیں وہ دائیں کندھے والے کی شہادت کے بغیر (گناہ) نہیں لکھتا، پس جب انسان چلتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے آگے ہوتا ہے اور ایک اس کے پیچھے اور اگر وہ بیٹھا ہوتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے دائیں ہوتا ہے اور ایک اس کے بائیں اور اگر وہ سوتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اس کے پاؤں کی جانب۔

(۲) فرمان باری تعالیٰ ﴿لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ﴾ کی تفسیر میں وارد ہے: فرشتے (اللہ ﷻ کے حکم سے) اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

فائدہ: حضرت عطا "لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد کراماً کاتبین ہیں، یہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف سے انسان کے محافظ ہیں اور اسی (کام) پر مقرر ہیں۔

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ﴾ قَالَ : مَلَكٌ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَآخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَاَمَّا الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَيَكْتُبُ الْخَيْرَ وَاَمَّا الَّذِيْ عَنْ شِمَالِهٖ فَيَكْتُبُ الشَّرَّ ۔

ترجمہ:اس آیت ﴿اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ﴾ **کی تفسیر میں حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک فرشتہ اس کے دائیں ہے اور دوسرا اس کے بائیں، پس جو اس کے داہنے ہے اچھائی لکھتا ہے اور جو اس کے بائیں ہے وہ گناہ لکھتا ہے۔**

[تفسیر مجاہد: صفحہ 614: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 21: صفحہ 425: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 91: رقم الحدیث 321]

فائدہ : **کراماً کاتبین کو قلم اور سیاہی کی ضرورت نہیں، وہ قلم کا کام انسان کی زبان اور سیاہی کا کام اس کی تھوک سے لیتے ہیں۔**

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ لَطَّفَ الْمَلَكَيْنِ الْحَافِظَيْنِ حَتّٰى اَجْلَسَهُمَا عَلَى النَّاجِذَيْنِ وَجَعَلَ لِسَانَهٗ قَلَمَهُمَا وَرِيْقَهٗ مِدَادَهُمَا ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حفاظت کرنے والے دونوں (کراماً کاتبین) فرشتوں کو لطیف بنایا ہے حتیٰ کہ ان کو (انسان کے) دونوں ڈاڑھوں پر بٹھلایا ہے، اس کی زبان کو ان کا قلم اور اس کے لعاب کو ان کی سیاہی بنایا ہے۔

[کنز العمال: جلد 14: صفحہ 161: رقم الحدیث 38976: جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 253: رقم الحدیث 5419: تفسیر در منثور: جلد 13: صفحہ 620: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 91: رقم الحدیث 322]

فائدہ : عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِسْمُ كَاتِبِ السَّيِّئَاتِ قَعِيْدٌ ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گناہ لکھنے والے (فرشتہ) کا نام قعید ہے۔

[حلیۃ الاولیاء: جلد 3: صفحہ 287: تفسیر در منثور: جلد 13: صفحہ 620: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 91: رقم الحدیث 323]

فائدہ : **کراماً کاتبین انسان کی ہر بات اور چھوٹا بڑا عمل لکھتے ہیں چنانچہ:**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴾ قَالَ : كُلُّ مَا يَتَكَلَّمُ بِهٖ مِنْ خَيْرٍ اَوْ شَرٍّ حَتّٰى لَيَكْتُبُ قَوْلَهٗ اَكَلْتُ ، شَرِبْتُ ، ذَهَبْتُ ، جِئْتُ ، رَاَيْتُ ، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ عُرِضَ قَوْلُهٗ وَعَمَلُهٗ فَاَقَرَّ مِنْهُ مَا كَانَ مِنْ خَيْرٍ اَوْ شَرٍّ وَ اَلْقٰى سَائِرَهٗ ۔

ترجمہ: فرمان باری تعالیٰ ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ **کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نیکی یا بدی کی جو بات بھی کوئی (انسان) کہتا ہے، اُسے لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کی یہ بات کہ "میں نے کھایا، پیا، گیا، آیا، دیکھا" بھی لکھا جاتا ہے، جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اس کا قول و عمل سب پیش کیا جاتا ہے تو جو کچھ نیکی اور بدی سے متعلق ہوتا ہے اس کو برقرار رکھا جاتا ہے اور باقی سب کچھ مٹا دیا جاتا ہے۔**

[تفسیر در منثور: جلد 13: صفحہ 621: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 3308: رقم الحدیث 18632: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 91: رقم الحدیث 324]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ قَالَ : اِنَّمَا يَكْتُبُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ لَا يَكْتُبُ يَا غُلَامُ ! اَسْرِجِ الْفَرَسَ وَ يَا غُلَامُ ! اَسْقِنِي الْمَاءَ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ **کی تفسیر میں فرماتے ہیں: نیکی اور گناہ (دونوں) لکھے جاتے ہیں لیکن اے غلام! گھوڑے پر زین کس دے، اے غلام! مجھے پانی پلا دے (وغیرہ گفتگو) نہیں لکھی جاتی۔**

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 3308: رقم الحدیث 18633: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 92: رقم 325]

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَا يُكْتَبُ اِلَّا مَا يُؤْجَرُ عَلَيْهِ وَ يُؤْزَرُ عَلَيْهِ ۔

ترجمہ: حضرت **عکرمہ** ؓ **فرماتے ہیں: جس عمل پر کوئی اجر دیا جائے گا یا سزا دی جائے گی صرف وہی** (نامہ اعمال میں) **لکھا جاتا ہے۔**

[تفسیر درمنثور: جلد13: صفحہ621: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ92: رقم الحدیث326]

فائدہ : نامہ اعمال میں گناہ کب لکھا جاتا ہے اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن عباس ؓ **فرماتے ہیں:**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَاتِبُ الْحَسَنَاتِ عَنْ يَمِيْنِهٖ يَكْتُبُ حَسَنَاتِهٖ وَ كَاتِبُ السَّيِّئَآتِ عَنْ يَسَارِهٖ فَاِذَا عَمِلَ حَسَنَةً كَتَبَ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ عَشْرًا وَاِذَا عَمِلَ سَيِّئَةً قَالَ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ : دَعْهُ حَتّٰى يُسَبِّحَ اَوْ يَسْتَغْفِرَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ كَتَبَ مَا يَجْرِيْ بِهِ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ وَيُلْقٰى مَا سِوٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يُعْرَضُ عَلٰى اُمِّ الْكِتَابِ فَيَجِدُهٗ بِجُمْلَتِهٖ فِيْهِ ۔

ترجمہ: حضرت **سیدنا ابن عباس** ؓ **سے روایت ہے: نیکیاں لکھنے والا فرشتہ انسان کے داہنے طرف ہے جو اس کی نیکیاں تحریر کرتا ہے اور گناہ لکھنے والا اس کے بائیں ہے، جب انسان کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اسے داہنی طرف والا دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جب انسان برائی کرتا ہے تو داہنی طرف والا بائیں والے سے کہتا ہے، اسے مہلت دو، کہ یہ تسبیح پڑھ لے یا استغفار کرلے** (اور ان کی وجہ سے اس کا گناہ مٹ جائے) **لیکن جب جمعرات کا دن آتا ہے تو اس کے نیک و بد سب اعمال لکھ دیئے جاتے ہیں نیکی اور بدی کے علاوہ کے سب اعمال مٹا دیئے جاتے ہیں پھر اس اعمال نامہ کو اُم الکتاب پر پیش کیا جاتا ہے تو جو کچھ اعمال نامہ میں ہوتا ہے وہ سب اُم الکتاب میں موجود ملتا ہے۔**

[تفسیر درمنثور: جلد13: صفحہ622: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ92: رقم الحدیث327]

حکایت

عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ؓ قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى حِمَارٍ اِذْ عُثِرَ بِهٖ فَقَالَ : تَعِسْتَ فَقَالَ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ : مَا هِيَ بِحَسَنَةٍ فَأَكْتُبُهَا وَقَالَ صَاحِبُ الشِّمَالِ : مَا هِيَ بِسَيِّئَةٍ فَأَكْتُبُهَا ، فَنُوْدِيَ صَاحِبَ الشِّمَالِ اِنَّ مَا تَرَكَ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ فَاكْتُبْهُ ۔

ترجمہ: حضرت **حسان بن عطیہ** ؓ **فرماتے ہیں: ایک آدمی گدھے پر سوار تھا کہ اچانک وہ گدھا اس سوار سمیت گر پڑا تو سوار نے کہا ''تو برباد ہو'' تو دائیں والے فرشتہ نے کہا، یہ کوئی نیکی نہیں جسے میں لکھوں تو بائیں والے نے کہا، یہ کوئی گناہ بھی نہیں ہے کہ میں لکھوں، تو بائیں والے کو حکم دیا گیا کہ جو کچھ دائیں والا نہ لکھے اسے تم لکھا کرو۔**

[تفسیر درمنثور: جلد13: صفحہ622: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ92: رقم الحدیث328: تفسیر طبری: جلد21: صفحہ426]

بیمار کی آہیں بھی لکھی جاتی ہیں

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : يُكْتَبُ عَلَى ابْنِ آدَمَ كُلَّ شَيْئٍ يَتَكَلَّمُ بِهٖ حَتّٰى أَنِيْنَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ ۔

ترجمہ: حضرت **مجاہد** ؓ **فرماتے ہیں: جو کچھ بھی انسان بولتا ہے وہ سب** (اعمال نامہ میں) **لکھا جاتا ہے حتی کہ وہ جب اپنی مرض میں کراہتا ہے** (تو وہ بھی لکھا جاتا ہے)**۔**

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ92: رقم الحدیث329]

عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ كُلَّ شَيْئٍ يُكْتَبُ حَتّٰى اَنِيْنَ الْمَرِيْضِ ۔

ترجمہ: حضرت **سیدنا مالک** ؓ **سے منقول ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے: سب کچھ لکھا جاتا ہے حتی کہ مریض کا کراہنا اور آہیں بھرنا بھی لکھا جاتا ہے۔**

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ92: رقم الحدیث330]

فائدہ : مرض میں کراہنے کو حضرت فضیل بن عیاض اور امام احمد بن حنبل ؒ وغیرہ نے ناپسند فرمایا ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ ﷻ کی شکایت سمجھی جائے گی لیکن اس کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی ہے۔

دن اور رات کے الگ الگ کراماً کاتبین ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : جَعَلَ اللّٰہ عَلَی ابْنِ آدَمَ حَافِظَیْنِ فِی اللَّیْلِ وَ حَافِظَیْنِ فِی النَّھَارِ یَحْفَظَانِ عَمَلَہٗ وَیَکْتُبَان اَثَرَہٗ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ﷻ نے دو محافظ رات کے لئے مقرر فرمائے ہیں اور دو دن کے لئے، جو اس کے عمل کی حفاظت کرتے ہیں اور جب وہ عمل کر چکتا ہے تو اسے لکھ لیتے ہیں۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 21: صفحہ 425: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 93: رقم الحدیث 331]

گناہ لکھنے کا دستور العمل

کراماً کاتبین کے لکھنے کا دستور عجیب ہے، ارشاد باری تعالیٰ ﴿ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ﴾ کی تفسیر میں حضرت احنف بن قیس ؓ فرماتے ہیں:

قَالَ صَاحِبُ الْیَمِیْنِ : یُکْتَبُ الْخَیْرَ وَھُوَ اَمِیْرٌ عَلٰی صَاحِبِ الشِّمَالِ فَاِنْ اَصَابَ الْعَبْدُ خَطِیْئَۃً قَالَ : اَمْسِکْ فَاِنْ اِسْتَغْفَرَ اللّٰہ تَعَالٰی نَھَاہُ اَنْ یَکْتُبَھَا وَاِنْ اَبٰی اِلَّا اَنْ یُصِرَّ کَتَبَھَا ۔

ترجمہ: دائیں طرف والا فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے اور یہ بائیں طرف والے کا امیر (بھی) ہے، اگر انسان گناہ کرے تو یہ کہتا ہے ٹھہر جاؤ، اگر یہ اللہ تعالیٰ ﷻ سے اپنے گناہ کی معافی مانگ لے تو اسے یہ گناہ لکھنے سے منع کر دیتا ہے اور اگر انسان گناہ نہ چھوڑے اور اس پر ڈٹا رہے تو وہ اس گناہ کو لکھوا دیتا ہے۔

[تفسیر ابن جری طبری: جلد 21: صفحہ 424: تفسیر در منثور: جلد 13: صفحہ 623: کتاب التوبہ لابن ابی الدنیا: صفحہ 129: رقم الحدیث 168: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 93: رقم الحدیث 333]

فائدہ : اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر انسان گناہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ﷻ سے اس کی معافی طلب کرے تو اس کا وہ گناہ اس کے اعمال نامہ میں نہیں لکھا جاتا، ہاں اگر وہ گناہ کرنے کے بعد اس پر ڈٹا رہے اور اس کی بخشش طلب نہ کرے تو پھر لکھ دیا جاتا ہے لیکن استغفار میں توبہ ضروری ہے۔

ایک صورت گناہ نہ لکھے جانے کی یہ بھی ہے کہ انسان سے اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے فوراً بعد کوئی سا نیک کام کر لے تو وہ نیک کام اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے، اس کا ثبوت قرآن مجید میں بھی ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے:

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ۝ (پارہ۱۲: سورۃ ہود: آیت ۱۱۴)

ترجمہ: بے شک نیکیاں، برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ ۝ (پارہ۱۹: سورۃ الفرقان: آیت ۷۰)

ترجمہ: تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ ﷻ بھلائیوں سے بدل دے گا۔

اس کے علاوہ اور دلائل بھی ہیں جسے فقیر کے ترجمہ ''**البدور السافرہ**'' بنام احوالِ آخرت، میں مطالعہ کیجئے۔

کریمانہ مہلت

''باز آ ہر انچہ ہستی باز آ'' کے اعلان کے نمونے پڑھئے۔

عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَمِلَ خَطِیْئَۃً لَمْ تُکْتَبْ عَلَیْہِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ اِنْ اِسْتَغْفَرَ وَ اِلَّا کُتِبَتْ عَلَیْہِ ۔

ترجمہ: حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایک مجلس میں علمی مذاکرہ ہوا جس میں حضرت مکحول اور حضرت ابن ابی زکریا بھی موجود تھے جس میں یہ بیان ہوا) کہ جب انسان کوئی گناہ کرتا ہے تو تین پہر تک اگر استغفار کر لے تو نہیں لکھا جاتا ورنہ لکھ دیا جاتا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 93: رقم الحدیث 334]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْهَا أَلْقَاهَا عَنْهُ وَ إِلَّا كَتَبَهَا وَاحِدَةً ۔

ترجمہ: بائیں ہاتھ والا (فرشتہ) خطا کار مسلمان بندہ سے چھ پہر تک اپنا قلم روکے رکھتا ہے اگر تو وہ اپنے گناہ پر شرمندہ ہو اور اللہ تعالیٰ ﷻ سے اس کا استغفار کر لے تو (وہ فرشتہ) اس کا گناہ اس سے ہٹا دیتا ہے، ورنہ صرف ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔

[کنز العمال: جلد 4: صفحہ 88: رقم الحدیث 10188: مجمع الزوائد: جلد 10: صفحہ 250: رقم الحدیث 17576: معجم الکبیر للطبرانی: جلد 8: صفحہ 186: جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 315: رقم الحدیث 5952]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صَاحِبُ الْيَمِينِ أَمِيرٌ عَلَى صَاحِبِ الشِّمَالِ فَإِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ حَسَنَةً كُتِبَتْ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا عَمِلَ سَيِّئَةً فَأَرَادَ صَاحِبُ الشِّمَالِ أَنْ يُكْتُبَهَا قَالَ صَاحِبُ الْيَمِينِ: أَمْسِكْ فَيُمْسِكُ سِتَّ سَاعَاتٍ أَوْ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْهِ سَيِّئَةً وَاحِدَةً ۔

ترجمہ: دائیں طرف والا (فرشتہ) بائیں طرف والے (فرشتہ) کا سردار ہے جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہے تو اس جیسی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو بائیں طرف والا (فرشتہ) اسے لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو دائیں والا کہتا ہے رک جاؤ، تو وہ چھ یا سات گھڑیاں رک جاتا ہے پس اگر وہ (اس وقت میں) اللہ تعالیٰ ﷻ سے اس کا استغفار کر لے

تو وہ کچھ بھی نہیں لکھتا اور اگر وہ اللہ ﷻ سے استغفار نہ کرے تو اس کا ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔

[کنز العمال: جلد 4: صفحہ 89: رقم الحدیث 10208: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 21: صفحہ 424: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 93: رقم الحدیث 336]

فائدہ: امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک بات نقل فرمائی ہے کہ جب بھی کوئی بندہ اللہ ﷻ کی نافرمانی کرتا ہے تو زمین کی وہ جگہ ربّ تعالیٰ ﷻ سے اجازت طلب کرتی ہے کہ وہ اسے دھنسا دے اور آسمان کی وہ چھت بھی اجازت طلب کرتی ہے کہ اس پر اپنا ایک حصہ گرا دے لیکن اللہ تعالیٰ ﷻ ان دونوں سے فرماتا ہے ٹھہر جاؤ، اسے مہلت دو تم نے اسے پیدا نہیں کیا اگر تم نے اسے پیدا کیا ہوتا تو تم اس پر ضرور رحم کھاتے، میں اس کی استغفار کے بعد یا اپنی رحمت کی بنا پر یا اس کی کسی نیکی کی وجہ سے (جو اس نے گناہ کے بعد نیکی کی یا اپنی عمر کے کسی حصہ میں جو مجھے پسند آئی) مغفرت کرتا ہوں اگر یہ کوئی نیک عمل کرے تو میں اس کے گناہ کو نیکیوں سے بدل دیتا ہوں۔

إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُوْلَا o

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ﷻ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو، کہ جنبش نہ کریں (کا یہی مفہوم ہے)۔ (پارہ ۲۲: سورہ فاطر ۴۱)

سوال: پیچھے ایک روایت میں تین پہر کا ذکر گزرا ہے اور اس روایت میں چھ پہر کا؟

جواب: یہ کوئی اختلاف نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ﷻ اپنے بندوں کے ساتھ مختلف اعتبارات سے رحمت فرماتا ہے، اس لیے ہر کسی کو اس کے حال کے مطابق مہلت دیتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ جیسے علامہ مناوی نے ''فیض القدیر'' میں بیان کیا ہے کہ یا تو یہ پہر عالم فلکیات کے مراد ہوں گے یا زمانے کے۔

وقت نزع اور کراما کاتبین

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عِيسٰى ؓ قَالَ : اِذَا احْتُضِرَ الرَّجُلُ قِيْلَ لِلْمَلَكِ الَّذِىْ كَانَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ : كُفَّ ، قَالَ : لَا وَمَا يُدْرِيْنِىْ لَعَلَّهُ يَقُوْلُ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاَكْتُبُهَا لَهُ ۔

ترجمہ: حضرت **فضل بن عیسیٰ** ؓ فرماتے ہیں: جب انسان پر موت کی حالت طاری ہوتی ہے اس کے فرشتہ سے کہا جاتا ہے اب ٹھہر جا (اس کا اعمال نامہ لپیٹ دے) تو وہ کہتا ہے نہیں، مجھے کیا معلوم شاید یہ (کلمہ طیبہ) لا الہ الا اللہ پڑھ لے اور میں اس کے لیے اسے لکھ دوں (اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے)۔

[کتاب ذکر الموت لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 125: رقم الحدیث 231: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 94: رقم الحدیث 237]

فرشتے کو "مَا فِىْ الْغَد" کا علم

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَوَّلُ مَنْ يَعْلَمُ بِمَوْتِ الْعَبْدِ "اَلْحَافِظُ" لِاَنَّهُ يَعْرُجُ بِعَمَلِهٖ وَيَنْزِلُ بِرِزْقِهٖ فَاِذَا لَمْ يُخْرَجْ لَهُ رِزْقٌ عَلِمَ اَنَّهُ مَيِّتٌ ۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں: سب سے پہلے انسان کی موت کا جس کو علم ہوتا ہے وہ حافظ (انسان کی حفاظت کرنے والا فرشتہ) ہے کیونکہ وہی انسان کے اعمال کو اُوپر لے جاتا ہے اور وہی اس کا رزق لے کر (زمین پر) اُترتا ہے، جب اس کا رزق اسے نہ ملے تو وہ جان لیتا ہے کہ اُس کی موت آنے والی ہے۔

[کتاب ذکر الموت لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 124: رقم الحدیث 230: شرح الصدور: صفحہ 46: باب 14: رقم الحدیث 7: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 94: رقم الحدیث 338]

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی عطا سے بندگانِ خدا کو مافی الغد (مستقبل) کا علم ہوتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی:

اِنَّ الْمَلَكَ يَرْفَعُ الْعَمَلَ لِلْعَبْدِ يَرَى اَنَّ فِىْ يَدَيْهِ سُرُوْرًا حَتّٰى يَنْتَهِىَ اِلَى الْمِيْقَاتِ الَّذِىْ وَصَفَ اللّٰهُ لَهُ فَيَضَعُ الْعَمَلَ فِيْهِ فَيُنَادِيْهِ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَوْقِهٖ : اِرْمِ بِمَا مَعَكَ فِىْ سِجِّيْنٍ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ : مَا رَفَعْتُ اِلَيْكَ اِلَّا حَقًّا فَيَقُوْلُ : صَدَقْتَ اِرْمِ بِمَا مَعَكَ فِىْ سِجِّيْنٍ ۔

ترجمہ: فرشتہ انسان کے عمل کو اٹھا لے جاتا ہے اور اپنے ہاتھوں میں کچھ سرور بھی محسوس کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس مقام تک جا پہنچتا ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ ﷻ نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا ہے تو یہ اس عمل کو اُس میں رکھ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ ندا فرماتا ہے جو کچھ تیرے پاس ہے اسے سجین میں (ساتویں زمین سے بھی نیچے) پھینک دے، تو وہ فرشتہ عرض کرتا ہے: میں تو تیرے پاس حق لایا ہوں؟ (اللہ تعالیٰ ﷻ) ارشاد فرماتا ہے: جو کچھ تیرے پاس ہے اسے سجین میں پھینک دے (کیونکہ اس عمل کی حقیقت سے میں ہی واقف ہوں تم نہیں)۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 94: رقم الحدیث 339]

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتہ کو عمل کی ظاہری حالت کا علم ہوتا ہے باطنی کا کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ اس نیک عمل کے پس منظر میں کونسی صورت کارفرما ہے اور وہ قبولیت کے مقام میں ہے یا نہیں۔

گناہ مٹانے اور نیکیاں بڑھانے کا نسخہ

حضرت ابو مالک اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا نَامَ ابْنُ آدَمَ قَالَ الْمَلَكُ لِلشَّيْطَانِ : اَعْطِنِىْ صَحِيْفَتَكَ فَيُعْطِيْهِ اِيَّاهَا فَمَا وَجَدَ فِىْ صَحِيْفَتِهٖ مِنْ حَسَنَةٍ مَحَا بِهَا عَشَرَ سَيِّئَاتٍ مِنْ صَحِيْفَةِ الشَّيْطَانِ

وَ كَتَبَهُـنَّ حَسَنَاتٍ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَنَامَ فَلْيُكَبِّرْ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً وَيُحَمِّدُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً فَتِلْكَ مائةٌ ۔

ترجمہ: جب کوئی انسان سوجاتا ہے تو فرشتہ (کراماً کاتبین میں سے کوئی) شیطان سے کہتا ہے اپنا صحیفہ مجھے دو، تو وہ اِسے دیدیتا ہے، وہ فرشتہ اپنے صحیفہ میں جہاں ایک نیکی پاتا ہے تو اس کی جگہ شیطان کے صحیفہ سے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور انہیں نیکیاں لکھ دیتا ہے، پس جب بھی تم میں سے کوئی سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ ۳۳ مرتبہ ''اللہ اکبر'' اور ۳۴ مرتبہ ''الحمدللہ'' اور ۳۳ مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہہ لے۔ تو یہ سو (نیکیاں) ہوجائیں گی۔

[کنزالعمال: جلد15: صفحہ 146: رقم الحدیث41300: الحبائک فی اخبارالملائک: صفحہ 94: رقم الحدیث340: مجمع الزوائد: جلد10: صفحہ 123: رقم الحدیث17036: معجم کبیر: جلد3: صفحہ 297]

فائدہ : بعض احادیث میں مذکورہ تسبیحات کی تعداد ۹۹ بھی بنتی ہے تو انہیں ۱۰۰ کہنا عدد تقریبی کے طور پر ہے جب کہ مذکورہ حدیث میں تعداد ۱۰۰ ہی بنتی ہے بہرحال ۹۹ کی صورت میں ۱۰۰ کہنے سے مراد سو تسبیحات کی نیکیاں ہیں۔ (واللہ اعلم)

عمل تھوڑا اجر وثواب زیادہ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰہ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً فَاَعْظَمَهَا الْمَلَكُ اَنْ يَكْتُبَهَا حَتَّى رَاجَعَ فِيْهَا رَبَّهُ فَقَالَ : اُكْتُبْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ كَثِيْراً ۔

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا'' کہا تو کراماً کاتبین نے اس تعریف کو لکھنے سے زیادہ سمجھا، یہاں تک کہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اسے حکم فرمایا: اسے اُسی طرح لکھو جس طرح میرے بندے نے ''كَثِيْرًا'' کہا (یعنی جب اِس نے میری تعریف بے شمار کی ہے، تو تم اسکا ثواب بھی بے شمار لکھو یا پھر تم صرف الفاظ لکھ دو اسکا اجر وثواب میں خود اپنے شایانِ شان عطا کروں گا۔ ابو محمد غفر لہ)۔

فائدہ : اسی طرح اگر کوئی آدمی ﴿ اَللّٰهُ اَكْبَر كَبِيْرًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَ اَصِيْلًا ﴾ پڑھے تو اس کے لیے بھی ثواب کے انبار لگ جائیں گے سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ اسے مداومت سے کرتے آپ سے پوچھا گیا کہ غزوۂ صفین میں بھی باوجود مشغولیت کے آپ نے اس عمل کو جاری رکھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

[الحبائک فی اخبارالملائک: صفحہ 95: رقم الحدیث341]

کریم کا کرم نرالا

عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجُوْنِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : بَلَغَنَا اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصِفُ بِكُتُبِهَا فِيْ سَمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ عَشِيَّةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَيُنَادِيْ الْمَلَكُ : اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ وَيُنَادِيْ الْمَلَكُ الآخَرُ: اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ ، فَيَقُوْلُوْنَ : رَبَّنَا قَالُوْا خَيْراً وَحَفِظْنَا عَلَيْهِمْ فَيَقُوْلُ : اِنَّهُمْ لَمْ يُرِيْدُوْا بِهِ وَجْهِيْ وَاِنِّيْ لَا اَقْبَلُ اِلَّا مَا اُرِيْدَ وَجْهِيْ وَيُنَادِيْ الْمَلَكُ الآخَرُ : اُكْتُبْ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا ، فَيَقُوْلُ : يَارَبِّ ! اِنَّهُ لَمْ يَعْمِلْهُ يَا رَبِّ! اِنَّهُ لَمْ يَعْمِلْهُ ، فَيَقُوْلُ : لِأَنَّهُ نَوَاهُ ۔

ترجمہ: حضرت ابوعمران جونی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے: فرشتے ہر شام عصر کے بعد پہلے آسمان میں اپنے اپنے لکھے ہوئے اعمال ناموں کے احوال بیان کرتے ہیں تو ایک فرشتہ (کراماً کاتبین سے) کہتا ہے، اس اعمالنامہ کو پھینک دے (اسی طرح) ایک اور فرشتہ بھی ندا کرتا ہے کہ اس اعمالنامہ کو پھینک دے تو یہ (اعمالنامے لکھنے والے فرشتے) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار جل جلالہ! (ہمارے متعلقہ افراد نے) نیکی کی بات کہی تھی اور ہم ان کے محافظ تھے (انہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا) تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے ان لوگوں نے اس عمل میں میری رضا کا ارادہ نہیں کیا تھا جب کہ میں قبول نہیں کرتا مگر اس عمل کو جو میری رضا کے لیے ہو، جبکہ ایک اور فرشتہ (کراماً کاتبین کو) پکار کر کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں کے فلاں فلاں

(نیک اعمال) لکھ، تو وہ عرض کرتا ہے، اے پروردگار ﷻ! اس نے تو یہ عمل نہیں کیا ہے اس نے تو یہ عمل نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: اُس نے اِس (عمل) کی نیت کی تھی (جس کا تجھے علم نہیں)۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 95: رقم الحدیث 342]

فائدہ : اعمال لکھنے والے فرشتوں کو صرف ظاہری اعمال کا علم ہوتا ہے باطنی اعمال کا نہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ ﷻ کے بتلانے سے ہوتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ ﷻ باطنی اور ظاہری اعمال نیت کے موافق لکھواتا ہے، اس کی توجیہ یوں ہوسکتی ہے کہ باطنی اعمال کا علم فرشتوں کو انسان سے نکلنے والی خوشبوؤں سے ہوتا ہے جس طرح باطنی عمل ہو خواہ برا ہو یا نیک اس کی خوشبو مقرر ہے یہ دونوں باتیں ایک ساتھ جمع ہوسکتی ہیں کہ کسی عمل میں اللہ تعالیٰ ﷻ بتلا دیتا ہے اور کسی عمل کا مذکورہ ہواؤں کے ذریعہ سے علم حاصل ہوجاتا ہو۔

حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورعالم ﷺ نے فرمایا :

اِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَصْعَدُوْنَ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ يُكَثِّرُوْنَهٗ وَيُزَكُّوْنَهٗ حَتّٰى يَنْتَهَوْا بِهٖ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ سُلْطَانِهٖ فَيُوْحِي اللّٰهُ اِلَيْهِمْ اَنَّكُمْ حَفَظَةٌ عَلٰى عَمَلِ عَبْدِيْ وَاَنَا رَقِيْبٌ عَلٰى مَا فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّ عَبْدِيْ هٰذَا لَمْ يُخْلِصْ لِيْ عَمَلَهٗ اجْعَلُوْهُ فِيْ "سِجِّيْنٍ" قَالَ : وَ يَصْعَدُوْنَ بِعَمَلِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فَيَسْتَقِلُّوْنَهٗ وَيُحَقِّرُوْنَهٗ حَتّٰى يَنْتَهَوْا بِهٖ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ سُلْطَانِهٖ فَيُوْحِي اللّٰهُ اِلَيْهِمْ اَنَّكُمْ حَفَظَةٌ وَاَنَا رَقِيْبٌ عَلٰى مَا فِيْ نَفْسِهٖ فَضَاعَفُوْهُ لَهٗ وَاجْعَلُوْهُ فِيْ "عِلِّيِّيْنَ" ۔

ترجمہ: اللہ ﷻ کے بندوں میں سے کسی بندہ کے عمل کو لے کر فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور وہ اِسے بڑا اور پاکیزہ سمجھ رہے ہوتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اسے لے کر وہاں تک پہنچتے ہیں، جہاں تک اللہ تعالیٰ ﷻ اپنی سلطنت میں چاہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان کی طرف وحی فرماتا ہے: تم میرے بندہ کے عمل کے محافظ ہو اور جو کچھ اس کے دل میں ہے، میں اُس کا نگران ہوں، میرے اس بندے نے اپنا عمل میرے لئے نہیں کیا، اس کا یہ

عمل "سِجِّيْنٍ" (ساتویں زمین کے نیچے برے اعمال کے مقام) میں ڈال دو، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (فرشتے) اللہ ﷻ کے بندوں میں سے کسی بندے کا عمل لے کر چڑھتے ہیں، جسے وہ ہلکا اور گھٹیا سمجھ رہے ہوتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ﷻ اپنی سلطنت میں جہاں تک چاہتا ہے یہ (فرشتے) وہاں تک اِسے لے جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان کی طرف وحی فرماتا ہے: تم محافظ ہو اور جو کچھ اس کے دل میں ہے میں اِس کا نگران ہوں، اس عمل کو کئی گنا کردو اور اسے "عِلِّيِّيْنَ" (ساتوں آسمانوں سے اُوپر نیک اعمال کے مقام) میں رکھ دو۔

[کتاب العظمۃ: جلد 2: صفحہ 1000: رقم الحدیث 520: کتاب الاخلاص والنیۃ لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 46: رقم الحدیث 18: کتاب الزھد لابن مبارک: صفحہ 158: رقم الحدیث 452: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 95: رقم الحدیث 343]

غم واَندوہ کے وقت گناہ نہیں لکھے جاتے

انسان اپنی کمزوری کی وجہ سے اَندوہ وغم کے وقت جزع وفزع کرتا ہے یہ اس کا نقصان ہے بلکہ اگر اُس وقت میں صبر کرے تو اسے اللہ تعالیٰ ﷻ فضل سے نوازتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

يُوْحِي اِلَى الْحَفَظَةِ لَا تَكْتُبُوْا عَلٰى عَبْدِيْ عِنْدَ ضَجْرِهٖ شَيْئًا ۔

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ ﷻ) کراماً کاتبین کی طرف وحی فرماتا ہے کہ میرے بندے کے اعمال نامہ میں غم واَندوہ کے وقت کے کوئی (بُرے) اعمال نہ لکھو۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 96: رقم الحدیث 344]

فائدہ : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے وہ احوال جن میں انسان انتہائی اندوہناک حالات میں گھرا ہوتا ہے، اِن میں اُس کے اعمال نہیں لکھے جاتے یعنی اگر کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو اس کا مواخذہ نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ ﷻ کے فضل سے بعید نہیں کہ ایسی حالت کے نیک اعمال کو لکھا اور ان کا اجر دیا جائے۔

بیماری بھی نعمت ہے

عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : اِذَا ابْتَلَی اللّٰہ الْعَبْدَ بِالسِّقْمِ قَالَ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ: اِرْفَعْ وَقَالَ لِصَاحِبِ الْیَمِیْنِ : اُکْتُبْ لِعَبْدِیْ اَحْسَنَ مَا کَانَ یَعْمَلُ ۔

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ جب کسی بندہ کو مرض میں مبتلا فرماتا ہے تو (انسان کے) بائیں طرف والے (فرشتہ) سے فرماتا ہے: تو (اس کے گناہ لکھنے سے اپنا قلم) اُٹھالے اور دائیں طرف والے سے فرماتا ہے: جو کچھ میرا بندہ (حالت صحت میں) نیک عمل کرتا تھا اب اُس کے لیے اس سے بھی بہتر عمل لکھتا رہ۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 96: رقم الحدیث 345]

فائدہ: گویا بیمار اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی خصوصی رحمت کا مستحق ہے، اسی لئے اُس کے وہ نیک اعمال بدستور لکھے جاتے ہیں جو وہ بحالت تندرستی کیا کرتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا ابْتُلِیَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِہٖ قَالَ اللّٰہُ لِلْمَلَکِ : اُکْتُبْ لَہٗ صَالِحَ عَمَلِہِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاہُ غَسَّلَہٗ وَطَھَّرَہٗ وَاِنْ قَبَضَہٗ غَفَرَلَہٗ وَرَحِمَہٗ ۔

ترجمہ: جب کسی مسلمان کے بدن میں کوئی تکلیف ڈالی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرشتے سے فرماتا ہے: اِس کے وہ تمام نیک اعمال لکھتے رہو جو یہ (حالت صحت میں) کرتا تھا (اگرچہ اب اس میں کرنے کی ہمت نہیں ہے) پھر اگر (اللہ تعالیٰ جل جلالہ) اسے شفا عطا فرماتا ہے تو اس (کے گناہوں کو) دھو دیتا ہے اور اسے (گناہوں سے) پاک کر دیتا ہے اور اگر اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے تو اسے معاف فرما دیتا ہے اور اپنی رحمت عطا فرماتا ہے۔

[مسند امام احمد: جلد 19: صفحہ 483: رقم الحدیث 12503: الادب المفرد للبخاری: صفحہ 111: رقم الباب 228: رقم الحدیث 509: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 96: رقم الحدیث 347]

کراماً کاتبین کو مخفی اعمال کا علم

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِیْنَارٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : قُلْتُ لِاَبِیْ مَعْشَرَ : اَلرَّجُلُ یَذْکُرُ اللّٰہ فِیْ نَفْسِہٖ کَیْفَ تَکْتُبُہُ الْمَلَائِکَۃُ ؟ قَالَ : یَجِدُوْنَ الرِّیْحَ ۔

ترجمہ: حضرت حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابومعشر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اللہ جل جلالہ کا جو ذکر انسان دل ہی دل میں کرتا ہے اُسے فرشتے کس طرح لکھتے ہیں؟ فرمایا: وہ اس کی خوشبو پا کر لکھتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1002: رقم الحدیث 522: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 96: رقم الحدیث 348]

جھوٹ کی بدبو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا کَذِبَ الْعَبْدُ کَذِبَۃً تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ ۔

ترجمہ: جب کوئی انسان ایک بار جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل تک دُور چلا جاتا ہے۔

[ترمذی شریف: باب ماجاء فی الصدق والکذب: صفحہ 448: رقم الحدیث 1972: کنز العمال: جلد 3: صفحہ 247: رقم الحدیث 8199: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 96: رقم الحدیث 349]

مریض کو انعام

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ اس حدیث کو حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ قَالَ اللّٰہُ لِلْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ : اُکْتُبُوْا لِعَبْدِیْ مِثْلَ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ حَتّٰی اَقْبِضَہٗ اَوْ اُعَافِیَہٗ ۔

ترجمہ: جب کوئی بندہ بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ کراماً کاتبین کوحکم فرماتا ہے کہ میرے بندہ کے لیے ویسے اعمال (صالحہ) لکھتے رہو جو وہ (حالت صحت میں) کیا کرتا تھا، یہاں تک کہ میں اسے موت یا صحت دے دُوں۔

[کنزالعمال: جلد3: صفحہ124: رقم الحدیث6668: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ97: رقم الحدیث350]

حضرت مکحول ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ يُقَالُ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ : اِرْفَعْ عَنْهُ الْقَلَمَ وَيُقَالُ لِصَاحِبِ الْيَمِيْنِ : اُكْتُبْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فَإِنِّيْ أَعْلَمُ بِهِ وَأَنَا قَيَّدْتُهُ ۔

ترجمہ: جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو بائیں طرف (کے گناہ لکھنے) والے (فرشتہ) کوحکم دیا جاتا ہے کہ اس سے اپنا قلم اٹھالے اور دائیں طرف والے (فرشتہ) سے کہا جاتا ہے کہ اس کے لیے اس سے بھی بہتر اعمال لکھتا رہ جو وہ (حالت صحت میں) کیا کرتا تھا کیونکہ اس (کی آنے والی حالت) کو میں جانتا ہوں میں نے ہی اسے اس حالت میں مبتلا کیا ہے (جس میں وہ میری عبادت سے مجبوراً رہ گیا ہے)۔

[کنزالعمال: جلد3: صفحہ125: رقم الحدیث6682: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ97: رقم الحدیث351]

حضرت ابوامامہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا مَرِضَ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى مَلَائِكَتِهِ أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِيْ بِقَيْدٍ مِنْ قُيُوْدِيْ فَإِنْ أَقْبِضْهُ أَغْفِرْ لَهُ وَإِنْ أُعَافِهِ فَحِيْنَئِذٍ يَقْعُدُ لَا ذَنْبَ لَهُ ۔

ترجمہ: جب کوئی بندہ (شدید) مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اپنے فرشتوں کو وحی فرماتا ہے: میں نے اپنے بندہ کو اپنی تکالیف میں سے ایک تکلیف میں مبتلا کیا ہے، اگر میں نے اسکی روح قبض کر لی تو اسے معاف کر دوں گا اور اگر عافیت دی تو جب یہ (حالت صحت میں) بیٹھے گا تو اس کے کوئی گناہ نہیں ہوں گے (یعنی اسکا مرض اسکے گناہوں کا کفارہ بن چکا ہوگا)۔

[کنزالعمال: جلد3: صفحہ124: رقم الحدیث6664: مستدرک للحاکم: جلد4: صفحہ455: رقم الحدیث7952:

الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ97: رقم الحدیث352: جمع الجوامع: جلد2: صفحہ220: رقم الحدیث5159]

حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اشْتَكَى يَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ : اُكْتُبُوْا لِعَبْدِيْ مَا كَانَ يَعْمَلُ طَلْقًا حَتَّى يَبْدُوَ لِيْ أَقْبِضُهُ أَمْ أُطْلِقُهُ ۔

ترجمہ: جب (کوئی نیک) بندہ کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندہ کے لیے (نیک اعمال) لکھتے رہو جو وہ (حالت صحت میں) کرتا تھا یہاں تک کہ میں فیصلہ (ظاہر) کروں کہ اس کی روح قبض کرنی ہے یا مہلت دینی ہے۔

[کنزالعمال: جلد3: صفحہ127: رقم الحدیث6705: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ97: رقم الحدیث353]

حضرت ابن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُصَابُ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهِ إِلَّا أَمَرَ اللّٰهُ الْحَفَظَةَ الَّذِيْنَ يَحْفَظُوْنَهُ فَيَقُوْلُ : اُكْتُبُوْا لِعَبْدِيْ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنَ الْخَيْرِ مَا دَامَ مَحْبُوْسًا فِيْ وَثَاقِيْ ۔

ترجمہ: جب مسلمان کے جسم میں کوئی بیماری پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ کراماً کاتبین (جو انسان کی حفاظت بھی کرتے ہیں) کوحکم فرماتا ہے: میرے بندہ کے لیے ہر روز اور ہر رات اتنے نیک کام لکھو جو وہ کرتا تھا جب تک کہ یہ میری گرہ میں بندھا ہوا (یعنی بیمار) ہے۔

[شعب الایمان: جلد12: صفحہ322: رقم الحدیث9460: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ98: رقم الحدیث354: کنزالعمال: جلد3: صفحہ124: رقم الحدیث6665]

فرشتوں کے ادب کا سبق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قَامَ أَحَدُ كُمُ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْزُقُ أَمَامَهُ فَإِنَّهُ يُنَاجِيُ اللّٰه تَعَالٰى مَا دَامَ فِيُ مُصَلَّاهُ وَلَا عَنُ يَمِيْنِهِ فَاِنَّ عَنُ يَمِيْنِهِ مَلَكًا وَلُيَبُصُقُ عَنُ يَسَارِهِ أَوُ تَحُتَ قَدَمِهِ ۔

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ ﷻ سے مناجات کر رہا ہوتا ہے جب تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے اور نہ اپنی دائیں طرف تھوکے کیونکہ اس کے داہنے فرشتے (کراماً کاتبین وغیرہ) ہیں بلکہ اسے چاہیے کہ اپنے بائیں یا قدموں کے نیچے تھوکے۔

[بخاری شریف: کتاب الصلوۃ: باب دفن النخامۃ فی المسجد: رقم الحدیث 416: کنز العمال: جلد 7: صفحہ 201: رقم الحدیث 19937: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 98: رقم الحدیث 355]

نکتہ

اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکنے کا حکم صرف نماز کی حالت میں مخصوص ہے بائیں طرف یا قدموں کے نیچے حالت نماز میں خارج مسجد تھوکنے کی اجازت ہے نماز کی حالت میں بائیں طرف والا فرشتہ بھی دائیں طرف آ جاتا ہے کیونکہ نماز تمام بدنی عبادات کی اصل ہے، اس میں گناہوں کے کاتب کا کوئی حصہ نہیں ہے، اس لیے آدمی نماز میں بائیں طرف بوقت ضرورت تھوک سکتا ہے۔

عَنُ اَبِیُ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : أَقِرَّ نَعْلَيْكَ فِیُ رِجْلَيْكَ اَوُ اِجْعَلْهُمَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَ لَا تَجْعَلْهُمَا عَنُ يَّمِيْنِكَ فَاِنَّ الْمَلَكَ عَنُ يَمِيْنِكَ وَ لَا تَجْعَلْهُمَا عَنُ يَسَارِكَ فَيَكُوْنَا عَنُ يَمِيْنِ اَخِيْكَ ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے جوتے اپنے پاؤں کے درمیان رکھو یا اپنے سامنے رکھو، اپنے داہنے نہ رکھو کیونکہ ایک فرشتہ تیرے داہنے ہے اور انہیں اپنے بائیں (بھی) نہ رکھو کیونکہ وہ جوتے تیرے بھائی (مسلمان) کے دائیں میں ہونگے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 98: رقم الحدیث 356]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قَامَ أَحَدُ كُمُ يُصَلِّى فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنُ يَمِيْنِهِ فَاِنَّ عَنُ يَمِيْنِهِ كَاتِبُ الْحَسَنَاتِ وَلَكِنُ يَبْزُقُ عَنُ يَسَارِهِ أَوُ خَلُفَ ظَهُرِهِ ۔

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنے سامنے اور اپنے داہنے نہ تھوکے کیونکہ اس کے داہنے نیکیاں لکھنے والا (فرشتہ) ہوتا ہے بلکہ اپنے بائیں یا پشت کے پیچھے تھوکے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 3: صفحہ 348: رقم الحدیث 7524: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 98: رقم الحدیث 357]

عَنُ اَبِیُ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ الْمَسْجِدَ بِيَدِهِ عُرُجُوْنٌ وَكَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِيْنَ فَرَأَى نُخَامَةً فِیُ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ : اَيُّهَا النَّاس اِنَّ اَحَدَكُمُ اِذَا قَامَ يُصَلِّى اِسْتَقْبَلَهُ اللّٰه وَعَنُ يَمِيْنِهِ مَلَكٌ أَفَيُحِبُّ اَحَدُكُمُ اَنُ يَّسْتَقْبِلَهُ الرَّجُلُ فَيَبْزُقُ فِیُ وَجْهِهِ ؟ فَلَا يَبْزُقُ اَحَدُكُمُ فِیُ الْقِبْلَةِ وَ لَا عَنُ يَمِيْنِهِ وَلْيَبْزُقُ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى اَوْعَنُ يَسَارِهِ فَاِنُ عَجِلَتُ بِهِ بَادِرَةٌ لَيَقِلَّ هٰكَذَا يَعْنِیُ فِیُ ثَوْبِهِ ۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے جبکہ آپ کے دست مبارک میں کھجور کا خوشہ تھا آپ کھجور کے خوشوں کو پسند فرماتے تھے (یا کھجور کی لکڑی کا عصا تھا) تو آپ ﷺ نے قبلہ کی سمت بلغم دیکھی تو اسے کھرچ دیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ

ﷻ کے سامنے ہوتا ہے اور اس کے داہنے فرشتہ ہوتا ہے کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ کسی کے سامنے آئے اور وہ اِس کے سامنے تھوک دے؟ تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے، بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے یا بائیں جانب اور اگر تمہیں جلدی ہو تو اس طرح ہلکا کر یعنی اپنے کپڑے میں (تھوک) دے۔

[سنن ابی داوٗد: کتاب الصلوۃ: باب فی کراھیۃ البزاق فی المسجد: صفحہ 89: رقم الحدیث 480: مصنف ابن ابی شیبہ: جلد3: صفحہ 347: رقم الحدیث 7519: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 99: رقم الحدیث 358]

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : تَقْلِيْبُ الْحَصَاءِ فِيْ الْمَسْجِدِ اَذًى لِلْمَلَكِ ۔

ترجمہ: حضرت طلحہ بن مصرف (تابعی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسجد میں کنکریاں اُلٹانا فرشتہ (کراماً کاتبین) کو تکلیف دیتا ہے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: جلد3: صفحہ 428: رقم الحدیث 7925: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 99: رقم الحدیث 359]

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ عَبْدُ الْمَلِكِ وَبَصَقَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَهُوَ فِيْ مَيْسَرَةٍ : اَنَّكَ تُؤْذِي صَاحِبَكَ اُبْصُقْ عَنْ شِمَالِكَ ۔

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادہ عبدالملک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب اس نے اپنے دائیں طرف چلتے ہوئے تھوکا، تو نے اپنے ساتھی (فرشتہ) کو تکلیف میں مبتلا کیا ہے اپنے بائیں تھوکا کر۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 99: رقم الحدیث 360]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَا تُقَلِّبِ الْحِصَاءَ فِيْ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں کنکریاں نہ اُلٹانا کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: جلد3: صفحہ 427: رقم الحدیث 7924: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 99: رقم الحدیث 361]

فائدہ: اس ارشاد سے ہر وہ کام بھی شیطان کی طرف سے معلوم ہوتا ہے جو نماز میں دوسری طرف متوجہ کرے جس طرح داڑھی سے کھیلنا، کپڑوں سے کھیلنا ان کو جوڑنا وغیرہ ویسے اس عمل کی رکاوٹ کا موجب بھی فرشتے کا ادب ہے۔

کام چھوٹا انعام بڑا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی:

اِنَّ عَبْداً مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ قَالَ ﴿ يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ ﴾ فَعَضَّلَتْ بِالْمَلَكَيْنِ فَلَمْ يَدْرِيَا كَيْفَ يَكْتُبَانُهَا فَصَعِدَا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَا : يَا رَبَّنَا ! عَبْدُكَ قَالَ مَقَالَةً لَا نَدْرِيْ كَيْفَ نَكْتُبُهَا ؟ فَقَالَ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ : مَا ذَا قَالَ عَبْدِيْ ؟ قَالَا : يَارَبِّ ! اِنَّهُ قَالَ: يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : اُكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ حَتّٰى يَلْقَانِيْ عَبْدِيْ فَأَجْزِيَهُ بِهَا ۔

ترجمہ: اللہ ﷻ کے بندوں میں سے ایک بندہ نے اس طرح اللہ تعالیٰ ﷻ کی تعریف کی ﴿اے پروردگار ﷻ! تیری تعریف اسی طرح ہو جس طرح تیرے چہرہ کے جلال اور تیری سلطنت کی عظمت کے مناسب ہے﴾ تو فرشتے مشکل میں پڑ گئے اور نہ سمجھ سکے کہ وہ کس طرح سے لکھیں تو وہ آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کی: اے ہمارے پروردگار ﷻ! تیرے بندہ نے ایک ایسا جملہ کہا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم (اس کا ثواب) کس طرح سے لکھیں؟ تو اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا جب کہ وہ اس کو بہتر طریقہ پر جانتا ہے: میرے بندہ نے کیا کہا؟ انہوں نے عرض کی، اے پروردگار ﷻ! اس نے کہا ہے ﴿ يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ ﴾ تو اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا: اس کلمہ کو اسی طرح لکھو جس طرح سے میرے بندہ نے کہا ہے یہاں تک کہ میرا بندہ جب مجھ سے ملے گا تو

میں اُسے اِس کا انعام دوں گا۔

[سنن ابن ماجہ شریف: کتاب الادب: باب فضل الحامدین: صفحہ 627: رقم الحدیث 3801: کنز العمال: جلد 2: صفحہ 297: رقم الحدیث 5124: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 99: رقم الحدیث 362]

فائدہ : اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ کلمہ پڑھنے کا عظیم ثواب ہے، ہمیں اس کلمہ کو پڑھتے رہنا چاہیے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہمیں بھی اس کا بہت بڑا ثواب عطا فرمائے گا، اس جملہ کے ثواب لکھنے میں فرشتوں کا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف رجوع کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بعض اوقات کراماً کاتبین عمل کے ساتھ اس کا ثواب بھی لکھ دیتے ہیں چنانچہ یہاں پر بھی ایسا ہی ہوا لیکن اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں صرف اس کے لکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ اس کا ثواب بڑی عظمت رکھتا ہے جس کا لکھنا بہت دشوار ہے لیکن روز قیامت اس کا اور اس جیسے دوسرے نیک عمل کا ثواب میزان میں تول کر عامل کو عطا کیا جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالىٰ مَا حَفِظَا فِيْ يَوْمٍ فَيَرَى فِيْ أَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَآخِرِهَا اِسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: "قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفِيِ الصَّحِيْفَةِ" ۔

ترجمہ: کراماً کاتبین اپنے روزانہ کے (بندے کے) اعمال محفوظ کر کے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف نہیں جاتے مگر جب اعمالنامہ کے شروع اور اخیر میں استغفار کو دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے: جو کچھ اس اعمالنامہ کے درمیان (گناہ) ہیں میں نے وہ سب اپنے بندے کو معاف کیے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 99: رقم الحدیث 363]

فائدہ : جب کوئی آدمی نیند سے جاگنے کے بعد استغفار کر لے اور جب رات کو سونے لگے اس وقت بھی استغفار کر لے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس استغفار کے دوران کے چھوٹے گناہ معاف کر دیتا ہے، بڑے گناہ بغیر توبہ کیے معاف نہیں ہوتے ان سے بھی توبہ کر لی جائے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہ

انسان غفلت میں زندگی گذارتا ہے جب قیامت میں حاضر ہو گا، اس وقت پچھتائے گا مگر اُس وقت کا پچھتاوا کام نہ آئے گا، اسے چاہیئے کہ توبہ واستغفار کو اپنا شیوہ بنائے، بالخصوص سوتے وقت خصوصی خیال رکھے اگرچہ توبہ واستغفار زبانی کلامی عمل ہے، لیکن توبہ کے شرائط کا لحاظ ضروری ہے وہ مندرج ذیل ہیں:

توبہ کی شرائط

انسان کا جو گناہ اللہ جل جلالہ کے حق کے ساتھ وابستہ ہیں اُس کے معاف ہونے کی تین شرائط ہیں:

(۱) جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے اسے توبہ کرنے کے وقت سے چھوڑ دے۔

(۲) اس گناہ پر ندامت ظاہر کرے۔

(۳) اس بات کا پختہ عہد کرے کہ دوبارہ یہ گناہ کبھی نہیں کرے گا۔

ان تین شرطوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی گئی تو توبہ "توبہ" نہیں بنتی اور جو گناہ حقوق العباد سے متعلق ہے تو اس کی توبہ کی چار شرائط ہیں: تین تو مذکورہ بالا اور چوتھی یہ کہ اپنے اہل حق کے حقوق سے سبکدوش ہو مال ہو، تو وہ لوٹائے، اگر تہمت وغیرہ ہے تو اس کی معافی مانگے اور اگر الزام گناہ لگایا ہے تو وہ معاف کرائے۔

توبہ کی برکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا تَابَ الْعَبْدُ اَنْسَى اللّٰهُ الْحَفَظَةَ ذُنُوْبَهُ ۔

ترجمہ: جب کوئی مسلمان (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کے گناہ کراماً کاتبین کو بھلا دیتا ہے۔

[کنزالعمال: جلد4:صفحہ87:رقم الحدیث10175:جمع الجوامع: جلد1:صفحہ171:رقم الحدیث1152:تاریخ دمشق کبیر: جلد14:صفحہ17:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ105:رقم الحدیث382]

فائدہ : علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "جامع صغیر" میں اس حدیث کو ابن عساکر ہی کے حوالہ سے کچھ طویل ذکر کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

توبہ کرنے والے انسان کے گناہ اللہ تعالیٰ ﷻ محافظین کرام کو بھلا دیتا ہے اور اس کے اعضا کو بھی بھلا دیتا ہے اور زمین کے ان مقامات کو گناہ بھلا دیتا ہے، جہاں پر اس نے گناہ کیا تھا تاکہ روز قیامت اس سچی توبہ کرنے والے انسان کے خلاف کوئی فرشتہ یا انسان اپنے اعضا یا زمین کا وہ مقام جہاں گناہ کئے تھے گواہی نہ دے سکیں اور یہ انسان اللہ تعالیٰ ﷻ کے پاس اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے خلاف کوئی چیز گناہ کی گواہی دینے والی نہ ہوگی۔

کراماً کاتبین سے حیاو شرم کا سبق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يَسْتَتِرْ اسْتَحْيَتِ الْمَلَائِكَةُ وَخَرَجَتْ وَحَضَرَ الشَّيْطَانُ فَإِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ كَانَ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ نَصِيبٌ ۔

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو اسے چاہیے کہ پردہ کر لے اگر وہ پردہ نہیں رکھے گا تو فرشتے حیا کرتے ہیں اور (اس گھر سے) نکل جاتے ہیں پھر شیطان آموجود ہوتا ہے پس اگر ان دونوں کے لیے (اس جماع کی وجہ سے) کوئی اولاد لکھی ہے تو شیطان کا اس میں بھی ایک حصہ (اثراتِ شیطانی کا) شامل ہوتا ہے۔

[کنزالعمال: جلد16:صفحہ146:رقم الحدیث44827:مجمع البحرین فی زوائد المعجمین: جلد4:صفحہ181:رقم الحدیث2295:مجمع الزوائد: جلد4:صفحہ385:رقم الحدیث7557:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ100:رقم الحدیث364]

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ شیطان کی شرارت و نحوست بچے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

مسئلہ : میاں بیوی کا حالت خاص میں پردہ رکھنا مستحب اور مسنون ہے اور بچے کا شیطانی اثرات سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے، اسی لئے مستحب ہے کہ جماع کے شروع میں یہ دعا پڑھے "بِسْمِ اللّٰهِ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا" [کتاب الاذکار: امام نووی: جلد2:صفحہ328:رقم الحدیث723] ورنہ تجربہ شاہد ہے کہ بچہ اُم الصبیان اور پھر مرگی جیسی مہلک بیماریوں میں مبتلا رہے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَسْتَحِي أَحَدُكُمْ مِنْ مَلَكَيْهِ الَّذَيْنِ مَعَهُ كَمَا يَسْتَحِي مِنْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ مِنْ جِيرَانِهِ وَهُمَا مَعَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۔

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک اپنے ان دونوں فرشتوں سے حیا کرے جو ان کے ساتھ ہوتے ہیں جس طرح سے وہ اپنے پڑوسیوں میں سے دو نیک انسانوں سے حیا کرتا ہے (اوران کے سامنے کوئی غلط کام نہیں کرتا اور یہ دونوں فرشتے تو حیا کے زیادہ مستحق ہیں) کیونکہ یہ رات اور دن (ہر وقت) آدمی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ [الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ100:رقم الحدیث365: شعب الایمان: جلد10:صفحہ178:رقم الحدیث7344]

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلَمْ أَنْهَكُمْ عَنِ التَّعَرِّي؟ أَلَمْ أَنْهَكُمْ عَنِ التَّعَرِّي؟ إِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ فِي نَوْمٍ وَيَقْظَةٍ إِلَّا حِينَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ أَوْ حِينَ يَأْتِي خَلَائَهُ أَلَا فَاسْتَحْيُوهُمَا أَلَا فَأَكْرِمُوهُمَا ۔

ترجمہ: کیا میں نے تم لوگوں کو بے پردگی سے منع نہیں کیا؟ کیا میں نے تم لوگوں کو بے پردگی سے منع نہیں کیا؟ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو تم سے الگ نہیں ہوتے، نہ نیند میں نہ بیداری میں، یاد رکھو جب بھی تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے یا قضائے

حاجت کو جائے تو ان دونوں (فرشتوں) سے حیا کرے، خبردار! ان دونوں کی عزت کرو۔

[شعب الایمان: جلد10: صفحہ 179: رقم الحدیث7345: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم الحدیث 366]

فائدہ : اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو قضائے حاجت اور بیوی کے ساتھ جماع کرنے کی حالت میں کراماً کاتبین کا احترام کرنا چاہیے اگر ایسا نہ کرے تو ان فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : يَجْتَنِبُ الْمَلَكُ الإِنْسَانَ فِيْ مَوطِنَيْنِ عِنْدَ غَائِطِهٖ وَعِنْدَ جِمَاعِهٖ ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد ؓ فرماتے ہیں: انسان فرشتے سے ننگ (ستر) کھولنے میں دو جگہوں پر اجتناب کرے، قضائے حاجت کے وقت اور جماع کے وقت۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم الحدیث 367]

[یا ترجمہ یوں ہوسکتا ہے: فرشتے انسان سے دو جگہوں پر اجتناب کرتے ہیں، انسان کی قضائے حاجت اور جماع کے وقت۔ عربی عبارت کا اُسلوب اسی ترجمہ کا تقاضہ کر رہا ہے، واللہ اعلم ابومحمد غفرلہ]

فائدہ : اکثر یہی دو مقام ہیں جہاں ننگ (ستر) کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے نیز علاج میں اتنا کپڑا ہٹایا جائے جتنے کی ضرورت ہے جبکہ علاج کی صرف یہی شکل ہو ورنہ بلا ضرورت شدید اس کی بھی اجازت نہیں اور تیسرا مقام غسل ہے۔

انتباہ : عوام بلکہ بعض خواص بھی اس کی احتیاط نہیں کرتے، حالانکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور نہ سہی کم از کم انسان اپنی شرافت کی لاج ہی رکھے۔

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنِ التَّعَرِّيْ فَاسْتَحْيُوْا مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ مَعَكُمْ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُفَارِقُوْنَكُمْ اِلَّا عِنْدَ اِحْدَى ثَلَاثِ حَاجَاتٍ، اَلْغَائِطُ وَالْجَنَابَةُ وَالْغُسْلُ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ تمہیں بے پردگی سے منع فرماتا ہے، اللہ ﷻ کے ان فرشتوں کراماً کاتبین سے حیا کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں، جو تم سے علیحدہ نہیں ہوتے مگر تین ضرورتوں کے وقت، قضائے حاجت کے وقت، جنابت (جماع) کے وقت اور غسل کرتے وقت (کیونکہ ان تینوں اوقات میں انسان بطور ضرورت اپنا ننگ کھولتا ہے)۔

[مسند بزار: جلد11: صفحہ 89: رقم الحدیث4799: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 101: رقم الحدیث368: مجمع الزوائد: جلد1: صفحہ 375: رقم الحدیث1454]

فائدہ : مذکورہ تینوں حالتوں میں انسان جتنا کوشش کرسکے اپنا ننگ ڈھانپے، ڈھانپنے کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ جماع کے وقت میاں بیوی اپنے اُوپر چادر یا لحاف اوڑھ لیا کریں اور غسل کے وقت کوئی کپڑا باندھ لیا کریں، عام بندوں میں یا میدان میں یا ندی دریا میں کپڑے اتار کر نہ نہائیں، نہ اس طرح سے جماع کریں اور قضائے حاجت کے وقت بقدر ضرورت کپڑا ہٹالیا کریں۔

حکایت

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ظہر کے وقت باہر نکلے تو ایک آدمی کو دیکھا جو وسیع میدان میں (کپڑے اتار کر) نہا رہا تھا تو آپ ﷺ نے اللہ ﷻ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا:

أَمَّا بَعْدُ! فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَكْرِمُوا الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ الَّذِيْنَ مَعَكُمْ لَيْسَ يُفَارِقُوْنَكُمْ اِلَّا عِنْدَ اِحْدَى مَنْزِلَتَيْنِ حَيْثُ يَكُوْنُ الرَّجُلُ عَلَى خَلَائِهٖ أَوْ يَكُوْنُ مَعَ أَهْلِهٖ اِنَّهُمْ كِرَامٌ كَمَا سَمَّاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلْيَسْتَتِرْ أَحَدُكُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ بِجَرْمِ حَائِطٍ أَوْ بِبَعِيْرِهٖ فَاِنَّهُمْ بِجَرْمٍ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ ۔

ترجمہ: اللہ ﷻ کی تعریف کے بعد (میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ) اللہ تعالیٰ ﷻ سے ڈرو، کراماً کاتبین کی عزت کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں تم سے کبھی جدا نہیں ہوتے مگر دو

مقام پر (۱) جب آدمی قضائے حاجت میں ہوتا ہے (۲) یا اپنی بیوی کے ساتھ ہوتا ہے، یہ (فرشتے) عزت والے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کا نام (بھی "کراماً کاتبین" "عزت دار اعمال لکھنے والے) رکھا ہے، ایسی ضرورت کے وقت تم میں کا ہر ایک دیوار کے پاس یا اپنے اونٹ (سواری) کے پاس پردہ کر لے کیونکہ یہ پردہ ہے اور یہ فرشتے اس کی طرف نہیں دیکھتے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 101: رقم الحدیث 369]

وہ اعمال جن سے کراماً کاتبین کو اذیت پہنچتی ہے

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ بِالْوُضُوْءِ وَالْمُتَخَلِّلُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَّا تَخْلِيْلُ الْوُضُوْءِ فَالْمَضْمَضَةُ وَ الاسْتِنْشَاقُ وَبَيْنَ الأَصَابِعِ وأَمَّا تَخْلِيْلُ الطَّعَامِ فَمِنَ الطَّعَامِ لِأَنَّهُ لَيْسَ أَشَدَّ عَلَى الْمَلَكَيْنِ مِنْ أَن يَرَيَا بَيْنَ أَسْنَانِ صَاحِبِهِمَا طَعَامًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ ـ

ترجمہ: مبارک ہو وضو میں خلال کرنے والوں کو، مبارک ہو طعام میں خلال کرنے والوں کو، وضو میں خلال (کرنے کا معنی) کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا اور (ہاتھوں اور پاؤں کی) انگلیوں کے درمیان خلال کرنا اور طعام میں خلال یہ ہے کہ کوئی چیز کھانے کی دانتوں میں رہ جائے (اس کو صاف کرنا) کیونکہ یہ ان دونوں فرشتوں کو زیادہ تکلیف دہ ہے کہ وہ اپنے ساتھی کے دانتوں میں کوئی چیز کھانے کی دیکھیں جب کہ وہ نماز بھی پڑھ رہا ہو۔

[مجمع الزوائد: جلد1: صفحہ 324: رقم الحدیث 1199: مجمع البحرین: جلد1: صفحہ 338: رقم الحدیث 419: کنز العمال: جلد9: صفحہ 133: رقم الحدیث 26088: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 105: رقم الحدیث 383]

فائدہ: کوئی چیز کھانے کی انسان کے دانتوں میں رہ جائے یا رہ کر بدبو پیدا کر دے تو اس سے کراماً کاتبین کو اذیت ہوتی ہے اور یہ بات عام ہے، چاہے نماز کی حالت ہو یا نماز سے باہر، یہی حال حقہ نوشی اور تمباکو کے استعمال اور سگریٹ اور پان جس میں تمباکو کی آمیزش ہو یونہی کچا پیاز، غرض یہ کہ منہ میں ہر طرح بدبو اور مکروہ ونفرت والی شے سے کراماً

کاتبین کو اذیت پہنچتی ہے، اسی لئے منہ کو ہر وقت صاف ستھرا بلکہ خوشبودار رکھنا چاہیے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نَقُّوْا أَفْوَاهَكُمْ بِالْخِلَالِ فَإِنَّهَا مَجْلِسُ الْمَلَكَيْنِ الْكَرِيْمَيْنِ الْحَافِظَيْنِ وَإِنَّ مِدَادَهُمَا الرِّيْقُ وَقَلَمَهُمَا اللِّسَانُ وَلَيْسَ عَلَيْهِمَا شَيْءٌ أَضَرَّ مِنْ بَقَايَا الطَّعَامِ بَيْنَ الاِسْنَانِ ـ

ترجمہ: اپنے مونہوں کو انگلیوں کے ذریعہ (یا مسواک کے ذریعہ) صاف رکھو کیونکہ یہ (مونہہ) دونوں کراماً کاتبین حافظین فرشتوں کی نشست گاہ ہے ان کی سیاہی (انسان کی) تھوک ہے اور ان کا قلم (انسان کی) زبان ہے اور فرشتوں پر دانتوں میں باقی رہنے والے طعام سے زیادہ کوئی چیز تکلیف دہ نہیں ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 105: رقم الحدیث 385]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ دَخَلَ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ مِئْزَرٍ لَعَنَهُ الْمَلَكَانُ ـ

ترجمہ: جو آدمی حمام میں بغیر تہبند کے داخل ہوا اس پر کراماً کاتبین لعنت کرتے ہیں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ کسی بھی ایسی جگہ بغیر پردہ کے غسل کرنا جہاں سے لوگ اس کا ننگ (ستر) دیکھتے ہوں یا دیکھ سکیں جن کو اس کا ننگ دیکھنا حرام ہو ایسے شخص پر کراماً کاتبین لعنت فرماتے ہیں۔

انتباہ: اگر ایسی محفوظ جگہ پر بغیر تہبند کے بھی غسل کرے جہاں سے کوئی بھی اسے نہ دیکھ سکے تب بھی کراماً کاتبین کو اس ننگے آدمی سے حیا آتی ہے اور تکلیف ہوتی ہے، اس لئے حمام میں بھی کوئی ایسا کپڑا ضرور باندھ لینا چاہیے جس سے کم از کم ناف سے لے کر گھٹنوں تک کا حصہ ڈھک جائے۔

[کنز العمال: جلد9: صفحہ 170: رقم الحدیث 26619: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 105: رقم الحدیث 386]

بے باک مسلمان

اکثر اسلامی بھائی اور دینی برادری اسلامی مسائل پر عمل کرنے میں بے اعتنائی کرتے ہیں اور غسل کے معاملہ میں تو خصوصیت سے بے باک واقع ہوئے ہیں عوام تو ہیں ہی عوام، خواص کے اکثر کا یہی حال ہے کہ کمروں کو بند سمجھ کر ننگے نہاتے ہیں، انہیں یہ تصور تک بھی نہیں ہوتا کہ ان کے رفقائے زندگی (کراماً کاتبین) آپ کے متعلق کیا تصور فرمائینگے۔

کراماً کاتبین علیہم السلام کا اجتماع

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ۔

ترجمہ: تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آتے رہتے ہیں یہ فجر اور عصر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری وہ اُوپر کو چلے جاتے ہیں تو ان سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ پوچھتا ہے جب کہ وہ ان سے زیادہ باخبر ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں ہم نے جب انہیں چھوڑا تو بھی وہ (صبح کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تو بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

[بخاری شریف: کتاب التوحید: باب قول اللہ تعالی تعرج الملائکۃ والروح الیہ: صفحہ 1498: رقم الحدیث 7429: مسلم شریف: کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ: باب فضل صلاتی الصبح والعصر: صفحہ 284: رقم الحدیث 632: نسائی شریف: باب فضل صلاۃ الجماعۃ: صفحہ 83: رقم الحدیث 485: صحیح ابن حبان: جلد 5: صفحہ 28: رقم الحدیث 1736]

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِأَنَّ مَلائِكَةَ اللَّيْلِ اِنَّمَا تَنْزِلُ

وَالنَّاسُ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَحِيْنَئِذٍ تَصْعُدُ مَلائِكَةُ النَّهَارِ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ تَنْزِلُ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ ۔

ترجمہ: (حضرت امام ابن حبان اس جگہ) حضرت امام ابوحاتم کا قول نقل فرماتے ہیں اس حدیث میں واضح بیان (موجود) ہے کہ رات کے فرشتے اس وقت نازل ہوتے ہیں جب لوگ عصر کی نماز میں ہوتے ہیں اور اسی وقت دن کے فرشتے اُوپر جاتے ہیں اور یہ حدیث ان لوگوں کی بات کی مخالفت کر رہی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ رات کے فرشتے سورج غروب ہونے کے بعد اُترتے ہیں۔ [صحیح ابن حبان: جلد 5: صفحہ 30: رقم الحدیث 1737]

"لَهُ مُعَقِّبَاتٌ" کی تفسیر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: "لَهُ مُعَقِّبَاتٌ" قَالَ: هُمُ الْمَلَائِكَةُ تَعْقِبُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ تَكْتُبُ عَلَى ابْنِ آدَمَ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ جل جلالہ "لَهُ مُعَقِّبَاتٌ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ وہ فرشتے ہیں جو رات اور دن کو آتے (جاتے) رہتے ہیں اور انسان کے اعمال لکھتے ہیں۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 7: صفحہ 2230: رقم الحدیث 12186: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 13: صفحہ 458: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 90: رقم الحدیث 316]

سوال: علامہ قونوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بعض بے دینوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ملائکہ اعمال کیسے لکھتے اور روحیں کیسے قبض کرتے ہیں جبکہ تم نے روایت کیا ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو اور نہ ہی اس جماعت کے ساتھ ہوتے ہیں جس میں کتا یا گھنٹی ہو اور تم یہ بھی پڑھتے ہو:

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ○ (سورہ سجدہ: آیت ۱۱)

ترجمہ: تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر (اللہ کی طرف سے) مقرر ہے۔

تو ہونا تو یہ چاہئے کہ وہ آدمی نہ مرے جس کے پاس کتا یا تصویر یا گھنٹی ہو اور نہ ہی اس کے اعمال لکھے جائیں۔

اور جب کوئی بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے تو کیا کراماً کاتبین اس کے ساتھ ہوتے ہیں یا نہیں اور وہ کہاں بیٹھتے ہیں اور کس شئے پر بیٹھتے ہیں اور کس چیز سے لکھتے ہیں؟

جواب: یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ یہ فرشتے اس گھر میں صاحب گھر کے اکرام، دعا اور برکت کے طور پر داخل نہیں ہوتے جس میں ان مذکورہ اشیاء میں سے کوئی شئے ہو، یہ اس کی ممانعت نہیں کرتی کہ فرشتے کتابت اعمال اور قبض ارواح کے لیے داخل نہیں ہو سکتے اور یہ ہمیں قابل تسلیم ہے کیونکہ صاحب گھر کا بگاڑ نیک لوگوں کے دخول سے تو مانع ہو سکتا ہے جو اس کے دوست ہوں اور اس میں آکر پریشان ہوں لیکن وہ لوگ جو اس کے مخالف بگاڑ پیدا کرنے والے اور کوئی حق واجب وصول کرنے والے ہوں ان کو یہ صورتیں نہیں روک سکتیں۔

کتے میں دو وجہیں ہیں جو حضرات اخیار کو ان کے اختیار سے مانع ہیں ایک تو یہ ظالم درندہ ہوتا ہے، دوسرا نجس ہوتا ہے، اس سے بے خوفی نہیں ہوتی کہ وہ برتن کو پلید کر دے یا بستر کو یا کھانے کو کہ اس کے مالک کو اس کا علم نہ ہو یا ہو جائے اور مصور اپنی تصویر سے اللہ تعالیٰ ﷻ کی تخلیق کا مقابلہ کرتا ہے جو بہت بڑا جرم ہے، اسی وجہ سے مصور لوگ روز قیامت سخت ترین عذاب میں مبتلا ہونگے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اور حضرات ملائکہ کرام ایسی اشیاء (کی صحبت) پر صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ ﷻ سے بہت زیادہ خائف ہوتے ہیں، اسی لئے وہ ایسے گھر سے واپس ہو جاتے ہیں جس میں تصویر ہو۔

اور گھنٹی کے متعلق کہا گیا ہے کہ جنات اس کا میلان رکھتے اور اس کے پاس جمع ہوتے ہیں اور اُونٹ میں جنات کی مشابہت ہے اور حدیث شریف میں بھی ہے کہ "یہ (اونٹ) جنات سے پیدا کئے گئے ہیں" اسی وجہ سے یہ بہت سے اوقات میں بلاسبب ظاہری بھاگنے لگتے ہیں ان کے اس بھاگنے کو اس پر محمول کیا جاتا ہے کہ شیاطین ان سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں جس کے سبب یہ بھاگنے لگتے ہیں پس ان پر گھنٹیوں کا لٹکانا شیاطین کو دعوت دینے کی طرح اور ان کے سبب حاضری کی تاکید ہے تو جس نے اپنے لئے خدا تعالیٰ ﷻ کے دشمنوں کو بلانے کی ترجیح دی یا جن یا کتے کو سفر میں اپنی حفاظت کرنے کا اعتقاد رکھا تو وہ اس لائق ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ ﷻ اپنے فرشتوں اور دوستوں کو متعین نہ کرے لیکن یہ کتابت اعمال سے متعلق فرشتوں کو منع نہیں کرتے بلکہ یہ حالت اطاعت کے بجائے حالت معصیت میں زیادہ اولیٰ ہے۔

رہا حضرات کراماً کاتبین کا بیت الخلاء میں داخل ہونے کا سوال تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں علم نہیں اور ہمارا عدم علم ہمارے دین میں عیب نہیں لگاتا، مجمل جواب یہ ہے کہ یہ دخول کے پابند ہیں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے اس صورت میں ان پر اکرام فرمایا اور ان کو داخلی حالات کی اطلاع فرمائی ہو اور وہ اس کو ایسی ہی حالت میں کتابت کریں۔ (واللہ اعلم)

فائدہ: کراماً کاتبین کے بیٹھنے کے مقام کے متعلق اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے "عن الیمین وعن الشمال قعید" یہ بھی محتمل ہے کہ حقیقی طور پر بیٹھنا مراد ہو یا بیٹھنے کو استعارۃً استعمال کیا گیا ہو، اِس بارے میں ان کے حال کو اللہ ﷻ ہی خوب جانتا ہے۔

سوال: یہ کیا لکھتے ہیں اور کس شئے پر لکھتے ہیں؟

جواب: ہمیں اس کا بھی علم نہیں، اتنا ضرور ہے کہ وہ ایسی شے پر لکھتے ہیں جو لپیٹنے اور پھیلانے کا احتمال رکھتی ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ ﷻ کا ارشاد گرامی ہے:

وَنُخْرِجَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَّلْقَاهُ مَنْشُوْرًا:(الاسراء:آیت۱۳)

ترجمہ: اوراس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا۔

وہ ذات جس نے ان کو پیدا کیا اور دوسروں کو بھی وہ اس سے عاجز نہیں کہ ان کے لکھنے کے لیے اوراق چمڑے اوران چیزوں کے علاوہ کوئی شئے پیدا فرما دے جس پر لوگ لکھا کرتے ہیں یا تو وہ ایسے قلم سے لکھتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان (دنیاوی) قلموں کے علاوہ پیدا کیا ہے اور وہ یا تو سیاہی سے لکھتے ہیں یا بغیر سیاہی کے لکھتے ہیں،اس کی حقیقت سے اللہ تعالیٰ ﷻ بخوبی آگاہ ہے۔

فائدہ : لَا تَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتاً فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ ۔

ترجمہ: جس گھر میں کتا یا تصویر موجود ہو فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

[بخاری شریف: کتاب بدء الخلق : باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم: صفحہ 672: رقم الحدیث 3322: مسلم شریف : کتاب اللباس: باب لا تدخل الملائکۃ بیتًا فیہ کلب: صفحہ 1011: رقم الحدیث 2106: ابوداؤد شریف : باب فی الصور: صفحہ 741: رقم الحدیث 4152: ترمذی شریف: باب ماجاء ان الملائکۃ لا تدخل بیتًا فیہ صورۃ: صفحہ 628: رقم الحدیث 2804: ابن ماجہ شریف: باب الصور فی البیت: صفحہ 606: رقم الحدیث 3649]

اس حدیث کے متعلق امام خطابی ''معالم السنن'' میں فرماتے ہیں:

اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو رحمت اور برکت لے کر نازل ہوتے ہیں، محافظین مراد نہیں ہیں کیونکہ وہ (انسان سے) علیحدہ نہیں ہوتے۔

فائدہ : کراماً کاتبین کے بیت الخلاء میں جانے کے متعلق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں ہے:

اِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ فِيْ نَوْمٍ وَيَقْظَةٍ اِلَّا حِيْنَ يَأْتِيْ أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ اَوْ حِيْنَ يَأْتِيْ خَلَاءَهُ ۔

ترجمہ: تمہارے ساتھ کچھ فرشتے ایسے ہیں جو تم سے نینداور بیداری کی حالتوں

میں بھی علیحدہ نہیں ہوتے مگر جس وقت تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے یا قضائے حاجت کے لئے جاتا ہے (تو الگ ہو جاتے ہیں)۔

[شعب الایمان: جلد 10: صفحہ 179: رقم الحدیث 7345: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم الحدیث 366]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنِ التَّعَرِّيْ فَاسْتَحْيُوْا مِنْ مَلائِكَةِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ مَعَكُمْ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُفَارِقُوْنَكُمْ اِلَّا عِنْدَ اِحْدَى ثَلاثِ حَاجَاتٍ ، اَلْغَائِطُ وَالْجَنَابَةُ وَالْغُسْلُ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ تمہیں بے پردگی سے منع فرماتا ہے،اللہ تعالیٰ ﷻ کے ان فرشتوں کراماً کاتبین سے حیا کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں، جو تم سے علیحدہ نہیں ہوتے مگر تین ضرورتوں کے وقت قضائے حاجت کے وقت جنابت (جماع) کے وقت اور غسل کرتے وقت (کیونکہ ان تینوں اوقات میں انسان بطور ضرورت اپنا ننگ کھولتا ہے)۔

[مسند بزار: جلد 11: صفحہ 89: رقم الحدیث 4799: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 101: رقم الحدیث 368: مجمع الزوائد: جلد 1: صفحہ 375: رقم الحدیث 1454]

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : يَجْتَنِبُ الْمَلَكُ الإِنْسَانَ فِيْ مَوطِنَيْنِ عِنْدَ غَائِطِهِ وَعِنْدَ جِمَاعِهِ ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انسان فرشتے سے ننگ (ستر) کھولنے میں دو جگہوں پر اجتناب کرے، قضائے حاجت کے وقت اور جماع کے وقت۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم الحدیث 367]

[یا ترجمہ یوں ہوسکتا ہے: فرشتے انسان سے دو جگہوں پر اجتناب کرتے ہیں، انسان کے قضائے حاجت کے اور جماع کے وقت۔ عربی عبارت کا اُسلوب اسی ترجمہ کا تقاضہ کر رہا ہے، واللہ اعلم ابو محمد غفرلہ]

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لَا تَشْهَدُ الْمَلَائِکَۃُ وَاَنْتَ عَلٰی خَلَائِکَ ۔

ترجمہ: حضرت عطا ؓ سے مروی ہے: جب تو قضائے حاجت میں ہو تو فرشتے پاس نہیں ہوتے۔ (ان دونوں آثار کا حکم مرفوع کا ہے)۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم 367: مصنف ابی ابن شیبہ: جلد 1: صفحہ 209: رقم الحدیث 1228]

حکایت

کتب حنفیہ میں سے " مقدمۂ ابو اللیث " میں ہے:

حضرت ابو بکر صدیق ؓ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو اپنی چادر بچھا دیتے اور فرماتے اے محافظ فرشتو! یہاں اس پر تشریف رکھو کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ ﷻ سے معاہدہ کیا ہے کہ میں بیت الخلاء میں کوئی بات نہیں کرونگا۔

فائدہ : کراماً کاتبین فرشتوں کے بیٹھنے کا مقام اور کس شئے سے لکھتے ہیں؟ تو حدیث شریف میں ہے:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّ اللّٰہَ لَطَّفَ الْمَلَکَیْنِ الْحَافِظَیْنِ حَتّٰی اَجْلَسَہُمَا عَلَی النَّاجِذَیْنِ وَجَعَلَ لِسَانَہٗ قَلَمَہُمَا وَرِیْقَہٗ مِدَادَہُمَا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ نے حفاظت کرنے والے دونوں (کراماً کاتبین) فرشتوں کو لطیف بنایا ہے حتی کہ ان کو (انسان کے) دونوں ڈاڑھوں پر بٹھلایا ہے اِس کی زبان کو اُن کا قلم اور اِس کے لعاب کو اُن کے لیے سیاہی بنایا ہے۔

[کنزالعمال: جلد 14: صفحہ 161: رقم الحدیث 38976: جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 253: رقم الحدیث 5419: تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 620: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 91: رقم الحدیث 322]

یہاں ''ناجذین'' کا جو لفظ آیا ہے اس سے مراد آخری ڈاڑھیں ہیں اور حدیث میں ہے:

نَقُّوْا اَفْوَاہَکُمْ بِالْخِلَالِ فَاِنَّہَا مَجْلِسُ الْمَلَکَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ الْحَافِظَیْنِ وَاِنَّ مِدَادَہُمَا الرِّیْقُ وَقَلَمَہُمَا اللِّسَانُ وَلَیْسَ عَلَیْہِمَا شَیْءٌ اَضَرَّ مِنْ بَقَایَا الطَّعَامِ بَیْنَ الْاَسْنَانِ ۔

ترجمہ: اپنے مونہوں کو انگلیوں کے ذریعہ (یا مسواک کے ذریعہ) صاف رکھو کیونکہ یہ (مونہہ) دونوں کراماً کاتبین حافظین فرشتوں کی نشست گاہ ہے ان کی سیاہی (انسان کی) تھوک ہے اور ان کا قلم (انسان کی) زبان ہے اور فرشتوں پر دانتوں میں باقی رہنے والے طعام سے زیادہ کوئی چیز تکلیف دہ نہیں ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 105: رقم الحدیث 385]

حضرت سفیان (بن عیینہ) ؓ کا فرمان ہے:

دو فرشتے انسان کی ڈاڑھوں کے درمیان رہتے ہیں۔

حضرت سیدنا علی ؓ سے روایت ہے:

انسان کی زبان فرشتے کا قلم ہے اور اِس کا لعاب ان کی سیاہی ہے۔ اس کا حکم بھی مرفوع کا ہے۔

سوال : زبان کا اُن کے قلم ہونے سے مراد زبان کا سبب کتابت ہونا ہے، اس لئے یہ ان کا آلہ ہوئی کیونکہ یہ وہی کچھ لکھتے ہیں جو وہ بولتی ہے۔

جواب :

(۱) کتابت صرف اقوال سے مخصوص نہیں کیونکہ یہ افعال، اعتقادات اور نیتیں بھی لکھتے ہیں۔

(۲) یہ تاویل زبان کے متعلق بہت بعید طور پر آ سکتی ہے لیکن لعاب کے ان کی سیاہی بننے پر لاگو نہیں ہو سکتی جیسا کہ ظاہر ہے۔

اعمالنامہ کس پر لکھتے ہیں؟

رہا یہ مسئلہ! کہ فرشتے کس شئے پر لکھتے ہیں؟

تو اس کے متعلق کوئی حدیث یا اثر وارد نہیں ہوا لیکن امام غزالی کی طرف منسوب کتاب "الدرۃ الفاخرۃ فی کشف علوم الاخرۃ" میں ہے کہ مومن کا اعمالنامہ زعفران

کے پتے کا ہوگا اور کافر کا اعمالنامہ بیری کے پتے کا ہوگا۔ واللہ اعلم

عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : بَلَغَنِيُ اَنَّ مَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيُ آدَمَ اِلَّا وَمَعَهُ خَمْسَةٌ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ ، وَاحِدٌ عَنْ يَمِيْنِهِ وَوَاحِدٌ عَنْ شِمَالِهِ وَوَاحِدٌ خَلْفَهُ وَوَاحِدٌ اَمَامَهُ وَوَاحِدٌ فَوْقَهُ يَدْفَعُ عَنْهُ مَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقٍ اَوْ مِنَ الْهَوَاءِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن مبارک ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے: کوئی انسان بھی ایسا نہیں مگر اس کے ساتھ پانچ فرشتے ہوتے ہیں ایک انسان کے دائیں، ایک بائیں، ایک پیچھے، ایک آگے اور ایک اُوپر ہوتا ہے جو اُوپر سے یا فضا سے نازل ہونے والی بلا سے دفاع کرتا ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 106: رقم الحدیث 388]

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالىٰ : "اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ" قَالَ : مَلَكَان بَيْنَ نَابَى الانْسَانِ ، قَالَ اَحْمَدُ : لَوْ لَمْ يَسْمَعِ الرَّجلُ مِنَ العِلْمِ اِلَّا هٰذا لَكَانَ كَثِيْرًا ۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عیینہ ؓ فرمان باری تعالیٰ ﴿اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ دو فرشتے ہیں جو انسان کی دو داڑھوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ امام احمد ؓ فرماتے ہیں: اگر انسان نے علم کی کوئی بات نہ سنی ہو تو اس کے لیے یہی بات بھی بہت ہے (کہ ہر انسان کے ساتھ نگہبان فرشتے مقرر ہیں)۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 106: رقم الحدیث 389]

مغرب کی دو رکعت میں تعجیل کا فائدہ

حضرت ابو الدرداء ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَبْسُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ مَشَقَّةٌ عَلَى الْمَلَكَيْنِ ۔

ترجمہ: مغرب کے بعد کی دو رکعت میں تاخیر کرنا کراماً کاتبین پر گراں گذرتا ہے۔

[کنز العمال: جلد 7: صفحہ 160: رقم الحدیث 19442: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 106: رقم الحدیث 390]

فائدہ: کیونکہ دن کے کراماً کاتبین اور ہوتے ہیں اور رات کے اور، چونکہ دن کے فرشتے مغرب کی نماز کو انسان کے کامل طور پر ادا کرنے کے بعد آسمان پر چڑھتے ہیں، اس لئے اگر مغرب کی دو سنتوں میں تاخیر کی گئی تو یہ ان فرشتوں پر بھاری ہو جاتی ہیں، لہٰذا مغرب کے فرض ادا کرنے کے بعد ان سنتوں کی ادائیگی میں دیر نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت ابواویس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہم حضرت سفیان بن عیینہ ؓ کے پاس ان کی آخری عمر میں مکہ میں بیٹھے تھے تو انہوں نے ہمیں حضرت یحییٰ بن عبید اللہ تیمی ؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمَلائِكَةِ : اِذَا هَمَّ عَبْدِىْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا وَاحِدَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشَرًا وَاِذَا هَمَّ عَبْدِىْ بِسَيِّئَةٍ فَلا تَكْتُبُوْهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا وَاحِدَةً ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ (کراماً کاتبین) فرشتوں سے فرماتا ہے: جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے تو اس پر نیکی لکھ دیا کرو اور اگر وہ اس پر عمل بھی کر لے تو اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیا کرو اور جب میرا کوئی بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اس کا گناہ نہ لکھا کرو اور اگر اس کا ارتکاب کر لے تو بس ایک گناہ لکھا کرو۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 106: رقم الحدیث 387]

ایک آدمی نے سوال کیا: اے ابو محمد! (یہ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے) کیا یہ غیب جانتے ہیں (کہ ان کو نیکی بدی کی نیت کا بھی علم ہو جاتا ہے)؟

فرمایا: کراماً کاتبین غیب نہیں جانتے لیکن جب کوئی انسان کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ سے کستوری کی خوشبو آتی ہے جس سے یہ جان لیتے ہیں کہ اس نے نیکی کا

ارادہ کیا ہے اور جب کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ سے بدبودار ہوا پھوٹتی ہے جس سے وہ جان لیتے ہیں کہ اس نے گناہ کا ارادہ کیا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 106: رقم الحدیث 387]

مسئلہ : اگر انسان نیکی یا گناہ کرنے کا پختہ ارادہ کرلے تو اس کی نیکی بھی لکھی جاتی ہے اور گناہ بھی لکھا جاتا ہے اور جس نیکی یا گناہ کا پختہ ارادہ نہ کیا جائے بلکہ صرف وہم اور خیال کی حد تک ہو تو نہ گناہ لکھا جاتا ہے اور نہ نیکی۔

کراماً کاتبین علیہم السلام باادب

کراماً کاتبین انسان کا ادب واحترام کرتے ہیں:

عَنْ سُفْيَانِ الثَّوْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ قَبَّلَ الْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ۔

ترجمہ: حضرت سفیان ثوری ؓ (مشہور محدث وفقیہ) فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی قرآن پاک کا ختم کرتا ہے تو (کراماً کاتبین) فرشتے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتے ہیں۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 101: رقم الحدیث 370]

ننگ (ستر) کھولنے والے سے فرشتہ الگ ہوجاتا ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ كَشَفَ عَوْرَتَهُ أَعْرَضَ عَنْهُ الْمَلَكُ ۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ؓ فرماتے ہیں: جس نے اپنا ننگ کھولا اس سے فرشتہ الگ ہوجاتا ہے۔ [مصنف ابی شیبہ: جلد 1: صفحہ: 201: رقم الحدیث 1180: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 101: رقم الحدیث 371]

قضائے حاجت کے وقت فرشتے ساتھ نہیں ہوتے

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لَا تَشْهَدُ الْمَلائِكَةُ وَاَنْتَ عَلَى خَلَائِكَ ۔

ترجمہ: حضرت عطا ؓ (مشہور تابعی مفسر رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: جب تو قضائے حاجت کی حالت میں ہو اس وقت تیرے پاس فرشتے (کراماً کاتبین) نہیں آتے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم الحدیث 367: مصنف ابی ابن شیبہ: جلد 1: صفحہ 209: رقم الحدیث 1228]

حالت طہارت میں بستر پر آنے والے کے ساتھ فرشتہ پیار کا اظہار کرتا ہے

عَنْ اَبِيْ صَالِحِ الْحَنَفِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : اِذَا اَوَى الرَّجُلُ اِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا مَسَحَهُ الْمَلَكُ ۔

ترجمہ: حضرت ابو صالح حنفی (تابعی) ؓ فرماتے ہیں: جب کوئی انسان حالت طہارت میں اپنے بستر پر لیٹتا ہے فرشتہ اس (کے جسم) پر (اپنا رحمت بھرا ہاتھ) پھیرتا ہے۔

[مصنف ابی شیبہ: جلد 1: صفحہ 216: رقم الحدیث 1272: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 101: رقم الحدیث 373]

مریض کو اجر وثواب کے مزید انعامات

حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا مَرِضَ يَقُوْلُ الرَّبُّ: عَبْدِيْ فِيْ وَثَاقِيْ فَاِنْ كَانَ نَزَلَ بِهِ الْمَرَضُ وَهُوَ فِيْ اِجْتِهَادِهِ قَالَ : اُكْتُبُوْا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قَدْرَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِيْ اِجْتِهَادِهِ وَاِنْ كَانَ نَزَلَ بِهِ الْمَرَضُ فِيْ فَتْرَةٍ مِنْهُ قَالَ : اُكْتُبُوْا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مَا كَانَ فِيْ فَتْرَتِهِ ۔

ترجمہ: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو ربّ تبارک وتعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: میرا بندہ میری قید (بیماری) میں ہے، جب اسے مرض لاحق ہوا اور وہ (نیک اعمال میں) محنت کر رہا تھا، تو فرماتا ہے: اس کے لیے اتنا ثواب لکھتے رہو جتنا وہ اپنی محنت سے عمل کیا کرتا تھا اور اگر اس کو اس حالت میں مرض لاحق ہوا کہ وہ کوئی بھی نیک عمل نہیں کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: اس کے لیے اس کا اجر لکھو جو وہ اپنی فرصت میں کر رہا تھا (یعنی اگر وہ گناہ سے رُکا ہوا تھا تو اس کے لیے گناہ سے باز رہنے کا ثواب لکھتے رہو)۔ [شعب الایمان: جلد 12: صفحہ 372: رقم الحدیث 9466: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 102: رقم الحدیث 374]

بیمار کی آرزو

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے کیوں تبسم فرمایا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ وَجَزْعِهِ مِنَ السَّقْمِ وَلَوْ يَعْلَمُ مَا فِي السَّقْمِ أَحَبَّ أَنْ يَكُوْنَ سَقِيْمًا حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ ۔

ترجمہ: میں مومن سے اور اس کی بیماری میں گھبراہٹ سے حیران ہو رہا ہوں، اگر یہ بیماری کا اجر وثواب جان لے تو پسند کرے کہ وہ بیمار پڑ جائے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ﷻ سے جا ملے (یعنی اسے موت آ جائے)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (پھر) رسول اللہ ﷺ نے اپنی نظر مبارک آسمان کی طرف بلند فرمائی پھر جھکا لی ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

عَجِبْتُ مِنْ مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ نَزَلَا إِلَى الْأَرْضِ يَلْتَمِسَانِ عَبْدًا فِيْ

مُصَلَّاهُ فَلَمْ يَجِدَاهُ فَعَرَجَا إِلَى السَّمَاءِ إِلَى رَبِّهِمَا فَقَالَا: يَارَبِّ! كُنَّا نَكْتُبُ لِعَبْدِكَ الْمُؤْمِنِ فِيْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ مِنَ الْعَمَلِ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ قَدْ حَبَسْتَهُ فِيْ حِبَالَتِكَ فَلَمْ نَكْتُبْ لَهُ شَيْئًا فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: أُكْتُبَا لِعَبْدِيْ عَمَلَهُ فِيْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَلَا تَنْقِصُوْهُ شَيْئًا عَلَى أَجْرِ مَا حَبَسْتُهُ وَلَهُ أَجْرُ مَا كَانَ يُعْمَلُ ۔

ترجمہ: میں فرشتوں میں سے ان دو فرشتوں پر حیران ہوں جو زمین پر نازل ہوئے اور ایک نیک آدمی کو اس کی جائے نماز پر تلاش کرتے رہے، جب اُسے نہ پایا تو اپنے رب تعالیٰ ﷻ کے پاس آسمان پر چلے گئے اور عرض کی: اے ہمارے پروردگار ﷻ! ہم تیرے (فلاں) مومن بندے کے رات دن کے ایسے ایسے اعمال لکھتے تھے اب ہم نے اُسے اس حالت میں پایا ہے کہ تو نے اُسے اپنی رسی (بیماری) میں جکڑ رکھا ہے، اس لیے ہم نے اس کا کوئی عمل نہیں لکھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ نے فرمایا: میرے بندے کے لیے اس کے دن رات کے عمل لکھتے رہو (جو وہ اپنی حالت صحت میں کیا کرتا تھا) اور میرے اُسے لاچار کر دینے سے اس کے اعمال صالحہ (کے لکھنے) میں اجر وثواب کی کمی نہ کرو، اس کے لیے (نیک اعمال کا) وہی اجر ہے جو یہ (حالت صحت میں) کیا کرتا تھا۔

[کنز العمال: جلد 3: صفحہ 125: رقم الحدیث 6662 / 6684: مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 23: رقم الحدیث 3814: المطالب العالیہ لامام ابن حجر: جلد 11: صفحہ 54: رقم الحدیث 2451: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 102: رقم الحدیث 375]

فائدہ: اگر کوئی آدمی کسی بیماری اور عذر کی بنا پر کسی نیک عمل کے کرنے سے رہ جائے تو اللہ تعالیٰ ﷻ کے فضل سے امید ہے کہ وہ اب بھی اپنے بندوں پر ایسی کرم نوازی کرتا ہے کہ اسے اسی بیماری کی مشقت وکلفت کے اجر وثواب کے علاوہ وہ نیکیاں بھی بدستور عطا فرماتا ہے جو بحالت صحت میں کرتا تھا مثلاً تہجد پڑھتا تھا، تلاوتِ قرآن کرتا تھا، دُرود وسلام پڑھتا تھا وغیرہ ان سب اعمال کا اجر وثواب اسے عطا ہوتا رہے گا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ مِنْ عَمَلِ يَوْمٍ اِلَّا وَهُوَ يُخْتَمُ عَلَيْهِ وَاِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : يَا رَبَّنَا ! عَبْدُكَ فُلانٌ قَدْ حَبَسْتَهُ ، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ : اِخْتِمُوْا لَهُ عَلَى مِثْلِ عَمَلِهِ حَتَّى يَبْرَأَ أَوْ يَمُوْتَ ۔

ترجمہ: روزانہ کا کوئی (نیک) عمل ایسا نہیں جس کو تمام کر کے (اگر کوئی) مومن (سخت) بیمار ہو جائے (جس سے نیک اعمال کرنے کی ہمت نہ ہو) تو فرشتے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے پروردگار ﷻ! تو نے اسے (نیک اعمال کرنے سے) بے بس کر دیا ہے؟ اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے جس طرح کا اس نے (نیک) عمل کیا تھا تم اس کے (اس روز کا) عمل بھی اسی طرح کا تحریر کر دو یہاں تک کہ یہ (اپنے اس مرض سے) نجات پا لے یا اسے موت آ جائے۔

[مجمع الزوائد: جلد3: صفحہ21: رقم الحدیث3708: کنز العمال: جلد3: صفحہ124: رقم الحدیث6663: مسند امام احمد بن حنبل: جلد28: صفحہ553: رقم الحدیث17316: مستدرک للحاکم: جلد4: صفحہ450: رقم الحدیث7936: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ102: رقم الحدیث376]

قبور پر مجاور فرشتے علیہم السلام

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللهَ وَكَّلَ بِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مَلَكَيْنِ يَكْتُبَانِ عَمَلَهُ فَاِذَا مَاتَ قَالَ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ وُكِّلَا بِهِ : قَدْ مَاتَ فَأْذَنْ لَنَا أَنْ نَصْعُدَ اِلَى السَّمَاءِ ؟ فَيَقُوْلُ اللهُ : سَمَائِيْ مَمْلُوْئَةٌ مِنْ مَلَائِكَتِيْ يُسَبِّحُوْنِيْ ، فَيَقُوْلَانِ : أَفَنُقِيْمُ فِي الْأَرْضِ؟ فَيَقُوْلُ اللهُ : اَرْضِيْ مَمْلُوْئَةٌ مِنْ خَلْقِيْ يُسَبِّحُوْنِيْ ، فَيَقُوْلَانِ : فَاَيْنَ ؟ فَيَقُوْلُ : قُوْمَا عَلَى قَبْرِ عَبْدِيْ فَسَبِّحَانِيْ وَاحْمَدَانِيْ وَكَبِّرَانِيْ وَهَلِّلَانِيْ وَاكْتُبَا ذَالِكَ لِعَبْدِيْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ نے دو فرشتوں کو اپنے مومن بندے کے سپرد کر رکھا ہے جو اس کے اعمال (خیر و شر) لکھتے رہتے ہیں، جب یہ انسان فوت ہو جاتا ہے تو یہ دونوں فرشتے جو مومن کے سپرد کئے گئے تھے کہتے ہیں: (اے ہمارے پروردگار ﷻ!) یہ شخص تو اب وفات پا چکا ہے تو ہمیں اجازت مرحمت فرما کہ ہم آسمان کی طرف عروج کریں؟ اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: میرا آسمان میرے فرشتوں سے پُر ہے جو میری تسبیح بیان کرتے ہیں، تو وہ عرض کرتے ہیں کیا: ہم زمین پر ٹھہرے رہیں؟ اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: زمین بھی میری مخلوق سے بھری ہوئی ہے جو میری تسبیح پڑھتی ہے، تو وہ عرض کرتے ہیں: ہم کہاں رہیں؟ اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کی قبر پر رُکے رہو اور میری تسبیح، تعریف، کبریائی اور کلمہ طیبہ کہتے رہو اور یہ سب کچھ میرے اسی بندے کے لیے قیامت تک کے لئے لکھتے رہو (جس طرح کہ اس کی زندگی میں تم اس کے اعمال لکھا کرتے تھے)۔

[کنز العمال: جلد15: صفحہ316: رقم الحدیث42960: المطالب العالیہ لامام ابن حجر عسقلانی: جلد12: صفحہ305: رقم الحدیث2879: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ103: رقم الحدیث377: کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ979: رقم الحدیث503]

فائدہ: امام دارقطنی نے اپنی کتاب ''الافراد'' میں روایت کی ہے جس میں یہ اضافہ بھی ہے: جب کافر مرتا ہے تو یہ فرشتے آسمان کی طرف عروج کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان سے فرماتا ہے: تم (یہاں) کیوں آئے ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! ﷻ تو نے اپنے بندے کی روح قبض کر لی ہے، اس لئے ہم تیرے ہاں لوٹ آئے، اللہ تعالیٰ ﷻ ان سے فرماتا ہے: تم اس (کافر) کی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور قیامت تک اس پر لعنت بھیجو کیونکہ اس نے مجھے جھٹلایا تھا اور میرا منکر ہوا تھا، میں تمہاری اس لعنت کو عذاب بنا کر روز قیامت اس پر مسلط کروں گا۔

مزارات کی حاضری ومجاوری

اہلسنّت کی انبیاءعظام واولیاءکرام سے محبت وعقیدت کی بناپرمزارات اور عام قبور پر آنے جانے بلکہ چندراتیں گذارنے کی عادت ہے، انہیں مخالفین شرک وبدعت کے فتویٰ سے داغتے ہیں ان کے جواب میں ہمارے اکابر کی تصانیف بکثرت ہیں، مخالفین کو جواب کے لئے کراماً کاتبین کا تا قیامت قبور پر اوقات گذارنا بحکم الٰہی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ مزارات وقبور کی حاضری ومجاوری نہ شرک ہے نہ بدعت بلکہ بحکم الٰہی اس میں اجروثواب ہے۔

کراماً کاتبین علیہم السلام کا الوداعی خطاب

عَنْ وُهَيْبِ بْنِ الْوَرْدِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : بَلَغَنَا اَنَّهُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ حَتّٰى يَتَرَآٰى لَهُ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ كَانَا يَحْفَظَانِ عَلَيْهِ عَمَلَهُ فِيْ الدُّنْيَا فَاِنْ كَانَ صَحِبَهُمَا بِطَاعَةِ اللّٰهِ قَالَا لَهُ : جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا مِنْ جَلِيْسٍ خَيْرًا فَرُبَّ مَجْلِسِ صِدْقٍ قَدْ أَجْلَسْتَنَاهُ وَعَمَلٍ صَالِحٍ قَدْ أَحْضَرْتَنَاهُ وَكَلَامٍ حَسَنٍ قَدْ أَسْمَعْتَنَاهُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا مِنْ جَلِيْسٍ خَيْرًا وَاِنْ كَانَ صَحِبَهُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا لَيْسَ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ رِضًا قَلَبَا عَلَيْهِ الثَّنَاءَ فَقَالَا: لَا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا مِنْ جَلِيْسٍ خَيْرًا فَرُبَّ مَجْلِسِ سُوْءٍ قَد اَجْلَسْتَنَاهُ وَعَمَلٍ غَيْرِ صَالِحٍ قَدْ أَحْضَرْتَنَاهُ وَكَلَامٍ قَبِيْحٍ قَدْ أَسْمَعْتَنَاهُ فَلَا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا مِنْ جَلِيْسٍ خَيْرًا قَالَ : فَذَاكَ شُخُوْصُ بَصَرِ الْمَيِّتِ اِلَيْهِمَا ۔

ترجمہ: حضرت وہیب بن الورد (تابعی) ؓ نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ کوئی میت بھی جب فوت ہونے لگتی ہے تو اسے اس کے کراماً کاتبین نظر آتے ہیں اگر تو اس آدمی نے ان کی ہم نشینی اللہ تعالیٰ ﷻ کی اطاعت میں گذاری تھی تو یہ فرشتے اس کو مخاطب کر کے کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ تجھے ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے تو (ہمارا) بہترین

ہم نشین تھا، بہت سی نیک مجلسوں میں تو نے ہمیں ہم نشین بنایا اور نیک اعمال ہمارے سامنے لایا اور نیک باتیں سنوائیں، اللہ تعالیٰ ﷻ بہترین ہم نشین کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور اگر اس نے اچھی صحبت اختیار نہ کی اور اس میں اللہ تعالیٰ ﷻ کی خوشنودی بھی نہیں تھی تو اس کی تعریف کی بجائے یہ کہتے ہیں: تجھے اللہ تعالیٰ ﷻ ہماری طرف سے بہترین ہم نشینی کی جزائے خیر نہ دے، تو نے ہمیں اکثر بری مجالس میں بٹھایا اور برے اعمال ہمارے سامنے پیش کئے اور گندی باتیں سنائیں، اللہ تعالیٰ ﷻ تجھے ہماری طرف سے بہترین ہم نشینی کی جزائے خیر نہ دے، بس اسی وقت جب یہ گناہگار یہ باتیں سنتا ہے تو اس کی آنکھیں ان کی طرف کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔ [شرح الصدور: الباب الخامس عشر: صفحہ 63: رقم الحدیث 71: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 104: رقم الحدیث 380]

فائدہ : مردے کی مرتے وقت عموماً آنکھیں کھلی ہوئی نظر آتی ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ہمیشہ کے ساتھیوں کراماً کاتبین کی تقریر سننے میں مشغول ہوتا ہے پھر انہیں بند کرنے کا حکم ہے کہ وہ ہمیشہ کھلی کی کھلی نہ رہ جائیں اور ایسا ہونا عیب ہے۔

حضرت سفیان (بن عیینہ) ؓ فرماتے ہیں:

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب کسی مومن انسان پر موت طاری ہوتی ہے تو وہ فرشتے جو اس کے ساتھ ایام زندگانی میں محافظ (اور کراماً کاتبین) کے طور پر رہتے تھے، اس کے اہل خانہ کے آہ وفغاں کے وقت کہتے ہیں: ہمیں بھی موقعہ دو تا کہ ہم بھی اپنے رفیق کی اپنے علم کے مطابق تعریف بیان کریں، اس کے بعد وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ تجھ پر رحم فرمائے اور جزائے خیر عطا کرے تو اطاعت خداوندی میں چست تھا، اب تیری وفات کے بعد تیرا ذکر فرشتوں میں کرتے رہیں گے اور جب کسی بدکار پر موت طاری ہوتی ہے اور اس کے اہل خانہ روتے چلاتے ہیں تو کراماً کاتبین (محافظین) فرشتے کہتے ہیں: ہمیں بھی موقعہ دو کہ ہم اپنے رفیق کی اپنے علم کے مطابق تعریف کریں، اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ﷻ

تجھ پر غضب فرمائے کہ تو اطاعت خداوندی میں سست تھا۔ [شرح الصدور: الباب الخامس عشر: صفحہ 64: رقم الحدیث 72: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 104: رقم الحدیث 381]

نکیرین یعنی منکر نکیر ملائکہ علیہم السلام

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح الصدور" میں لکھا ہے: اس سلسلہ میں احادیث متواترہ موجود ہیں، مندرجہ ذیل اصحاب ؓ کی روایات سے ان احادیث کی تائید ہوتی ہے: حضرت انس، براء، تمیم داری، بشیر بن کمال، ثوبان، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن رواحہ، عبادہ بن صامت، حذیفہ، ضمرۃ بن حبیب، ابن عباس، ابن عمر، ابن مسعود، عثمان بن عفان، عمرو بن عاص، معاذ بن جبل، ابو امامہ، ابو الدرداء، ابو رافع، ابو سعیدخدری، ابو قتادۃ، ابو ھریرۃ، ابو موسیٰ، اسماء و عائشہ (**رضی اللہ عنہم**)۔

[شرح الصدور: باب 24: صفحہ 87]

سماع موتی

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ: يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ فَيُقَالُ لَهُ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا وَ اَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَ لَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ۔

ترجمہ حضرت انس ؓ سے روایت ہے: جب لوگ مردے کو قبر میں رکھ کر چلتے ہیں تو وہ مردہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے آکر اس کو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرا اس مقدس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو تم ہی لوگوں میں رہتا تھا جس کا نام (محمد ﷺ) تھا؟ تو اگر وہ مومن ہوگا تو کہے گا، میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں پھر اس سے کہا جائے گا تو اپنا جہنم کا ٹھکانہ دیکھ، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس کے عوض تجھے بہشت عطا کیا ہے تو وہ دونوں کو دیکھتا ہے اور اس کی قبر ستر گز وسیع کردی جاتی ہے اور اس میں سبزہ زار بنا دیا جاتا ہے پھر منافق اور کافر سے بھی یہی سوال ہوتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ مجھے تو کوئی علم نہیں، جو لوگ کہتے تھے میں وہی کہتا تھا، یہ سن کر فرشتے اسے جواب دیتے ہیں کہ تو تو کچھ نہیں جانتا پھر اسے لوہے کے گُرزوں سے پیٹا جاتا ہے جس کو انسان و جنات کے علاوہ سب ہی سنتے ہیں۔

[بخاری شریف: کتاب الجنائز: باب ماجاء فی عذاب القبر: صفحہ 277: رقم الحدیث 1374: مسلم شریف: کتاب الجنۃ: باب عرض مقعد المیت: صفحہ 1313: رقم الحدیث 2870: ابوداؤد شریف: کتاب الجنائز: باب المشی بین القبور: صفحہ 581: رقم الحدیث 3231: نسائی شریف: کتاب الجنائز: باب التسہیل فی غیر السبتیۃ: صفحہ 327: رقم الحدیث 2049: شرح الصدور: باب 24: صفحہ 88: رقم الحدیث 1]

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ: يَدْخُلُ مُنْكَرٌ وَنَكِيْرٌ عَلَى الْمَيِّتِ فِيْ قَبْرِهِ فَيُقْعِدَانِهِ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَا: مَنْ رَبُّكَ؟ قَالَ: اَللّٰهُ: قَالَا: مَنْ نَبِيُّكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ: قَالَا: وَمَنْ اِمَامُكَ؟ قَالَ: اَلْقُرْآنُ، فَيُوَسِّعَانِ عَلَيْهِ قَبْرَهُ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا يَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِيْ، قَالَ: مَنْ نَبِيُّكَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِيْ، وَمَنْ اِمَامُكَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِيْ، فَيَضْرِبَانِهِ بِالْعُمُوْدِ ضَرْبَةً حَتّٰى يَلْتَهِبَ الْقَبْرُ نَارًا وَيَضِيْقَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ منکر و نکیر میت کی قبر میں داخل

ہو کر اس کو بٹھلاتے ہیں تو اگر وہ مومن ہوتا ہے تو اس سے دریافت کرتے ہیں مــن ربك ؟ (تیرا ربّ کون ہے) تو وہ کہتا ہے ''اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ'' پھر وہ پوچھتے ہیں مــن نبیك ؟ (تیرا نبی کون ہے) وہ کہتا ہے ''محمد ﷺ'' پھر پوچھتے ہیں مــن امــامك ؟ (تیرا امام کون ہے؟) وہ کہتا ہے ''قرآن'' پھر وہ اس کی قبر کو کشادہ کر دیتے ہیں پھر یہی سوالات کافر سے کئے جاتے ہیں لیکن وہ ہر سوال کے جواب میں لا اَدْرِی (میں نہیں جانتا؟) کہتا ہے تو اس کو خوب زدوکوب کیا جاتا ہے، جس سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں اور تمام قبر کو آگ سے بھر دیتے ہیں پھر اس کی قبر کو اتنا تنگ کیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔

[الفردوس بمأثور الخطاب: جلد5: صفحہ509: رقم الحدیث8916: شرح الصدور: باب24: صفحہ88: رقم الحدیث3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لأَحَدِهِمَا : مُنْكَرٌ وَلِلآخِرِ نَكِيْرٌ ، فَيَقُوْلانِ : مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هَذَا الرَّجُلِ ؟ فَيَقُوْلُ : مَاكَانَ يَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ، فَيَقُوْلانِ : قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هَذَا ، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ فَيُقَالُ لَهُ : نَمْ ، فَيَقُوْلُ : أَرْجِعُ اِلَى اَهْلِيْ فَأُخْبِرُهُمْ؟ فَيَقُوْلُ : نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهُ اِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ : سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ : فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِيْ فَيَقُوْلُوْنَ : قَدْ عَلِمْنَا اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ : اِلْتَئِمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ ۔

ترجمہ: جب میت قبر میں رکھی جاتی ہے تو اس کے پاس دو نیلگوں فرشتے آتے ہیں، ایک کا نام منکر ہے دوسرے کا نکیر، تو وہ میت کو کہتے ہیں ''تو اس آدمی (حضور ﷺ) کے متعلق کیا کہتا ہے؟ تو وہ (وہی) کہتا ہے جو (دنیا میں) کہا کرتا تھا کہ یہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو وہ کہتے ہیں ہم (تمہارے نیک آثار یا اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کی اطلاع سے) جانتے

تھے کہ تم یہی جواب دے گا، اس کے بعد اس کی قبر ستر ہاتھ وسیع کر دی جاتی ہے اور اسے اس کے لئے (نور سے) منور کر دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے: سو جاؤ جیسے دولہن سوتی ہے، جسے کوئی نہیں جگاتا سوائے اُس کے جو اِس کے متعلقین میں سے زیادہ پسندیدہ ہو، یہاں تک کہ اِسے اُس کے اس ٹھکانے سے اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ ہی اٹھائے، تو وہ کہتا ہے میں اپنے متعلقین کے پاس لوٹنا چاہتا ہوں تاکہ انہیں (اپنے انجام خیر کی) اطلاع کروں تو (ان میں سے ایک فرشتہ) کہتا ہے (نہیں اب دنیا میں واپس نہیں جا سکتے، یہیں رہو اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اُٹھاؤ)۔

اور اگر وہ (میت) منافق (ہوتی) ہے تو جواب دیتی ہے میں نے لوگوں سے سنا تھا جو وہ کہا کرتے تھے میں بھی اسی طرح کہہ دیا کرتا تھا میں (آپ کے سوال کا جواب) نہیں جانتا۔ تو وہ کہتے ہیں ہم بھی جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر زمین کو کہا جاتا ہے کہ اس پر مل جا، تو وہ اس پر مل جاتی ہے اور اس کی پسلیاں توڑ دیتی ہے بس وہ اسی (قبر میں یا اسی حالت) میں عذاب میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ اسے اس کے اس ٹھکانے سے (روز قیامت میں) اٹھائے گا۔

[ترمذی شریف: کتاب الجنائز: باب ماجاء فی القبر: صفحہ253: رقم الحدیث1071: موارد الظمآن: جلد3: صفحہ55: رقم الحدیث780: اثبات عذاب القبر للبیہقی: صفحہ61: رقم الحدیث67: کتاب الشریعۃ آجری: جلد3: صفحہ1288: رقم الحدیث858: شرح الصدور: باب24: صفحہ97: رقم الحدیث36: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ86: رقم الحدیث302]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے جب آپ ﷺ اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ واپس جا رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّهُ الانَ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِكُمْ أَتَاهُ مُنْكَرٌ وَنَكِيْرٌ أَعْيُنُهُمَا مِثْلَ قُدُوْرِ النُّحَاسِ وَاَنْيَابُهُمَا مِثْلَ صَيَاصِيْ الْبَقَرِ وَأَصْوَاتُهُمَا مِثْلَ الرَّعْدِ فَيَجْلِسَانِهِ فَيَسْئَلَانِهِ مَا كَانَ يَعْبُدُ ؟ وَمَنْ كَانَ نَبِيُّهُ ؟ فَاِنْ كَانَ مِمَّنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ قَالَ : كُنْتُ أَعْبُدُ اللّٰهَ وَنَبِيِّ مُحَمَّدٌ ﷺ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ فَآمَنَّا بِهِ وَاتَّبَعْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ : عَلَى الْيَقِيْنِ حَيِيْتَ

وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُوَسَّعُ لَهُ فِيْ حُفْرَتِهِ وَاِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّكِ قَالَ : لَا أَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ فَيُقَالُ لَهُ : عَلَى الشَّكِ حَيِّيتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى النَّارِ ـ

ترجمہ: یہ اِس وقت تمہارے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہے اِس کے پاس منکر اور نکیر آئے ہیں، جن کی آنکھیں تانبے کی دیگوں جیسی (بڑی اور خوفناک) ہیں، ان کی ڈاڑھیں بیل کے سینگوں جیسی (بڑی اور خوفناک) ہیں اور ان کی آوازیں بادل کی گرج جیسی (خطرناک) ہیں، یہ اسے بٹھا لیتے اور سوال کرتے ہیں کہ وہ کس کی عبادت کرتا تھا تو کہے گا ''میں اللہ ﷻ کی عبادت کرتا ہوں اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں، جو ہمارے پاس معجزات لے آکر آئے، پس ہم آپ ﷺ پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی'' تو اسے یقین کے لہجے میں کہا جائے گا: تجھے خوش آمدید ہو، اُسی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے اور اگر اہل شک منافقین اور کافرین میں سے تھا تو کہے گا مجھے کچھ علم نہیں، میں نے لوگوں سے سنا، جو وہ کہتے تھے میں نے بھی (وہی) کہہ دیا تھا تو اسے شک (کے لہجہ) میں کہا جائے گا تو نے اچھا کیا؟ تو اسی پر مرا (اب تو) اسی حالت پر (روز قیامت میں) اٹھے گا پھر اس کے لئے (قبر سے) دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

[مجمع البحرین: جلد 2: صفحہ: 439: رقم الحدیث 1319: مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 136: رقم الحدیث 4276: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 86: رقم الحدیث 303]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ ابْنَ آدَمَ لَفِيْ غَفْلَةٍ عَمَّا خَلَقَ اللّٰه اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا أَرَادَ خَلْقَهُ قَالَ لِمَلَكٍ : اُكْتُبْ رِزْقَهُ اُكْتُبْ أَثَرَهُ اُكْتُبْ أَجَلَهُ اُكْتُبْ شَقِيًّا أَمْ سَعِيْدًا، ثُمَّ يَرْتَفِعُ ذَلِكَ الْمَلَكُ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيَحْفَظُهُ حَتّٰى يُدْرِكَ ثُمَّ يَرْتَفِعُ ذَلِكَ الْمَلَكُ ثُمَّ يُوَكِّلُ اللّٰهُ بِهِ

مَلَكَيْنِ يَكْتُبَانِ حَسَنَاتِهِ وَسَيِّئَاتِهِ فَاِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اِرْتَفَعَ ذَلِكَ الْمَلَكَانِ وَجَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فَاِذَا دَخَلَ قَبْرَهُ رُدَّ الرُّوْحُ فِيْ جَسَدِهِ وَجَاءَهُ مَلَكَا الْقَبْرِ فَامْتَحَنَاهُ ثُمَّ يَرْتَفِعَانِ فَاِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ اِنْحَطَّ عَلَيْهِ مَلَكُ الْحَسَنَاتِ وَمَلَكُ السَّيِّئَاتِ فَانْتَشَطَا كِتَابًا مَعْقُوْدًا فِيْ عُنُقِهِ ثُمَّ حَضَرَا مَعَهُ وَاحِدٌ سَائِقٌ وَآخِرُ شَهِيْدٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ قُدَّامَكُمْ لَأَمْرًا عَظِيْمًا مَا تَقْدِرُوْنَهُ فَاسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ـ

ترجمہ: جو کچھ اللہ تعالیٰ ﷻ نے تخلیق کیا ہے انسان اس سے غفلت میں ہے جب اللہ تعالیٰ ﷻ نے اس کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو ایک فرشتہ سے فرمایا: اس کا رزق لکھ، اس کی اجل لکھ، اس کا بد بخت یا نیک بخت ہونا لکھ، اس کے (لکھنے کے) بعد یہ فرشتہ چلا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے پھر یہ فرشتہ بھی چلا جاتا ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ﷻ اس پر دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کی نیکیاں اور برائی لکھتے ہیں پھر جب اسے موت پیش آتی ہے تو یہ دونوں فرشتے بھی چلے جاتے ہیں اور موت کا فرشتہ آجاتا ہے تاکہ اس کی روح قبض کرے (موت واقع ہونے کے بعد) جب وہ قبر میں پہنچتا ہے تو اس کے جسم میں روح لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس قبر کے دو فرشتے آجاتے ہیں جو اس کا امتحان لیتے ہیں (یعنی منکر نکیر سوال و جواب کرتے ہیں) جب قیامت قائم ہوگی تو اس پر نیکیوں اور برائی کے (دونوں) فرشتے اُتریں گے اور اس کا نامہ اعمال کھول کر اس کی گردن میں باندھ دیں گے پھر اس کے ساتھ (خدا کے روبرو) پیش ہوں گے (ایک اس کا چلانے والا ہوگا) اور ایک نگران ہوگا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہیں ایک بہت بڑا مرحلہ (پیش) آنے والا ہے جو تمہارے بس کا نہیں، لہٰذا اللہ عظیم ﷻ سے مدد مانگو (اُسی کی مدد سے یہ مرحلہ طے ہوسکتا ہے)۔[تفسیر قرطبی: جلد 19: صفحہ 444: تفسیر ابن کثیر: جلد 8: صفحہ 361: کتاب ذکر الموت لابن ابی الدنیا: صفحہ 44: رقم الحدیث 68: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 87: رقم الحدیث 304]

منکر نکیر علیہما السلام کی شکل وصورت اور قبر کی وحشت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كَيُفَ أَنُتَ يَا عُمَرُ! إِذَا انُتُهِيَ بِكَ إِلَى الأَرُضِ فَحُفِرَ لَكَ ثَلاثَةَ أَذُرُعٍ وَشِبُرٍ فِيُ ذِرَاعَيُنِ وَ شِبُرٍ ثُمَّ أَتَاكَ مُنُكَرٌ وَنَكِيُرٌ أَسُوَدَانِ يَجُرَّانِ أَشُعَارَهُمَا كَأَنَّ أَصُوَاتَهُمَا الرَّعُدُ الُقَاصِفُ وَكَأَنَّ أَعُيُنَهُمَا الُبَرُقُ الُخَاطِفُ يَحُفَرَانِ الأَرُضَ بِأَنُيَابِهِمَا فَأَجُلَسَاكَ فَزُعاً فَتَلُتَلَاكَ وَتَوَهَّلَاكَ قَالَ : يَارَسُوُلَ اللّٰهِ ! وَأَنَا يَوُمَئِذٍ عَلَى مَا أَنَا عَلَيُهِ ؟ قَالَ : نَعَمُ ، قَالَ : أَكُفِيُكَهُمَا بِإِذُنِ اللّٰهِ يَا رَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ ۔

ترجمہ: اے عمر! تیری کیا حالت ہوگی جب تجھے زمین میں دفن کیا جائے گا اور تیرے لئے تین ہاتھ کا گڑھا کھودا جائے اور دو ہاتھ ایک بالشت ناپی جائے گی پھر (دفن کے بعد) تیرے پاس کالے سیاہ منکر اور نکیر آئیں گے جو اپنے بالوں کو گھسیٹتے ہوں گے ان کی آوازیں گویا کہ سخت کڑکڑانے والی گرج ہیں اور ان کی آنکھیں گویا کہ اندھا کر دینے والی بجلی ہیں، زمین (قبر) کو اپنے دانتوں سے کھودیں گے اور تجھے گھبراہٹ کی حالت میں بٹھادیں گے اور تیرے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے اور تجھے خوفزدہ کر دیں گے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں اس دن اسی (ایمان اور صحیح عقل کی) حالت میں ہوں گا جس پر اب ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (اسی حالت پر ہوگے) تو عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں اللہ کے حکم سے ان دونوں کو کافی ہو جاؤں گا۔

[اثبات عذاب القبر للبیہقی: صفحہ 81: رقم الحدیث 104: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 87: رقم الحدیث 305 : مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 128: رقم الحدیث 4262: موارد الظمان: جلد 3: صفحہ 52: رقم الحدیث 778]

منکر نکیر علیہما السلام کا گُرز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

كَيُفَ أَنُتَ إِذَا رَأَيُتَ مُنُكِراً وَ نَكِيُراً ؟ قَالَ : وَمَا مُنُكِرٌ وَنَكِيُرٌ ؟ قَالَ : فَتَّانَا الُقَبُرِ أَصُوَاتُهُمَا كَالرَّعُدِ الُقَاصِفِ وَأَبُصَارُهُمَا كَالُبَرُقِ الُخَاطِفِ يَطآن فِيُ أَشُعَارِهِمَا وَيَحُفِرَانِ بِأَنُيَابِهِمَا مَعَهُمَا عَصًا مِنُ حَدِيُدٍ لَوُ اجُتَمَعَ عَلَيُهَا أَهُلُ مِنٰى لَمُ يَقُلُوُهَا ۔

ترجمہ: کیا حالت ہوگی جب تم منکر اور نکیر کو دیکھو گے؟ انہوں نے عرض کی: یہ منکر اور نکیر کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قبر میں امتحان لینے والے (فرشتے) ہیں، ان کی آوازیں کڑکتی گرج کی طرح ہیں، ان کی آنکھیں چندھیا دینے والی بجلی کی طرح (چمکدار) ہیں، یہ اپنے بالوں کو روندتے (آئیں) گے اور اپنے دانتوں سے (قبر کو) کھودیں گے (اور اس میں داخل ہو جائیں گے) ان کے پاس لوہے کا ایک گُرز ہوتا ہے اگر اس کے گرد سب اہل منٰی (جو لاکھوں کی تعداد میں دورانِ حج موجود ہوتے ہیں) جمع ہو جائیں تو اسے نہ اٹھا سکیں۔

[کتاب اثبات عذاب القبر للبیہقی: صفحہ 82 : رقم الحدیث 105 : کنز العمال: جلد 15 : صفحہ 313 : رقم الحدیث 42939: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 88: رقم الحدیث 307]

منکر نکیر علیہما السلام کے سوال وجواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے میت کے متعلق ارشاد فرمایا:

إِنَّهُ لَيَسُمَعُ خَفُقَ نِعَالِكُمُ إِذَا وَلَّيُتُمُ مُدُبِرِيُن فَتَأُتِيُهِ أَمُلَاكٌ ثَلاثَةٌ مَلَكَانِ مِنُ

مَـلائِـكَةِ الـرَّحْـمَةِ وَمَـلَكٌ مِـنْ مَـلائِـكَـةِ الْعَذَابِ ثُمَّ يَصْعُدُ مَلَكُ الْعَذَابِ فَيَقُوْلُ أَحَـدُهُـمَـا لِصَاحِبِهِ : ارْفِقْ بِوَلِيِّ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُوْلُ : اللّٰه : فَيَقُوْلُ : مَا دِيْـنُكَ ؟ قَـالَ : دِيْـنِيَ الاسْلام : فَيَقُوْلُ : مَنْ نَبِيُّكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ : فَيَقُوْلان : وَمَا يُدْرِيْكَ ؟ قَالَ : قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فآمَنْتُ بِهِ وَ صَدَّقْتُ ۔

ترجمہ: یہ تمہارے جوتوں کی آواز بھی سنتا ہے جب تم پشت کر کے لوٹتے ہو پس اس وقت اس کے پاس تین فرشتے آجاتے ہیں دو تو رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور ایک عذاب کا فرشتہ ہوتا ہے پھر عذاب کا فرشتہ اُوپر چلا جاتا ہے اس کے بعد ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے: اللہ کے ولی کے ساتھ نرمی اختیار کرتو وہ (اس سے نرم لہجہ میں) پوچھتا ہے: آپ کا ربّ کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے (میرا ربّ کریم وجلیل) ''اللہ'' ہے، پھر وہ کہتا ہے آپ کا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے (کہ میرے نبی دوعالم کے سردار) ''محمد'' ہیں، تو وہ کہتے ہیں، یہ تجھے کس نے بتلایا؟ تو جواب دیتا ہے: میں نے اللہ ﷻ کی کتاب پڑھی تھی پس میں اس پر ایمان لایا تھا اور اس کی تصدیق کی تھی۔[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 88: رقم الحدیث 308]

قبر کے دیگر فرشتوں علیہم السلام کے نام

عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : فَتَّانُ الْقَبْرِ ثَلاثَةٌ اَنْكَرُ وَنَاكُوْرُ وَرُوْمَانَ۔

ترجمہ: حضرت ضمرہ بن حبیب ؓ فرماتے ہیں: قبر میں امتحان کرنے والے (فرشتے) تین ہیں (۱) انکر علیہ السلام (۲) ناکور علیہ السلام (۳) رومان علیہ السلام۔

[شرح الصدور: باب 24: صفحہ 90: رقم الحدیث 10: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 88: رقم الحدیث 309]

عَـنْ ضَـمْـرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : فَتَّانُ الْقَبْرِ اَرْبَعَةٌ : مُنْكِرٌ وَ نَكِيْرٌ وَنَاكُوْرُ وَسَيِّدُ هُمْ رُوْمَانَ ۔

ترجمہ: حضرت ضمرہ ؓ فرماتے ہیں: قبر میں امتحان لینے والے (فرشتے) چار

ہیں، (۱) منکر علیہ السلام (۲) نکیر علیہ السلام (۳) ناکور علیہ السلام (۴) اور ان (تینوں) کا سردار ''رومان'' علیہ السلام ہے۔

[شرح الصدور: باب 24: صفحہ 90: رقم الحدیث 11: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 88: رقم الحدیث 310]

دن کے فرشتے رات والوں سے زیادہ نرم ہیں

محمد بن عبداللہ اسدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میں عبدالصمد بن علی کے خاندان کے آدمی کے جنازے میں شریک ہوا تو وہ ان کو تنبیہ کرتے ہوئے جلدی کرنے کا کہہ رہے تھے اور فرماتے تھے: ہمیں شام ہونے سے پہلے راحت پہنچاؤ، تو ہم نے ان سے کہا: اللہ ﷻ آپ کا بھلا فرمائے اس (شام سے پہلے پہلے دفن کرنے کے متعلق) آپ کوئی حدیث روایت کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ مَلائِكَةَ النَّهَارِ أَرْفَقُ مِنْ مَلائِكَةِ اللَّيْلِ ۔

ترجمہ: بلاشبہ (قبر میں) دن کے فرشتے رات کے فرشتوں سے زیادہ نرم ہیں۔

[کنز العمال: جلد 4: صفحہ 101: رقم الحدیث 10336: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 88: رقم الحدیث 311]

منکر نکیر تمام اَموات کو کیسے خطاب کرتے ہیں؟

قَالَ الْقُرْطُبِيُّ فِيْ التَّذْكِرَةِ : قِيْلَ: كَيْفَ يُخَاطِبُ مُنْكَرٌ نَكِيْرٌ جَمِيْعَ الْمَوْتٰى فِيْ الاَمَاكِنِ الْمُتَبَاعِدَةِ فِيْ الْوَقْتِ الْوَاحِدِ ؟

فَالْجَوَابُ : اِنَّ عِظَمَ جُثَّتِهِمَا تَقْتَضِيْ ذٰلِكَ، فَيُخَاطِبَانِ الْخَلْقَ الْكَثِيْرَ فِيْ الْجِهَةِ الْوَاحِدَةِ فِيْ الْمَرَّةِ الْوَاحِدَةِ مُخَاطَبَةً وَاحِدَةً بِحَيْثُ يُخَيَّلُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْمُخَاطِبِيْنَ اَنَّهُ الْمُخَاطَبُ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُ وَيَمْنَعُهُ اللّٰهُ مِنْ سِمَاعِ جَوَابِ بَقِيَّةِ

الْـمَـوْتٰـى ، وَقَـالَ الْحَلِيْمِىُّ فِىْ الْمِنْهَاج : وَالَّذِىْ يَشْبَهُ اَنْ يَكُوْنَ مَلَائِكَةُ السُّؤالِ جَـمَـاعَةً كَثِيْـرَةً يُسَمَّى بَعْضُهُمْ مُنْكَرًا وَبَعْضُهُمْ نَكِيْرًا فَيُبْعَثُ اِلَى كُلِّ مَيِّتٍ اِثْنَان مِنْهُمْ كَمَا كَانَ الْمُوَكِّلُ عَلَيْهِ لِكِتَابَةِ اَعْمَالِهِ مَلَكَيْنِ ۔

ترجمہ۔ علامہ قرطبی" تـذکـرہ" میں فرماتے ہیں: سوال کیا گیا ہے کہ منکر اور نکیر تمام اموات کو دور دراز مقامات پر بیک وقت کس طرح سے خطاب کرتے ہیں؟

جواب : اِن کا جثہ عظیم اسی کا تقاضا کرتا ہے پس یہ ایک ہی خطاب سے ایک ہی مرتبہ ایک جہت میں بہت سی مخلوق کو مخاطب ہو جاتے ہیں جس سے ہر مخاطب یہ خیال کرتا ہے کہ صرف اسے خطاب کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ﷻ اس کو باقی اموات کے جواب سننے کی قوت نہیں دیتا اور علامہ حلیمی" الـمـنـهـاج" میں فرماتے ہیں: وہ بات جو قرین قیاس ہے وہ یہ کہ سوال کرنے والے فرشتوں کی جماعت بہت زیادہ ہے ان میں سے بعض کا نام منکر اور بعض کا نکیر ہے ان میں سے ہر میت کی طرف دو فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے جس طرح کہ اعمال کی کتابت کے ذمہ دار دو فرشتے ہوتے ہیں۔

[التذکرہ للقرطبی: جلد 1: صفحہ 385: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 271: رقم الحدیث 795]

لیکن یہ قول جمہور کے قول کے خلاف ہے ایک علامہ حلیمی کا تنہا قول جمہور کے خلاف غیر معتبر ہے (اویسی غفرلہ)۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

نکیرین صرف یہی دو ہیں اور بس، انہیں اللہ ﷻ سے اتنا تصرف عطا ہوا ہے کہ ہر قبر میں مردہ کے پاس پہونچتے ہیں اور فوراً پہونچتے ہیں، اس سے منصف مزاج سمجھے کہ ایک لمحہ میں کہاں کہاں، کون کون مرتا ہے منکر نکیر ہر مرنے والے اور اس کی موت کو جانتے ہیں پھر بیک وقت ہر قبر میں موجود بھی ہوتے ہیں، اس کی تفصیل آنے والے صفحات میں ملاحظہ ہو۔

انتباہ اویسی غفرلہ

دنیا کے چپہ چپہ پر روزانہ کئی مردے دفن ہوتے ہیں، یہاں تک فضاؤں میں کوئی مرے اُسے پرندے کھائیں، دریاؤں میں مرے اُسے جانور کھائیں، ان کے لئے بھی قبر میں سوالات کی ڈیوٹی انہی دو فرشتوں کی ہے گویا وہ بیک وقت زمین کے چپہ چپہ میں ہر قبر میں بذاتِ خود موجود ہوتے ہیں اور یہ فرشتے عامیانہ حیثیت رکھتے ہیں جن کے کمالات اولیائے کرام سے کم ہیں، افسوس ہے کہ کمالاتِ انبیاء و اولیاء کے مخالف نکیرین کے لیے تو یہ کمال مانتے ہیں لیکن سید الکونین ﷺ کے لیے یہ کمال نہیں مانتے حالانکہ قبر میں حضور ﷺ کے متعلق سوال ہوتا ہے تو اس وقت آپ ﷺ قبر والے کے سامنے ہوتے ہیں۔

حدیث میں ہے: قبیلہ بنو معاویہ میں کچھ اختلاف ہو گیا تو حضور ﷺ صلح کرانے تشریف لے گئے تو آپ نے ایک قبر کی طرف متوجہ ہو کر " لا دریت" (تم مجھے نہیں جانتے؟) کہا تو صحابہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس قبر والے سے میرے بارے میں پوچھا جا رہا تھا تو اس نے کہا کہ " لا أَدْرِي "(میں نہیں جانتا)۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

ہر قبر میں نکیرین کا آنا سب کو مُسلّم ہے اور رسول اللہ ﷺ کا ہر صاحب قبر کو زیارت سے مشرف فرمانے کا منکرین کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ کو انکار ہے، حالانکہ نکیرین نبی پاک ﷺ کے ادنیٰ غلام ہیں، جس طرح نکیرین کیلئے احادیث صحیحہ مذکور ہوئیں یونہی حضور ﷺ کے لئے بخاری شریف میں" ما تـقـول هـذا الرجل محمد "" موجود ہے لیکن افسوس کہ اس روایت میں تصریح کے باوجود اس کی تاویلات کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے جب کہ قبیلہ بنو معاویہ کے فیصلہ والی مذکورہ حدیث میں صاف ہے کہ آپ اہل قبر کے سامنے موجود ہوتے ہیں، اس مسئلہ کی تحقیق فقیر کی تصنیف "القول المؤید فی ما تقول لهذا الرجل محمد" عرف **''ہر قبر میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت''** کا مطالعہ کیجئے۔

قبروں سے متعلق فرشتہ علیہ السلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لِلّٰهِ تَعَالیٰ مَلَكٌ مُؤَكَّلٌ بِالْمَقَابِرِ فَاِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ وَتَحَوَّلُوْا لِيَنْصَرِفُوْا قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ فَرَمَى بِهَا أَقْفِيَتَهُمْ وَقَالَ : انْصَرِفُوْا اِلَى دُنْيَاكُمْ وَانْسُوْا مَوْتَاكُمْ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے جو قبروں سے متعلق ہے، جب میت کو دفن کیا جاتا ہے اور اس پر مٹی برابر کر دی جاتی ہے اور واپس جانے کے لئے لوگ مڑتے ہیں تو یہ فرشتے اس قبر کی مٹی سے ایک مشت اٹھا کر ان جانے والوں کی گدیوں پر پھینکتا ہے اور کہتا ہے ''اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنے مُردوں کو بھول جاؤ''۔

[شرح الصدور: باب20: صفحہ79: رقم الحدیث24: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ271: رقم الحدیث795]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مُشَيِّعِي الْجَنَازَةِ قَدْ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِمْ مَلَكًا فَهُمْ مُهْتَمُّوْنَ مَحْزُوْنُوْنَ حَتّٰى اِذَا أَسْلَمُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْقَبْرِ وَرَجَعُوْا رَاجِعِيْنَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَمَى بِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ : ارْجِعُوْا اِلَى دُنْيَاكُمْ أَنْسَاكُمُ اللّٰهُ مَوْتَاكُمْ فَيَنْسُوْنَ مَيِّتَهُمْ وَيَأْخُذُوْنَ فِيْ شِرَائِهِمْ وَبَيْعِهِمْ ۔

ترجمہ: جنازہ لے جانے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ایک فرشتہ سپرد فرمایا ہے اہل میت غمگین ہوتے ہیں لیکن جب اسے قبر میں دفناتے ہیں اور گھروں کو لوٹتے ہیں تو وہ فرشتہ مٹھی مٹی کی بھر کر ان پر پھینکتا اور کہتا ہے: اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے تمہیں تمہارے مُردے بھلوا دئے اب تم ان کو بھول جاؤ پس لوگ مردے کو بھول جاتے ہیں، اس کے بعد بیع شراء (یعنی حسب دستور کاروبار) میں لگ جاتے ہیں۔

[الفردوس بمأثور الخطاب: جلد1: صفحہ236: رقم الحدیث908: التذکرہ للقرطبی: جلد1: صفحہ343: شرح الصدور: باب20: صفحہ78: رقم الحدیث23: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ112: رقم الحدیث414]

تجربہ شاہد ہے کہ مردہ جب تک دفنایا نہیں جاتا اس وقت تک اعزہ و اقارب دوست احباب چیختے چلاّتے رہتے ہیں لیکن دفنانے کے بعد وہ جوش یا بالکل ختم ہو جاتا ہے یا کم از کم کمی ضرور ہو جاتی ہے، اسی لئے مردے کو جلد دفنانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

ہاروت و ماروت

ان کے متعلق تفصیل و تحقیق فقیر کے رسالہ "سلب الطاغوت فی ما قالوا فی ھاروت و ماروت" میں ہے، یہاں چند ضروری اُمور عرض کرتا ہوں، ہاروت و ماروت کا قصہ قرآن مجید میں ہے لیکن مجمل ہے اور تفصیل مفسرین کی تفاسیر میں ہے، تفاسیر کی عبارات ہم عرض کرتے ہیں۔

ہاروت و ماروت کے متعلق عقیدہ

"شرح عقائد" کی "شرح نبراس" میں ہے:

وَاَمَّا هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ فَقَدْ اخْتَلَفَ فِيْهِ فَذَكَرَ بَعْضُ الافَاضِلِ اَنَّهُمَا مَلِكَانِ بِكَسْرِ اللَّامِ وَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصَرِيِّ اَنَّهُمَا رَجُلَانِ مِنْ اَهْلِ بَابُلَ وَالْمَرْوِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَيْطَانَانِ بِبَابُلَ وَاَمَّا الآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ فِيْ قِصَّةِ زُهْرَةَ فَقَالَ الامَامُ الرَّازِيُّ وَالْقَاضِيُ الْبَيْضَاوِيُ وَ الْقَاضِيُ عِيَاضُ: مَوْضُوْعَةٌ اَوْ مَنْقُوْلَةٌ عَنْ مُفْتَرَيَاتِ الْيَهُوْدِ ۔

ترجمہ: ہاروت و ماروت تو ان کے بارے میں اختلاف ہے، یہی وجہ ہے کہ بعض علماء کرام نے ہاروت و ماروت کو "مَلِكَان" لام کے کسرہ کے ساتھ ذکر کیا ہے (یعنی ہاروت و ماروت دو بادشاہ تھے) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاروت و ماروت دونوں اہل بابل کے

افراد میں سے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ہاروت و ماروت شہر بابل میں دو شیطان تھے اور رہے وہ اخبار وآثار جو زہرہ نامی عورت کے قصہ کے بارے میں کئے گئے ہیں، ان کے بارے میں حضرت امام فخر الدین رازی، حضرت قاضی بیضاوی، حضرت قاضی عیاض بن موسیٰ علیہم الرحمۃ نے فرمایا: وہ روایات واخبار من گھڑت اور محض کہاوتیں ہیں جو یہود کی بنائی ہوئی ہیں۔ [نبراس شرح عربی علی شرح عقائد للامام پرہاروی: صفحہ 289: ملخصاً]

اور آیت مبارکہ کی تفسیر کے بارے میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے:

وَمَا اُنْزِلَ نَفْیٌ وَالْمَلَکَیْنِ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ اَیْ لَمْ یَنْزِلْ عَلَیْهِمَا السِّحْرُ کَمَا زَعَمَ الْیَهُوْدَ وَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ عَطْفُ بَیَانٍ لِلشَّیَاطِیْنِ ۔

ترجمہ: آیت مبارکہ "و ما انزل" میں نفی ہے اس بات کی کہ دو فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام و حضرت میکائیل علیہ السلام اُترے تھے، ان پر جادو نہ اُترا تھا جیسا کہ یہود کا خیال ہے اور ہاروت و ماروت میں عطف بیان شیطانوں کے لئے ہے۔

[نبراس شرح عربی علی شرح عقائد للامام پرہاروی: صفحہ 289: ملخصاً]

تفسیر روح المعانی میں ہے:

وَنَصَّ الشِّهَابُ الْعِرَاقِیُّ اَنَّ عَلٰی مَنِ اعْتَقَدَ فِیْ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اِنَّهُمَا مَلَکَانِ یُعَذَّبَانِ عَلٰی خَطِیْئَتِهِمَا مَعَ الزُّهْرَةِ فَهُوَ کَافِرٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰی الْعَظِیْمِ ۔

ترجمہ: حضرت شیخ شہاب العراقی علیہ الرحمۃ نے صریح حکم لگایا ہے کہ جو یقین رکھتا ہے ہاروت اور ماروت کے بارے میں، کہ وہ دونوں فرشتے ہیں زہرہ نامی عورت کے ساتھ خطا کرنے پر عذاب دیئے جارہے ہیں تو وہ شخص کافر ہے۔

[فتاوی عالمگیری: جلد 2: صفحہ 287: کتاب السیر: باب احکام المرتدین]

فائدہ: واضح ہوگیا کہ یقیناً فرشتے کے عبث کام کرنے والے ایسے من گھڑت قصہ پر اعتقاد ہرگز نہ رکھنا چاہیے کہ اس واقعہ کا تعلق مفتریاتِ یہود سے ہے، اُمید واثق ہے کہ اس تحقیق انیق کے بعد کوئی مسلمان بھائی ہاروت و ماروت کے من گھڑت قصہ کی بنا پر ملائکہ کرام کے کاموں کو عبث خیال نہ کرے گا۔

اصل صورت

ہاروت و ماروت دونوں فرشتے ہیں، ان کا حکم قرآن مجید فرقان حمید میں ہے:

لَا یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ O (پارہ ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۲۷)

ترجمہ: بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں۔

اقوال العلماء والمشائخ

حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی علیہ الرحمۃ "فرائض الاسلام" میں لکھتے ہیں:

وَوَرَدَ فِی الْاَحَادِیْثِ : اِنَّهُمْ کَامِلُوْنَ فِی الْعَقْلِ وَاَنَّهُمْ مَعْصُوْمُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ الصَّغَائِرِ وَالْکَبَائِرِ ۔

ترجمہ: اور احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ تمام فرشتے عقل میں کامل ہیں اور بلاشبہ تمام فرشتے صغیرہ وکبیرہ گناہ کرنے سے پاک ومنزہ ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

رَجُلٌ عَابَ مَلَکًا مِنَ الْمَلَائِکَةِ کَفَرَ ۔

ترجمہ: کسی شخص کا ملائکہ کرام میں سے کسی فرشتہ کو عیب دار ٹھہرانا کفر ہے۔

[فتاوی عالمگیری: جلد 2: صفحہ 287: کتاب السیر: باب احکام المرتدین]

اسی فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَلْاِسْتِخْفَافُ بِالْمَلَکِ کُفْرٌ ۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی فرشتہ کو ذلیل وہلکا سمجھنا کفر ہے۔

[فتاویٰ تاتارخانیہ: جلد5: صفحہ 323: کتاب احکام المرتدین: فصل فیما یعود الی الملائکۃ : فتاوی عالمگیری: جلد2: صفحہ 287: کتاب السیر :باب احکام المرتدین]

فائدہ : قرآن مجید کی آیت مبارکہ وعبارات سابقہ سے بخوبی واضح ہوگیا کہ اسلامی عقیدہ ملائکہ کرام کے بارے میں یہی ہے کہ تمام ملائکہ معصوم ہیں فرشتوں کو معصوم نہ سمجھنا اوران کی طرف گناہ صغیرہ وکبیرہ کی نسبت کرنا کفر ہے، یونہی فرشتوں کو معمولی یا حقیر وذلیل سمجھنا بھی کفر ہے، مسلمان وہ ہے جو ملائکہ کرام کے بارے میں قرآن وسنت کے موافق عقیدہ وایمان رکھتا ہے۔

قاعدہ : اسلامی قاعدہ ہے کہ جواخبار وروایات کتاب اللہ کے موافق ہوں انہی پر عمل کرنا مسلمان کی شان ہے، کتاب اللہ کے مخالف روایات پر عمل کرنا مسلمان کی شان سے بعید از قیاس ہے اور یہ اصول احادیث کو پرکھنے کے لئے بےمثل ہے اور بےمثال قانون وقاعدہ کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے بےمثل وبےمثال محبوب حضور محمد عربی ﷺ کا فرمودہ ہے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد میری نسبت احادیث کی بہتات ہوجائیگی تو جو شخص تم کو میری حدیث پیش کرے تو اسے کتاب اللہ پر پیش کرنا:

فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللّٰهِ فَأَنَا قُلْتُهُ وَمَا لَمْ يُوَافِقْ كِتَابَ اللّٰهِ فَلَمْ اَقُلْهُ ۔

ترجمہ: جو حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو وہ میرا ہی فرمان ہوگا اور جو حدیث کتاب اللہ کے موافق نہ ہو تو وہ حدیث میرا فرمان نہ ہوگی۔ [مفتاح الجنۃ للسیوطی: ص۱۴، ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ، مصر]

قرآن وسنت میں فرشتوں کو نورانی مخلوق، مذکر ومؤنث کے وصف سے پاک، شہوت بطن وشہوت فرج سے پاک، نکاح کرنے اولاد جننے اور باہم نسل بڑھانے سے پاک فرمایا گیا ہے۔

ملائکہ علیہم السلام کی عبادت گذاری

ان کی عبادت کا حال یہ ہے کہ بعض ملائکہ کرام کی جماعت ہمیشہ قیام میں ہے بعض ملائکہ کی جماعت دائمی رکوع میں ہے اور بعض ملائکہ کرام دائمی سجود میں تو بعض فرشتگان قعود کی صورت میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عبادت میں ہمیشہ سے مصروف ہیں، تا قیامت ہر ایک جماعت مصروفِ عبادت رہے گی۔

رویت ملائکہ علیہم السلام

یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ ملائکہ کرام کو بجز انبیاء کرام **علیہم السلام** اور بعض صحابہ کرام واولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کے کسی نے نہیں دیکھا اوران حضرات قدسیہ نے فرشتوں کو طاقت قدسیہ سے دیکھا جیسا کہ **"فرائض الاسلام"** وغیرہ کتب عقائد میں مرقوم ہے:

يَجُوْزُ اَنْ يَرَاهُمُ الْخَوَّاصُ مِنَ النَّاسِ كَالاَنْبِيَاءِ وَالصِّحَابَةِ وَالاوْلِيَاءِ ۔

☆ امام جلال الدین سیوطی نے الحاوی للفتاوی جلد2 صفحہ 242 تا 255 پر اس موضوع پر اپنے رسالہ "تنویر الحلك فی امکان رؤیة النبی والملك" میں نہایت شاندار گفتگو کی ہے، تفصیل کے لئے وہاں رجوع کریں۔

فائدہ : اگر کوئی عام انسان کسی فرشتہ کو اس کی اصلی صورت میں دیکھے تو فوراً مر جائے، نبی پاک ﷺ کی نگاہ پاک کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت ملکیہ میں دیکھا اور کئی بار دیکھا، ہاں! ملائکہ کرام کو انسانی صورت میں دیکھنا ممکن ہے کیوں کہ انبیاء کرام **علیہم السلام** صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیاء اللہ اور صلحاء کرام **علیہم الرحمۃ** جو خواص انسان میں سے ہیں انہوں نے ملائکہ کرام کو دیکھا ہے۔

"تفسیر جلالین" میں زیر آیت ﴿وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا: اور اگر ہم

نبی کو فرشتہ کرتے جب بھی اسے مرد ہی بناتے (پارہ ۷: سورۃ الانعام: آیت ۹) ۞ لکھا ہے:

اِذْ لَا قُوَّةَ لِلْبَشَرِ عَلٰی رُؤْيَةِ الْمَلَكِ ۔

ترجمہ: کسی بشر کو یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی فرشتہ مکرم کو دیکھ سکے۔

[تفسیر جلالین: صفحہ 112: تفسیر صاوی: جلد2: صفحہ 563: تفسیر جمل: جلد2: صفحہ 319]

فائدہ : اسلامی عقیدہ سے واضح ہو گیا کہ جب کوئی انسان فرشتوں کو دیکھنے کی تاب ہی نہیں رکھتا تو پھر اگر ہاروت و ماروت بھی فرشتے تھے تو انہیں تو کوئی انسان دیکھ ہی نہ سکا ہو گا ان کی نسبت شراب نوشی وزنا کاری تو دور کی بات ہے، اگر جواب ہو کہ ہاروت و ماروت فرشتے تھے اور انسانی لباس میں آئے تھے پھر بھی شراب نوشی کی نسبت ان کی طرف کرنا درست نہ ہو گا۔

ملائکہ علیہم السلام لباس بشری میں اور ان کا حکم

فرشتے اگر چہ لباس انسانی میں انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں فرشتے خوشخبری لے کر حاضر ہوئے سلام عرض کرنے لگے جواب سلام دیکر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام بلا تاخیر ایک بچھڑا ذبح کے بعد بھون کر فرشتوں کے سامنے لائے مگر انہوں نے وہ بھنا ہوا گوشت نہ کھایا چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ○

ترجمہ: پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اُوپری سمجھا اور جی ہی جی میں ان سے ڈرنے لگا۔ (پارہ ۱۲: سورۃ ھود: آیت ۷۰)

اس طرح قرآن کریم میں ہے:

فَرَاغَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ○ فَقَرَّبَهٗ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ○

ترجمہ: پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا پھر اسے ان کے پاس رکھا کہا کیا تم کھاتے نہیں؟ (پارہ ۲۶: سورۃ الذاریات، آیت ۲۶، ۲۷)

ان آیات مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ اگر چہ فرشتے انسانی شکل میں انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے مگر وصف ان کا فرشتوں والا ہی رہا اگر فرشتے مہمان بن کر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا جائزہ لینے حاضر ہوئے اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بھی مہمانوں کی خاطر فربہ بچھڑا ذبح کر کے بھون کر ان کے سامنے رکھا مگر فرشتوں نے بچھڑے کا گوشت نہ کھایا تو جب فرشتے انسانی لباس میں مہمان بن کر بھی کھانا نہ کھائیں تو پھر اگر ہاروت و ماروت فرشتے تسلیم کر لئے جائیں اور یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ وہ انسانی لباس میں آئے تھے لیکن یہ کیونکر تسلیم کر لیا جائے کہ انہوں نے انسانی لباس میں آ کر شراب نوشی اور زنا کاری کا ارتکاب کیا، جب مہمان بن کر انسانی لباس میں آنے والے فرشتے نے بھنا ہوا گوشت نہ کھایا تو ہاروت و ماروت انسانی لباس میں آ کر زنا کیسے کر سکتے تھے؟؟۔

فائدہ : عوام الناس کو کیسے علم ہو گیا کہ ہاروت و ماروت انسانی لباس میں دو فرشتے ہیں؟ کیا ہاروت و ماروت کے بارے میں کسی نبی علیہ السلام نے بتایا کہ وہ انسانی لباس میں فرشتے ہیں، نہ وہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ ہی وہ کوئی اور انسانی وصف اپنے اندر رکھتے ہیں یعنی جماع وغیرہ اس صورت کے علاوہ کوئی صورت ایسی نہیں کہ جس کی بنا پر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ہاروت و ماروت انسانی لباس میں دو فرشتے تھے تو پھر کیسے عقیدہ رکھا جائے کہ ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے، احادیث مبارکہ میں وارد ہے کہ حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام انسانی لباس میں بارگاہ رسول ﷺ میں حاضر ہوتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہیں دیکھتے بھی تھے مگر سرکار دو عالم حضور نبی پاک محمد عربی ﷺ کے ارشاد فرمانے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم ہوتا تھا

کہ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتہ ہے جیسا کہ ''مشکوٰۃ شریف'' ''بخاری شریف'' میں حدیث پاک سے واضح ہے۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے جن کے کپڑے خوب سفید تھے اور بال بہت سیاہ تھے اس صاحب پر سفر کے کوئی آثار ظاہر نہ تھے اور ہم میں سے کوئی انہیں پہچانتا بھی نہ تھا حتیٰ کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ آپ کے زانوؤں پر رکھے اور چند مسائل پوچھے۔ جب وہ صاحب چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کچھ دیر ٹھہرا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو یہ سائل کون ہے؟

قُلْتُ : اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم ، قَالَ : فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُم ۔

ترجمہ: میں نے عرض کیا اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جانیں: ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

[بخاری شریف: کتاب الایمان: باب سؤال جبریل: صفحہ 24: رقم الحدیث 50: مسلم شریف: کتاب الایمان: باب معرفۃ الایمان: صفحہ 23: رقم الحدیث 8: ترمذی شریف: کتاب الایمان: باب ماجاء فی وصف جبریل: صفحہ 588: رقم الحدیث 2610: ابوداؤد شریف: کتاب السنۃ: باب فی القدر: صفحہ 848: رقم الحدیث 4695: نسائی شریف: کتاب الایمان: باب نعت الاسلام: صفحہ 757: رقم الحدیث 4990: ابن ماجہ شریف: مقدمہ: باب فی الایمان: صفحہ 25: رقم الحدیث 63]

واضح ہوگیا کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے بغیر جبرائیل علیہ السلام کے لباس انسانی میں آنے کے باوجود علم نہ ہوسکا تو ہاروت و ماروت کے لباس انسانی میں آنے کا کسی نبی علیہ السلام کے بتائے بغیر اس دور کے شہر بابل کے لوگوں کو کیسے علم ہوگیا کہ وہ دو فرشتے ہیں؟ یقیناً ماننا پڑے گا کہ واقعی وہ فرشتے نہ تھے بلکہ وہ شہر بابل کے دو شیطان تھے جیسا کہ اس بارے میں تحقیق ہوچکی ہے (واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)۔

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے زہرہ نامی عورت پر لعنت فرمائی کہ اس عورت نے ہارورت و ماروت دو فرشتوں کو فتنہ میں ڈال دیا جیسا کہ ''تفسیر مظہری'' میں ہے :

عَنْ عَلِیٍّ قَوْلُہٗ صلی اللہ علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ الزُّھْرَۃَ فَاِنَّمَا ھِیَ الَّتِیْ فَتَنَتِ الْمَلَکَیْنِ ھَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ۔

فائدہ : اس حدیث سے پہلے یہ عبارت'' فھما ببابل یعذبان معلقان بشعورھما'' اس سے واضح ہے کہ شہر بابل میں دونوں فرشتے عذاب دیئے جارہے ہیں اور لٹکے ہوئے ہیں، اسی طرح دیگر کتب تفاسیر میں بھی ثبوت ملتا ہے کہ وہ دونوں فرشتے ہاروت و ماروت زہرہ عورت کے ساتھ زنا کاری و شراب نوشی کے ارتکاب میں شہر بابل کے کنویں میں عذاب دیئے جارہے ہیں اور آپ اس کی نفی کئے جارہے ہیں کیا یہ سب روایات غلط ہیں اگر غلط ہیں تو ثابت کریں؟۔

جواب : اس اعتراض کا جواب گذشتہ صفحات پر آچکا ہے نیز اسی ''تفسیر مظہری'' ہی سے جو کچھ سوالاً و اعتراضاً پیش کیا ہے، اس کے ساتھ ہی اس قصہ اور قصہ کی تائیدی روایات کی تردید بھی موجود ہے، حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی **رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۲۲۵ھ** نے اس قصہ مخترعہ کی خوب تردید فرمائی ہے، ارقام فرماتے ہیں:

وَھٰذِہِ الْقِصَّۃُ مِنْ اَخْبَارِ الْاٰحَادِ بَلْ مِنَ الرِّوَایَاتِ الضَّعِیْفَۃِ الشَّاذَۃِ وَلَا دَلَالَۃَ عَلَیْھَا فِی الْقُرْاٰن بِشَیْئٍ ۔

ترجمہ: یہ قصہ اُحاد خبروں سے بلکہ روایاتِ ضعیفہ شاذہ سے تعلق رکھتا ہے اور قرآن مجید میں اس قصہ کا کسی طرح کوئی ثبوت نہیں ہے۔

نیز حضرت شیخ قاضی صاحب علیہ الرحمۃ نے ارقام فرمایا ہے: یہ قصہ صحیح نہیں ہے اور نہ ہی حضرت سیدنا علی مرتضیٰ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کوئی روایت اس قصہ کے بارے میں ثابت ہے، فرماتے ہیں کہ نہ کوئی صحیح اور نہ غیر صحیح روایت ان سے مروی دیکھی گئی اور اس قصہ کی جملہ خبریں یہود کے کعب (یہ مشہور صحابی رسول اور جلیل القدر تابعی کے علاوہ کوئی یہودی شخص تھا جو اِن حضرات کا ہم نام تھا یا اس نے یہ نام ان حضرات کی طرف من گھڑت روایات کو منسوب کرنے کے لیے استعمال کیا تھا، لہٰذا قارئین التباس سے بچیں، ابو محمد غفرلہ) شخص کی جھوٹی گھڑی ہوئی ہیں، چنانچہ عربی عبارت ملاحظہ ہو:

وَأَئِمَّةُ النَّقْلِ لَمْ يُصَحِّحُوا لِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَلَا اَثْبَتُوا رِوَايَتَهَا عَنْ عَلِيٍّ وَلَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الْقَاضِيُ : اِنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ لَمْ يَرْوَ مِنْهَا شَيْئٌ صَحِيْحٌ وَ لَا سَقِيْمٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ۔

قاعدہ : ایک قاعدہ ہم ذکر کر آئے ہیں کہ وہ اخبار و روایات جو کتاب اللہ کے خلاف ہوں قابلِ اعتماد نہیں۔

قاعدہ : دوسرا یہ ہے کہ جو روایت عقل، اُصول مسلمہ، محسوسات و مشاہدہ، قرآن مجید و احادیث متواتر یا اجماع قطعی کے خلاف ہوں اور روایت رکیک المعنی یا ایسی روایت جو صرف ایک راوی سے مروی ہو جبکہ اس روایت سے واقفیت عام لوگوں کے لئے ضروری ہو قابل اعتبار نہیں ہے۔ اور اس قصہ کی تمام خبریں اور چند ایک روایات ہوں بھی تو قرآن مجید، احادیث متواتر، اجماع قطعی، اصول مسلمہ، عقل محسوسات اور مشاہدہ کے خلاف ہو کر کسی طرح قابل اعتماد نہیں ہوسکتیں۔

مسلم شریف کی حدیث ہے اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ ۔

ترجمہ: تمام فرشتے نور سے پیدا کئے گئے۔

[مسلم شریف: کتاب الزہد: باب فی احادیث متفرقۃ: صفحہ 1364: رقم الحدیث 2996: صحیح ابن حبان: کتاب التاریخ: باب بدء الخلق: جلد 14: صفحہ 25: رقم الحدیث 6155: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 10: رقم الحدیث 2: مجمع الزوائد: جلد 8: صفحہ 172: رقم الحدیث 13376]

فائدہ : معلوم ہو کہ نوری مخلوق ملائکہ کرام کے بارے میں جماع اور شراب نوشی کی نسبت کرنا قرآن و سنت اجماع قطعی اور نقل و عقل کے خلاف ہے۔ ''تفسیر مظہری'' میں ہے:

لَا يَأْكُلُوْنَ وَ لَا يَشْرَبُوْنَ وَ لَا يَنْكِحُوْنَ قُوْتُهُم التَّسْبِيْحُ وَالتَّهْلِيْلُ ۔

ترجمہ: فرشتے کھاتے پیتے نہیں، ان کی غذا بس تسبیح وتہلیل ہے۔

ہاروت وماروت کے متعلق روایات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے فرماتے سنا:

اِنَّ آدَمَ لَمَّا أَهْبَطَهُ اللّٰهُ اِلَى الْأَرْضِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : أَىْ رَبِّ ﴿أَ تَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّىْ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ قَالُوْا : رَبَّنَا نَحْنُ أَطْوَعُ لَكَ مِنْ بَنِىْ آدَمَ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: هَلُمُّوْا مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى نُهْبِطَهُمَا اِلَى الْأَرْضِ فَنَنْظُرُ كَيْفَ يَعْمَلَانِ فَقَالُوْا : رَبَّنَا هَارُوْتُ وَمَارُوْتُ فَأُهْبِطَا اِلَى الْأَرْضِ فَتَمَثَّلَتْ لَهُمَا الزُّهْرَةُ اِمْرَأَةً مِنْ أَحْسَنِ الْبَشَرِ فَجَاءَتْهُمَا فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ : لَا وَاللّٰه حَتّٰى تَكَلَّمَا بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ مِنَ الاشْرَاكِ قَالَ : لَا وَاللّٰه لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ أَبَدًا فَذَهَبَتْ عَنْهُمَا ثُمَّ رَجَعَتْ بِصَبِيٍّ تَحْمِلُهُ فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ : لَا وَاللّٰه حَتّٰى تَقْتُلَا هٰذِهِ الصَّبِيَّ قَالَا :

وَاللّٰهِ لَا نَقْتُلُهُ أَبَدًا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ بِقَدَحٍ مِنْ خَمْرٍ تَحْمِلُهُ فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ : لَا وَاللّٰه حَتَّى تَشْرَبَا هَذَا الْخَمْرَ فَشَرِبَا فَسَكِرَا فَوَقَعَا عَلَيْهَا وَقَتَلَا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَفَاقَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ : وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُمَا شَيْئًا أَبَيْتُمَاهُ عَلَيَّ إِلَّا قَدْ فَعَلْتُمَاهُ حِينَ سَكِرْتُمَا، فَخُيِّرَا عِنْدَ ذَٰلِكَ بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَالآخِرَة فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ نے جب حضرت آدم ؑ کو زمین پر اُتارا تو فرشتوں نے عرض کیا ﴿اے پروردگار ﷻ! تو زمین میں ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو اس میں فساد کریں گے، خوں ریزیاں کریں گے اور ہم برابر تیری تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے رہتے ہیں، اللہ ﷻ نے فرمایا: میں جانتا ہوں اس بات کو جس کو تم نہیں جانتے﴾ انہوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار ﷻ! ہم تو انسانوں سے زیادہ تیرے تابع فرمان ہیں، اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا (تو پھر) تم فرشتوں میں سے دو فرشتوں کو پیش کرو ہم ان کو زمین پر اُتارتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کیسے عمل کرتے ہیں، تو انہوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار ﷻ (اس آزمائش کے لئے) ہاروت اور ماروت (موزوں ہیں کیونکہ یہ بہت شان والے ہیں) تو انہیں زمین پر اُتارا گیا تو ان کے لئے زہرہ (ستارہ) کو انسانوں سے زیادہ حسین بنا (کر بھیج) دیا گیا، جب یہ ان دونوں کے پاس آئی تو انہوں نے اس سے اُس کا جسم طلب کیا تو اس نے کہا قسم بخدا بالکل نہیں، جب تک کہ تم شرک کا یہ کلمہ نہیں کہتے۔

انہوں نے کہا! نہیں خدا کی قسم! ہم خدا کے ساتھ کبھی شرک نہیں کریں گے، تو وہ ان کے ہاں سے چلی گئی پھر ایک بچے کو اٹھا کر ساتھ لائی تب بھی انہوں نے اس سے اُس کا جسم طلب کیا تو اس نے کہا: بالکل نہیں، قسم بخدا یہاں تک کہ تم اس بچے کو قتل کر دو، انہوں نے کہا، خدا کی قسم! ہم اس بچے کو کبھی قتل نہیں کریں گے، تب بھی وہ چلی گئی پھر ایک پیالہ شراب کا اُٹھا کر لائی تو بھی انہوں نے اس سے اُس کا جسم طلب کیا، جب بھی اس نے کہا: بالکل نہیں، خدا کی قسم! یہاں تک کہ تم اس شراب کو پیو، تو انہوں نے شراب پی، تو نشہ میں

آ گئے اور اس پر واقع ہو گئے اور بچے کو بھی قتل کر ڈالا پھر جب ہوش میں آئے تو اس عورت نے کہا: خدا کی قسم! تم نے کچھ نہیں چھوڑا جس کا تم نے میرے سامنے انکار کیا وہ سب تم نے نشہ میں کر ڈالا ہے، پھر ان دونوں کو (سزا کے لئے) دنیا اور آخرت کے عذاب میں اختیار دیا گیا تو انہوں نے عذابِ دنیا کو اختیار کر لیا۔

[مسند امام احمد: جلد10: صفحہ 317: رقم الحدیث6178: صحیح ابن حبان: کتاب التاریخ: باب بدء الخلق جلد14: صفحہ 63: رقم الحدیث6186: تفسیر ابن جریر طبری: جلد2: صفحہ 341: سورۃ البقرہ آیت102: تفسیر ابن کثیر: جلد1: صفحہ 353]

حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَشْرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى الدُّنْيَا فَرَأَتْ بَنِيْ آدَمَ يَعْصُوْنَ فَقَالَتْ: يَارَبِّ مَا أَجْهَلَ هَؤُلَاءِ ؟ مَا أَقَلَّ مَعْرِفَةِ هَؤُلَاءِ بِعَظْمَتِكَ ؟ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : لَوْ كُنْتُمْ فِيْ مِسْلَاخِهِمْ لَعَصَيْتُمُوْنِيْ قَالُوْا : كَيْفَ يَكُوْنُ هَذَا وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ : فَاخْتَارُوْا مِنْكُمْ مَلَكَيْنِ فَاخْتَارُوْا هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ، ثُمَّ أُهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ وَرُكِّبَتْ فِيهِمَا شَهَوَاتُ بَنِيْ آدَمَ وَمُثِّلَتْ لَهُمَا امْرَأَةٌ فَمَا عُصِمَا حَتَّى وَاقَعَا الْمَعْصِيَةَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمَا : اِخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا وَالآخِرَة فَنَظَرَ أَحَدُهُمَا إِلَى صَاحِبِهِ قَالَ : مَا تَقُوْلُ فَاخْتَرْ قَالَ : أَقُوْلُ : إِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا يَنْقَطِعُ وَإِنَّ عَذَابَ الآخِرَة لَا يُنْقَطِعُ فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا فَهُمَا اللَّذَانِ ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ ﴿وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ﴾ ۔

ترجمہ: فرشتوں نے دنیا میں جھانکا تو انسانوں کو دیکھا اور عرض کیا اے پروردگار ﷻ! یہ کتنے بڑے جاہل ہیں ان کو تیری عظمت سے کتنی کم واقفیت ہے؟ اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا: اگر تم ان کے روپ میں ہوتے تو تم بھی میری نافرمانی کرتے، انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے ہم تو تیری حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتے اور تیری تقدیس بیان کرتے ہیں، اللہ

تعالیٰ ﷻ نے فرمایا: تو پھر تم اپنے میں سے دو فرشتوں کو منتخب کرلو تو انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا تو انہیں زمین پر اُتارا گیا اور ان میں اولادِ آدم کی خواہشات سوار کردیں اور ان کے لئے ایک عورت کی صورت بنادی گئی تو وہ اپنی حفاظت نہ کرسکے یہاں تک کہ وہ گناہ میں مبتلا ہوگئے (اس کی سزا میں) اللہ تعالیٰ ﷻ نے حکم دیا: دنیا یا آخرت کا عذاب پسند کرلو، تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اور کہا: تو کیا کہتا ہے (جو کہو) اسے پسند کر لیں، تو اس نے کہا: میں کہتا ہوں کہ دنیا کا عذاب منقطع ہونے والا ہے اور آخرت کا عذاب ختم ہونے والا نہیں تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو منتخب کرلیا یہ وہی دو (فرشتے) ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ ﷻ نے اپنی کتاب میں ﴿وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ﴾ میں فرمایا ہے۔

[کنز العمال: جلد 2: صفحہ 159: رقم الحدیث 4266: شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 321: رقم الحدیث 161: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 70: رقم الحدیث 249]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : أَطَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ يَعُدُّ ؟ فَاِذَا رَأَهَا قَالَ : لَا مَرْحَبًا ثُمَّ قَالَ : اِنَّ مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ سَأَلَا اللّٰهَ اَنْ يُهْبَطَا اِلَى الْاَرْضِ فَكَانَ يَقْضِيَانِ بَيْنَ النَّاسِ فَاِذَا اَمْسَيَا تَكَلَّمَا بِكَلِمَاتٍ فَعَرَجَا بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقَيَّضَ اللّٰهُ لَهُمَا اِمْرَأَةً مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَاُلْقِيَتْ عَلَيْهِمَا الشَّهْوَةُ وَاُلْقِيَتْ فِيْ اَنْفُسِهِمَا فَلَمْ يَزَالَا حَتّٰى وَعَدَتْهُمَا مِيْعَادًا فَاَتَتْهُمَا لِلْمِيْعَادِ فَقَالَتْ: عَلِّمَانِي الْكَلِمَةَ الَّتِيْ تَعْرُجَانِ بِهَا فَعَلَّمَاهَا فَتَكَلَّمَتْ بِهَا فَعَرَجَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَمُسِّخَتْ فَجُعِلَتْ كَمَا تَرَوْنَ فَلَمَّا اَمْسَيَا تَكَلَّمَا بِالْكَلِمَةِ فَلَمْ يَعْرُجَا فَبَعَثَ اِلَيْهِمَا اِنْ شِئْتُمَا فَعَذَابُ الْآخِرَةِ وَاِنْ شِئْتُمَا فَعَذَابُ الدُّنْيَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : بَلْ نَخْتَارُ عَذَابَ الدُّنْيَا ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا زہرہ ستارہ طلوع ہوگیا؟ آپ جب بھی اسے دیکھتے تو کہتے (تمہیں) مرحبا نہ ہو، پھر بتلایا کہ فرشتوں میں سے دو فرشتے ہاروت و

ماروت تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ ﷻ سے عرض کی کہ انہیں زمین پر اُتارا جائے (جب یہ زمین پر اتر گئے) تو لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے، جب شام آتی تو یہ کچھ ایسے کلمات پڑھتے جن سے آسمان کی طرف عروج کر جاتے، پھر اللہ تعالیٰ ﷻ نے ایک انتہائی حسین عورت کو ان کے قابو میں کردیا اور ان میں شہوت بھڑکا دی اور ان کے دلوں میں اس عورت کو سوار کردیا بس وہ اس کی محبت میں گرفتار رہے، یہاں تک کہ اس عورت نے ان کے ساتھ ایک وقت طے کردیا جب وہ ان کے پاس وقت پر پہنچی تو کہا مجھے وہ کلمہ سکھلا دو جس کی وجہ سے تم (آسمان پر) عروج کرتے ہو، تو انہوں نے وہ کلمہ سکھلا دیا تو جب اس نے وہ کلمہ پڑھا تو آسمان کی طرف چڑھ گئی اور (اس کی شکل) مسخ کردی گئی اور اسے اس شکل میں کردیا گیا جسے تم (ستارہ کی صورت میں) دیکھتے ہو، جب انہوں (ہاروت اور ماروت) نے شام کی اور یہ کلمہ پڑھا تو اوپر کو نہ چڑھ سکے (اس گناہ کی وجہ سے تو) ان کی طرف (اللہ تعالیٰ ﷻ نے یہ پیغام) بھیجا کہ اگر تم چاہو تو آخرت کا عذاب (دیدوں) اور اگر چاہو تو دنیا کا عذاب (دیدوں) تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہم دنیا کا عذاب قبول کرتے ہیں۔

[مستدرک للحاکم: جلد 5: صفحہ 73: رقم الحدیث 8857: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 70: رقم الحدیث 250: تفسیر ابن کثیر: جلد 2: صفحہ 356]

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ هٰذِهِ الزُّهْرَةَ تُسَمِّيْهَا الْعَرَبُ "الزُّهْرَةُ" وَالْعَجَمُ "اَنَاهِيْدُ" وَكَانَ الْمَلَكَانِ يَحْكُمَانِ بَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُمَا فَاَرَادَاهَا فَقَالَتْ لَهُمَا الزُّهْرَةُ : اَلَا تُخْبِرَانِيْ بِمَا تَصْعُدَانِ بِهِ اِلَى السَّمَاءِ وَبِمَا تُهْبِطَانِ بِهِ اِلَى الْاَرْضِ فَقَالَا : بِاسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ قَالَتْ : مَا اَنَا بِمُوَاتِيْكُمَا حَتّٰى تُعَلِّمَانِيْهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : عَلِّمْهَا اِيَّاهُ فَقَالَ: كَيْفَ بِنَا بِشِدَّةِ عَذَابِ اللّٰهِ ؟ قَالَ الْآخَرُ : اِنَّا نَرْجُوْا سِعَةَ اللّٰهِ فَعَلَّمَهَا اِيَّاهُ فَتَكَلَّمَتْ بِهِ فَطَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَفَزِعَ مَلَكٌ فِي السَّمَاءِ لِصُعُوْدِهَا فَطَاطَا رَاْسَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ بَعْدُ وَمَسَّخَهَا اللّٰهُ فَكَانَتْ كَوْكَبًا ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ زہرہ (ستارہ) جسے عربی ''الزہرۃ'' اور عجمی ''اناہید'' کہتے ہیں، دوفرشتے تھے جولوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے، یہ (زہرہ) ان کے پاس آئی اورانہوں نے اسے دیکھا تو ان سے زہرہ نے کہا: تم مجھے نہیں بتلاتے جس کے ساتھ تم آسمان کی طرف چڑھتے ہو اور جس کے ساتھ زمین کی طرف اترتے ہو؟ تو انہوں نے بتلایا کہ (ہم) اللہ جل جلالہ کے اسم اعظم کے ساتھ چڑھتے اور اُترتے ہیں تو اس نے کہا کہ تم مجھے اپنے پاس نہیں بلا سکتے یہاں تک تم یہ (کلمات) مجھے سکھا دو، تو ایک نے اپنے دوسرے ساتھی کو کہا: اسے یہ (کلمات) سکھلا دے، تو اس نے کہا: خدا تعالیٰ جل جلالہ کے عذاب کی سختی کو ہم کس طرح برداشت کریں گے؟ تو دوسرے نے کہا کہ (اس وقت) ہم اللہ جل جلالہ کی وسعت رحمت کی اُمید کریں گے، تو اس نے اسے وہ کلمات سکھلا دیئے تو اس عورت نے وہ کلمات پڑھے اور آسمان کی طرف اُڑ گئی جس سے آسمان میں ایک فرشتہ گھبرا گیا اور اپنے سر کو جھکا دیا اور بعد میں کبھی نہ بیٹھا اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس عورت کو مسخ کر دیا تو وہ ستارہ بن گئی۔

[کتاب العقوبات: امام ابن ابی الدنیا: صفحہ 148: رقم الحدیث 223: کتاب العظمہ: جلد 4: صفحہ 1223: رقم الحدیث 698: تفسیر ابن کثیر: جلد 1: صفحہ 355]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ اَهْلَ سَمَاءِ الدُّنْيَا اَشْرَفُوْا عَلَى الْاَرْضِ فَرَاَوْهُمْ يَعْمَلُوْنَ بِالْمَعَاصِيْ فَقَالُوْا: يَارَبِّ اَهْلَ الْاَرْضِ يَعْمَلُوْنَ بِالْمَعَاصِيْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اَنْتُمْ مَعِيَ وَهُمْ غَيْبٌ عَنِّيْ فَقِيْلَ لَهُمْ : اخْتَارُوْا مِنْكُمْ ثَلَاثَةً فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ ثَلَاثَةً عَلَى اَنْ يَهْبِطُوْا اِلَى الْاَرْضِ فَيَحْكُمُوْا مَا بَيْنَ اَهْلِ الْاَرْضِ وَجَعَلَ فِيْهِمْ شَهْوَةَ الْآدَمِيِّيْنَ فَاُمِرُوْا اَنْ لَا يَشْرَبُوْا خَمْرًا وَ لَا يَقْتُلُوْا نَفْسًا وَ لَا يَزْنُوْا وَ لَا يَسْجُدُوْا لِوَثَنٍ فَاسْتَقَالَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ فَاُقِيْلَ وَاُهْبِطَ اِثْنَانِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَتَتْهُمَا امْرَاَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ يُقَالُ لَهَا "اَنَاهِيْدُ" فَهَوَيَاهَا جَمِيْعًا ثُمَّ اَتَيَا مَنْزِلَهَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهَا فَاَرَادَاهَا فَقَالَتْ لَهُمَا : لَا حَتّٰى تَشْرَبَا خَمْرِيْ وَتَقْتُلَا ابْنَ جَارِيْ وَتَسْجُدَا لِوَثَنِيْ

فَقَالَا : لَا نَسْجُدُ ثُمَّ شَرِبَا مِنَ الْخَمْرِ ثُمَّ قَتَلَا ثُمَّ سَجَدَا فَاَشْرَفَ اَهْلُ السَّمَاءِ عَلَيْهِمَا وَقَالَتْ لَهُمَا : اَخْبِرَانِيْ بِالْكَلِمَةِ الَّتِيْ اِذَا قُلْتُمَاهَا طِرْتُمَا فَاَخْبَرَاهَا فَطَارَتْ فَمُسِّخَتْ وَهِيَ هٰذِهِ الزُّهْرَةُ وَاَمَّا هُمَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ فَخَيَّرَهُمَا بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاخْتَارَ عَذَابَ الدُّنْيَا فَهُمَا مَنَاطَانِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آسمانِ دنیا کے فرشتوں نے زمین کی طرف جھانکا تو انسانوں کو گناہوں میں مبتلا پایا تو عرض کی: اے پروردگار جل جلالہ! اہل زمین تو گناہوں میں مبتلا ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا: تم تو میرے ساتھ ہو (اس لئے گناہ نہیں کر سکتے) اور وہ مجھ سے پردہ میں ہیں (اس لئے گناہوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں) پھر ان سے فرمایا گیا: تم اپنوں سے تین (فرشتوں) کو منتخب کرلو تو انہوں نے اپنے اندر سے تین فرشتوں کو منتخب کیا تاکہ وہ زمین پر اُتر جائیں اور اہل زمین کے مابین فیصلے کریں اور ان میں انسانوں کی شہوت رکھ دی گئی لیکن انہیں حکم دیا گیا کہ نہ تو وہ شراب پیئیں نہ کسی کو قتل کریں، نہ زنا کریں اور نہ بت کو سجدہ کریں، تو ان میں سے ایک نے تو معذرت کر لی اور دو نے قبول کیا تو انہیں زمین پر اتار دیا گیا، ان کے پاس لوگوں میں سے حسین ترین عورت آئی جس کا نام ''اناھید'' تھا تو ان دونوں نے اس کی خواہش کی اور اس کے گھر چلے گئے۔

یہ دونوں اس کے پاس پہنچے اور اس کا ارادہ کیا تو اس نے ان کو کہا: اُس وقت تک نہیں جب تک کہ تم میری یہ شراب نہیں پی لیتے اور میرے پڑوسی کے بچے کو قتل نہیں کر دیتے اور میرے اس بت کو سجدہ نہیں کر دیتے، انہوں نے جواب دیا: ہم سجدہ نہیں کریں گے، پھر انہوں نے شراب پی پھر (اس کے نشہ میں آکر) بچے کو قتل کیا پھر (بت کو) سجدہ کیا تو آسمان والوں نے ان کو (گناہ میں مبتلا ہوتے) دیکھ لیا اس عورت نے ان دونوں کو کہا: مجھے وہ کلمہ بتلا دو جس کو تم پڑھ کر اڑتے (ہوئے آسمان پر جاتے) ہو، تو انہوں نے اسے وہ کلمہ بتلا دیا تو وہ (زمین سے) اڑ گئی اور انگارے کی شکل میں مسخ کر دی گئی، یہی وہ زہرہ ہے۔ اور ان دونوں کے پاس حضرت

سلیمان ؑ بن داؤد ؑ کو مبعوث فرمایا گیا تو انہوں نے ان دونوں کو دنیا یا آخرت کے عذاب سہنے میں اختیار دے دیا تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو پسند کرلیا تو یہ دونوں (سزا کے طور پر) آسمان اور زمین کے درمیان لٹکے ہوئے ہیں۔

[تفسیر ابن کثیر: جلد1: صفحہ 358: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 1 : صفحہ 191 : رقم الحدیث1008: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 71: رقم الحدیث253]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : لَمَّا وَقَعَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِ آدَمَ فِیْمَا وَقَعُوْا فِیْہِ مِنَ الْمَعَاصِیْ وَالْکُفْرِ بِاللّٰہِ قَالَتِ الْمَلائِکَۃُ فِیْ السَّمَاءِ : رَبٌّ ھَذَا الْعَالَمِ الَّذِیْ اِنَّمَا خَلَقْتَھُمْ لِعِبَادَتِکَ وَطَاعَتِکَ قَدْ وَقَعُوْا فِیْمَا وَقَعُوْا فِیْہِ وَرَکِبَ الْکُفْرَ وَقَتَلَ النَّفْسَ وَأَکَلَ مَالَ الْحَرَامِ وَالزِّنَا وَالسَّرَقَۃَ وَشَرِبَ الْخَمْرَ فَجَعَلُوْا یَدْعُوْنَ عَلَیْھِمْ وَ لَا یَعْذِرُوْنَھُمْ فَقِیْلَ : اِنَّھُمْ فِیْ غَیْبٍ فَلَمْ یَعْذِرُوْھُمْ فَقِیْلَ لَھُمْ : اخْتَارُوْا مِنْکُمْ مِنْ اَفْضَلِکُمْ مَلَکَیْنِ آمُرُھُمَا وَاَنْھَاھُمَا فَاخْتَارُوْا ھَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ فَاُھْبِطَا اِلَی الْأَرْضِ وَجَعَلَ لَھُمَا شَھْوَاتَ بَنِیْ آدَمَ وَاَمَرَھُمَا اَنْ یَعْبُدَاہُ وَ لَا یُشْرِکَا بِہِ شَیْئًا وَنَھَاھُمَا عَنْ قَتْلِ النَّفْسِ الْحَرَام وَاَکْلِ مَالِ الْحَرَامِ وَعَنِ الزِّنَا وَالسَّرَقَۃِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ فَلَبِثَا فِیْ الْأَرْضِ زَمَانًا یَحْکُمَانِ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَذٰلِکَ فِیْ زَمَانِ اِدْرِیْسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَفِیْ ذٰلِکَ الزَّمَانِ اِمْرَأَۃٌ حُسْنُھَا فِیْ النِّسَاءِ کَحُسْنِ الزُّھْرَۃِ فِیْ سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّھُمَا اَتَیَا عَلَیْھَا فَخَضَعَا لَھَا فِیْ الْقَوْلِ وَاَرَادَاھَا عَلَی نَفْسِھَا فَاَبَتْ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَا عَلَی اَمْرِھَا وَدِیْنِھَا فَسَأَلَاھَا عَنْ دِیْنِھَا فَاَخْرَجَتْ لَھُمَا صَنَمًا فَقَالَتْ ھَذَا أَعْبُدُہُ فَقَالَا : لَا حَاجَۃَ لَنَا فِیْ عِبَادَۃِ ھَذَا فَذَھَبَا فَغَابَا مَاشَاءَ اللّٰہ ثُمَّ أَتَیَا عَلَیْھَا فَاَرَادَاھَا عَلَی نَفْسِھَا فَفَعَلَتْ مِثْلَ ذٰلِکَ فَذَھَبَا ثُمَّ أَتَیَا عَلَیْھَا فَاَرَادَاھَا عَلَی نَفْسِھَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّھُمَا اَبَیَا اَنْ یَعْبُدَا الصَّنَمَ فَقَالَتْ لَھُمَا : اخْتَارَا اِحْدَی الْخِلَالِ الثَّلَاثِ اِمَّا اَنْ تَعْبُدَا ھَذَا الصَّنَمَ وَاِمَّا اَنْ تَقْتُلَا ھَذَا النَّفْسَ وَاِمَّا اَنْ تَشْرَبَا الْخَمْرَ فَقَالَا : ھَذَا

لَا یَنْبَغِیْ وَاَھْوَنُ الثَّلَاثَۃِ شُرْبُ الْخَمْرِ فَشَرِبَا الْخَمْرَ فَأَخَذَتْ مِنْھُمَا فَوَاقَعَا الْمَرْاۃَ فَخَشِیَا اَنْ یُخْبِرَ الْاِنْسَانُ عَنْھُمَا فَقَتَلَاہُ فَلَمَّا ذَھَبَ عَنْھُمَا السُّکْرُ وَعَلِمَا مَا وَقَعَا فِیْہِ مِنَ الْخَطِیْئَۃِ اَرَادَ اَنْ یَصْعُدَا اِلَی السَّمَاءِ فَلَمْ یَسْتَطِیْعَا وَحِیْلَ بَیْنَھُمَا وَبَیْنَ ذٰلِکَ وَکُشِفَ الْغِطَاءُ فِیْمَا بَیْنَھُمَا وَبَیْنَ اَھْلِ السَّمَاءِ فَنَظَرَتِ الْمَلَائِکَۃُ اِلَی مَاوَقَعَا فِیْہِ فَعَجِبُوْا کُلَّ الْعَجَبِ وَعَرَفُوْا اَنَّہُ مَنْ کَانَ فِیْ غَیْبٍ فَھُوَ اَقَلُّ خَشْیَۃٍ فَجَعَلُوْا بَعْدَ ذٰلِکَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِیْ الْأَرْضِ فَقِیْلَ لَھُمَا اخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْیَا اَوْ عَذَابَ الآخِرَۃ فَقَالَا : اَمَّا عَذَابُ الدُّنْیَا فَاِنَّہُ یَنْقَطِعُ وَیَذْھَبُ وَاَمَّا عَذَابُ الآخِرَۃ فَلَا اِنْقِطَاعَ لَہُ فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْیَا فَجُعِلَا بِبَابِلَ فَھُمَا یُعَذَّبَانِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں: جب حضرت آدم ؑ کے بعد لوگ گناہوں اور انکارِ خدا میں مبتلا ہوگئے تو فرشتوں نے آسمان میں (رہتے ہوئے) کہا: اے اس جہاں کے پروردگار جل جلالہ! تو نے انہیں عبادت و اطاعت کے لئے تخلیق کیا تھا یہ تو گناہوں میں پڑ گئے اور کفر کرنے، زندوں کو قتل کرنے، مال حرام کھانے، زنا اور چوری کرنے اور شراب نوشی میں مبتلا ہوگئے پھر ان کے لئے بددعا کرنے لگ گئے اور ان کا کوئی عذر قبول نہیں کرتے تھے تو انہیں تنبیہ کی گئی کہ وہ پردہ میں ہیں ان کا یہ عذر قابل قبول ہے پھر انہیں کہا گیا (اگر تم ان لوگوں کا یہ عذر قبول نہیں کرتے تو) اپنے سے افضل ترین فرشتے منتخب کرلو میں انہیں (کچھ باتوں کا) حکم دیتا ہوں اور (کچھ باتوں سے) منع کرتا ہوں تو انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا تو انہیں زمین پر اتار دیا گیا ان کی اولادِ آدم جیسی خواہشات بنادی گئیں اور انہیں حکم دیا کہ وہ صرف اسی (خدا) کی عبادت کریں گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور انہیں نفس حرام کے قتل سے، مالِ حرام کھانے سے زنا، چوری اور شراب نوشی سے منع کیا تو یہ زمین میں ایک زمانہ تک لوگوں میں حق کے فیصلے کرتے رہے اور یہ حضرت

ادریس علیہ السلام کا زمانہ تھا اسی زمانہ میں ایک عورت تھی اس کا حسن عورتوں میں اس طرح تھا جس طرح زہرہ (ستارے) کا سب ستاروں میں ہے، تو یہ دونوں اس کے پاس پہنچے اور اس کے ساتھ بات میں نرمی کی اور اس کے بدن کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا مگر یہ کہ وہ اس کی بات مانیں اور اس کے دین پر چلیں۔

جب انہوں نے اس کے دین کے بارے میں پوچھا تو اس نے اپنا ایک بت نکالا اور کہنے لگی یہ ہے میں اس کی عبادت کرتی ہوں، تو انہوں نے جواب دیا ہمیں اس کی عبادت کرنے کی کوئی حاجت نہیں، یہ چلے گئے جب تک اللہ جل جلالہ نے چاہا غائب رہے، اس کے بعد پھر اس کے پاس آئے اور اس کا ارادہ کیا تو بھی اس نے ویسا ہی کیا وہ پھر چلے گئے، اس کے بعد جب آئے تو اس کے بدن کا ارادہ کیا تو اس نے جب یہ دیکھا کہ انہوں نے بت پرستی سے انکار کر دیا تو کہنے لگی (اچھا تو پھر ان) تین باتوں میں سے کوئی سی پسند کر لو یا تو اس بت کی عبادت کرو یا اس آدمی کو قتل کرو یا شراب پی لو، تو انہوں نے کہا یہ سب شرطیں کرنے کی نہیں لیکن ان تینوں میں شراب نوشی کم گناہ ہے، تو انہوں نے شراب پی لی، جس عقل جاتی رہی پھر یہ عورت پر واقع ہوئے۔

پھر انہیں خطرہ لگا کہ یہ انسانوں کو ان کے گناہ کی اطلاع نہ کر دے تو انہوں نے اسے قتل کر ڈالا پھر جب ان کا نشہ ہرن ہوا اور پتہ چلا کہ وہ کس گناہ میں ملوث ہوئے تو انہوں نے آسمان پر عروج کا ارادہ کیا تو توفیق نہ ہوئی ان کے اور آسمان کے درمیان رکاوٹ آ گئی اور فرشتوں اور ان کے درمیان سے پردہ ہٹا دیا گیا تو فرشتوں نے اس کو دیکھ لیا جس میں وہ مبتلا ہوئے تھے تو وہ ششدر رہ گئے اور پہچان ہو گئی کہ جو پردہ میں ہو (خدا کے سامنے نہ ہو) اس میں (خدا کا) خوف بہت کم ہوتا ہے اس کے بعد سے زمین کے سب (مؤمنین) کے لئے استغفار کرنے لگ گئے انہیں (ہاروت و ماروت کو) کہا گیا، دنیا کا عذاب یا آخرت کا

عذاب چن لو (تو انہوں نے سوچا کہ) عذابِ دنیا تو ختم ہونے اور مٹ جانے والا ہے لیکن عذاب آخرت کبھی ختم نہیں ہوگا تو انہوں نے عذاب دنیا کا چُن لیا تو انہیں بابل میں (قید) کر دیا گیا اور وہ اب تک عذاب میں مبتلا ہیں۔

[تفسیر ابن کثیر: جلد1: صفحہ 357: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد1: صفحہ 189: رقم الحدیث 1005: تفسیر ابن جریر طبری: جلد2: صفحہ 345: تفسیر در منثور: جلد1: صفحہ 515: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 72: رقم الحدیث 254]

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَبْدَ اللّٰه بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ فِيْ سَفرٍ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ لِغُلامِهِ : اُنْظُرْ طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ لَا مَرْحبًا بِهَا وَ لَا اَهْلًا وَ لَاحَيَّاهَا اللّٰه هِيَ صَاحِبَةُ الْمَلَكَيْنِ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَبِّ كَيْفَ تَدَعُ عُصَاةَ بَنِيْ آدَمَ وَهُمْ يَسْفِكُوْنَ الدَّمَ الْحَرَامَ وَيَنْتَهِكُوْنَ مَحَارِمَكَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ، قَالَ : اِنِّيْ قَدِ ابْتَلَيْتُهُمْ فَلَعَلَّ اِنْ اِبْتَلَيْتُكُمْ مِثْلَ الَّذِيْ ابْتَلَيْتُهُمْ بِهِ فَعَلْتُمْ كَالَّذِيْ يَفْعَلُوْنَ ، قَالُوْا : لَا ، قَالَ : فَاخْتَارُوْا مِنْ خِيَارِكُمْ اِثْنَيْنِ فَاخْتَارُوْا هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ فَقَالَ لَهُمَا : اِنِّيْ مُهْبِطُكُمَا اِلَى الْأَرْضِ وَعَاهَدٌ اِلَيْكُمَا اَنْ لَا تُشْرِكَا وَ لَا تَزْنِيَا وَ لَا تَخُوْنَا فَاُهْبِطَا اِلَى الْأَرْضِ وَاُلْقِيَ عَلَيْهِمَا الشَّبَقُ وَاُهْبِطَتْ لَهُمَا الزُّهْرَةُ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةِ اِمْرَاةٍ فَتَعَرَّضَتْ لَهُمَا فَاَرَادَاهَا عَلَى نَفْسِهَا فَقَالَتْ : اِنِّيْ عَلَى دِيْنٍ لَا يَصْلُحُ لِأَحَدٍ اَنْ يَاْتِيَنِيْ اِلَّا مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِهِ قَالَا: وَمَا دِيْنُكِ ؟ قَالَتْ : اَلْمَجُوْسِيَّةُ : قَالَا: اَلشِّرْكُ : هَذَا شَيْئٌ لَا نَقْرُبُهُ فَمَكَثَتْ عَنْهُمَا مَاشَاءَ اللّٰه ثُمَّ تَعَرَّضَتْ لَهُمَا فَاَرَادَاهَا عَلَى نَفْسِهَا فَقَالَتْ: مَا شِئْتُمَا غَيْرَ اَنْ لِيْ زَوْجًا أَكْرَهُ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَى هَذَا مِنِّيْ فَاَفْتَضِحَ فَاِنْ اَقْرَرْتُمَا لِيْ بِدِيْنِيْ وَشَرَطْتُمَا اَنْ تَصْعُدَا بِيْ اِلَى السَّمَاءِ فَعَلْتُ : فَاَقَرَّا لَهَا بِدِيْنِهَا وَاَتَيَاهَا فِيْمَا يَرَيَانِ ثُمَّ صَعُدَا بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَى السَّمَاءِ اخْتُطِفَتْ مِنْهُمَا وَقُطِعَتْ اَجْنِحَتُهُمَا فَوَقَعَا خَائِفَيْنَ نَادِمِيْنَ يَبْكِيَانِ وَفِي الْأَرْضِ نَبِيٌّ يَدْعُوْ بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اُجِيْبَ فَقَالَا:

لَوْ أَتَيْنَا فُلَانًا فَسَأَلْنَاهُ يَطْلُبُ لَنَا التَوْبَةَ فَأَتَيَاهُ فَقَالَ : رَحِمَكُمَا اللّٰه كَيْفَ يَطْلُبُ اَهْلُ الارْضِ لِاَهْلِ السَّمَاءِ ؟ قَالَا : اِنَّا قَدْ ابْتُلِيْنَا قَالَ : اِئْتِيَانِى فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَأَتَيَاهُ فَقَالَ : مَا اُجِبْتُ فِيْكُمَا بِشَيْئٍ اِئْتِيَانِىْ فِىْ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَأتيَاهُ فَقَالَ : اخْتَارَا فَقَدْ خُيِّرْتُمَا فَاِنْ أَحْبَبْتُمَا مُعَافَاةَ الدُّنْيَا وَعَذَابَ الآخِرَة وَاِنْ أَحْبَبْتُمَا فَعَذَابُ الدُّنْيَا وَاَنْتُمَا يَوْمُ الْقِيَامَةِ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ قَالَ اَحَدُهُمَا : الدُّنْيَا لَمْ يَمْضِ مِنْهَا اِلَّا الْقَلِيْلُ وَقَالَ الآخَرُ : وَيْحَكَ اِنِّىْ قَدْ اَطَعْتُكَ فِىْ الاَوَّلِ فَاطِعْنِىْ الآنَ فَاخْتَارَ عَذَابَ الدُّنْيَا ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حالت سفر میں ملا جب رات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا! دیکھو حمرا طلوع ہوگئی؟ اسے مرحبا نہ ہو اور نہ خوش آمدید ہو اور نہ ہی اسے اللہ ﷻ تروتازگی بخشے، یہ دو فرشتوں کی ہم نشین تھی فرشتوں نے کہا تھا: اے پروردگار ﷻ! تو بدکار انسانوں کو کیسے چھوڑ دیتا ہے جبکہ وہ ناجائز خون بہاتے، تیری محرمات کی خلاف ورزی کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں؟ (اللہ تعالیٰ ﷻ نے) فرمایا: میں نے تو امتحان لیا ہے پس اگر میں تمہارا بھی انہیں کی طرح کا امتحان لے لوں تو تم بھی وہی کرو جو یہ کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا: نہیں (ایسا تو نہ ہوگا) اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا: تو پھر تم اپنے نیک ترین میں سے دو کو منتخب کرلو تو انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا۔

اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان دونوں سے فرمایا: میں تمہیں زمین پر اتار رہا ہوں اور تاکید کرتا ہوں کہ نہ تو تم شرک کرو گے، نہ زنا کرو گے اور نہ خیانت کرو گے پھر انہیں زمین پر اتار دیا گیا اور ان پر جماع کی شہوت مسلط کردی گئی اور ان کے لئے زہرہ کو حسین ترین عورت کی صورت میں اُتارا گیا پس جب وہ ان کے سامنے آئی تو انہوں نے اس کے جسم کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: میں تو ایک ایسے دین پر ہوں کہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ میرے پاس آئے سوائے اس کے کہ وہ بھی وہی دین اپنا لے انہوں نے پوچھا کہ تیرا کیا دین ہے؟ اس نے کہا

:(میرا دین) مجوسیت ہے، انہوں نے کہا: یہ تو شرک ہے اور یہ ایسی شئے ہے کہ ہم اس کا اقرار نہیں کرسکتے تو جب تک اللہ تعالیٰ ﷻ نے چاہا وہ عورت (اتنے عرصہ تک) دور رہی پھر ان کے سامنے آئی تو بھی انہوں نے اس سے اس کا نفس طلب کیا۔

تو اس نے کہا تم جو چاہتے ہو میں ناپسند کرتی ہوں کہ اس کی اطلاع میرے خاوند کو ہوجائے اور میں شرمندہ ہوجاؤں پس اگر تم میرے لیے میرے دین کا اقرار کرلو اور یہ شرط بھی تسلیم کرو کہ تم مجھے ساتھ لیکر آسمان کی طرف پرواز کروگے تو میں تیار ہوں تو انہوں نے اس کے دین کا اقرار کیا اور جو چاہتے تھے وہ کیا پھر وہ اس سمیت آسمان کی طرف پرواز کرنے لگے پس جب وہ آسمان تک جا پہنچے تو وہ (زہرہ) ان سے اچک لی گئی اور ان کے پر کاٹ دیئے گئے تو یہ خوفزدہ اور شرمندہ ہوکر روتے ہوئے (زمین پر) گر گئے (اس زمانہ میں) زمین پر ایک نبی تھے جو دو جمعوں کے درمیان دعا کیا کرتے تھے جب جمعہ کا دن ہوتا تو ان کی دعا پوری ہوجاتی تھی انہوں نے کہا کہ اگر ہم فلاں (نبی علیہ السلام) کے پاس حاضر ہوں اور ان سے سوال کریں تاکہ وہ ہمارے لئے (اللہ تعالیٰ ﷻ سے) توبہ (کرنے کی اجازت) طلب کرے تو اس (نبی علیہ السلام) نے فرمایا:

بھلا اہل زمین آسمان والوں کے لیے دعا کریں؟ انہوں نے عرض کی: ہم آزمائش میں مبتلا ہیں، پس اس (نبی علیہ السلام) نے فرمایا: تم میرے پاس جمعہ کے روز آنا تو وہ ان کے پاس (جمعہ کے روز) آئے تو انہوں نے فرمایا: تمہارے متعلق میری کوئی دعا قبول نہیں ہوئی تم میرے پاس دوسرے جمعہ کو آنا تو وہ (دوسرے جمعہ کو) آئے تو اس (نبی علیہ السلام) نے فرمایا: تم منتخب کرلو تمہیں اختیار دیا گیا ہے اگر تمہیں پسند ہو دنیا میں معافی ہوجائے اور آخرت میں عذاب ملے یا پھر دنیا میں عذاب ملے اور آخرت میں اللہ ﷻ کے حکم پر رہو، تو ان میں سے ایک نے کہا: دنیا تو تھوڑی سی بچی ہے (یعنی دنیاوی عذاب کو اختیار مت کرو کہ دنیا ختم ہونے ہی والی ہے، ہم آخرت میں اللہ تعالیٰ سے امید رحمت رکھتے ہیں) تو دوسرے نے کہا: تم پر افسوس ہے، میں نے

پہلے تمہاری مانی ہے اب تم میری مانو پھر انہوں نے دنیاوی عذاب کو منتخب کرلیا۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد1:صفحہ 190:رقم الحدیث 1007:تفسیر ابن کثیر: جلد1:صفحہ 356:تفسیر در منثور: جلد1 :صفحہ 513:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 73:رقم الحدیث 255]

قصہ ہاروت و ماروت صحیح ہے ؟

اس قصہ کے اور بھی بہت طرق ہیں جن کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے ایک مستقل جز کی شکل میں جمع فرمایا ہے اور اپنی کتاب ” القول المسدد فی الذب عن مسند احمد“ میں فرماتے ہیں: اس قصہ کا واقف کار کثرت طرق اور اکثر (روایات) کے قوت مخارج کی وجہ سے اس کے وقوع پر یقین کر ہی لے گا۔

اور میں (سیدی فیض ملت علیہ الرحمہ) علامہ سیوطی کے اس جز کا واقف بھی ہوں (جس کا نام ”جزنی ہاروت و ماروت“ ہے) جسے انہوں نے جمع کیا ہے جس میں انہوں نے تقریباً انیس طریق (سندیں) ذکر کئے ہیں اور میں نے بھی تفسیر اُویسی میں اس کے طرق جمع کئے ہیں جو بیس سے زائد ہیں۔

معروض اویسی غفرلہ

ہاروت و ماروت کو من حیث الملائکہ معصوم ماننا فرض ہے اور وہ واقعی اپنے فریضہ کی ادائیگی کے لئے زمین پر اُترے لیکن ان کی داستانیں اسرائیلیات میں سے ہیں، ان کے متعلق تین قاعدے ہیں:

(۱) اگر قرآن مجید و احادیث مبارکہ کے مطابق ہیں تو انہیں تسلیم کرنا جائز ہے۔

(۲) اگر مخالف ہوں، تو رد کرنا واجب ہے۔

(۳) اگر نہ موافق ہوں نہ مخالف، تو عمل کرنا مباح ہے۔

اس مسئلہ میں عوام کو توقف کرنا چاہیے علمائے کرام کے لئے تحقیق لکھ دی گئی ہے۔

(واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم)

ہاروت و ماروت کے گناہ سے سزا کا عقیدہ رکھنے والے کا حکم

قَالَ الامَامُ الْقِرَافِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ : وَمَنِ اعْتَقَدَ فِيْ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اَنَّهُمَا بِاَرْضِ الْهِنْدِ يُعَذَّبَانِ عَلَى خَطِيْئَتِهِمَا مَعَ الزُّهْرَةِ فَهُوَ كَافِرٌ بَلْ هُمْ رُسُلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ يَجِبُ تَعْظِيْمُهُمْ وَتَوْقِيْرُهُمْ وَتَنْزِيْهُهُمْ عَنْ كُلِّ مَا يُخِلُّ بِعَظِيْمِ قَدْرِهِمْ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ وَجَبَ اِرَاقَةُ دَمِهٖ ۔

ترجمہ: امام قرافی فرماتے ہیں: جس نے ہاروت و ماروت کے متعلق یہ عقیدہ رکھا کہ وہ ہندوستان میں ہیں ان کو زہرہ کے ساتھ گناہ کرنے پر سزا دی جارہی ہے تو وہ کافر ہے فرشتے تو اللہ تعالیٰ ﷻ کے رسول اور خواص ہیں ان کی تعظیم توقیر اور تنزیہ ہر اس بات سے واجب ہے جو ان کی عظمت مقام میں خلل انداز ہو جو ایسا نہ کرے گا اس کی گردن مارنا (حکومت اسلام کے ذمہ) واجب ہے۔

[القول المسدد فی الذب عن المسند لامام احمد:صفحہ 39:رقم الحدیث 8]

انتباہ : بہت سے امور عام رائج ہوتے ہیں انہیں بلا سمجھے ہم عقیدہ بنا لیتے ہیں یا کم از کم انہیں صحیح اور سچ سمجھتے ہیں ان کے بعض اُمور کفر تک پہونچا دیتے ہیں جن پر لاشعوری میں زندگی توبہ کئے بغیر ختم ہو جاتی ہے لیکن قیامت کی سزا کا استحقاق باقی رہتا ہے، اسی لئے امت کے شفیق نبی ﷺ نے اُمت کو بکثرت استغفار و توبہ کا حکم فرمایا ہے کیونکہ توبہ سے انسان تمام گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

اویسی غفرلہ کا مشورہ

عزیزان گرامی! ویسے تو ہر وقت توبہ و استغفار ضروری ہے لیکن سوتے وقت عادت بنائیں کہ یا اللہ تعالیٰ ﷻ! میں گناہ کبیرہ و صغیرہ عمداً، خطاً، سہواً سے توبہ کرتا ہوں۔ آپ کو یہ عادت جنت میں لے جائے گی۔ (ان شاء اللہ)

عجیب وغریب فرشتے علیہم السلام

ویسے تو ہر فرشتہ عجیب وغریب ہے، ان کو انسان اپنے اوپر قیاس کرے تو گمراہ بھی ہوسکتا ہے اور دماغ بھی چکرائے گا، اسی لئے مسلمان کو چاہئے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ بڑی قدرت کا مالک ہے وہ جیسے چاہے کرے، ملائکہ کرام کے عجائب وغرائب سے بڑھ کر اور بہت بڑے بڑے اُمور ہیں جن کو تسلیم کرنا ہوگا ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ اس باب میں چند عجیب الخلقت ملائکہ کا ذکر کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

سیدنا رُوح علیہ السلام

اس فرشتہ کا ذکر خیر قرآن مجید میں متعدد مقامات پر آیا ہے، اس کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں ہم انہیں ایک تفسیر کے مطابق متعارف کراتے ہیں: قرآن مجید میں ہے:

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ O (پارہ:۳۰:سورۃ القدر: آیت:۴)

ترجمہ: اس (شب قدر) میں فرشتے اور رُوح اُترتے ہیں اپنے ربّ کے حکم سے ہر کام کے لئے۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا O (پارہ۳۰:سورۃ النباء: آیت ۳۸)

ترجمہ: جس دن (مراد قیامت ہے) رُوح کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صف بستہ)۔

فائدہ : ان دونوں آیات میں رُوح کا جو ذکر آیا ہے ایک تفسیر میں اس سے مراد یہی فرشتہ ہے اور اسی تفسیر کی بنا پر ہم نے ان دونوں آیات کو اس فرشتہ کے حالات کی ابتدا میں ذکر کیا ہے۔

روح علیہ السلام سب فرشتوں سے بڑا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَلرُّوْحُ مِنْ اَعْظَمِ الْمَلَائِكَةِ خَلْقًا ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح تخلیق کے اعتبار سے سب فرشتوں سے بڑا ہے۔ [کتاب العظمہ : جلد3:صفحہ 871:رقم 411:تفسیر ابن جریر طبری: جلد24:صفحہ 47: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد10:صفحہ 3396:رقم 19109:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 62:رقم 210]

خدا کا دربان

جبریل دربان مصطفیٰ ﷺ ہے تو روح فرشتہ علیہ السلام دربانِ خدا تعالیٰ ﷻ ہے :

عَنِ الضَّحَاكِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَلرُّوْحُ حَاجِبُ اللّٰهِ يَقُوْمُ بَيْنَ يَدَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ اَعْظَمُ الْمَلَائِكَةِ لَوْفَتَحَ فَاهُ لَوَسِعَ جَمِيْعَ الْمَلَائِكَةِ فَالْخَلْقُ اِلَيْهِ يَنْظُرُوْنَ فَمِنْ مِخَافَتِهٖ لَا يَرْفَعُوْنَ طَرْفَهُمْ اِلٰى مَنْ فَوْقَهٗ ۔

ترجمہ: حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح علیہ السلام اللہ تعالیٰ ﷻ کا دربان ہے، یہ روز قیامت اللہ تعالیٰ ﷻ کے سامنے کھڑا ہوگا، یہ سب فرشتوں سے بڑا ہے اگر اپنا منہ کھولے تو سب فرشتوں سے بھی وسیع ہو جائے ساری (فرشتوں کی) مخلوق اس کی طرف دیکھتی ہے اور اس کے خوف سے اپنی نظر اس سے بلند نہیں کرتی۔

[کتاب العظمہ : جلد3:صفحہ 867: رقم الحدیث 285:تفسیر درمنثور: جلد 15:صفحہ 212:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 62:رقم الحدیث 211]

یہ اللہ تعالیٰ ﷻ کا دربان ہے تو جبریل علیہ السلام حضور ﷺ کے دربان ہیں "قسمت اپنی اپنی، نصیب اپنا اپنا" (یعنی دونوں فرشتے دیگر کی نسبت کتنے خوش نصیب ہیں)۔

۳۴ پدم ۳۰ کھرب بولیاں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :اَلرُّوْحُ مَلَكٌ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَجْهٍ لِكُلِّ وَجْهٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لِسَانٍ لِكُلِّ لِسَانٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لُغَةٍ يُسَبِّحُ اللّٰهَ بِتِلْكَ اللُّغَاتِ كُلِّهَا يَخْلُقُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ تَسْبِيْحَةٍ مَلَكًا يَطِيْرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح ایک فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار منہ ہیں، ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہیں، ہر زبان کی ستر ہزار لغات ہیں، یہ ان سب لغات کے ساتھ اللہ ﷻ کی تسبیح بیان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ اس کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ

پیدا فرماتا ہے جو روز قیامت تک فرشتوں کے ساتھ اڑتا رہے گا۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد15: صفحہ71: کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ868: رقم الحدیث408: تفسیر ابن کثیر: جلد4: صفحہ151: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ62: رقم الحدیث212]

فائدہ : جب ستر ہزار مونہوں کو ستر ہزار زبانوں سے ضرب دیں تو ۴،۹۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ (چار ارب نوے کروڑ) بنتے ہیں، جب ان کو ستر ہزار لغتوں کے ساتھ ضرب دیں تو ۳۴،۳۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰ (چونتیس پدم تیس کھرب) لغات بنتی ہیں، جن میں روح فرشتہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی تسبیح پڑھتا ہے۔

دس ہزار پَروں والا فرشتہ علیہ السلام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ قَالَ : الرُّوُحُ مَلَكٌ وَاحِدٌ لَهُ عَشَرَةُ الافٍ جَنَاحٌ ، جَناحَانِ مِنْهُمَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، لَهُ اَلْفُ وَجُهٍ فِیُ كُلِّ وَجْهٍ اَلْفُ لِسَانٍ وَعَيْنَانِ شَفَتَانِ يُسَبِّحَانِ اللّٰهَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: روح ایک فرشتہ ہے اس کے دس ہزار پَر ہیں ان پَروں میں سے ہر دو کا فاصلہ مشرق و مغرب جتنا ہے، اس کے ایک ہزار منہ ہیں اور ہر منہ میں ایک ہزار زبانیں، آنکھیں اور ہونٹ ہیں جن سے قیامت تک اللہ تعالیٰ ﷻ کی تسبیح بیان کرتا رہے گا۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ869: رقم الحدیث409: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ62: رقم الحدیث213]

فائدہ : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس کے پَر پانچ ہزار زمینوں کی مسافت کے برابر فاصلہ رکھتے ہیں (اور پَر خود کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے علم میں ہے) اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہزار منہ، دس لاکھ زبانیں، بیس لاکھ آنکھیں اور بیس لاکھ ہونٹ ہیں جو قیامت تک اللہ تعالیٰ ﷻ کی تسبیح پڑھتے رہیں گے۔

عَنْ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ قَالَ : الرُّوُحُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَهُ عَشَرَةُ الافٍ جَنَاحٌ ، جَناحَان مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَهُ الْفُ وَجُهٍ لِكُلِّ وَجُهٍ اَلْفُ لِسَانٍ وَشَفَتَانِ يُسَبِّحَانِ اللّٰهَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

ترجمہ: حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کے دس ہزار پر ہیں اس کے پروں کے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہے اس کے ہزار منہ ہیں اور ہر منہ میں ہزار زبانیں اور (بہت سے) ہونٹ ہیں، یہ قیامت تک اللہ تعالیٰ ﷻ کی پاکیزگی بیان کرتے رہیں گے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 866: رقم الحدیث405: تفسیر درمنثور: جلد15: صفحہ213: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ63: رقم الحدیث214]

مقرب ترین فرشتہ علیہ السلام

عَنْ مَقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ قَالَ : الرُّوُحُ اَشْرَفُ الْمَلَائِكَةِ وَاَقْرَبُهُمْ مِنَ الرَّبِّ وَهُوَ صَاحِبُ الْوَحْيِ ۔

ترجمہ: حضرت مقاتل بن حیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح سب فرشتوں سے اشرف اور ربّ تعالیٰ ﷻ کا مقرب ترین ہے اور یہی صاحب الوحی ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 875: رقم الحدیث 416: تفسیر قرطبی: جلد 2: صفحہ 31: تفسیر درمنثور: جلد15: صفحہ 213: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ63: رقم الحدیث215]

فائدہ : اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ روح سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں کیونکہ عام طور پر یہی وحی لاتے رہے ہیں، یہ اسی تفسیر کے مطابق ہے جس میں روح سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ صاحبِ وحی بھی ہیں اور مقرب بھی۔

روحانی جماعت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَلرُّوْحُ فِی السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ وَهُوَ اَعْظَمُ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْجِبَالِ وَالْمَلَائِكَةِ يُسَبِّحُ كُلَّ يَوْمٍ اِثْنَى عَشَرَ اَلْفَ تَسْبِيْحَةٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كُلِّ تَسْبِيْحَةٍ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفًّا وَحْدَهٗ ۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح چوتھے آسمان میں ہے اور یہ آسمانوں، پہاڑوں اور سب فرشتوں سے بڑا ہے، ہر روز بارہ ہزار تسبیحات پڑھتا ہے اس کی ہر تسبیح سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ یہ (فرشتہ) روز قیامت مکمل ایک صف کی شکل میں حاضر ہوگا۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 24: صفحہ 46: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 63: رقم الحدیث 216]

لسانِ مصطفیٰ ﷺ پر رُوح کا تذکرہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ : سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ ۔

ترجمہ: حضور سرور عالم ﷺ اپنے رکوع اور سجدہ میں یہ پڑھا کرتے تھے: فرشتوں اور روح کا ربّ جل جلالہ پاکیزہ اور مقدس ہے۔

[ابوداؤد شریف: کتاب الصلوۃ: باب مایقول الرجل فی رکوعہ: صفحہ 153: رقم الحدیث 872: نسائی شریف: کتاب الصلوۃ: باب الدعا فی السجود: صفحہ 184: رقم الحدیث 1134: کنز العمال: جلد 8: صفحہ 107: رقم الحدیث 22668: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 63: رقم الحدیث 217]

رُوح فرشتہ کی صورت

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَلرُّوْحُ خُلِقَ عَلٰى صُوْرَةِ بَنِیْ آدَمَ ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت روح علیہ السلام انسان کی شکل پر پیدا کئے گئے ہیں۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 24: صفحہ 48: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 63: رقم الحدیث 218: تفسیر درمنثور: جلد 15: صفحہ 211]

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَلرُّوْحُ يَأْكُلُوْنَ وَلَهُمْ اَيْدٍ وَاَرْجُلٌ وَرُؤُوْسٌ وَلَيْسُوْا بِمَلَائِكَةٍ ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح (مخلوقِ خدا کی ایک قسم ہے جو) کھاتے پیتے ہیں ان کے ہاتھ اور پاؤں اور سر ہیں، (البتہ) یہ فرشتے نہیں ہیں۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 24: صفحہ 48: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 880: رقم الحدیث 422: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 63: رقم الحدیث 219]

فائدہ: مخالفین کا کہنا کہ رسول اللہ ﷺ نور ہیں تو پھر کھاتے پیتے کیوں تھے؟ ثابت ہوا کہ کھانا پینا نور کے منافی نہیں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روح فرشتوں کے علاوہ کسی اور مخلوقِ خدا کا نام ہے کیونکہ فرشتے کھاتے پیتے نہیں لیکن ہیں وہ نور۔

ہر فرشتہ کے ساتھ روح علیہ السلام کا نزول

عَنْ عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَلرُّوْحُ اَعْظَمُ خَلْقًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَلَا يَنْزِلُ مَلَكٌ اِلَّا وَمَعَهٗ رُوْحٌ ۔

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح علیہ السلام فرشتوں سے خلقت میں بڑا ہے اور کوئی فرشتہ (آسمان سے) نازل نہیں ہوتا مگر روح علیہ السلام اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 881: رقم الحدیث 424: تفسیر درمنثور: جلد 9: صفحہ 8]

فائدہ : اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ روح فرشتوں سے علاوہ ایک مخلوق ہے اور یہ بھی کہ یہ فرشتوں کی طرح تعداد میں بہت ہیں اور ہر اُترنے والے فرشتے کے ساتھ ایک روح علیہ السلام ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : اَلرُّوْحُ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ عَلٰی صُوْرَۃِ بَنِیْ آدَمَ وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَلَکٌ اِلَّا وَمَعَہٗ وَاحِدٌ مِنَ الرُّوْحِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح علیہ السلام اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جو انسان کی صورت میں ہے اور کوئی فرشتہ نہیں اُترتا مگر ایک روح علیہ السلام اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد9: صفحہ 8: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد7: صفحہ 2276: رقم الحدیث 12462: تفسیر قرطبی: جلد12: صفحہ 269: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 64: رقم الحدیث 221]

فائدہ : ثابت ہوا کہ روح علیہ السلام اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا لشکر ہیں، جیسا کہ حدیث ذیل اس کی مؤید ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلرُّوْحُ جُنْدٌ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِمَلَائِکَۃٍ لَھُمْ رُؤُوسٌ وَ اَیْدٍ وَاَرْجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ ﴿یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلَائِکَۃُ صَفًّا﴾ قَالَ : ھٰؤُلَاءِ جُنْدٌ وَھٰؤُلَاءِ جُنْدٌ ۔

ترجمہ: روح علیہ السلام اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے، یہ فرشتے نہیں ہیں ان کے سر بھی ہیں اور ہاتھ بھی اور پاؤں بھی، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿جس دن (مراد قیامت ہے) روح علیہ السلام کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صف بستہ)۔ (پارہ ۳۰: سورۃ النباء: آیت ۳۸)﴾۔

نیز ارشاد فرمایا: (روح علیہ السلام) بھی لشکر ہے اور یہ فرشتے بھی لشکر ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 870: رقم الحدیث 410: تفسیر درمنثور: جلد15: صفحہ 210: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد10: صفحہ 3396: رقم الحدیث 19106: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 64: رقم الحدیث 222]

ملائکہ روحانی جماعت کی کثرت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنُ بَرِیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : مَا یَبْلُغُ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَالْمَلَائِکَۃُ وَالشَّیَاطِیْنُ عَشْرَ الرُّوْحِ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جن، انسان، فرشتے اور شیطان (سب مل کر) روح (فرشتوں) کے دسویں حصہ تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 867: رقم الحدیث: 407: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 64: رقم الحدیث 224]

عَنِ الشَّعْبِیِّ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی: ﴿یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلَائِکَۃُ صَفًّا﴾ ھُمَا سِمَاطَا رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ سِمَاطٌ مِنَ الرُّوْحِ سِمَاطٌ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ ۔

ترجمہ: امام شعبی علیہ الرحمہ ﴿جس دن (مراد قیامت ہے) روح کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پَرا باندھے (صف بستہ)﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ دونوں (روح اور فرشتے) روزِ قیامت ربّ العالمین جل جلالہ کے دائیں بائیں ہوں گے، ایک طرف روح صف بستہ ہوں گے دوسری طرف فرشتے صف بستہ ہوں گے۔

[تفسیر زاد المسیر لابن جوزی: صفحہ 1509: تفسیر ابن جریر طبری: جلد24: صفحہ 50: کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 874: رقم الحدیث 415: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 64: رقم الحدیث 225]

اس روایت سے بھی فرشتوں کے ساتھ ساتھ روح فرشتوں کی کثرت معلوم ہوتی ہے تب ہی تو یہ فرشتوں کے مقابلے میں دوسری جانب موجود ہوں گے نیز یہ بھی احادیث سے ثابت ہے کہ سوائے کروبیون (فرشتوں) کے روح فرشتے سب مخلوقات سے زیادہ ہیں۔

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : اَلْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَشَرَۃُ اَجْزَاءٍ فَالْاِنْسُ جُزْءٌ وَالْجِنُّ تِسْعَۃُ اَجْزَاءٍ وَ الْمَلَائِکَۃُ وَالْجِنُّ عَشَرَۃُ اَجْزَاءٍ فَالْجِنُّ جُزْءٌ وَالْمَلَائِکَۃُ

تِسۡعَةٌ وَالۡمَلَائِکَةُ وَالرُّوۡحُ عَشَرَةُ اَجۡزَاءٍ فَالۡمَلَائِکَةُ جُزۡءٌ وَالرُّوۡحُ تِسۡعَةٌ وَالرُّوۡحُ وَالۡکُرُوۡبِیُّوۡنَ عَشَرَةُ اَجۡزَاءٍ فَالرُّوۡحُ جُزۡءٌ وَالۡکُرُوۡبِیُّوۡنَ تِسۡعَةُ اَجۡزَاءٍ ۔

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انسان اور جنات دس جز ہیں، انسان جنات کا ایک جز ہیں اور جنات (انسان کے) نو جز ہیں، ملائکہ اور جنات دس جز ہیں، پھر جنات (فرشتوں کے مقابلہ میں) ایک جز ہیں اور فرشتے (جنات کے مقابلہ میں) نو جز ہیں، فرشتے اور روح دس جز ہیں، پھر فرشتے (روح کے مقابلہ میں) ایک جز ہیں اور روح (فرشتوں کے مقابلہ میں) نو جز ہیں اور روح اور کروبیون دس جز ہیں، پھر روح کروبیون کے مقابلہ میں ایک جز ہیں اور کروبیون (روح کے مقابلہ میں) نو جز ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 877: رقم الحدیث420: تفسیر درمنثور: جلد9: صفحہ 435: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 64: رقم الحدیث226: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد7: صفحہ 2387: رقم الحدیث12968]

رُوح فرشتے دوسرے فرشتوں کے محافظ ہیں

عَنۡ اِبۡنِ اَبِیۡ نَجِیۡحٍ رَحۡمَةُ اللّٰہِ عَلَیۡهِ قَالَ : الرُّوۡحُ حَفَظَةٌ عَلَی الۡمَلَائِکَةِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح فرشتے دوسرے فرشتوں کے محافظ ہیں۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 65: رقم الحدیث 227]

روح فرشتے کو دوسرے فرشتے نہیں دیکھ سکتے

عَنۡ مُجَاهِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ قَالَ : الرُّوۡحُ خَلۡقٌ مِنَ الۡمَلَائِکَةِ لَا تَرَاهُمُ الۡمَلَائِکَةُ کَمَا لَا تَرَوۡنَ اَنۡتُمُ الۡمَلَائِکَةَ ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح ملائکہ میں سے ایک مخلوق ہے، ملائکہ ان کو نہیں دیکھتے جس طرح تم (انسان) فرشتوں کو نہیں دیکھتے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 65: رقم الحدیث228]

کمالِ مصطفیٰ ﷺ

عام بشر کسی بھی فرشتے کو نہیں دیکھ سکتے اور عام فرشتے روحانی جماعت (فرشتے) کو نہیں دیکھ سکتے اور روحانی فرشتے ذات باری تعالیٰ جل جلالہ کو نہیں دیکھ سکتے، لیکن ہمارے آقا کریم ﷺ سب کو دیکھتے ہیں اور انہی چشمانِ سر مبارک سے دیکھتے ہیں، کیا خوب فرمایا امام اہلسنّت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے :

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

صَدُ لُقَنُ علیہ السلام

ملائکہ کرام میں ایک صدلقن علیہ السلام بھی ہیں جن کی عظمت جسمانی کا یہ حال ہے :

عَنۡ شَهۡرِ بۡنِ حَوۡشَبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ قَالَ : اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا یُقَالُ لَهٗ صَدُلُقَنُ اِنَّ بُحُوۡرَ الدُّنۡیَا لَتَسَعُ نَقۡرَةَ اِبۡهَامِهٖ ۔

ترجمہ: حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے جس کا نام صدلقن علیہ السلام ہے، ساری دنیا کے سمندر (اگر جمع کر دیئے جائیں) تو بھی اس کے انگوٹھے کا گڑھا وسیع ہو جائے (اور وہ سمندر اس میں سما جائیں)۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 747: رقم الحدیث330: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 78: رقم الحدیث274]

فائدہ : "کتاب العظمہ" لابی الشیخ کے ایک نسخہ میں "صــداق" ہے جبکہ دو نسخوں میں "صدلقن" ہے اور "حلیہ الاولیاء" میں "صدیقا" ہے۔

ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے علیہم السلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَتَانِیَ اللَّیۡلَةَ رَبِّیۡ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیۡ اَحۡسَنِ صُوۡرَةٍ فَقَالَ : یَامُحَمَّدُ ! هَلۡ

تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰی ؟ قُلْتُ: لَا، فَوَضَعَ یَدَهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَهَا فِیْ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْأَرْضِ فَقَالَ : یَا مُحَمَّدُ: هَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰی ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، فِی الْکَفَّارَاتِ وَالدَّرَجَاتِ وَالْکَفَّارَاتُ الْمُکْثُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوٰتِ وَالْمَشْیُ عَلَی الْأَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِهِ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ ۔

ترجمہ: آج رات (میرے خواب میں) میرا ربّ تعالیٰ ﷻ خوبصورت ترین صورت میں نظر آیا اور پوچھا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو مقرب فرشتے کس بات میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: نہیں، تو اللہ تعالیٰ ﷻ نے اپنا دست مبارک میرے کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تھا اس کا علم ہو گیا، پھر پوچھا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو مقرب فرشتے کس بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! کفارات اور درجات کے بارے میں، کفارات یہ ہیں کہ نمازوں کے بعد مساجد میں ٹھہرے رہنا، جماعت کی طرف قدموں سے چلنا، ناپسندیدگی کی حالت میں (مثلاً سردی میں وضو کرتے ہوئے اعضائے وضو کو) کامل طور پر (مبالغہ کے ساتھ) دھونا اور درجات یہ ہیں، سلام کو پھیلانا، کھانا کھلانا، رات کو (تہجد کی) نماز ادا کرنا جب کہ لوگ نیند میں ہوں۔

[ترمذی شریف: کتاب التفسیر: باب سورۃ: ''ص'': صفحہ 730: رقم الحدیث 3233: کنزالعمال: جلد 15: صفحہ 378: رقم الحدیث 43537: مجمع الزوائد: جلد 7: صفحہ 265: رقم الحدیث 11744: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 191: رقم الحدیث 709]

فائدہ : حضرات انبیاء کرام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں، چنانچہ جو کچھ آنحضرت ﷺ نے اس خواب میں دیکھا وہ بھی حق ہے اور باری تعالیٰ ﷻ کا خواب میں دیدار بھی حق ہے۔

دیوبندی وہابی

بعض حضرات اس روایت سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس خواب کے بعد تمام کائنات کا علم عطا فرما دیا گیا ہے۔

اولاً تو یہ بات اس لئے درست نہیں کیونکہ اس میں صرف آسمان اور زمین کے علم کا ذکر ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی اور بھی بہت سی کائنات پیدا کردہ ہے جو اس روایت میں مذکور نہیں ہے، دوسرے یہ کہ آسمان اور زمین کی بھی وہ بات رسول اکرم ﷺ کے علم میں آئی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ﷻ نے آپ ﷺ سے سوال فرمایا تھا، ورنہ قرآن پاک میں جو یہ ارشاد ہے:

مَا کَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ○ (پارہ۲۳: سورۃ ص: آیت ۶۹)

ترجمہ: مجھے عالم بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑے تھے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

اس استدلال میں تین دھوکے دیئے گئے ہیں:

(۱) حدیث میں صرف آسمانوں اور زمینوں کا ذکر ہے تو گویا حضور ﷺ کو صرف زمین و آسمان کا علم ہے باقی علوم سے آپ بے خبر ہیں (معاذ اللہ) پھر اسے بھی رد کر دیا۔

(۲) آسمان اور زمین کا علم بھی اتنا محدود کہ جتنا اللہ تعالیٰ ﷻ نے سوال کیا یعنی صرف ملاءِ اعلیٰ کے تین سوالات اور بس، پھر آپ ﷺ کے علم کی نفی میں آخر میں فیصلہ کر دیا۔

(۳) حضور ﷺ بالکلیہ ملاءِ اعلیٰ کے متعلق لاعلم ہیں (معاذ اللہ) کیونکہ اگر یہ مان لیں کہ حضور ﷺ کو ملاءِ اعلیٰ کا علم ہے تو قرآن کی آیت کے خلاف لازم ہوتا ہے۔ (معاذ اللہ)

انتباہ : دیوبندی وہابی نے اپنے ہر تین دعاوی میں کوئی حوالہ کسی شارح حدیث کا نہیں دیا جو کچھ بیان کیا اپنی رائے ہے اور رائے بھی اتنی گھٹیا کہ سن کر شرمائیں یہود۔

جوابات

(۱) اگر حضور ﷺ کو علم نہ تھا تو اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے آپ سے ملاء اعلیٰ کے متعلق سوال کیوں کیا؟ سوال علم والے سے کیا تھا لاعلم سے نہیں۔

(۲) آپ ﷺ کا پہلے نفی میں جواب دینا لاعلمی سے نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کی بارگاہ میں اس سے محبت کا اظہار تھا کہ میں تجھے دیکھتا ہوں مجھے ملاء اعلیٰ سے کیا غرض۔

(۳) زمین و آسمان کے علم کا اظہار تحدید کے لئے نہیں بلکہ محاورۃً جملہ علوم مراد ہیں، اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے بھی اپنے علم کے لئے آسمانوں اور زمینوں کا اظہار فرمایا ہے۔

(۴) ملاء اعلیٰ اتنا عرصہ مسائل میں جھگڑتے رہے، ان کے مسائل کا اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے حل خود کیوں نہ فرمایا بلکہ حضور ﷺ کی طرف سپرد فرمایا تاکہ آپ کی عزت و عظمت کا اظہار ہو، مزید جوابات اور تحقیق فقیر کی کتاب "غایۃ المامول فی علم الرسول" اور "الفیض الجاری شرح صحیح البخاری" میں پڑھیئے۔

عجیب و غریب فرشتے علیہم السلام

تمام آسمانوں و زمینوں کو ایک لقمہ کر سکنے والا فرشتہ علیہ السلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَلَكًا لَوْ قِيْلَ لَهُ : اَلْتَقِمَ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرْضِيْنَ بِلُقْمَةٍ وَاحِدَةٍ لَفَعَلَ ، تَسْبِيْحُهُ ﴿ سُبْحَانَكَ حَيْثُ كُنْتَ ﴾ ۔

ترجمہ: اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اگر اُسے کہا جائے تو ساتوں آسمانوں اور سب زمینوں کو ایک لقمہ کر لے تو وہ ایسا کر سکتا ہے، اُس کی تسبیح یہ ہے ﴿تو پاک ہے جہاں بھی ہے﴾۔

[کنز العمال: جلد10: صفحہ164: رقم الحدیث29818: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ133: رقم الحدیث493: جمع الجوامع: جلد2: صفحہ334: رقم الحدیث6117: معجم کبیر للطبرانی: جلد11: صفحہ195: رقم الحدیث11476: مجمع البحرین: جلد1: صفحہ105: رقم الحدیث66]

کندھے سے اخیر سر تک طویل فاصلے والا فرشتہ علیہ السلام

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اُمِرْتُ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ مَا بَيْنَ عَاتِقِهِ اِلٰى مُنْتَهٰى رَاْسِهِ كَطَيَرَانِ مَلَكٍ سَبْعَ مِائَةَ عَامٍ وَمَا يَدْرِيْ اَيْنَ رَبُّهُ ؟ فَسَبِّحَانُهُ ۔

ترجمہ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آسمان کے ایک فرشتہ کے متعلق بتلاؤں، اس کے کندھے سے سر کے آخری حصہ تک کا فاصلہ ایک فرشتہ کے سات سو سال تک چلنے کے برابر ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا ربّ کہاں ہے بس وہ اس کی تسبیح بیان کرتا رہتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ998: رقم الحدیث518: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ134: رقم الحدیث494: تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر: جلد43: صفحہ60: تحت رقم الاسم4958]

شانِ مصطفیٰ ﷺ

اتنی بڑی قدر و منزلت والے فرشتے تاحال دیدار خدا تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ سے محروم ہیں اور وصل و وصال تو دور کی بات ہے، یہ تو ہمارے حضور پاک ﷺ کی شان ہے کہ خود اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے فرمایا: "دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین" اور فرمایا "مازاغ البصر و ما طغیٰ" ایسے بلند قدر نبی کریم ﷺ کو صرف اپنے جیسا سمجھنے والوں کو یہی کہا جاسکتا ہے:

''دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے''

سیدنا میطاطروش علیہ السلام

اس فرشتہ کی ڈیوٹی ہے کہ وہ پردوں پر نگران رہے، اس طرح سے گویا وہ ساتوں آسمان کے پردوں کا سربراہ ہے، معلوم باد کہ ساتوں آسمان کس کس چیز کے بنے ہوئے ہیں۔

عَنِ الرُّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ : السَّمَاءُ الدُّنْيَا مَوُجٌ مَكُفُوُفٌ وَالثَّانِيَةُ مَرُمَرَةٌ بَيُضَاءُ وَالثَّالِثَةُ حَدِيُدٌ وَالرَّابِعَةُ نُحَاسٌ وَالُخَامِسَةُ فِضَّةٌ وَالسَّادِسَةُ ذَهَبٌ وَالسَّابِعَةُ يَاقُوُتَةٌ حَمُرَاءُ وَمَا فَوُقَ ذٰلِكَ صَحَارِیُ مِنُ نُوُرٍ وَلَا يَعُلَمُ مَا فَوُقَ ذٰلِكَ اِلَّا اللّٰه وَمَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِالُحُجُبِ يُقَالُ لَهُ مِيُطَا طَرُوُش ۔

ترجمہ: حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلا آسمان جمع شدہ لہر ہے، دوسرا سفید مرمر کا ہے، تیسرا لوہے کا ہے، چوتھا تانبے کا ہے، پانچواں چاندی کا ہے، چھٹا سونے کا ہے ساتواں سرخ یاقوت کا ہے، اِن کے اُوپر نور کے صحرا ہیں، اِن کے اُوپر کا علم اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور موٴکل (پردوں کے فرشتہ) کے سوا کوئی نہیں جانتا، اس فرشتہ کا نام میطا طروش علیہ السلام ہے۔[تفسیر درمنثور: جلد1: صفحہ 238: کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 1044: رقم الحدیث562: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 55: رقم الحدیث178]

فائدہ : اس روایت میں خدا تعالیٰ جل جلالہ کے ایک مقرب فرشتہ کا ذکر ہے جو ایسے رازوں کا علم رکھتا ہے جو دوسرے فرشتوں کے علم میں نہیں، اس فرشتہ کا نام میطا طروش علیہ السلام (سیطا طروش نام بھی آیا) ہے۔

کمالِ مصطفیٰ ﷺ

اس بیان سے اپنے رسول پاک ﷺ کے کمالات سے غافل نہ رہیے کہ اتنے بڑے علوم کے اظہار کے ساتھ آپ ﷺ اِن اَسرار و رموز سے آگاہ ہیں، جن سے فرشتے بھی بے خبر ہیں، دیکھئے میطا طروش فرشتے کو دوسرے فرشتے نہیں جانتے لیکن ہمارے نبی پاک ﷺ نہ صرف اُس کے نام سے باخبر ہیں بلکہ اس کی ڈیوٹی بھی جانتے ہیں۔

حضرت سیدنا ریافیل علیہ السلام

بعض فرشتے ایسے ہیں جن کی بعض انسانوں سے دوستی ہوتی ہے، ان میں ایک یہی ریافیل علیہ السلام بھی ہیں اس کی ذوالقرنین بادشاہ سے دوستی تھی۔

عَنُ اَبِی جَعُفَرَ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ عَنُ اَبِيُهِ قَالَ : كَانَ لِذِی الُقَرُنَيُنِ عَلَيُهِ السَّلَامُ خَلِيُلٌ مِنَ الُمَلَائِكَةِ يُقَالُ لَهُ : رِيَافِيُلُ وَكَانَ يَأتِيُهِ فَيَزُوُرَهُ فَقَالَ لَهُ : حَدَّثُنِی كَيُفَ عِبَادَتُكُمُ فِی السَّمَاءِ ؟ قَالَ : فِی السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ قِيَامٌ لَا يَجُلِسُوُنَ اَبَدًا وَمِنُهُمُ سَاجِدٌ لَا يَرُفَعُ رَأسَهُ اَبَدًا وَرَاكِعٌ لَا يَسُتَوِی اَبَدًا وَرَافِعٌ وَجُهَهٖ لَا يَطُرُقُ شَاخِصٌ اَبَدًا يَقُوُلُ : سُبُحَانَ الُمَلِكِ الُقُدُّوُسِ رَبِّ الُمَلَائِكَةِ وَالرُّوُحِ رَبِّ مَا عَبَدُنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ ۔

ترجمہ: حضرت امام ابوجعفر اپنے باپ (علی بن حسین بن علی بن ابی طالب) رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں: ذوالقرنین علیہ السلام کا ایک دوست فرشتوں میں سے تھا جس کا نام ریافیل علیہ السلام ہے، یہ ان کے پاس آتا اور ان کی زیارت کرتا تھا تو انہوں نے (ایک بار) فرمائش کی کہ مجھے بتاؤ آسمان میں تم کس طرح عبادت کرتے ہو؟ تو انہوں نے بتلایا: آسمان میں کچھ فرشتے قیام میں ہیں جو کبھی نہیں بیٹھیں گے اور کچھ سجدہ میں ہیں جو کبھی سر نہیں اٹھائیں گے اور بعض

رکوع میں ہیں جو کبھی سیدھے (کھڑے) نہیں ہوں گے اور بعض اپنا چہرہ اٹھائے ہوئے ہیں جو کبھی اپنا سر نہیں جھکائیں گے، ہمیشہ ٹکٹکی باندھے رہیں گے ان کی عبادت یہ کلمہ ہے:

اے بادشاہ وقدوس ﷻ! تو پاک ہے تو ہی فرشتوں اور روح کا پروردگار ﷻ ہے، اے ہمارے پروردگار ﷻ! جس طرح تیری عبادت کا حق ہے ہم نے اس طرح سے تیری عبادت نہ کی۔

[کتاب العظمہ: جلد4: صفحہ 1461: رقم الحدیث 966: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 78: رقم الحدیث 275]

فائدہ: اس کے نام میں اختلاف ہے، چنانچہ ابوالشیخ کے مطبوعہ نسخہ میں "زیافیل" ہے اور "درمنثور" میں "زرافیل" ہے اور درمنثور کے ایک نسخہ میں "زراقیل" ہے۔

آبِ حیات کی اطلاع

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: كَانَ لِذِی الْقَرْنَیْنِ صَدِیْقٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ یُقَالُ لَهُ: رِیَافِیْلُ وَكَانَ لَا یَزَالُ یَتَعَاهَدُهُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ لَهُ ذُوالْقَرْنَیْنِ: یَارِیَافِیْلُ! هَلْ تَعْلَمُ شَیْئًا یَزِیْدُ فِیْ طُوْلِ الْعُمُرِ لِیَزْدَادَ شُكْرًا وَعِبَادَةً؟ قَالَ: مَا لِیْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ وَلٰكِنْ سَاَسْئَلُ لَكَ عَنْ ذٰلِكَ فِی السَّمَاءِ فَعَرَجَ رِیَافِیْلُ اِلَی السَّمَاءِ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَلْبَثَ ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ: اِنِّیْ سَاَلْتُ عَمَّا سَاَلْتَنِیْ عَنْهُ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَیْنًا فِیْ ظُلْمَةٍ هِیَ اَشَدُّ بَیَاضاً مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الشَّهْدِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا شَرْبَةً لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَكُوْنَ هُوَ الَّذِیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ الْمَوْتَ۔

ترجمہ: امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: حضرت ذوالقرنین کا فرشتوں میں سے ایک دوست تھا جسے "ریافیل" کہا جاتا ہے، وہ ہمیشہ آ کر ان کو سلام کہتا تو اس کو حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے فرمایا: اے ریافیل علیہ السلام! آپ کوئی ایسی چیز جانتے ہیں جو عمر میں اضافہ کرے تاکہ شکر اور عبادت میں اضافہ ہو سکے؟ انہوں

نے فرمایا: مجھے تو اس کا پتہ نہیں لیکن آپ کی خاطر اس کے متعلق آسمان میں عنقریب سوال کروں گا پس حضرت ریافیل علیہ السلام آسمان کی طرف چڑھ گئے پس جتنی مدت اللہ تعالیٰ ﷻ نے چاہا وہ رہے پھر جب اُترے تو بتایا کہ جس کے متعلق آپ نے سوال کیا تھا اس کے متعلق میں نے پوچھا ہے تو مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اندھیرے میں اللہ تعالیٰ ﷻ کا ایک چشمہ ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس نے بھی اس سے ایک گھونٹ پی لیا وہ کبھی نہیں مرے گا، یہاں تک کہ وہ خود ہی اللہ تعالیٰ ﷻ سے موت کا سوال کرے۔

[تفسیر درمنثور: جلد9: صفحہ: 650: سورۃ الکہف: آیت 83: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 79: رقم الحدیث 276]

حضرت سیدنا ذوالقرنین علیہ السلام

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اَنَّ ذَا الْقَرْنَیْنِ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَهْبَطَ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَاٰتَاهُ مِنْ كُلِّ شَیْئٍ سَبَبًا۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن نفیر علیہ السلام فرماتے ہیں: ذوالقرنین (بادشاہ) علیہ السلام فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھے، جن کو اللہ تعالیٰ ﷻ نے زمین پر اُتارا تھا اور انہیں ہر قسم کا ساز و سامان عطا فرمایا تھا۔ [تفسیر درمنثور: جلد9: صفحہ 632: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 79: رقم الحدیث 277]

فائدہ: بعض علماء کرام کہتے ہیں: حضرت ذوالقرنین بادشاہ کو فرشتہ بتانا بہت ہی کمزور رائے ہے لیکن اس میں حکمت بھی ہے۔

حضرت سیدنا ذوالنورین علیہ السلام

اِنَّ رَجُلاً ذَكَرَ ذَا النُّوْرَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ ذَكَرَ مَلَكًا عَظِیْماً۔

ترجمہ: ایک آدمی نے ذوالنورین کا ذکر کیا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے ایک عظیم فرشتہ کو یاد کیا ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 79: رقم الحدیث 279]

اہل جنت کے زیور تیار کرنے والا فرشتہ علیہ السلام

عَنْ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا یَصُوْغُ حُلِیَّ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ یَوْم خَلْقٍ اِلَی اَن یَقُوْمَ السَّاعَۃُ ۔

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ عزوجل کا ایک فرشتہ وہ بھی ہے جو کائنات کی تخلیق کے وقت سے قیامت قائم ہونے تک جنتیوں کیلئے زیور تیار کر رہا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3:صفحہ752:رقم الحدیث335:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ122:رقم الحدیث448]

حضرت سیدنا رمیائیل علیہ السلام

یہ فرشتہ ارواحِ مؤمنین کا خزانچی ہے۔

عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُوْمِنِیْنَ اِذَا قُبِضَتْ تُرْفَعُ اِلَی مَلَکٍ یُقَالُ لَہُ : رَمْیَائِیْلُ وَھُوَ خَازِنُ اَرْوَاحِ الْمُوْمِنِیْنَ ۔

ترجمہ: حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مؤمنین کی ارواح قبض کی جاتی ہیں تو ان کو ایک فرشتہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے جس کا نام رمیائیل علیہ السلام ہے اور یہ ارواح مؤمنین کا خازن ہے۔

[کتاب ذکر الموت: صفحہ 271: رقم الحدیث540 : شرح الصدور: باب39: صفحہ168: رقم الحدیث51: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ85: رقم الحدیث300]

نوٹ : امام سیوطی نے الحبائک میں امام ابن ابی الدنیا کی کتاب ''ذکر الموت'' کے حوالے سے ''رمیائیل'' نقل کیا ہے جبکہ موجودہ کتاب ذکر الموت میں ''رفائیل'' درج ہے نیز امام زبیدی کی ''الاتحاف'' میں ''رمائیل'' کے لفظ سے روایت موجود ہے۔

حضرت سیدنا دَوْمَہ علیہ السلام

یہ فرشتہ ارواحِ کفار پر مقرر ہے۔

عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلَبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ قَالَ : اَلْمَلَکُ الَّذِیْ عَلَی اَرْوَاحِ الْکُفَّارِ یُقَالُ لَہُ : دَوْمَۃ ۔

ترجمہ: ابان بن تغلب رضی اللہ عنہ ایک اہل کتاب (یہودی) سے نقل کرتے ہیں: وہ فرشتہ جو ارواحِ کفار پر مقرر ہے اس کا نام ''دَوْمَۃ'' ہے۔

[کتاب ذکر الموت: صفحہ 271 : رقم الحدیث539 : شرح الصدور: باب39 : صفحہ 168: رقم الحدیث52 : الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ85: رقم الحدیث301]

محیط الکائنات فرشتے علیہم السلام

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا ایک فرشتہ ایسا ہے جس نے کائنات کی تہائی کو پُر کر رکھا ہے اور ایک فرشتہ ایسا ہے جس نے کائنات کی دو تہائیوں کو پُر کر رکھا ہے اور ایک فرشتہ ایسا ہے جس نے ساری کائنات کو پُر کر رکھا ہے خود فرمایا: جب اس فرشتہ نے ساری کائنات کو پُر کر رکھا ہے تو باقی دو فرشتے کہاں ہیں؟ پھر فرمایا: اس کا جواب یہ ہے کہ لطائف آپس میں نہیں ٹکراتے، اس کی نظیر یہ ہے کہ ایک کمرہ میں ایک دیا روشن کیا جاتا ہے تو اسکی روشنی اس کمرے کو پُر کر دیتی ہے، جب اس میں اور دیئے روشن کئے جاتے ہیں تو ان کی روشنی آپس میں نہیں ٹکراتی۔

وحی لانے والے ایک فرشتے کے قد کی لمبائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَتَانِیُ مَلَكٌ لَمُ يَنُزِلُ اِلَى الْاَرُضِ قَبُلَهَا قَطُّ بِرِسَالَةٍ مِنَ اللّٰهِ ثُمَّ رَفَعَ رِجُلَهُ فَوَضَعَهَا فَوُقَ السَّمَاءِ وَرِجُلَهُ الْاُخُرٰى ثَابِتَةٌ فِی الْاَرُضِ لَمُ يَرُفَعُهَا ۔

ترجمہ: میرے پاس اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا پیغام لے کر ایک فرشتہ آیا ہے جو اس سے پہلے زمین پر کبھی نہیں اُترا (وحی پہنچانے کے بعد) اس نے اپنا ایک پاؤں آسمان پر رکھا جب کہ اس کا دوسرا پاؤں زمین پر موجود تھا اس کو اُس نے نہیں اٹھایا تھا۔

[مجمع الزوائد: جلد1: صفحہ 106: رقم الحدیث 258: مجمع البحرین: جلد1: صفحہ 107: رقم الحدیث 69: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 146: رقم الحدیث 544]

فائدہ : یہ حدیث اس فرشتے کے جسم کی عظمت پر دلالت کرتی ہے اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فرشتے کے قدم کا درمیانی فاصلہ آسمان و زمین کی مسافت جتنا ہے۔

کان کی لَو سے ہنسلی کی ہڈی تک فاصلے والا فرشتہ علیہ السلام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا :

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً مَا بَيُنَ شَحُمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمُ اِلَى تَرُقُوَتِهِ مَسِيُرَةُ سَبُعِ مِائَةِ عَامٍ لِلطَّيُرِ السَّرِيُعِ الطَّيَرَانِ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے کچھ فرشتہ ایسے ہیں جن کے کان کی لَو سے اسکی ہنسلی کی ہڈی تک کا فاصلہ تیز ترین پرواز کرنے والے پرندے کے سو سال کے سفر کے برابر ہے۔

[کنز العمال: جلد6: صفحہ 55: رقم الحدیث 15156: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 731: رقم الحدیث 313: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 146: رقم الحدیث 545]

عظمت مصطفیٰ ﷺ

ان تمام قد آور ملائکہ کرام کے قد ذہن میں رکھ کر حضور سرور عالم ﷺ کا وہ معجزہ اقدس یاد کیجئے کہ نبی پاک ﷺ بڑے قد والوں کے ساتھ چلتے یا بیٹھتے تو آپ کا قد مبارک ان تمام سے اُونچا نظر آتا اور یہ آپ ﷺ کا دائمی معجزہ تھا، اب ان ملائکہ کو عالمِ تصور میں نبی پاک ﷺ کے سامنے لائیے تو لازماً ماننا پڑے گا۔۔۔۔

سب اُونچوں سے اونچا ہے ہمارا نبی ﷺ

حاضر وناظر

اس قاعدہ کو تسلیم کرنے کے بعد یقین کر لینا چاہئے کہ جو جتنا اُونچا ہوتا ہے، وہ اپنے سے نیچے والی اشیاء کیلئے حاضر بھی ہے ناظر بھی ہے، اس سے یقین کرنا ہوگا کہ حضور سرور عالم ﷺ کائنات پر حاضر بھی ہیں ناظر بھی ہیں، اس مسئلہ کی تفصیل وتحقیق کے لئے دیکھئے فقیر کی تصنیف **''دلوں کا چین''**۔

آدھی آگ آدھی برف والا فرشتہ علیہ السلام

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات علیہ افضل الصلوٰات والتحیات نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا نِصُفُهُ مِنُ نُوُرٍ وَنِصُفُهُ مِنُ ثَلُجٍ يَقُوُلُ: سُبُحَانَكَ يَامُؤَلِّفَ الثَّلُجِ اِلَى النُّوُرِ وَلَا يُطُفِئُ النُّوُرُ بَرُدَ الثَّلُجِ وَلَا بَرُدُ الثَّلُجِ حَرَّ النُّوُرِ اَلِّفُ بَيُنَ قُلُوُبِ عِبَادِكَ الْمُؤُمِنِيُنَ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے جس کا نصف (جسم) آگ کا ہے اور نصف برف کا ہے وہ یہ دعا کرتا ہے (اے اللہ جل جلالہ) تیری ذات پاک ہے، اے برف کی آگ سے

الفت قائم کرنے والے (جس سے) آگ برف کی ٹھنڈک کو اور برف کی ٹھنڈک آگ کی گرمی کو نہیں بجھاتی، اپنے مؤمن بندوں کے دلوں میں الفت اور محبت قائم فرما۔

[کتاب العظمہ: جلد3:صفحہ 749:رقم الحدیث333:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 134:رقم الحدیث495: کنز العمال: جلد6:صفحہ 56:رقم الحدیث15170:جمع الجوامع: جلد3:صفحہ 130:رقم الحدیث7783]

فائدہ : نور کو آگ اس لئے کہا گیا ہے کہ ابوالشیخ کی دوسری روایات میں نور کی بجائے نار کے الفاظ آئے ہیں، اسی طرح کنز العمال اور جمع الجوامع میں بھی ''نار'' ہی کا لفظ مروی ہے۔

۶۰۰۰،۶۵،۴۶ بولیوں والا فرشتہ علیہ السلام

عَنِ الضَّحَاكِ رَضِیَ اللّٰہ عَنُہُ قَالَ : اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا اِذَا جَھَرَ بِصَوُتِہٖ صَمَتَتِ الُمَلَائِکَۃُ کُلُّھَا تَعُظِیُمًا لِذَلِکَ الُمَلَکُ لَا یَذُکُرُوُنَ اِلَّا فِیُ اَنُفُسِھِمُ لِاَنَّھُمُ لَا یَفُتَرُوُنَ عَنِ التَّسُبِیُحِ قِیُلَ وَمَا ذٰلِکَ الُمَلَکُ ؟ قَالَ : مَلَکٌ لَہُ سِتُّوُنَ وَثَلَاثُ مائَۃِ رَأسٍ فِیُ کُلِّ رَأسٍ سِتُّوُنَ وَثَلَاثُ مائَۃِ لِسَانٍ لِکُلِّ لِسَانٍ سِتُّوُنَ وَثَلَاثُ مائَۃِ لُغَۃٍ ۔

ترجمہ: حضرت ضحاک (جلیل القدر تابعی مفسر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے جب وہ اپنی آواز بلند کرتا ہے تو سب فرشتے اس کی تعظیم کی وجہ سے خاموش ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ذکر اپنے دلوں میں کرنے لگتے ہیں کیونکہ فرشتے تسبیح (خداوندی) میں وقفہ نہیں کرتے، عرض کیا گیا وہ فرشتہ کیسا ہے؟ فرمایا: اس کے ۳۶۰ سر ہیں، ہر سر میں ۳۶۰ زبانیں ہیں اور ہر زبان میں ۳۶۰ لغات ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد3:صفحہ 740:رقم الحدیث322:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 134:رقم الحدیث498]

زمین کے ذرّات سے زیادہ آنکھوں اور زبانوں والا فرشتہ علیہ السلام

عَنُ مَالِکِ بُنِ دِیُنَارٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنُہُ قَالَ : بَلَغَنَا اَنَّ فِیُ بَعُضِ السَّمٰوَاتِ مَلَائِکَۃٌ کُلُّھَا تُسَبِّحُ فَمِنُھُمُ مَلَکٌ وَقَعَ مِنُ تَسُبِیُحِہٖ مَلَکٌ قَائِمٌ یُسَبِّحُ وَفِیُ بَعُضِ السَّمٰوَاتِ مَلَکٌ لَہُ مِنَ الُعُیُوُنِ عَدَدَ الُحِصَی وَالثرَی وَعَدَدَ نُجُوُمِ السَّمَاءِ مَا فِیُھَا

عَیُنٌ اِلَّا وَتَحُتَھَا لِسَانٌ وَشَفَتَان یُحَمِّدُ اللّٰہ بِلُغَۃٍ لَا تَفُقَھُھَا صَاحِبَتُھَا وَاِنَّ حَمَلَۃَ الُعَرُشِ لَھُمُ قُرُوُنٌ بَیُنَ اَطُرَافِ قُرُوُنِھِم وَرُؤُوُسِھِمُ مِقُدَارَ خَمُسِ مائَۃِ سَنَۃٍ وَالُعَرُشُ فَوُقَ الُقُرُوُن ۔

ترجمہ: حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے: بعض آسمانوں میں کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں جو سب کے سب تسبیح کرتے ہیں اور کوئی تو تسبیح کرتے ہوئے سجدہ میں ہے اور کوئی قیام میں ہے اور ایک آسمان میں ایسا فرشتہ ہے جس کی کنکریوں، زمین کے ذرّات اور آسمان کے ستاروں کی تعداد میں آنکھیں ہیں اور ہر آنکھ کے نیچے ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جو ایسی زبان میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تعریف کہتی ہے جس کو دوسری زبان نہیں سمجھ سکتی اور عرش بردار فرشتوں کے سینگ ہیں، ان کے سینگوں اور سروں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور عرش ان کے سینگوں پر ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3:صفحہ 747:رقم الحدیث331:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 135:رقم الحدیث499]

چار اَرب اسّی کروڑ پروں کی قوت والا فرشتہ علیہ السلام

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلُعَرُشُ یَاقُوُتَۃٌ حَمُرَاءُ وَاِنَّ مَلَکًا مِنَ الُمَلَائِکَۃِ نَظَرَ اِلَیُہِ رَأَی عَظُمَتَہُ فَأَوُحَی اللّٰہُ اِلَیُہِ اِنِّی قَدُ جَعَلُتُ فِیُکَ قُوَّۃَ سَبُعِیُنَ أَلُفَ مَلَکٍ لِکُلِّ مَلَکٍ سَبُعُوُنَ اَلُفَ جَنَاحٌ فَطَارَ الُمَلَکُ بِمَا فِیُہِ مِنَ الُقُوَّۃِ وَالأَجُنِحَۃِ مَا شَاءَ اللّٰہ أَن یَطِیُرَ فَوَقَفَ فَنَظَرَ مَکَانَہُ لَمُ یُرِمُ ۔

ترجمہ: عرش (خداوندی) سرخ یاقوت کا ہے (اللہ جل جلالہ کے) فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے (جب) اسے دیکھا تو اس کی نظر میں اس کی بڑی عظمت ہوئی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے تیرے اندر ستر ہزار فرشتوں کی طاقت رکھی ہے، جن میں ہر ایک کے ستر ہزار پر ہوں (اب تو اس عظیم قوت کے ساتھ میرے عرش کی طرف پرواز کر) تو یہ

فرشتہ اپنی پوری قوت اور پروں کے ساتھ اُڑتا رہا، جتنا اللہ ﷻ نے چاہا اڑا، جب وہ رکا تو اس نے دیکھا کہ وہ اپنے مقام پر ہے (اور اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا)۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 631: رقم الحدیث 247: کنز العمال: جلد 6: صفحہ 59: رقم الحدیث 15191: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 139: رقم الحدیث 511]

فائدہ: اپنی پوری قوت سے اڑنے کے باوجود عرش تک نہ پہنچ سکا بلکہ اسے ایسے معلوم ہوا جیسے وہ اپنے مقام سے اڑا ہی نہیں ہے، اسی طرح کی ایک روایت ''تفسیر قرطبی'' میں بھی ہے کہ اس فرشتے کے عاجز آنے پر اللہ تعالیٰ ﷻ نے اس کو مزید ستر ہزار فرشتوں والے پر لگائے اور اتنی قوت اور عطا فرمائی اور حکم دیا کہ اب پرواز کر تو پھر اس نے پرواز کی تب بھی وہ تھک کر رہ گیا اور اللہ تعالیٰ ﷻ کی عظمت کا اقرار کیا۔

عظمت مصطفیٰ ﷺ

یہاں سے حضور سرور عالم ﷺ کی عظمت کا اندازہ لگائیے کہ اتنی بڑی قوت والا فرشتہ جہاں عاجز ہو کر رہ گیا، وہاں سے آگے ہمارے نبی پاک شہ لولاک ﷺ کی پرواز جاری رہی، یہاں تک کہ عرش کو شرف بخشتے ہوئے لا مکان تک پہونچے، امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا:

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
یہ نبی ہیں جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

ایک پدم زبانوں میں تسبیح کہنے والا فرشتہ (1,000,000,000,000,000)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آسمان میں اللہ تعالیٰ ﷻ کا ایک فرشتہ ہے جس کے ایک لاکھ سر ہیں اور ہر سر میں ایک لاکھ منہ ہیں اور ہر منہ میں ایک لاکھ زبانیں ہیں اور ہر زبان

سے ایک الگ لغت میں اللہ ﷻ کی تسبیح کہتا ہے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس فرشتہ نے (اللہ تعالیٰ ﷻ سے) پوچھا: کیا تو نے کوئی ایسی مخلوق بھی پیدا فرمائی جو مجھ سے زیادہ تیری تسبیح کہتی ہو؟ تو ربّ تبارک وتعالیٰ ﷻ نے ارشاد فرمایا: ہاں زمین میں میرا ایک بندہ ہے جو تسبیح کہنے کے لحاظ سے تم سے آگے ہے، تو فرشتہ نے درخواست کی کہ اے پروردگار ﷻ! کیا تو مجھے اجازت عنایت فرمائے گا کہ اس کے پاس حاضری دوں؟ فرمایا: اجازت ہے تو وہ فرشتہ اس بندہ کے پاس پہنچا اور اس کی تسبیح کو دیکھنے لگا تو وہ بندہ کہہ رہا تھا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا سَبَّحَهُ الْمُسَبِّحُوْنَ مُنْذُ قَطُّ اِلَى الْاَبَدِ اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً اَبَدًا سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا حَمَّدَهُ الْحَامِدُوْنَ مُنْذُ قَطُّ اِلَى الْاَبَدِ اَضْعَافًا كَذٰلِكَ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا هَلَّلَهُ الْمُهَلِّلُوْنَ مُنْذُ قَطُّ اِلَى الْاَبَدِ كَذٰلِكَ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا كَبَّرَهُ الْمُكَبِّرُوْنَ مُنْذُ قَطُّ اِلَى الْاَبَدِ كَذٰلِكَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَدَدَ مَا مَجَّدَهُ الْمُمَجِّدُوْنَ مُنْذُ قَطُّ اِلَى الْاَبَدِ كَذٰلِكَ۔

ترجمہ: اتنی تعداد میں ''سبحان اللہ'' پڑھتا ہوں جتنی مقدار میں اللہ عزوجل کی تسبیح کہنے والوں نے کہا ہے ازل سے ابد تک دگنا در دگنا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے قیامت تک اور الحمد للہ پڑھتا ہوں جتنی مقدار میں اللہ ﷻ کی حمد اور تعریف کرنے والوں نے پڑھا ہے، شروع سے اسی طرح ہمیشہ تک دگنا در دگنا لا الہ الا اللہ پڑھتا ہوں، اتنی تعداد میں جتنا اس کی تہلیل کہنے والوں نے شروع سے ہمیشہ تک کہا ہے اسی طرح (یعنی قیامت تک) اور اللہ اکبر بھی اتنی تعداد میں ادا کرتا ہوں جتنی مقدار میں اس کی بڑائی بیان کرنے والوں نے بڑائی بیان فرمائی ہے شروع سے ہمیشہ تک اسی طرح (دگنا در دگنا قیامت تک) اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہوں اتنی مقدار میں جتنی اس کی بزرگی بیان کرنے والوں نے اس کی بزرگی بیان فرمائی ہے، شروع سے ہمیشہ تک اسی طرح (دگنا در دگنا قیامت تک)۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 154: رقم الحدیث 581]

نکتہ : اسے کہتے ہیں کم خرچ بالانشین، اعمالِ صالحہ کے عشاق کو چاہیے کہ اس مذکورہ بالا تسبیح کا کثرت سے ورد کر کے ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمائیں۔

ازالہ وہم دیوبند

''براہن قاطعہ'' میں ایک واقعہ لکھ کر یہ تاثر دیا گیا ہے کہ اردو زبان نبی آخر الزمان ﷺ کو دیوبند میں آنے جانے سے آگئی گویا آپ نے اردو زبان دیوبندیوں سے سیکھی (معاذ اللہ) یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا فرشتہ مذکورہ کو اردو آتی تھی تو پھر ہم کیوں نہ اعتراف کریں کہ (یہ فرشتہ ہمارے نبی پاک ﷺ کا ایک ادنیٰ غلام ہے بلکہ اسے اتنی بولیاں آپ کے صدقے نصیب ہوئیں) تو نبی پاک ﷺ کے لئے مذکورہ بالا تصور گستاخی ہے۔

مشرق ومغرب کے آٹھ فرشتے اوران کا وظیفہ

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ لِلّٰهِ ثَمَانِيَةَ أَمْلَاكٍ اَرْبَعَةٌ بِالْمَشْرِقِ وَاَرْبَعَةٌ بِالْمَغْرِبِ فَاِذَا اَمْسَى الَّذِىْ بِالْمَشْرِقِ قَالَ : يَا بَاغِىَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ فَيَقُوْلُ الَّذِىْ بِالْمَغْرِبِ : يَا بَاغِىَ الشَّرِّ أَقْصِرْ فَاِذَا مَضَى ثُلُثُ الَّلَيْلِ قَالَ الَّذِىْ بِالْمَشْرِقِ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ لِكُلِّ مُنْفِقٍ خَلَفًا وَيَقُوْلُ الَّذِىْ بِالْمَغْرِبِ : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ لِكُلِّ مُمْسِكٍ تَلَفًا فَاِذَا مَضَى ثُلُثَا اللَّيْلِ قَالَ الثَّالِثُ الَّذِىْ بِالْمَشْرِقِ : سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ وَيَقُوْلُ الَّذِىْ بِالْمَغْرِبِ : سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ وَالرَّابِعُ وَاضِعُ الصُّوْرِ عَلَى فِيْهِ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخَةِ وَالْآخِرُ مُقَابِلُهُ ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد ؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ کے آٹھ فرشتے ایسے ہیں جن میں سے چار مشرق میں اور چار مغرب میں ہیں، جب مشرق والے کی شام آتی ہے تو وہ یہ کہتا ہے: اے نیکی سے دور بھاگنے والے! نیکی کی طرف متوجہ ہو اور جو مغرب میں ہوتا ہے وہ کہتا ہے: اے گناہ میں رغبت کرنے والے! رُک جا، جب تہائی رات گزر جاتی ہے تو

مشرق والا فرشتہ کہتا ہے اے اللہ ﷻ! ہر ایک (انسان) کو ایسا نصیب عطا فرما جو (اس کے مرنے کے بعد بھی) اس کو فائدہ پہنچائے (مثلاً صدقہ وغیرہ سے) اور جو مغرب میں ہوتا ہے وہ کہتا ہے ہر ایک کو ایسا مال دے جو اس کے پاس ہی رہے مگر بے کار اور جب رات کی دو تہائی گزر جاتی ہے تو تیسرا فرشتہ جو مشرق میں ہوتا ہے کہتا ہے ''سبحان الملک القدوس'' اور جو مغرب میں ہوتا ہے وہ بھی کہتا ہے ''سبحان الملک القدوس'' اور چوتھے نے صور اپنے منہ میں رکھا ہوا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ اسے صور پھونکنے کا حکم کب ملتا ہے اور باقی (فرشتے) اس کے بالمقابل ہیں۔ [کتاب العظمہ : جلد3 :صفحہ 963: رقم الحدیث 487: کتاب الزہد لامام وکیع بن جراح: صفحہ 669: رقم الحدیث 381: الحبائک فی اخبار الملائک :صفحہ 136: رقم الحدیث 501]

روحانیون علیہم السلام

عَنْ عَلِیٍّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ فِی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ حَظِیْرَةً یُقَالُ لَهَا : حَظِیْرَةُ الْقُدُسِ ، فِیْهَا مَلَائِكَةٌ یُقَالُ لَهُمْ : الرُّوْحَانِیُّوْنَ ، فَاِذَا كَانَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ اسْتَاْذَنُوْا رَبَّهُمْ فِی النُّزُوْلِ اِلَی الدُّنْیَا فَیَاْذَنُ لَهُمْ فَلَا یَمُرُّوْنَ عَلٰی مَسْجِدٍ یُصَلّٰی فِیْهِ وَلَا یَتَقَبَّلُوْنَ اَحَدًا فِیْ طَرِیْقٍ اِلَّا دَعَوْا لَهٗ فَاَصَابَهٗ مِنْهُمْ بَرَكَةٌ ۔

ترجمہ: حضرت علی ؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں: ساتویں آسمان پر ایک مقام ہے جس کا نام حظیرۃ القدس ہے اس میں (بہت سے) فرشتے ہیں جن کو ''روحانیون'' کہا جاتا ہے جب لیلۃ القدر آتی ہے تو یہ ربّ تعالیٰ ﷻ سے دنیا کی طرف اُترنے کی اجازت مانگتے ہیں، جب ان کو اجازت دی جاتی ہے تو یہ کسی مسجد سے نہیں گزرتے جس میں نماز پڑھی جارہی ہو یا یہ راستہ میں کسی کا استقبال نہیں کرتے مگر ان دونوں کے لئے دعائے خیر فرماتے ہیں، تو ان (مسجد والوں اور راستے میں ملنے والوں) کو ان فرشتوں کی طرف سے برکت عطا کی جاتی ہے۔

[شعب الایمان: جلد5: صفحہ 279: رقم الحدیث 3422: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 133: رقم 492]

روحانیون کی حقیقت اور وجہ تسمیہ

ملائکہ کرام کا ایک نام ''رَوْحَانِیُّوْن'' راء کی زبر اور ''رُوْحَانِیُّوْن'' پیش کے ساتھ، ضمہ (پیش) کے ساتھ تو اس لئے کہ یہ روحیں ہیں نہ توان کے ساتھ پانی ہے نہ آگ نہ مٹی، جو لوگ کہتے ہیں کہ روح جوہر ہے (جو اعراض کی محتاج نہیں) یہ بھی جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ ان ارواح کو جمع کر کے جسم عطا فرمائے اور ان سے ایسی مخلوق تیار کرے جو بولنے والی عاقل ہو تو ان کی روح تو اختراعی ہوگی لیکن اس کے بعد اس کا جسم اس کے ساتھ نطق اور عقل کا لزوم حادث ہوگا اور یہ بھی جائز ہے کہ فرشتوں کے اجسام جیسا کہ آج تک ہیں سب اختراعی ہوں جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اختراعی تھی۔

اور (اگر روح کی 'را' پر) زبر پڑھی جائے تو پھر معنی یہ ہوگا کہ وہ عمارات اور سائبانوں میں محصور نہیں ہیں بلکہ وہ کشادہ جگہوں اور وسیع وعریض زمینوں میں رہتے ہیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ رحمت کے فرشتوں کو روحانیون کہتے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کو ''کروبیون'' کہتے ہیں ''کروبیون'' کَرُبَ سے (مشتق) ہے۔

کروبیون علیہم السلام

کَرُوْبٌ ''کَرُبَ'' سے مشتق ہے، ان (فرشتوں) کے جسم کی عظمت کا یہ حال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً وَهُمُ الْكَرُوْبِيُّوْنَ مِنْ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلَى تَرْقُوَتِهِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ لِلطَّائِرِ السَّرِيْعِ فِيْ اِنْحِطَاطِهِ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ کے کچھ فرشتے وہ ہیں جن کو ''کروبیون'' کہا جاتا ہے، ان میں سے ہر ایک کے کان کی لو سے اس کی ہنسلی کی ہڈی تک اُترنے میں تیز پرندے کی رفتار

کے حساب سے پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔

[تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر: جلد 43: صفحہ 60: تحت رقم الاسم 4958: جمع الجوامع: جلد 3: صفحہ 130: رقم الحدیث 7784: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 133: رقم الحدیث 490]

ہواؤں کے خزانے اُن کے پروں کے نیچے ہیں

عَنْ عُثْمَانَ الْاَعْرَجِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ مَسَاكِنَ الرِّيَاحِ تَحْتَ اَجْنِحَةِ الْكُرُوْبِيِّيْنَ حَمَلَةِ الْعَرْشِ ۔

ترجمہ: حضرت عثمان الاعرج (تابعی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہواؤں کے خزانے عرش کو اٹھانے والے کروبی فرشتوں کے پروں کے نیچے ہیں۔ [کتاب العظمۃ: جلد 4: صفحہ 1335: رقم الحدیث 841: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 133: رقم الحدیث 491]

کروبیون فرشتوں کے سردار ہیں

کروبیون سردار فرشتوں کو کہتے ہیں جن میں حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام حضرت سیدنا میکائیل علیہ السلام حضرت سیدنا اسرافیل ﷻ شامل ہیں، یہ مقرب فرشتے ہیں اور کروبیون ''کَرُبَ'' سے مشتق ہے جبکہ وہ ''کَرُبَ'' کے معنی میں ہو۔

حضرت ابوالخطاب ابن دحیہ سے کروبیون کے بارہ میں سوال کیا گیا: کروبیون کا لفظ لغت میں آیا ہے یا نہیں؟

فرمایا: ''کَرُوْبِيُّوْنَ'' راء کی تخفیف کے ساتھ ہے یہ فرشتوں کے سردار ہیں اور مقربان (بارگاہ خداوندی) بھی ہیں، کروبیون ''کَرُبَ'' سے مشتق ہے جبکہ وہ قرب کے معنی میں ہو، ابو علی بغدادی نے یہ مصرعہ کہا ہے۔

کروبية منهم ركوع و سجد

ترجمہ: کوئی کروبی رکوع میں ہے تو کوئی سجدہ میں ہے۔

[نسیم الریاض: 6/5: لسان العرب: 43/3846: تاج العروس: 4/139: تہذیب اللغہ: 10/207]

نوٹ : یہ شعر امیة بن ابی الصلت کا ہے جو اس کے دیوان میں صفحہ 28 پر موجود ہے۔

فائدہ : نیز اس لفظ میں تین مبالغے ہیں:

(۱) جب "کَرُبَ" کو "کَادَ" کی جگہ استعمال کیا جائے تو یہ قرب سے ابلغ ہوتا ہے جیسے کوئی کہے "کَرُبَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغْرُبَ" یہاں "کَادَتْ" سے زیادہ ابلغ ہے۔

(۲) یہ "فَعُوْلٌ" کے وزن پر ہے جو کہ مبالغہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۳) اس میں یاء کا اضافہ ہے جو مبالغہ کو اور بڑھا دیتی ہے جیسے "أَحْـمَرِی" (بہت ہی زیادہ سرخ) "کَرُوْبِیُّوْنَ" راء کی تخفیف کے ساتھ ہے، اس سے مراد بڑے درجے کے فرشتے ہیں۔

حضرت سیدنا سجل علیہ السلام

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا :

یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ:(پارہ ۱۷:سورۃ الانبیاء:آیت ۱۰۴)

ترجمہ: جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے جیسے سجل (فرشتہ) نامہ اعمال کو لپیٹتا ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی : کَطَیِّ السِّجْلِ،قَالَ: "مَالِکٌ" ـ

ترجمہ: فرمان باری تعالیٰ ﴿کَطَیِّ السِّجْلِ﴾ کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد حضرت مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 68: رقم الحدیث 243]

سجل فرشتہ علیہ السلام کی ڈیوٹی نمبر ۱

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : اَلسِّجِلُّ مَلَکٌ فَاِذَا صَعُدَ بِالْاِسْتِغْفَارِ قَالَ : اُکْتُبُھَا نُوْرًا ـ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "سجل" ایک فرشتہ ہے جب یہ آسمان کی طرف بندوں کے استغفار لے کر چڑھتا ہے تو (اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرشتوں سے) فرماتا ہے، اسے نور (کی شکل میں) تحریر کرو۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 68: رقم 245: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 16/423]

فائدہ : "کنز العمال" باب الاستغفار میں ہے کہ روز قیامت مؤمن کے اعمالنامے میں کلماتِ استغفار کے مقامات روشن نظر آئیں گے۔

سجل علیہ السلام کیلئے موت کے بعد ڈیوٹی نمبر ۲

عَنِ السُّدِّی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : اَلسِّجِلُّ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ بِالصُّحُفِ فَاِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ دُفِعَ کِتَابُہٗ اِلَی السِّجِلِّ فَطَوَّاہُ وَرَفَعَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ـ

ترجمہ: حضرت سدی (جلیل القدر مفسر) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سجل وہ فرشتہ ہے جو اعمالناموں پر مقرر ہے، جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا نامہ اعمال سجل علیہ السلام کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو اسے لپیٹتا اور قیامت تک کے لئے داخل دفتر کر دیتا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 69: رقم الحدیث 462: تفسیر ابن کثیر: جلد 5: صفحہ 382]

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : اَلسِّجِلُّ مَلَکٌ وَکَانَ ھَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ مِمَّنْ اَعْوَانِہٖ وَکَانَ لَہٗ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثُ لَمُحَاتٍ یَنْظُرُھُنَّ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ فَنَظَرَ نَظْرَةً لَمْ تَکُنْ لَہٗ فَاَبْصَرَ فِیْھَا خَلْقَ آدَمَ وَمَا فِیْہِ مِنَ الْاُمُوْرِ فَأَسَرَّ ذٰلِکَ اِلٰی ھَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ فَلَمَّا قَالَ تَعَالٰی : ﴿اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْأَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْا أَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا﴾ قَالَا : ذٰلِکَ اِسْتِطَالَةٌ عَلَی الْمَلَائِکَةِ ـ

ترجمہ: حضرت ابو جعفر محمد الباقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "سجل" ایک فرشتہ ہے ہاروت وماروت اس کے معاون تھے، یہ روزانہ لوح محفوظ میں تین بار دیکھا کرتا تھا تو ایک بار اس نے ایسی چیز دیکھی جو اس نے کبھی نہ دیکھی تھی اس نے لوح محفوظ میں آدم علیہ السلام کی تخلیق اور ان کے متعلق امور دیکھ لئے تھے اور ان کو ہاروت وماروت کے پاس مخفی طریقہ سے پہنچا دیا پھر جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا ﴿میں زمین میں ایک خلیفہ بنانا چاہتا ہوں تو (ہاروت اور ماروت نے) کہا، کیا تو اسے زمین میں پیدا کرنا چاہتا ہے جو اُس میں فساد برپا کرے گا﴾ یہ

جواب انہوں نے باقی فرشتوں پر (اپنا علمی) فضل جتلانے کے لئے کہا تھا۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 69: رقم الحدیث 247: تفسیر در منثور: جلد 10: صفحہ 396]

فائدہ : قَالَ الامَامُ السُّهَيلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ : ذَكَرَ مُحَمَّدُ بنُ حَسَنٍ المُقرِئُ عَن جَمَاعَةٍ مِنَ المُفَسِّرِينَ اِنَّ السِّجِلَّ مَلَكٌ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ تُرفَعُ اِلَيهِ اَعمَالُ العِبَادِ تَرفَعُهَا اِلَيهِ الحَفَظَةُ المُوَكَّلُونَ بِالخَلقِ فِي كُلِّ خَمِيسٍ وَاثنَينِ وَكَانَ مِن اَعوَانِهِ فِيمَا ذَكَرُوا هَارُوتَ وَ مَارُوتَ ۔

ترجمہ: امام سہیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: محمد بن حسن مقری سے مذکور ہے: مفسرین کی ایک جماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سجل ایک فرشتے کا نام ہے جو تیسرے آسمان پر ہے اور تمام بندوں کے اعمال انہیں کے ہاں جمع ہوتے ہیں یعنی تمام ملائکہ حفظہ (کراماً کاتبین) بندوں کے اعمال لکھ کر اسی فرشتے کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور کراماً کاتبین کی حاضری اس فرشتے کے ہاں خمیس (جمعرات) اور پیر کے دن ہوتی ہے اور ہاروت و ماروت اس سجل فرشتے کے اَعوان سے ہیں۔ [تفسیر روح البیان: جلد 5: صفحہ 526]

اعجوبہ

”سنن ابی داؤد“ میں ہے:

سجل حضور سرورِ عالم ﷺ کے کاتب تھے۔

لیکن حضور سرورِ عالم ﷺ کے کاتبین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے سوائے اسی حدیث کی کتاب کے کسی اور حدیث کی کتاب میں یہ روایت نہیں ملتی۔

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ : اَلسِّجِلُّ كَاتِبٌ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: سجل حضور ﷺ کا کاتب تھا۔

[سنن ابی داؤد شریف: کتاب الخراج: باب اتخاذ الکاتب: صفحہ 523: رقم الحدیث 2935]

قبروں کا مجاور فرشتہ علیہ السلام

یہاں مجاور کا لغوی معنی مراد ہے نہ کہ عرفی، اگر چہ وہ بھی شرعاً ممنوع نہیں، اس فرشتے کا کام ہے کہ مردے کو دفنانے کے بعد لوگوں کو فوراً گھروں کیلئے جانے پر مجبور کرے۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِلّٰهِ تَعَالیٰ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِالمَقَابِرِ فَاِذَا دُفِنَ المَيِّتُ وَسُوِّيَ عَلَيهِ وَتَحَوَّلُوا لِيَنصَرِفُوا قَبَضَ قَبضَةً مِن تُرَابِ القَبرِ فَرَمَى بِهَا اَقفِيَتَهُم وَقَالَ انصَرِفُوا اِلَى دُنيَاكُم وَانسُوا مَوتَاكُم ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے جو قبروں سے متعلق ہے جب میت کو دفن کیا جاتا ہے اور اس پر مٹی برابر کر دی جاتی ہے اور واپس جانے کے لئے لوگ مڑتے ہیں تو یہ فرشتہ اس قبر کی مٹی سے ایک مشت اٹھا کر ان جانے والوں کی گدیوں پر پھینکتا ہے اور کہتا ہے ”اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنے مُردوں کو بھول جاؤ۔

[شرح الصدور: باب 20: صفحہ 78: رقم الحدیث 24: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 112: رقم الحدیث 413]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مُشَيِّعِي الجَنَازَةِ قَد وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِم مَلَكًا فَهُم مُهتَمُّونَ مَحزُونُونَ حَتَّى اِذَا اَسلَمُوهُ فِي ذَلِكَ القَبرِ وَرَجَعُوا رَاجِعِينَ اَخَذَ كَفًّا مِن تُرَابٍ فَرَمَى بِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اَرجِعُوا اِلَى دُنيَاكُم اَنسَاكُمُ اللّٰهُ مَوتَاكُم فَيَنسَونَ مَيِّتَهُم وَيَأخُذُونَ فِي شِرَائِهِم وَبَيعِهِم ۔

ترجمہ: جنازہ لے جانے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ایک فرشتہ سپرد فرمایا ہے اہلِ میت غمگین اور رنجور ہوتے ہیں لیکن جب اسے قبر میں دفن کر دیتے ہیں اور لوٹتے

ہیں تو یہ (فرشتہ) ایک مشت (میت کی قبر کی) مٹی سے اٹھا کر ان پر پھینکتا اور کہتا ہے "تم اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ (اس کا غم نہ کھاؤ) اللہ تعالیٰ جل جلالہ تمہیں تمہارے مردے بھلا دے"، تو یہ اپنی میت کو بھول جاتے ہیں اور اپنی خرید وفروخت میں لگ جاتے ہیں۔

[الفردوس بمأثور الخطاب: جلد1:صفحہ236 : رقم الحدیث908 :التذکرۃ اللقرطبی: جلد1:صفحہ343:شرح الصدور: باب20:صفحہ78:رقم الحدیث23:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ112:رقم الحدیث414]

مرغ نما مؤذن فرشتہ علیہ السلام

حضرت اُم سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

اَلْعَرْشُ عَلَى مَلَكٍ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ عَلَى صُوْرَةِ دِيْكٍ رِجْلَاهُ فِيْ تُخُوْمِ الْاَرْضِ وَجَنَاحَاهُ فِي الْمَشْرِقِ وَعُنُقُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ ۔

ترجمہ: عرش موتی کے بنے ہوئے مرغ کی شکل کے فرشتہ پر ہے جس کے پاؤں زمین کی تہ میں اور مشرق میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ60:رقم الحدیث201:تفسیر درمنثور: جلد13:صفحہ19]

حلیہ واَوصاف

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَمَلَةُ الْعَرْشِ مَا بَيْنَ كَعْبِ اَحَدِهِمْ اِلَى اَسْفَلِ قَدَمِهِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مائَةِ عَامٍ وَذَكَرَ اَنَّ خُطْوَةَ مَلَكِ الْمَوْتِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرش برداروں کے ٹخنے اور قدم کے تلوے کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے اور یہ بھی ذکر فرمایا: ملک الموت علیہ السلام کے ایک قدم کا فاصلہ مشرق سے مغرب کے درمیان کے فاصلہ کے برابر ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد13:صفحہ20: کتاب الاسماء والصفات للبیہقی: جلد2:صفحہ287:رقم الحدیث848:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ61:رقم الحدیث202]

سر جھکے ہوئے

عَنْ عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَمَلَةُ الْعَرْشِ كُلُّهُمْ صُوْرٌ قِيْلَ لِعِكْرِمَةَ: وَمَا صُوْرٌ ؟ فَاَمَالَ خَدَّهُ قَلِيْلاً ۔

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرش بردار سب مائل ہیں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ مائل ہونے کا مطلب کیا ہے؟ تو انہوں نے (جواب میں) اپنا رخسار تھوڑا سا جھکا دیا۔ [تفسیر درمنثور: جلد13:صفحہ20:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ61:رقم الحدیث203]

اُوپر نہیں دیکھتے

عَنْ مَيْسَرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَا تَسْتَطِيْعُ الْمَلَائِكَةُ الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ اَنْ يَنْظُرُوْا اِلَى مَا فَوْقَهُمْ مِنْ شُعَاعِ النُّوْرِ ۔

ترجمہ: حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں ان میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ نور کی شعاع کی وجہ سے اپنے سے اُوپر دیکھ سکیں۔

[تفسیر درمنثور: جلد13:صفحہ20:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ61:رقم الحدیث204]

شراہیل علیہ السلام اور ہراہیل علیہ السلام کی ڈیوٹی

رات اور دن ان دونوں کے سپرد ہے، رات شراہیل علیہ السلام کے سپرد ہے اور دن ہراہیل علیہ السلام کے سپرد ہے، جب تک یہ اپنی اپنی جھنڈیاں نہیں دکھاتے، نہ سورج طلوع ہو سکتا ہے اور نہ غروب، چنانچہ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَللَّيْلُ مُوَكَّلٌ بِهِ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ شَرَاهِيْلُ فَاِذَا حَانَ وَقْتُ اللَّيْلِ اَخَذَ خَرَزَةً سَوْدَاءَ فَدَلَّاهَا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلَيْهَا الشَّمْسُ وَجَبَتْ فِيْ اُسْرَعَ مِنْ طَرْفَةِ الْعَيْنِ وَقَدْ اُمِرَتِ الشَّمْسُ اَنْ لَا تَغْرُبَ حَتّٰى تَرَى الْخَرَزَةَ فَاِذَا غَرَبَتْ جَاءَ اللَّيْلُ فَلَا تَزَالُ الْخَرَزَةُ مُعَلَّقَةً حَتّٰى يَجِيْءُ مَلَكٌ آخَرُ

يُقَالُ لَهُ : هَرَاهِيْلُ بِخَرْزَةٍ بَيْضَاءَ فَيُعَلِّقُهَا مِنْ قِبَلِ الْمَطْلَعِ فَإِذَا رَآهَا شَرَاهِيْلُ مَدَّ إِلَيْهَا خَرْزَتَهُ وَتَرَى الْخَرْزَةَ الْبَيْضَاءَ فَتَطْلُعُ وَقَدْ أُمِرَتْ أَنْ لَا تَطْلُعَ حَتّٰى تَرَاهَا فَإِذَا طَلَعَتْ جَاءَ النَّهَارُ ۔

ترجمہ: حضرت سلمان ؓ فرماتے ہیں: رات جس فرشتے کے سپرد ہے اس کا نام شراہیل ہے، جب رات کا وقت قریب ہوتا ہے تو یہ غروب آفتاب سے پہلے آفتاب کے سامنے سیاہ دھاگہ دکھاتا ہے تو جب اسے سورج دیکھتا ہے تو پلک جھپکنے کی دیر میں غروب ہو جاتا ہے اور سورج کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس وقت تک غروب نہ ہو جب تک کہ وہ اس دھاگے کو نہ دیکھ لے اور جب یہ غروب ہوتا ہے تو رات آجاتی ہے اور یہ دھاگہ اسی طرح لٹکتا رہتا ہے، یہاں تک کہ ایک اور فرشتہ دھاگہ لے کر آتا ہے اس کا نام ہراہیل ؑ ہے، تو یہ اس دھاگے کو سورج طلوع ہونے سے پہلے لٹکا دیتا ہے تو جب حضرت شراہیل ؑ اس کو دیکھتے ہیں تو اپنا دھاگہ سمیٹ لیتے ہیں تو سورج سفید دھاگے کو دیکھتا ہے اور طلوع ہو جاتا ہے اور سورج کو اس کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ طلوع نہ ہو یہاں تک کہ اس (دھاگہ) کو دیکھ لے تو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو دن چڑھ جاتا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 111: رقم الحدیث 409]

حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضرت خزیمہ بن حکیم سلمی ؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے رات کی تاریکی اور دن کی روشنی کے متعلق ارشاد فرمائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَمَّا ظُلْمَةُ اللَّيْلِ وَضُوْءُ النَّهَارِ فَإِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَلْقاً مِنْ غُثَاءِ الْمَاءِ بَاطِنُهُ أَسْوَدُ وَظَاهِرُهُ أَبْيَضُ وَطَرَفُهُ بِالْمَشْرِقِ وَطَرَفُهُ بِالْمَغْرِبِ تَمُدُّهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا أَشْرَقَ الصُّبْحُ طَرَدَتِ الْمَلَائِكَةُ الظُّلْمَةَ حَتّٰى تَجْعَلَهَا فِي الْمَغْرِبِ وَيَنْسَلِخُ الْجِلْبَابُ وَإِذَا أَظْلَمَ اللَّيْلُ طَرَدَتِ الْمَلَائِكَةُ الضُّوْءَ حَتّٰى تَجْعَلَهُ فِي طَرَفِ الْهَوَاءِ

فَهُمَا كَذٰلِكَ يَتَرَاوَحَانِ لَا يَبْلَيَانِ وَلَا يَنْفُذَانِ ۔

ترجمہ: رات کی تاریکی اور دن کی روشنی اس طرح سے ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے پانی کے کیچڑ سے ایک مخلوق پیدا کی، جس کا اندرونی حصہ سیاہ ہے اور ظاہر کا حصہ سفید، اس کا ایک کنارہ مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں جس کی ذمہ داری فرشتوں پر ہے پس جب صبح طلوع ہوتی ہے تو فرشتے تاریکی کو ہٹا کر مغرب کی طرف کر دیتے ہیں اور پردہ کو کھینچ لیتے ہیں اور جب رات تاریک ہوتی ہے تو فرشتے روشنی کو ہٹا دیتے ہیں اور اس کا رخ فضا کی طرف کر دیتے ہیں تو یہ (دن اور رات) باری باری آتے جاتے ہیں نہ تو پرانے ہوتے ہیں اور نہ ہی ختم ہوتے ہیں۔ [تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر: جلد 16: صفحہ 374: کنز العمال: جلد 13: صفحہ 167: رقم الحدیث 37039: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 111: رقم الحدیث 410]

سیدنا ارتیائیل ؑ غم مٹانے والے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيَّ اسْتَبْطَأَ خَبَرَ جَيْشٍ كَانَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ إِذْ دَخَلَ طَائِرٌ فَوَقَعَ فَقَالَ: أَنَا ارْتِيَائِيْلُ الْمَلَكُ مُسَلِّي الْحُزْنِ عَنْ قُلُوْبِ بَنِيْ آدَمَ فَأَخْبَرَهُ خَبَرَ ذٰلِكَ الْجَيْشِ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مُسْلِمٍ : مَا جِئْتَ حَتّٰى اسْتَبْطَأْتُكَ ۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عبدالعزیز ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسلم خولانی ؓ ملک روم میں جہاد میں مصروف تھے، لشکر اسلام کی خبر میں تاخیر ہوگئی اور یہ اسی حال میں (منتظر) تھے کہ ایک پرندہ آیا اور زمین پر بیٹھ گیا اور کہا کہ میں ارتیائیل ؑ ہوں، انسانوں کے دلوں سے غم کو مٹاتا ہوں پھر اس نے اس لشکر کی (حضرت ابومسلم کو) اطلاع کی تو حضرت ابو مسلم ؓ نے اسے فرمایا: تو بہت تاخیر کر کے آیا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 111: رقم الحدیث 411]

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ شَيْخاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يُقْبَضَ فَكَانَ يَدْعُوْ ، اَللّٰهُمَّ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَوَهَنَ عَظَمِيْ فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ ، قَالَ : فَبَيْنَا اَنَا يَوْمًا فِيْ مَسْجِدِ دِمِشْقٍ وَاَنَا اُصَلِّيْ وَاَدْعُوْ اَنْ اُقْبَضَ اِذَا اَنَا بِفَتًى شَابٍ مِنْ اَجْمَلِ الرِّجَالِ وَعَلَيْهِ دُوَّاجٌ اَخْضَرُ فَقَالَ : مَا هٰذَا الَّذِيْ تَدْعُوْ بِهِ ؟ قُلْتُ : وَكَيْفَ اَقُوْلُ يَا ابْنَ اَخِيْ ؟ قَالَ : قُلْ اَللّٰهُمَّ حَسِّنِ الْعَمَلَ وَ بَلِّغِ الْاَجَلَ ، قُلْتُ : مَنْ اَنْتَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ؟ قَالَ : اَنَا اِرْتِيَائِيْلُ الَّذِيْ يَسِلِي الْحُزْنَ مِنْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ اِلْتَفَتُّ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ۔

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے صحابہ کرام میں سے تھے اور بوڑھے ہو چکے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ ان کی روح قبض ہو جائے، یہ دعا کر رہے تھے کہ ’’اے اللہ! میری عمر بہت ہو گئی ہے، میری ہڈیاں لاغر ہو گئی ہیں، اب تو مجھے اپنے یہاں بلا لے‘‘ حضرت عرباض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اسی حال میں ایک دن دمشق کی مسجد میں بیٹھا نماز پڑھ رہا تھا اور دعا کر رہا تھا کہ میری وفات ہو جائے (اس حالت میں یہ دیکھتا ہوں کہ) میں انسانوں میں سے حسین ترین نوجوان کے پاس ہوں جس پر سبز جبہ بھی ہے، اس نے کہا: یہ کیا طریقہ ہے جو تم دعا کر رہے ہو؟ میں نے کہا، اے بھائی! میں کس طرح دعا کروں؟ تو اس نے کہا: یوں کہو (اے اللہ جل جلالہ! میرے) اعمال بہتر فرما اور میری اجل (مجھ تک) پہنچا، میں نے اس سے کہا آپ کون ہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ پر رحم کرے؟ اس نے کہا: میں ارتیائیل علیہ السلام ہوں جو مومنوں کے دلوں سے غم مٹاتا ہے پھر میں نے مڑ کر جو دیکھا تو کسی کو نہ پایا۔

[کتاب ذکر الموت لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 29 : رقم الحدیث 34 : تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر: جلد 40 : صفحہ 181: شرح الصدور: باب 4 : صفحہ 18: رقم الحدیث 28 : الحبائک فی اخبار الملائک : صفحہ 112: رقم الحدیث 412]

نوٹ : تاریخ دمشق اور کتاب ذکر الموت میں ’’ رتائیل ‘‘ ہے اور سیر اعلام النبلاء میں ’’رتبائیل ‘‘ ہے جبکہ مختصر میں ’’ ربائیل ‘‘ اور الحبائک میں ’’ ارتیائیل ‘‘ ہے۔(ابو محمد غفرلہ)

حضرت سیدنا سکینت علیہ السلام

بعض ملائکہ کرام ایسے بھی ہیں جو اللہ والوں کی زبان پر بولتے ہیں ان میں ایک سَکِیْنَتُ [سُکَیْنَتُ] علیہ السلام بھی ہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَلًّا بِعُمَرَ مَا كُنَّا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ نَبْعُدُ اِنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب نیکوکاروں کا ذکر کیا جائے تو حضرت عمر علیہ السلام کو یاد کیا جائے، ہم نبی پاک ﷺ کے صحابہ اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت سکینت علیہ السلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر بولتے ہیں۔

قَالَ اِبْنُ الاثِيْرِ فِي النِّهَايَةِ : اَلسَّكِيْنَةُ هُنَا مَلَكٌ ۔

ترجمہ۔ امام ابن اثیر (جزری) ’’نہایہ‘‘ میں فرماتے ہیں: سکینت سے یہاں فرشتہ مراد ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 83: رقم الحدیث 295: النہایۃ فی غریب الحدیث: جلد 2: صفحہ 386]

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ كُنْتُ اَقْرَاُ الْبَارِحَةَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فَجَاءَ شَيْئٌ حَتّٰى غَطّٰى فَمِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : تِلْكَ السَّكِيْنَةُ جَاءَ تْ حَتّٰى تَسْمَعَ الْقُرْآنَ ۔

ترجمہ: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! رات میں نے سورہ کہف پڑھی تو کوئی چیز آئی تھی، جس نے میرا منہ ڈھانپ لیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

یہ سکینت علیہ السلام تھے جو قرآن پاک سننے کے لئے آئے تھے۔

[تفسیر درمنثور: جلد9: صفحہ 474: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 83: رقم الحدیث 296]

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : بَیْنَا اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرِ الانْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ یُصَلِّی بِاللَّیْلِ فَاِذَا غَشِیَتْنِیْ مِثْلُ السَّحَابَۃِ فِیْھَا مِثْلُ الْمَصَابِیْحِ وَالْمَرْأَۃُ نَائِمَۃٌ اِلٰی جَنْبِیْ وَھِیَ حَامِلٌ وَالْفَرَسُ مَرْبُوْطٌ فِی الدَّارِ فَخَشِیْتُ اَنْ تَنْفِرَ الْحِصَانُ فَتَفْزَعَ الْمَرْاۃُ فَتُلْقِیْ وَلَدَھَا فَانْصَرَفْتُ مِنْ صَلَاتِیْ فَقَالَ : اِقْرَءْ یَا اُسَیْدُ فَاِنَّ ذٰلِکَ مَلَکٌ اِسْتَمَعَ الْقُرْاٰنَ ۔

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم حضرت اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو نماز میں مشغول تھے پس اچانک بادل کی مانند کسی شے نے مجھے ڈھانپ لیا اس میں ستاروں کی مانند کچھ تھا اور میری بیوی میرے ایک طرف میں سوئی ہوئی تھی اور وہ حاملہ بھی تھی اور گھوڑا بھی دیوار سے بندھا ہوا تھا مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ گھوڑا بھاگ نہ جائے اور عورت گھبرا نہ جائے کہ اس کا بچہ بھی ضائع ہو جائے میں نے اپنی نماز توڑ دی، آپ نے اُسید سے مخاطب ہو کر کہا: اے اُسید! پڑھتے رہو کہ یہ ایک فرشتہ تھا جو قرآن سننے آیا تھا۔

[مشکوۃ شریف: کتاب فضائل القرآن: صفحہ 184: معرفۃ الصحابہ لامام ابونعیم: جلد1: صفحہ 259: رقم الحدیث 879: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 83: رقم الحدیث 297]

فوائد

(۱) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی شان ہے کہ ان کی زبان پر فرشتہ بحکم رحمٰن جل جلالہ بولتا ہے۔

(۲) حضور نبی کریم ﷺ کی علمی وسعت کہ کوئی امر کہیں بھی واقع ہو آپ ﷺ اسے بخوبی جانتے ہیں۔

(۳) جیسا کہ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔

(۴) تلاوت قرآن کے وقت نزول ملائکہ ہوتا ہے۔

حضرت سیدنا دِیک علیہ السلام کی تسبیح کی برکت

عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا فِی السَّمَاءِ یُقَالُ لَہٗ : الدِّیْکُ ، فَاِذَا سَبَّحَ فِی السَّمَاءِ سَبَّحَتِ الدِّیُوْکُ فِی الْاَرْضِ یَقُوْلُ : سُبْحَانَ السُّبُّوْحِ الْقُدُّوْسِ الْمَلِکِ الدَّیَّانِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَمَا قَالَھَا مَکْرُوْبٌ اَوْ مَرِیْضٌ عِنْدَ ذٰلِکَ اِلَّا کَشَفَ اللّٰہ ھَمَّہٗ ۔

ترجمہ: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آسمان میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے جس کو دیک (مرغ) کہا جاتا ہے جب وہ آسمان میں تسبیح کہتا ہے تو زمین کے مرغ بھی تسبیح کہتے ہیں اس کی تسبیح یہ ہے:

''سبوح وقدوس جل جلالہ پاک ہے جو بادشاہ حاکم ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں''

جس پریشان حال یا مریض نے یہ کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 1013: رقم الحدیث 533: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 79: رقم الحدیث 280]

دِیک فرشتے علیہ السلام کی ڈیوٹی

عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مِھْرَانَ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ : بَلَغَنِیْ اَنَّ تَحْتَ الْعَرْشِ مَلَکًا فِیْ صُوْرَۃِ دِیْکٍ بُرَاثِنُہٗ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ صِیْصَیَتُہٗ مِنْ زَبَرْجَدٍ اَخْضَرَ فَاِذَا مَضٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ ضَرَبَ بِجَنَاحِہٖ وَزَقَّا وَقَالَ : لِیَقُمِ الْقَائِمُوْنَ فَاِذَا مَضٰی نِصْفُ اللَّیْلِ ضَرَبَ بِجَنَاحِہٖ وَزَقَّا وَقَالَ : لِیَقُمِ الْمُجْتَھِدُوْنَ فَاِذَا مَضٰی ثُلُثَا اللَّیْلِ ضَرَبَ بِجَنَاحِہٖ وَزَقَّا وَقَالَ : لِیَقُمِ الْمُصَلُّوْنَ فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ ضَرَبَ بِجَنَاحِہٖ وَزَقَّا وَقَالَ : لِیَقُمِ الْقَائِمُوْنَ وَعَلَیْھِمْ اَوْزَارُھُمْ ۔

ترجمہ: حضرت یوسف بن مہران ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے کوفہ کے ایک آدمی عبدالرحمٰن نے یہ حدیث بیان کی کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عرش کے نیچے مرغ کی شکل میں ایک فرشتہ ہے اس کے پنجے موتی کے ہیں، اس کا خار سبز زبرجد کا ہے، جب رات کی پہلی تہائی گزرتی ہے تو وہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا اور چہچہاتا ہے اور کہتا ہے: رات میں عبادت کرنے والوں کو کھڑے ہو جانا چاہیے پھر جب رات کی دو تہائیاں گزر جاتی ہیں، تو یہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا اور چہچہاتا اور کہتا ہے، نماز پڑھنے والوں کو کھڑے ہو جانا چاہیے، جب فجر طلوع ہوتی ہے تو اپنے پر پھڑ پھڑاتا اور چہچہاتا ہے اور کہتا ہے: بیدار ہونے والوں کو بیدار ہو جانا چاہیے، اب ان کی غلطیاں انہیں کے ذمہ ہوں گی۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 1010: رقم الحدیث 530: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 80: رقم الحدیث 281]

اوقاتِ نماز میں اذان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ لِلّٰهِ دِيكًا رِجْلَاهُ تَحْتَ سَبْعِ أَرْضِينَ وَرَأْسُهُ قَدْ جَاوَزَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ يُسَبِّحُ فِي أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ فَلَا يَبْقَى دِيكٌ مِنْ دِيكَةِ الْأَرْضِ إِلَّا أَجَابَهُ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا (ایک فرشتہ) دیک علیہ السلام (مرغ کی صورت) ہے، اس کے پاؤں ساتوں زمینوں سے نیچے ہیں اور اس کا سر ساتوں آسمانوں سے تجاوز کر گیا ہے یہ اوقاتِ نماز میں تسبیح کہتا ہے تو زمین کے مرغوں میں سے کوئی مرغ بھی باقی نہیں رہتا مگر اس کا (اپنی اذان سے) جواب دیتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 1003: رقم الحدیث 523: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 80: رقم الحدیث 282]

فائدہ : اس فرمان کے بعد آپ نے یہ بھی فرمایا: مجھے پسند نہیں کہ میرا گھر خالی ہو اور مرغ نہ رکھوں۔

فائدہ : گویا مرغا وقت پر بیدار کرنے کا الارم ہے۔

انتباہ : ہر مرغ کا دور سے آواز سننے کو نہ بھولنا جبکہ یہ قوت مرغ کو ماننے میں تو کوئی حرج نہیں لیکن انبیاء واولیاء کے لئے ماننا شرک کیوں؟

حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ أَذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ دِيكٍ قَدْ مَرَقَتْ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَرَأْسُهُ مُثْنِيَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ وَهُوَ يَقُولُ : سُبْحَانَكَ مَا أَعْظَمَكَ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ مَا عَلِمَ ذٰلِكَ مَنْ حَلَفَ بِي كَاذِبًا ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مجھے اجازت عطا فرمائی ہے کہ میں دیک (علیہ السلام) کے متعلق کچھ بیان کروں، اس کے پاؤں زمین سے گزر گئے ہیں اور اس کا سر عرش کے نیچے لگا ہوا ہے وہ یہ پڑھتا ہے ''تو پاک ہے تو بہت عظمت والا ہے'' تو اس کو اس تسبیح کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ جس نے میرے نام کی جھوٹی قسم کھائی اس نے اس عظمت کو نہیں جانا۔

[کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 1004: رقم الحدیث 245: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 80: رقم الحدیث 283: تفسیر درمنثور: جلد3: صفحہ 640: مستدرک للحاکم: جلد4: صفحہ 436: رقم الحدیث 7893]

حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ دِيكًا بَرَاثِنُهُ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى وَعُنُقُهُ مَثْنِيٌّ تَحْتَ الْعَرْشِ وَجَنَاحَاهُ فِي الْهَوَاءِ يَخْفِقُ بِهِمَا سَحَرَ كُلِّ لَيْلَةٍ سَبِّحُوا الْقُدُّوسَ رَبَّنَا الرَّحْمٰنَ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک (فرشتہ) دیک علیہ السلام ہے، اس کے پنجے سب سے نچلی زمین میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے (پہنچتی) ہے، اس کے پَر فضا میں ہیں، ہر رات سحری کے وقت ان پروں کو ہلا کر کہتا ہے، اس پاک کی تسبیح کرو، وہی ہمارا پروردگار جل جلالہ مہربان ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ [کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ 1006: رقم الحدیث 525: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 81: رقم 284: جمع الجوامع: جلد3: صفحہ 125: رقم 7755]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ لِلّٰهِ دِيْكًا فِيْ السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلْكِلُهُ مِنْ ذَهَبٍ وَبَطَنُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَقَوَائِمُهُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَبَرَاثِنُهُ مِنْ زَمُرُّدٍ بَرَاثِنُهُ تَحْتَ الْأَرْضِ السُّفْلٰى جَنَاحٌ لَهُ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ لَهُ بِالْمَغْرِبِ عُنُقُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَعِرْفُهُ مِنْ نُوْرٍ حِجَابٌ مَا بَيْنَ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ يَخْفِقُ بِجَنَاحِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں: **اللہ تعالیٰ ﷻ کا (فرشتہ) دیک ؑ ہے آسمان دنیا میں اس کا سینہ سونے کا ہے، پیٹ چاندی کا ہے، ٹانگیں یاقوت کی ہیں، پنجے زمرد کے ہیں (اور یہ) پنجے سب سے نچلی زمین میں نیچے ہیں، اس کا ایک پَر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے، اس کی گردن عرش کے نیچے ہے اس کی کلغی نور کی ہے، یہ عرش اور کرسی کے درمیان حجاب ہے اپنے پَر کو ہر رات تین بار اڑاتا ہے۔**

[کتاب العظمہ : جلد3:صفحہ 1007:رقم الحدیث526:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 81:رقم الحدیث285]

حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ دِيْكًا جَنَاحَاهُ مُوَشَّيَانِ بِالزَّبَرْجُدِ وَاللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوْتِ جَنَاحٌ لَهُ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ لَهُ بِالْمَغْرِبِ وَقَوَائِمُهُ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى وَرَأْسُهُ مُثْنِيٌّ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاِذَا كَانَ فِيْ السَّحَرِ الْأَعْلٰى خَفَقَ بِجَنَاحَيْهِ ثُمَّ قَالَ : سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَضْرِبُ الدِّيَكَةُ أَجْنِحَتَهَا وَتَصِيْحُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللّٰهُ : ضُمَّ جَنَاحَكَ وَغُضَّ صَوْتَكَ فَيَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنَّ السَّاعَةَ قَدْ اِقْتَرَبَتْ ـ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ کا ایک (فرشتہ) دیک ؑ ہے جس کے پر زبرجد، موتی اور یاقوت سے مزین ہیں، اس کا ایک پَر مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں، اس کی ٹانگیں نچلی زمین میں ہیں، اس کا سر عرش سے پیوست ہے، جب بڑی سحری کا وقت آتا ہے، تو یہ اپنے پروں کو اڑاتا ہے پھر "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ لا اِلٰهَ غَيْرُهُ" پڑھتا ہے، اسی وقت مرغ

اپنے پَر مارتے اور چیختے ہیں، جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرمائے گا، اپنے پَروں کو تہ کر لے اور اپنی آواز پست کر لے، پس اس وقت آسمانوں اور زمین والے (فرشتے) جان لیں گے کہ قیامت قریب آچکی ہے۔

[کنزالعمال: جلد12:صفحہ 150:رقم الحدیث35726: کتاب العظمہ : جلد3:صفحہ 1008:رقم الحدیث 527 :الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 81:رقم الحدیث286: جمع الجوامع: جلد3:صفحہ 125:رقم الحدیث7756]

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ دِيْكًا بَرَاثِنُهُ عَلَى الْأَرْضِ السَّابِعَةِ وَعِرْفُهُ مَنْطُوٌّ تَحْتَ الْعَرْشِ قَدْ أَحَاطَ جَنَاحُهُ بِالْأُفُقَيْنِ فَاِذَا بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ ضَرَبَ بِجَنَاحَيْهِ ثُمَّ قَالَ : سَبِّحُوْا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ لَا اِلٰهَ لَنَا غَيْرُهُ ، فَيَسْمَعُهَا مَنْ بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَرَوْنَ انَّ الدِّيْكَةَ اِنَّمَا تُضْرِبُ بِأَجْنِحَتِهَا وَتُصْرِخُ اِذَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ ـ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ نے جو پیدا کیا ہے اس میں ایک دیک (فرشتہ) بھی ہے، اس کے پنجے ساتویں زمین پر ہیں اس کی کلغی عرش کے نیچے لگی ہوئی ہے، اس کے پروں نے دونوں اُفق کو سمیٹا ہوا ہے جب رات کی آخری تہائی باقی رہتی ہے تو وہ اپنے پروں کو ہلاتا ہے پھر کہتا ہے (اے مخلوقات!) ملک قدوس ﷻ کی تسبیح کرو، وہ پاک ہے، ہمارا ربّ ملک قدوس ﷻ ہے، ہمارا اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اسکی اس بات کو مغرب و مشرق کے درمیان میں جنّ و انسان کے علاوہ سب (مخلوقات) سنتے ہیں یہ جو (لوگ) دیکھتے ہیں کہ مرغ اپنے پَر مارتے ہیں اور اذان دیتے ہیں یہ اسی وقت کرتے ہیں جب یہ (اس کی تسبیح) سنتے ہیں۔

[کتاب العظمہ : جلد3:صفحہ 1009:رقم الحدیث528:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 82:رقم الحدیث287]

تبصرہ اویسی غفرلہ

یہ حدیث مختلف عنوانات اور مختلف سندات کے ساتھ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''الحبائک'' میں کئی صفحات پر درج فرمائی اور اس مرغ نما فرشتہ کے مختلف کمالات کا ذکر فرمایا ہے۔

نوٹ : اس مرغ نما فرشتہ کے کمالات سن کر منکرین کو انکار نہیں کہ بیک وقت وہ کائنات کے ذرہ ذرہ کو دیکھ بھی رہا ہے اور حاضر و ناظر بھی ہے اور دنیا کے مرغوں کا یہ حال ہے کہ اس کی آواز پر زمین کے چپہ چپہ پر اذانیں دے رہے ہیں اور اس کی پروں کی پھڑ پھڑاہٹ پر پھڑ پھڑاتے اور اذانیں پڑھتے ہیں، نہ ان کے پاس الارم ہے اور نہ ان کے گلے میں گھڑی، لیکن غور فرمائیے کہ مکان بند اور اندھیری رات میں اپنے ٹائم پر اذان دیگا اور تمام دنیا کے مرغوں کا انداز دیکھئے کہ ایک ہی وقت میں تمام دنیا کے مرغے پھڑ پھڑاتے ہوئے ایک ہی آواز میں اذان دیتے رہیں گے، نہ ان کے پاس وائرلیس ہے نہ فون ہے اور نہ تار وغیرہ، وہ برادری بڑی بدقسمت ہے کہ مرغوں کا سماع و علم مانتے ہیں لیکن نہیں مانتے تو رسول اللہ ﷺ کے کمالات نہیں مانتے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

دُور سے سننا

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ اَبِیْ صَادِقٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : اَلدِّیْکَۃُ تُجَاوِبُ الْمَلَائِکَۃَ بِالتَّسْبِیْحِ ہَلْ رَأَیْتُمْ طَیْرًا یَصِیْحُ بِاللَّیْلِ ۔

ترجمہ۔ حضرت ابو صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرغ (رات کو) فرشتوں کی تسبیح کا جواب دیتے ہیں، کیا تم نے رات کے وقت کسی پرندہ کو چلاتے ہوئے دیکھا ہے؟ (تو صرف اسی کا چلّانا اِسی بات کا اشارہ کرتا ہے)۔

[کتاب العظمہ : جلد3:صفحہ 1010:رقم الحدیث 529:الحبائک فی اخبار الملائک :صفحہ 82:رقم الحدیث 288]

اس کی دلیل عقلی بھی روایت ذیل سے بیان فرمائی:

عَنْ اِبْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : حِیْنَ یَقُوْلُ الْمَلَکُ : سَبِّحُوا الْقُدُّوْسَ ، فَحِیْنَئِذٍ تُحَرِّکُ الطَّیْرُ اَجْنِحَتَہَا ۔

ترجمہ۔ حضرت ابن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب فرشتہ (دیک علیہ السلام) خدا جل جلالہ کی تسبیح پڑھنے کو کہتا ہے تو اس وقت پرندے اپنے پروں کو حرکت دیتے ہیں۔

[کتاب العظمہ : جلد3:صفحہ 1012:رقم الحدیث 531:الحبائک فی اخبار الملائک :صفحہ 82:رقم الحدیث 289]

مرغ کا انسان کو انتباہ

عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ یُوْسُفَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : صَاحَ دِیْکٌ عِنْدَ سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ سُلَیْمَانُ عَلَیْہِ السَّلَامُ : ہَلْ تَدْرُوْنَ مَا یَقُوْلُ ہٰذَا ؟ قَالُوْا : لَا ، قَالَ : فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ : اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَا غَافِلِیْنَ ۔

ترجمہ۔ عبدالحمید بن یوسف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے ایک مرغ نے اذان کہی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ کیا کہہ رہا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں معلوم، تو فرمایا: یہ کہتا ہے ''اے غافلو! اللہ جل جلالہ کو یاد کرو''۔

[کتاب العظمہ : جلد3:صفحہ 1013:رقم الحدیث 532:الحبائک فی اخبار الملائک :صفحہ 82:رقم الحدیث 290]

فائدہ : تجربہ کر لیں کہ مرغ اپنے لہجہ میں زور سے پکار کر گویا یہ الفاظ بار بار دہراتا ہے ''اُذْکُرُوا اللّٰہَ اَیُّہَا الْغَافِلُوْنَ'' اے غافلو! اللہ جل جلالہ کو یاد کرو۔

اذان کا جواب

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : اِنَّ لِلّٰہِ دِیْکًا تَحْتَ الْعَرْشِ جَنَاحُہٗ فِی الْہَوَاءِ وَبَرَاثِنُہٗ فِی الْاَرْضِ فَاِذَا کَانَ فِی الْاَسْحَارِ وَاَذَانَ الصَّلٰوۃِ خَفَقَ بِجَنَاحِہٖ وَصَفِقَ بِالتَّسْبِیْحِ فَتُسَبِّحُ الدِّیْکَۃُ تُجِیْبُہٗ بِالتَّسْبِیْحِ ۔

ترجمہ: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک مرغ (فرشتہ) ہے، اُس کے پَرعرش کے نیچے فضا میں ہیں اور پنجے زمین میں ہیں، جب صبح کا وقت ہوتا ہے اور اذانیں ہوتی ہیں تو یہ اپنے پَر ہلاتا ہے اور تسبیح کہتا ہے تو (دنیا کے) مرغ بھی اس کی تسبیح کے جواب میں تسبیح کہتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 82: رقم الحدیث 291: جمع الجوامع: جلد 3: صفحہ 126: رقم الحدیث 7757: کنز العمال: جلد 12: صفحہ 150: رقم الحدیث 35277]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰہِ دِیْکًا رِجْلَاہُ فِیْ التُّخُوْمِ وَعُنُقُہٗ تَحْتَ الْعَرْشِ مُنْطَوِیَۃٌ فَاِذَا کَانَ ھِنَۃٌ مِنَ الْلَیْلِ صَاحَ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ فَصَاحَتِ الدِّیْکَۃُ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک مرغ (فرشتہ) ہے جس کے پاؤں زمین کی جڑ میں ہیں اور سرعرش کے نیچے سمٹا ہوا ہے جب رات کا اخیر ہوتا ہے تو وہ "سبوح قدوس" کہتا ہے تو فرشتے بھی "سبوح قدوس" کہتے ہیں۔

[شعب الایمان: جلد 7: صفحہ 157: رقم الحدیث 4812: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 83: رقم الحدیث 292: جمع الجوامع: جلد 3: صفحہ 126: رقم الحدیث 7759: کنز العمال: جلد 12: صفحہ 150: رقم الحدیث 35279]

حضرت عرش بن عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی دِیْکًا بَرَاثِنُہٗ فِیْ الْاَرْضِ السُّفْلٰی وَعُنُقُہٗ تَحْتَ الْعَرْشِ یَصْرِخُ عِنْدَ مَوَاقِیْتِ الصَّلَاۃِ وَیَصْرِخُ لَہٗ دِیْکُ السَّمَاوَاتِ سَمَاءً سَمَاءً ثُمَّ یَصْرِخُ بِصَرَاخِ دِیْکِ السَّمَاوَاتِ دِیْکَۃُ الْاَرْضِ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ دیک علیہ السلام ہے، جس کے پنجے نچلی زمین میں ہیں اور کلغی عرش کے نیچے ہے، یہ نمازوں کے اوقات میں چیختا ہے اور اس کی وجہ سے آسمان

بہ آسمان آسمانوں کے مرغ چیختے ہیں پھر آسمانوں کے مرغوں کے چیخنے سے زمین کے مرغ چیختے (یعنی اذان دیتے) ہیں (اوران کی چیخ اور اذان یہ ہوتی ہے) وہ پاک اور قدوس ہے اور فرشتوں اور روح کا ربّ جل جلالہ ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 83: رقم الحدیث 293]

حضرت اُم سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْعَرْشُ عَلَی مَلَکٍ مِنْ لُؤْلُؤٍ عَلَی صُوْرَۃِ دِیْکٍ رِجْلَاہُ فِیْ التُّخُوْمِ السُّفْلٰی وَعُنُقُہٗ مُثْنِیَۃٌ تَحْتَ الْعَرْشِ وَجَنَاحَاہُ بِالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَاِذَا سَبَّحَ اللّٰہَ ذَلِکَ الْمَلَکُ لَمْ یَبْقَ شَیْئٌ اِلَّا سَبَّحَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۔

ترجمہ: عرش موتی کے ایک فرشتہ پر ہے جس کی شکل مرغ کی ہے، اس کے پاؤں نچلی زمین کی تہ میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے لگی ہوئی ہے، اس کے دونوں پر مشرق ومغرب میں ہیں، جب یہ فرشتہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تسبیح پڑھتا ہے تو کوئی چیز بھی باقی نہیں رہتی مگر وہ بھی اللہ جل جلالہ کی تسبیح کہنے لگ جاتی ہے۔ [الفردوس بمأ ثور الخطاب: جلد 3: صفحہ 91: رقم الحدیث 4256: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 83: رقم الحدیث 294]

مرغ فرشتے کو دیکھ کر اذان دیتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیْکَۃِ فَأَسْأَلُوْا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَأَتْ مَلَکًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحَمِیْرِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّھَا رَأَتْ شَیْطَانًا ۔

ترجمہ: جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ یہ اس وقت فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی ھینک سنو تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ساتھ شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

[بخاری شریف: کتاب بدء الخلق: باب خیر مال المسلم غنم: صفحہ 669: رقم الحدیث 3303: مسلم شریف: کتاب

الذکروالدعاء: باب استحباب الدعا عند صیاح الدیک: صفحہ 1253: رقم الحدیث 2729: ابوداؤد شریف: کتاب الادب: باب ماجاء فی الدیک: صفحہ 923: رقم الحدیث 5102: ترمذی شریف: کتاب الدعوات: باب مایقول اذ سمع نصیق الحمار: صفحہ 786 : رقم الحدیث 3459 : صحیح ابن حبان : کتاب الرقائق: باب الاستعاذہ: جلد 3 : صفحہ 285: رقم الحدیث 1005: کنزالعمال: جلد 12: صفحہ 149: رقم الحدیث 35267]

تبصرہ اویسی غفرلہ

جب مخالفین مرغ کی دور نگاہی اور غیبی فرشتے کی آواز شنوائی کو آنکھیں بند کر کے مانتے ہیں، اگر انبیاء و اولیاء بالخصوص امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کے کمالات میں اس طرح کا کمال بیان کیا جائے تو انہیں شرک کے فتوی صادر کرنے کے سوا اور کوئی بات نہ آئے گی۔

ایک عجیب الخلقت فرشتہ علیہ السلام

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

میں نے شب معراج سدرۃ المنتہیٰ پر ایک فرشتہ دیکھا، جسے میں نے اس سے قبل کبھی نہیں دیکھا تھا، اُس کے طول وعرض کی مسافت لاکھ سال کے برابر تھی، اس کے ستر ہزار سر تھے اور ہر سر میں ستر ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں اور ہر سر پر ستر ہزار نورانی چوٹی تھی اور ہر چوٹی کے سر پر بال میں لاکھ لاکھ موتی لٹکے ہوئے تھے، ہر ایک موتی کے پیٹ کے اندر بہت بڑا دریا ہے او ہر دریا کے اندر بہت بڑی مچھلیاں ہیں اور ہر مچھلی کا طول دو سال کی مسافت کے برابر ہے اور ہر مچھلی کے پیٹ پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس فرشتے نے اپنا سر اپنے ایک ہاتھ پر رکھا ہے اور دوسرا ہاتھ اس کی پیٹھ پر ہے اور وہ حظیرۃ القدس یعنی بہشت میں ہے، جب وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تسبیح پڑھتا ہے تو اسکی خوش آوازی سے عرش الٰہی کانپ جاتا ہے۔

میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے عرض کیا: یہ وہ فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا تھا پھر میں نے کہا: اس

کی لمبائی چوڑائی کہاں سے کہاں تک ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے بہشت میں ایک چراگاہ بنائی ہے اور یہ اسی میں رہتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حکم دیا ہے کہ وہ آپ کے اور آپ کی امت کے ہر اس شخص کے لئے تسبیح پڑھے جو روزہ رکھتے ہیں، حضور ﷺ نے اس فرشتہ کے آگے دو صندوق دیکھے اور ہر صندوق پر ہزار نورانی تالے تھے میں نے پوچھا اے جبریل علیہ السلام! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس فرشتہ سے پوچھئے، میں نے اس سے پوچھا یہ صندوقیں کیسی ہیں؟ اس نے کہا: اس میں آپ کی روزہ رکھنے والی اُمت کی برأت کا ذکر ہے آپ ﷺ کو اور آپ کی اُمت کے روزہ رکھنے والوں کو مبارک ہو۔

ملائکہ خدامِ رسول ﷺ

ویسے تو ہر فرشتہ رسول اکرم ﷺ کا خادم ہے لیکن خصوصی اوقات میں بعض ملائکہ آپ ﷺ کی خدمت کے لئے حاضر ہوتے بعض ملائکہ کرام مستقل طور پر خدمت کے لئے مقرر تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام تو تھے ہی خادم رسول، ان کی تخلیق کی غرض و غایت بھی خدمت رسول اکرم ﷺ تھی جیسا کہ نسیم الریاض وغیرہ کتب میں مذکور ہے۔

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مطلقًا کل ملائکہ کی خدمت کا ذکر قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمایا:

وَاِنْ تَـظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ۝ (پارہ ۲۸: سورۃ التحریم،: آیت ۴)

ترجمہ: اور اگر ان پر زور باندھو تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مددپر ہیں۔

اور مزید ارشاد فرمایا:

اِذْ يُوْحِىْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّىْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: (پارہ ۹: سورۃ الانفال: آیت ۱۲)

ترجمہ: جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَO

ترجمہ: جب تم اپنے ربّ سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے۔ (پارہ۹: سورۃ الانفال: آیت ۹)

احادیث مبارکہ

امام قاضی عیاض مالکی **رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ** فرماتے ہیں:

ہم سے فقیہ سفیان بن عاص ؓ نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشادِ باری تعالیٰ "ولقد رأی من آیات ربہ الکبری" کی تفسیر میں فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل ؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا اور ان کے چھ سو پر تھے۔

احادیث مطہرہ میں آپ کے حضرت جبرئیل ؑ اور دیگر فرشتوں سے باتیں کرنے کی خبریں مشہور ہے اور معراج میں آپ نے کثرت سے ملائکہ کو دیکھا اور بڑی بڑی صورتوں میں ان کا معائنہ فرمایا اور نیز آپ کی مختلف مجالس میں بعض صحابہ کرام ؓ نے فرشتوں کو دیکھا تھا، صحابہ کرام ؓ نے حضرت جبرائیل ؑ کو دیکھا کہ وہ نبی کریم ﷺ سے نور ایمان کی حقیقت دریافت کر رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس و حضرت اُسامہ بن زید ؓ نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں حضرت جبرئیل ؑ کو حضرت دحیہ کلبی ؓ کی شکل میں دیکھا اور حضرت سعد ؓ نے نبی آخر الزمان ﷺ کے دائیں اور بائیں جانب حضرت جبرائیل ؑ و حضرت میکائیل ؑ کو آدمی کی شکل میں دیکھا انہوں نے سفید کپڑے زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ ایسی روایات اور بھی ہیں جو کتب احادیث کے مطالعے سے معلوم ہوں گی۔

غزوۂ بدر میں صحابہ کرام نے سنا کہ فرشتے اپنے گھوڑوں کو ڈانٹ رہے تھے بعض اصحاب نے کافروں کے سر قلم ہوتے تو دیکھے لیکن مارنے والا کوئی نظر نہیں آیا، اُس روز ابو سفیان بن حارث نے بعض ایسے سفید پوش (ملائکہ کے فوجی) بھی دیکھے جو ابلق گھوڑوں پر سوار ہو کر زمین و آسمان کے درمیان فضا میں ٹھہرے ہوئے تھے، حالانکہ وہاں کوئی ایسی چیز نہ تھی جس پر وہ ٹھہرتے، حضرت عمران بن حصین ؓ سے فرشتے مصافحہ کیا کرتے تھے، ایک روز سرور عالم ﷺ نے خانہ کعبہ میں حضرت امیر حمزہ ؓ کو حضرت جبرئیل ؑ دکھائے تو وہ بے ہوش کر گر پڑے تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ **"فضائل امیر حمزہ"**۔

فائدہ: امام ابن سعد علیہ الرحمہ نے ذکر کیا ہے:

غزوۂ اُحد میں جب حضرت مصعب بن عمیر ؓ کو شہید کر دیا گیا تو فرشتے نے ان کی شکل میں آ کر اسلام کا جھنڈا اٹھالیا ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے مصعب! آگے بڑھو، فرشتے نے عرض کی: آقا! یہ غلام مصعب تو نہیں ہے پھر آپ ﷺ پر منکشف ہوا کہ یہ تو فرشتہ ہے۔

ازالہ وہم

اس سے یہ نہ سمجھنا کہ حضور ﷺ کو پہلے علم کیوں نہ ہوا، یہ عدم التفات کے قبیل سے ہے، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: عدم التفات لاعلمی نہیں (شمائم امدادیہ) تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ **"لاعلمی میں علم"**۔

حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام

حضرت عائشہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَتَانِیْ مَلَکٌ جِرْمُہٗ یُسَاوِیْ الْکَعْبَۃَ فَقَالَ: اِخْتَر اَنْ تَکُوْنَ نَبِیًّا مَلِکًا اَوْ نَبِیًّا عَبْدًا فَاَوْمَأَ اِلَیَّ جِبْرِیْلُ اَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ فَقُلْتُ : بَلْ اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ عَبْداً نَبِیًّا فَشَکَرَ رَبِّی ذٰلِکَ فَقَالَ : اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَ اَوَّلُ شَافِعٍ ۔

ترجمہ: میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کا جسم کعبہ شریف کے مساوی تھا، اس نے کہا (اے محمد!) آپ پسند کریں کہ نبی ہونے کے ساتھ بادشاہت چاہیے یا نبی ہونے کے ساتھ اللہ جل جلالہ کے بندے رہیں (یعنی سادہ زندگی)؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اشارہ کیا کہ آپ اللہ جل جلالہ کے لئے عاجزی اختیار فرمائیں، تو میں نے کہا: بلکہ میں پسند کرتا ہوں کہ خدا کا بندہ نبی بنوں (یعنی بادشاہت نہیں چاہیے)، تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو میری یہ بات پسند آئی اور ارشاد فرمایا: آپ سب سے پہلے ہوں گے جس سے زمین شق ہوگی (یعنی روز قیامت قبر شریف سب سے پہلے آپ کی کھلے گی) اور آپ سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے (اس شفاعت سے شفاعت کبریٰ مراد ہے جس سے پہلے کسی نبی اور ولی کو شفاعت کرنے کی ہمت نہ ہوگی، بعید نہیں کہ شفاعت کبریٰ کے بعد دوسری شفاعت میں بھی آپ سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں)۔

[تاریخ دمشق الکبیر: باب ذکر تواضعہ لربہ: جلد4: صفحہ 74: جمع الجوامع: جلد1: صفحہ 74: رقم الحدیث 37: کنز العمال: جلد11: صفحہ 194: رقم الحدیث 32023: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 136: رقم الحدیث 502]

ازالہ وہم

اس سے یہ سمجھنا کہ حضور ﷺ جبرئیل علیہ السلام کے مشورے کے محتاج تھے غلط فہمی ہے حدیث میں حضور ﷺ کا مشورہ طلب کرنے کا ذکر ہی نہیں، جبریل علیہ السلام نے از خود مشورہ

پیش کیا، جیسے عام خدام کی عادت ہوتی ہے کہ اگر مشورہ طلبی اشارۃً مان لی جائے تو مشورہ اعزازاً و اکراماً بھی ہوتا ہے جیسے اللہ جل جلالہ نے ملائکہ سے مشورہ کیا۔

دُرود وسلام کے متعلق ملائکہ کرام کی مختلف ڈیوٹیاں

اللہ تعالیٰ مالک الملک جل جلالہ اور جملہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اس کے قبضہ قدرت میں ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اور نہ ہی کسی کی ضرورت ہے، جملہ اُمور اپنی قدرت کاملہ سے خود کرتا ہے محض اعزاز و اکرام کے طور ملائکہ کرام کی ڈیوٹیاں لگاتا ہے، اس کے متعلق ان کی ڈیوٹیوں کی تفصیل آئے گی، یہاں وہ اُمور عرض ہیں، جو رسول اکرم ﷺ کے لئے ملائکہ سے کام لیے جاتے ہیں۔

خادمانِ دُرود وسلام

دُرود وسلام کے مختلف شعبے ہیں منجملہ ان کے چند ایک یہ ہیں:

نبی پاک ﷺ کے اُمتی دُرود وسلام کا شرف پاتے ہیں تو ملائکہ کرام ان پر رحمت کے پھول برساتے ہیں۔

عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَا مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلائِکَۃُ مَا دَامَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ فَلْیُقَلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِکَ اَوْ لِیُکْثِرْ ۔

ترجمہ: جو بندہ بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر دُرود بھیجے، پس اب اس شخص کی مرضی کم پڑھے یا زیادہ۔

[الاحادیث المختارۃ للمقدسی: جلد 8: صفحہ 190: رقم الحدیث 218: کنز العمال: جلد 1: صفحہ 248: رقم الحدیث 2152: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 177: رقم الحدیث 661]

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ بِبِشَارَۃٍ مِنْ رَبِّیْ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ بَعَثَنِیْ اِلَیْکَ اُبَشِّرُکَ اَنَّہٗ

لَیسَ اَحَدٌ مِنْ اُمّتِكَ یُصَلِّیُ عَلَیْكَ صَلاۃً اِلَّا صَلَّی اللّٰہُ وَمَلائِكَتُہٗ عَلَیْھَا بِھَا عَشَرًا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف سے میرے پاس جبرائیل علیہ السلام ایک بشارت لے کر آئے ہیں اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے مجھے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ میں آپ کو خوشخبری سناؤں: آپ کی اُمت میں ایسا کوئی آدمی بھی نہیں جو آپ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھے مگر اللہ تعالیٰ ﷻ اور اس کے فرشتے اس پر (اس کے ثواب میں) دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔[کنز العمال: جلد1: صفحہ 253: رقم الحدیث 2206: جمع الجوامع: جلد1: صفحہ 71: رقم الحدیث 357: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 122: رقم الحدیث 446]

حضرت ابوطلحہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَتَانِیُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰہَ قَالَ مَنْ صَلَّی عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ اَنَا وَمَلَائِكَتِیُ عَشَرًا وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ اَنَا وَمَلَائِكَتِیُ عَشَرًا ۔

ترجمہ: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: جس نے آپ پر (ایک مرتبہ) دُرود پڑھا تو خود میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتے ہیں، اور جس نے آپ پر (ایک مرتبہ) سلام بھیجا تو خود میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ سلامتی نازل کرتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد1: صفحہ 253: رقم الحدیث 2207: جمع الجوامع: جلد1: صفحہ 71: رقم الحدیث 358: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 122: رقم الحدیث 447]

فائدہ: پہلی حدیث میں صرف اس دُرود کا ذکر تھا جس میں صرف صلوٰۃ ہو اور اس حدیث میں اس کا ذکر بھی ہے اور اس کا بھی کہ جس نے حضور ﷺ پر سلام بھیجا تو بھی اللہ تعالیٰ ﷻ اور اس کے فرشتے سلامتی نازل کرتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ تو خود ایسا کرتا ہے اور فرشتے رحمت اور سلامتی کی دعا کرتے ہیں تو گویا کہ وہ بھی اس دعا کی وجہ سے نزول اور سلامتی کا سبب بن گئے اور نزول رحمت میں ایک طرح سے شریک ہو گئے، ورنہ حقیقت میں سلامتی اللہ ﷻ کی ہی

نازل کردہ ہے اور فرشتے اس میں تابع ہیں۔ (واللہ اعلم)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ بَعَثَ اللّٰہُ مَلائِکَۃً مَعَھُمْ صُحَفٌ مِنْ فِضَّۃٍ وَ اَقْلَامٍ مِنْ ذَھَبٍ یَکْتُبُوْنَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اَکْثَرَ النَّاسِ صَلَاۃً عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ۔

ترجمہ: جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ کچھ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، یہ جمعرات کے دن اور شب جمعہ میں حضور ﷺ پر سب سے زیادہ دُرود پیش کرنے والوں کے نام درج کرتے ہیں۔

[تاریخ دمشق الکبیر: جلد43: صفحہ 142: کنز العمال: جلد1: صفحہ 250: رقم الحدیث 2174: جمع الجوامع: جلد1: صفحہ 243: رقم الحدیث 1746: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 161: رقم الحدیث 605]

عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ تُغَشِّیُ مَدِیْنَتَکُمْ ھٰذِہٖ یَعْنِیُ دِمِشْقَ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَاِذَا کَانَ بُکْرَۃً اِفْتَرَقُوْا عَلَی اَبْوَابِ دِمِشْقَ بِرَاٰیَاتِھِمْ وَبُنُوْدِھِمْ فَیَکُوْنُوْنَ سَبْعِیْنَ رَجُلاً ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَیَدْعُوْنَ اللّٰہَ لَھُمْ اَللّٰھُمَّ اشْفِ مَرِیْضَھُمْ وَرُدَّ عَلَیْھِمْ :

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع ؓ فرماتے ہیں: فرشتے تمہارے اس دمشق شہر کو جمعہ کی رات کو ڈھانپ لیتے ہیں جب صبح پھوٹتی ہے تو یہ اپنے اپنے (چھوٹے اور بڑے) جھنڈوں کے ساتھ دمشق کے مختلف دروازوں پر پہنچ جاتے ہیں اور یہ ستر افراد ہوتے ہیں (پھر یہ آسمان کی طرف) چڑھ جاتے ہیں اور یہ دعا کرتے (جاتے) ہیں:

اے اللہ ﷻ! ان کے بیماروں کو شفا عطا فرما اور ان کے گھروں سے باہر گئے ہوئے لوگوں کو واپس لوٹا دے۔

[تاریخ دمشق الکبیر: جلد1: صفحہ 129: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 161: رقم الحدیث 606]

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِذَاكَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ عِنْدَ الْعَصْرِ أَهْبَطَ اللّٰهُ مَلَائِكَةً مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْأَرْضِ مَعَهُمْ صَحَائِفُ عَنْ فِضَّةٍ وَاَقْلَامٍ مِنْ ذَهَبٍ تَكْتُبُ الصَّلٰوةَ عَلَى مُحَمَّدٍ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَتِلْكَ اللَّيْلَةِ اِلَى الْغَدِ اِلَى غُرُوْبِ الشَّمْسِ ۔

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد ؓ فرماتے ہیں: جب جمعرات کو عصر کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرشتوں کو آسمان سے زمین کی طرف بھیجتا ہے ان کے ساتھ چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں اور اس دن اور اس رات کا صبح سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا حضور ﷺ پر پڑھا جانے والا دُرود شریف لکھتے ہیں۔

[شعب الایمان: جلد 4: صفحہ 436: رقم الحدیث 2775: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 161: رقم الحدیث 607]

حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالىٰ مَلَائِكَةً خُلِقُوْا مِنَ النُّوْرِ لَا يَهْبِطُوْنَ اِلَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِاَيْدِيْهِمْ اَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ وَدُوَى مِنْ فِضَّةٍ وَقَرَاطِيْسُ مِنْ نُوْرٍ لَا يَكْتُبُوْنَ اِلَّا الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فرشتے ایسے ہیں جو نور سے پیدا کئے گئے اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن کے علاوہ (کسی اور دن میں) نہیں اترتے، ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کے دوات اور نور کے کاغذات ہوتے ہیں جو صرف اور صرف حضور ﷺ پر (شب جمعہ اور روز جمعہ میں) پڑھا جانے والا دُرود شریف لکھتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 1: صفحہ 255: رقم الحدیث 2235: جمع الجوامع: جلد 3: صفحہ 128: رقم الحدیث 7773: الفردوس بمأثور الخطاب: جلد 1: صفحہ 184: رقم الحدیث 688: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 161: رقم الحدیث 608]

حضرت حسن بن علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَّلَ بِيْ مَلَكَيْنِ لَا أُذْكَرُ عِنْدَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ فَيُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا قَالَ ذَانِكَ الْمَلَكَان : غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَقَالَ اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهُ جَوَابًا لِذَيْنِكَ الْمَلَكَيْنِ: "آمین"۔

ترجمہ: اللہ جل جلالہ نے دو فرشتے میرے متعلق (مقرر) فرمائے ہیں، میرا ذکر کسی مسلمان بندے کے سامنے نہیں کیا جاتا مگر وہ مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو یہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ تجھے معاف فرمادے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے فرشتے ان دونوں فرشتوں کے جواب میں فرماتے ہیں: آمین۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 123: رقم الحدیث 455]

فائدہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا دونوں فرشتوں کے جواب میں آمین کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ان کی دعا قبول فرماتا ہے، اور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ وَ ثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا يُوَكِّلُ اللّٰهُ تَعَالىٰ بِذٰلِكَ مَلَكًا يُدْخِلُهُ فِيْ قَبْرِيْ كَمَا يَدْخُلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا يُخْبِرُنِيْ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ بِاِسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ اِلَى عَشِيْرَتِهٖ فَاُثْبِتُهُ عِنْدِيْ فِيْ صَحِيْفَةٍ بَيْضَاءَ ۔

ترجمہ: قیامت کے دن ہر مقام پر میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا میں سب سے زیادہ دُرود پڑھا ہوگا، جس نے مجھ پر جمعہ کے دن میں یا جمعہ کی شب میں درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کی ایک سو حاجتیں پوری کرتا ہے، ستر حاجتیں آخرت سے اور تیس حاجتیں دنیا سے، پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس دُرود کے متعلق ایک فرشتہ کی ذمہ

داری لگا دیتا ہے اور اسکو میرے پاس جس شخص نے بھی مجھ پر دُرود پڑھا وہ (فرشتہ) مجھے اسکے نام نسب اور قبیلہ کی اطلاع کرتا ہے تو میں اس (نام ونسب مع قبیلہ) کو سفید صحیفہ میں لکھ دیتا ہوں۔

[شعب الایمان: جلد4: صفحہ 435: رقم الحدیث 2773: تاریخ دمشق الکبیر: جلد54: صفحہ 301: کنز العمال: جلد1: صفحہ 255: رقم الحدیث 2234: جمع الجوامع: جلد3: صفحہ 70: رقم الحدیث 7377: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 124: رقم الحدیث 456]

فائدہ : امام سیوطی کی کتاب ''الحاوی للفتاوی'' میں امام بیہقی کے حوالے سے ہے کہ ''كَمَا يُدْخِلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا'' کہ بعد فرمایا:

عِلْمِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ كَعِلْمِیْ فِی الْحَيَاةِ ۔

ترجمہ: میرا علم میری موت کے بعد بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ میری حیات میں۔

[الحاوی للفتاوی للسیوطی: انباء الاذکیاء: جلد2: صفحہ 140]

اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ اپنے روضہ اطہر میں دُرود وسلام خود سنتے ہیں، خواہ کوئی دور سے پڑھے یا قریب سے، اس کی تائید حدیث شریف سے ہوتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِیْ وَ اَعْرِفُهُمْ ۔

ترجمہ: میں محبت والوں کا درود وسلام سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں۔

[دلائل الخیرات لامام جزولی ''مقدمہ'': صفحہ 43]

مزید تفصیل فقیر کے رسالہ **''حضور علیہ السلام کا دور سے دُرود وسلام سننا''** میں ہے۔

حضرت **ابوالدرداء** رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَیَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ لَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُهٗ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْهَا قِيْلَ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الاَرْضِ اَنْ تَأْكُلَ اَجْسَادَ الاَنْبِيَاءِ ۔

ترجمہ: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، کوئی ایک بھی مجھ پر دُرود نہیں بھیجتا مگر جب اس سے فارغ ہوتا ہے تو اس کا دُرود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے، عرض کیا گیا: آپ کی وفات کے بعد بھی ہمارا دُرود آپ کو پہنچایا جائے گا؟ فرمایا: ہاں! موت کے بعد بھی، کیونکہ اللہ عزوجل نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ حضرات انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے۔

[جمع الجوامع: جلد2: صفحہ 65: رقم الحدیث 3938: کنز العمال: جلد1: صفحہ 247: رقم الحدیث 2137: ابن ماجہ: کتاب الجنائز: باب ذکر وفاتہ ﷺ: صفحہ 288: رقم 1637: الترغیب والترھیب للمنذری: جلد2: صفحہ 673]

فائدہ : اس حدیث سے آپ ﷺ کی حیات بعد الوفات ثابت ہوتی ہے کیونکہ حضور ﷺ کی زندگی تک تو دُرود شریف کے پہنچنے کا حضرات صحابہ کو یقین تھا لیکن آپ ﷺ کی وفات کے بعد تردد تھا تو آپ ﷺ نے جواب میں اس شبہ کا ازالہ فرما دیا کہ حضرات انبیائے کرام اپنی وفات کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں، ان کے اجسام قبر میں محفوظ رہتے ہیں، فلہٰذا وہ زندوں سے بڑھ کر سنتے ہیں، جانتے ہیں۔

حضرت **عبداللہ بن مسعود** رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِی الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ عزوجل کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں چلتے رہتے ہیں، جو مجھے میری امت سے (مسلمان لوگوں کا) دُرود وسلام پہنچاتے ہیں۔

[نسائی شریف: کتاب السھو: باب السلام علی النبی: صفحہ 208: رقم الحدیث 1282: صحیح ابن حبان: کتاب الرقائق: باب الادعیۃ: جلد3: صفحہ 195: رقم الحدیث 914: مستدرک للحاکم: کتاب التفسیر: جلد2: صفحہ 495: رقم الحدیث 3633: الفردوس بماثور الخطاب: جلد1: صفحہ 183: رقم الحدیث 686: شعب الایمان: جلد3: صفحہ 140: رقم الحدیث 1480]

فائدہ : چاہے زمین کے دور دراز کا کونہ بھی کیوں نہ ہو اگر کوئی شخص وہاں سے بھی دُرود و سلام عرض کرے تو اس کو بھی یہ فرشتے حضور ﷺ تک پہنچا دیتے ہیں اور اس میں حضور ﷺ کی جلالت شان ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ملائکہ کرام کو اس کام کے لئے مقرر فرمایا ہے، اس کا یہ مطلب لینا کہ آپ ﷺ خود دُور سے نہیں سنتے غلط ہے، تفصیل آ رہی ہے۔

حکایت

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ بَشَّارٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : حَجَجْتُ فِيْ بَعْضِ السِّنِيْنَ فَجِئْتُ الْمَدِيْنَةَ فَتَقَدَّمْتُ اِلٰى قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَمِعْتُ مِنْ دَاخِلِ الْحُجْرَةِ " وَعَلَيْكَ السَّلَامُ " ۔

ترجمہ۔ حضرت ابراہیم بن بشار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک مرتبہ حج کیا پھر مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ کی آواز سنی۔

[شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام لامام سبکی:صفحہ 51:اتحاف الزائر واطراف المقیم للسائر لامام ابن عساکر:صفحہ 60]

ازالہ وہم

ملائکہ کرام کا نبی کریم ﷺ کے حضور میں دُرود و سلام پہونچانے سے سمجھنا کہ حضور ﷺ خود نہیں سنتے غلط ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں بھی فرشتے انسانوں کے اعمالنامے پیش کرتے ہیں، تو اس سے غلط مفہوم ثابت کرنا حماقت ہے، یہ ملائکہ کرام کے اعزاز و اکرام کے لئے ہے کہ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں غلامانہ خدمت سرانجام دیتے ہیں مزید تفصیل آئے گی۔

رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر پر فرشتے کی سلامی

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ اَمْثَالُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتِ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُوَقِّرُوْنَهُ ۔

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی فجر ایسی طلوع نہیں ہوتی مگر ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور حضور ﷺ کے روضہ اطہر کے پاس جمع ہوتے اور خوشی سے اپنے پَر ہلاتے ہیں اور آپ ﷺ پر صلوۃ و سلام پڑھتے ہیں، جب شام ہوتی ہے تو یہ اُوپر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے شام کے وقت اور اُترتے ہیں، وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں، جب زمین (قبر شریف) کھلے گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کی تعظیم و تکریم کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے۔

[کتاب العظمہ : جلد3:صفحہ 1018:رقم الحدیث 537:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 132:رقم الحدیث 488]

فوائد : رسول اللہ ﷺ کی علمی وسعت کہ وصال کے بعد کی ایک خبر سنائی کہ روضہ اطہر پر صبح و شام ستر ستر ہزار ملائکہ صلوۃ و سلام کے لئے حاضر ہوا کریں گے، یہ سلسلہ بلا انقطاع تا قیامت جاری رہے گا، اس سے حضور ﷺ کی علمی وسعت پر یقین فرمایئے کہ آپ ﷺ ملائکہ کی تعداد جانتے ہیں۔

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ:(پارہ۲۹:سورۃ المدثر:آیت۳۱)

ترجمہ: اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اس آیت میں حصر اضافی ہے کہ ذاتی علم اللہ تعالیٰ کا ہے، عطائی علم مصطفی ﷺ کا ہے نیز آپ ﷺ جانتے ہیں کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

فوائد: اس میں اہل ایمان کی سعادت کا اندازہ لگائیے کہ ان کے لئے فضل وکرم کی وسعت ہے کہ زندگی بھر درِاقدس پہ پڑے رہیں، اجازت ہے لیکن ملائکہ کرام کے لئے پابندی ہے، وہ ایک بار حاضر ہوتے ہیں اور بس۔

حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی بشارت

اہل بیت رضی اللہ عنہم پر عقیدت کے پھول نچھاور کرنے والے فرشتے

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات حضور ﷺ کے ہاں گزاری اور میں نے ایک شخص کو دیکھا تو مجھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هَلْ رَأَيْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ : " هَذَا مَلَكٌ هَبَطَ عَلَيَّ مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَهْبِطْ عَلَيَّ مُنْذُ بُعِثْتُ اِلَّا لَيْلَتِيْ هَذِهِ فَبَشَّرَنِيْ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

ترجمہ: تو نے (اسے) دیکھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، فرمایا: یہ فرشتہ تھا جو آسمان سے زمین پر نازل ہوا تھا جب سے میں نبی بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں اس رات کے علاوہ یہ کبھی نازل نہیں ہوا، اس نے مجھے بشارت سنائی ہے کہ حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

[تاریخ دمشق الکبیر: جلد12: صفحہ269: مجمع البحرین فی زوائد المعجمین: جلد6: صفحہ326: رقم الحدیث3782: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ130: رقم الحدیث478: معجم الکبیر للطبرانی: جلد3: صفحہ28: رقم الحدیث 2609: کنز العمال: جلد13: صفحہ286: رقم الحدیث37694]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ روایت اس طرح بھی مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا لَمْ يَهْبِطْ اِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ السَّاعَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ السَّلَامِ عَلَيَّ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَبَشَّرَنِيْ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جو اس وقت سے قبل کبھی نازل نہیں ہوا اس نے اپنے پروردگار ﷻ سے مجھے سلام عرض کرنے کی اجازت طلب کی ہے اور مجھے سلام بھی کیا اور خوشخبری سنائی کہ حسنین کریمین جنتی جوانوں کے سردار ہونگے اور سیدہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہونگی۔ **(صلی اللّٰہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ اجمعین)**

[تاریخ دمشق الکبیر: جلد12: صفحہ269: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ130: رقم الحدیث479]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هَذَا مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِسْتَأْذَنَ رَبَّهُ لِيُسَلِّمُ عَلَيَّ وَيَزُوْرَنِيْ لَمْ يَهْبِطْ اِلَى الْأَرْضِ قَبْلَهَا فَبَشَّرَنِيْ أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے اور میری زیارت کرنے کے لئے اجازت طلب کی ہے اور یہ اس سے قبل زمین پر کبھی نہیں اُترا، اس نے مجھے بشارت سنائی ہے کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ [ترمذی شریف: کتاب المناقب الحسن والحسین: صفحہ854: رقم الحدیث3781: معجم الکبیر للطبرانی: جلد3: صفحہ27: رقم الحدیث2606: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ131: رقم الحدیث482]

انتباہ : ایسی روایات میں یہ یاد رکھنا کہ رسول اللہ ﷺ ملائکہ کے ایک ایک فرد کو جانتے ہیں اور ان کے ذرّے ذرّے کے حالات بھی، نیز ان سب احادیث و روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نوجوان جنتیوں کے سردار ہوں گے اور نوجوان جنتیوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو دنیا میں جوانی میں فوت ہوئے اور جو لوگ دنیا میں بڑھاپے میں فوت ہوئے، ان کے جنت میں سردار حضرات شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہوں گے، چاہے وہ حضرات اُمتِ محمد یہ سے ہوں یا سابقہ اُمتوں سے ہوں۔

فوائد

(۱) اہل بیت اور شیخین سے بُغض رکھنے والے عبرت حاصل کریں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں کتنا اعزاز بخشا اور یہ لوگ اپنا انجام برباد کر رہے ہیں۔

(۲) حسنین کریمین و دیگر اہل بیت اور شیخین و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں جو لوگ ان حضرات کو دوزخی سمجھتے ہیں وہ خود دوزخ کے ایندھن ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور چلے گئے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا پس اچانک ایک شخص حضور ﷺ کے سامنے رک گیا تو حضور ﷺ نے مجھے فرمایا:

يَا حُذَيْفَةُ ! هَلْ رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِيْ عُرِضَ لِيْ ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ذَاكَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطْ إِلَى الأَرْضِ قَبْلَهَا اِسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَبَشَّرَنِيْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَانَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

ترجمہ: اے حذیفہ! تم نے میرے سامنے آنے والے شخص کو دیکھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، تو آپ نے فرمایا: یہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا جو اس سے قبل کبھی نہیں اُترا، اس نے اپنے ربّ جل جلالہ سے (میری زیارت کی) دعا مانگی تھی، اس نے مجھے سلام بھی

کیا ہے اور حسن و حسین کے بارے میں بشارت بھی سنائی ہے کہ یہ دونوں جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے اور (میری بیٹی) فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔

[فضائل الصحابۃ لامام احمد بن حنبل :صفحہ 788 : رقم الحدیث 1406 : دلائل النبوۃ للبیہقی : جلد 7 :صفحہ 78 : الحبائک فی اخبار الملائک :صفحہ 131 :رقم الحدیث 484]

دُرودرَسانی کی ڈیوٹی پر مامور فرشتہ علیہ السلام

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ ! مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ بِهَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشَرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشَرَ دَرَجَاتٍ وَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ مِثْلَ مَا قَالَ لَكَ ،قُلْتُ : يَا جِبْرِيْلُ ! وَمَا ذَاكَ الْمَلَكُ ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكَّلَ بِكَ مَلَكًا مِنْ لَدُنْ خَلَقَكَ اِلَى أَنْ يَبْعَثَكَ لَا يُصَلِّ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ اِلَّا قَالَ وَأَنْتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ ۔

ترجمہ: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد ﷺ! آپ کی اُمت سے جو بھی ایک مرتبہ آپ پر دُرود پڑھے گا اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کے ثواب میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور دس درجات بلند کر دیتا ہے اور اسے ایک فرشتہ بھی (جواب میں) ویسا ہی کہتا ہے، جیسا اس نے آپ کے لئے کہا تھا، میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ فرشتہ کون ہے اور کیا کرتا ہے؟ تو انہوں نے بتلایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس وقت سے ایک فرشتہ آپ کے متعلق کر رکھا ہے جب سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو پیدا کیا، یہاں تک کہ آپ کو نبی بنایا، آپ ﷺ کی اُمت میں سے کوئی بھی آپ ﷺ پر دُرود نہیں پڑھتا مگر یہ فرشتہ کہتا ہے اور تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ رحمت بھیجے۔

[جمع الجوامع : جلد 1 :صفحہ 53 :رقم الحدیث 228 :مجمع الزوائد : جلد 10 :صفحہ 181 :رقم الحدیث 17286 : کنز العمال : جلد 1 :صفحہ 249 :رقم الحدیث 2170 :الحبائک فی اخبار الملائک :صفحہ 121 :رقم الحدیث 445]

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِيْ مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِيْ فَإِذَا صَلَّى عَلَيَّ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِيْ قَالَ لِيْ ذَلِكَ الْمَلَكُ: يَامُحَمَّدُ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ صَلَّى عَلَيْكَ السَّاعَةَ ۔

ترجمہ: مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے میری قبر پر میرے لئے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے، جب بھی میری اُمت کا کوئی آدمی مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو مجھے یہ فرشتہ کہتا ہے: اے محمد ﷺ! فلاں بن فلاں نے اس وقت آپ پر دُرود بھیجا ہے۔

[جمع الجوامع: جلد2: صفحہ55: رقم الحدیث3850: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ123: رقم الحدیث454: کنز العمال: جلد1: صفحہ250: رقم الحدیث2178]

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلَّهُمْ فَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِيْ إِذَا مُتُّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُصَلِّيْ عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا أَسَمَّاهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ صَلَّى عَلَيْكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ۔

ترجمہ: اللہ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ساری مخلوقات کی باتیں سننے کی طاقت عطا کر رکھی ہے یہ میری قبر پر کھڑا ہوگا جب سے مجھ پر وفات آئے گی اور قیامت تک میری اُمت سے کوئی بھی ایسا نہیں جو مجھ پر درود پیش کرے مگر یہ فرشتہ اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا: اے محمد! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود بھیجا ہے۔

[کنز العمال: جلد1: صفحہ253: رقم الحدیث2215: کتاب العظمہ: جلد3: صفحہ763: رقم الحدیث339: مجمع الزوائد: جلد10: صفحہ183: رقم الحدیث17292: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ122: رقم الحدیث449]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهَا مَلَكًا يُبَلِّغُنِيْ ۔

ترجمہ: جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر دُرود پڑھے اسے میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ پر دُور سے دُرود پڑھے تو اللہ جل جلالہ نے ایک فرشتہ متعین کیا ہے جو اسے مجھ تک پہنچا دیتا ہے۔

[کنز العمال: جلد1: صفحہ252: رقم الحدیث2194: شعب الایمان: جلد3: صفحہ141: رقم الحدیث1481: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ123: رقم الحدیث452]

فائدہ: یہ حدیث بہت سی چھوٹی بڑی حدیث کی کتابوں میں مختلف سندوں سے مروی ہے ان میں سے کئی کتابوں میں اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے، جیسا کہ حدیث کی کتب اور شروح ''فتح الباری'' لامام حافظ ابن حجر عسقلانی ''حیاۃ الانبیاء'' لامام بیہقی میں وغیرہ موجود ہے اور اس مسئلہ میں اہلسنّت و جماعت کا اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کو اپنے روضہ اطہر میں حیاتِ دنیاوی حاصل ہے۔

انتباہ: ایک نوکر وغلام فرشتے کو اتنی قدرت منجانب اللہ حاصل ہے کہ کائنات کے ذرّے ذرّے کے اس معاملہ سے باخبر ہے کہ جہاں کوئی دُرود وسلام پڑھتا ہے اسے وہ خود سنتا ہے اور اس کا نام اور اس کے باپ کو جانتا ہے لیکن اس قوم کے عقل پر تالے لگ گئے کہ نوکر اور غلام کے لئے مانتے ہیں لیکن اس کے آقا کریم حضور ﷺ کی ذات سے انکار۔ حالانکہ حضور ﷺ کے لئے بھی براہ راست دُرود وسلام کا سننا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ تفصیل فقیر کے رسالہ **''حضور علیہ السلام دُرود وسلام خود سنتے ہیں''** میں ہے۔

إِنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِيْ مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِيْ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ هَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ ۔

ترجمہ: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے: اللہ جل جلالہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا کر رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک دُرود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام

لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔

[مجمع الزوائد: جلد10: صفحہ183: رقم الحدیث17291]

اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرشتگان رحمت مقرر کئے ہوئے ہیں کہ جب کوئی مومن دُرود بھیجے فوراً اس کا نام اور اس کے والد کا نام امام الانبیاء ﷺ کے گوش گذار کر دیتے ہیں اور مسلمان کی خوش بختی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ وہ بار بار دُرود وسلام بھیجے اور حضور ﷺ اس پر دس مرتبہ سلام بھیجیں۔

فائدہ : علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''القول البدیع'' میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اُس نے آپ پر دُرود بھیجا ہے حضور ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ ﷻ اس ایک دُرود کے بدلے میں اُس پر دس مرتبہ دُرود (رحمت) بھیجتا ہے۔ ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے: اللہ ﷻ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا جب کوئی شخص مجھ پر دُرود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ ﷺ پر دُرود بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ ﷻ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ ﷻ اس پر دس دفعہ دُرود بھیجے گا۔

ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے ربّ ﷻ سے یہ درخواست کی تھی کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود بھیجے اللہ ﷻ اس پر دس دفعہ درود بھیجے، حق تعالیٰ ﷻ نے میری یہ درخواست قبول فرمالی۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود بھیجتا ہے اللہ ﷻ اس پر دس دفعہ دُرود (رحمت) بھیجتا ہے اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس دُرود کو مجھ تک پہنچاتا ہے ایک جگہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: جو شخص میرے اُوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں دُرود بھیجے

اللہ ﷻ اس کی سو حاجتیں پوری کرتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کو میری قبر میں مجھ تک اسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا (تحائف) بھیجے جاتے ہیں۔

فائدہ : یہ تمام مضمون دیوبندیوں کے ''تبلیغی نصاب'' میں بھی موجود ہے قطع نظر اس کے کہ فرشتہ کو تو طاقت دے دی گئی کہ وہ ساری مخلوق کا دُرود وسلام قیامت تک سنتا ہے اور آنحضور ﷺ کے گوش گزار کر دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ﷻ نے یہی طاقت امام الانبیاء ﷺ کو تفویض نہ کی؟ جیسے منکرین کمالات مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں، کنجوسوں پر افسوس ہے کہ جب ایک فرشتہ جو کہ جبریل ومیکائیل سے بھی یقیناً کم درجہ کا ہے کیونکہ جبریل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام کے متعلق سرداریٔ ملائکہ کا یقین ہر مسلمان کو ہے بلکہ یہ فرشتہ اولیاء کاملین کے مرتبہ سے بھی کم ہے جیسے فقیر نے اسی کتاب کے ''مقدمہ'' میں لکھا ہے تو پھر یہ کہنا کہ حضور ﷺ دور سے کسی کا دُرود نہیں سن سکتے، کتنی بڑی بدبختی کی بات ہے۔

انتباہ : اصل مسئلہ یہ ہے کہ صلوۃ وسلام بارگاہ رسالت ﷺ میں پہنچانے کی ڈیوٹی فرشتوں کو اعزازاً تفویض ہوئی ورنہ رسالتمآب ﷺ دُرود پاک سننے میں فرشتوں کے محتاج نہیں، چنانچہ آپ ﷺ کا یہ فرمانا ''اَسۡمَعُ صَلٰوةَ اَهۡلِ مَحَبَّتِیۡ وَاَعۡرِفُهُمۡ'' کہ میں اپنے محبت والے غلاموں کا دُرود خود سنتا اور انہیں پہچانتا ہوں۔ اسی پر دلالت کرتا ہے اور سمع نبوی کے منکر حضرات شان خداوندی کا بھی شاید انکار کریں گے کہ بندوں کے اعمال بارگاہ خداوندی میں فرشتے پہنچاتے ہیں جو کہ متعدد احادیث صحیحہ میں مذکور ہے ورنہ اہل فہم پر تو روشن ہے کہ یہاں بھی اعمالِ بندگان کے پہنچانے کے لئے فرشتوں کو اعزازاً مقرر کیا گیا ہے۔

حاضر وناظر

مخالفین ملائکہ کی ڈیوٹی کی حیثیت سے علم غیب اور ان کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا مانتے ہیں اور ملائکہ کے آقا حضرت **محمد مصطفیٰ** ﷺ کے لئے شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں حالانکہ علماءکرام لکھتے ہیں:

اِنَّ جَسَدَہُ الشَّرِیْفَ لَا یَخْلُوْ مِنْہُ زَمَانٌ وَلَا مَکَانٌ وَلَا مَحَلٌّ وَلَا مَکَانٌ وَلَاعَرْشٌ وَلَا لَوْحٌ وَلَا کُرْسِیٌّ وَلَا قَلَمٌ وَلَا بَرٌّ وَلَا بَحْرٌ وَلَا سَھْلٌ وَلَا بَرْزَخٌ وَلَا قَبْرٌ۔

ترجمہ: بے شک نہیں ہے خالی اُن کے جسد شریف سے کوئی زمان، کوئی مکان، کوئی محل، کوئی مکان، عرش، لوح (تختی) کرسی، قلم، بروبحر، آسانی ومشکل اور برزخ وقبر۔

[جواہر البحار: لامام نبہانی: جلد 3: صفحہ 339]

اس کی تفصیل وتحقیق فقیر کی تصنیف **''دلوں کا چین''** میں پڑھیے اور **''درود دُور سے سننا''** یہ تو حضور ﷺ کا ادنیٰ کمال ہے، فقیر کا رسالہ ''السماع عن البعید'' کا مطالعہ فرمایئے۔

دُرودِ ملائکہ

بارگاہِ رسول ﷺ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنا قرآن مجید میں منصوص ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاO (پارہ۲۲:سورۃ الاحزاب:آیت۵۶)

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی ﷺ) پر، اے ایمان والو! اُن پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔

اِن کے دُرودوسلام کے چند نمونے

ایک بار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے چاروں مقرب فرشتے حاضر ہوئے، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ پر کوئی دس بار دُرود پاک پڑھے گا تو میں اسے پل صراط سے بجلی کی تیزی سے گزاروں گا، حضرت میکائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ایسے شخص کو میں آب کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا، حضرت اسرافیل علیہ السلام کہنے لگے: میں بارگاہ ربّ العزت جل جلالہ میں اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک وہ بخشا نہیں جاتا، حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کی: میں اس کی روح اتنی آسانی سے قبض کروں گا جس طرح انبیاء علیہم السلام کی روح قبض کی جاتی ہے۔

فائدہ: حضرت جبرائیل علیہ السلام وہ جلیل القدر فرشتے ہیں جن کو سب سے زیادہ حضور ﷺ کے پاس آنے کا شرف حاصل ہوا ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جب مجھے پیدا کیا تو دس ہزار سال تک یہ پتا نہ چل سکا کہ میں کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور میں کیا ہوں، دس ہزار برس کے بعد یہ ندا آئی، اے جبرئیل! تب مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبریل ہے، میں نے جواباً کہا" لبیك اللھم لبیك " اللہ جل جلالہ نے حکم فرمایا: میری تقدیس کرو، میں نے دس ہزار سال تقدیس بیان کی ہے، حکم ہوا: میری بزرگی بیان کرو، دس ہزار سال بزرگی بیان کرتا رہا، اس کے بعد مجھ پر انوارِ عرش ظاہر ہوئے تو عرش پر لکھا تھا **''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ''** میں نے عرض کی: محمد ﷺ کون ہیں؟ فرمایا: اے جبریل! اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا بلکہ جنت ودوزخ چاند سورج بھی پیدا نہ کرتا، اے جبریل! محمد ﷺ پر دُرود پڑھتے رہو۔

حضور ﷺ کے غلاموں سے حیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَسْتَحْیِیْ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عفَّانَ کَمَا تَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۔

ترجمہ: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے، تمام فرشتے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سے حیا کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ سے حیا کرتے ہیں۔

[مجمع الزوائد: جلد9: صفحہ 59: رقم الحدیث 14504: معجم کبیر: جلد12: صفحہ 327: رقم الحدیث 13253]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت اپنے کپڑے درست فرمالئے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلَا أَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْہُ الْمَلَائِکَۃُ ۔

ترجمہ: کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

[مجمع الزوائد: جلد9: صفحہ 60: رقم الحدیث 14505: معجم کبیر: جلد11: صفحہ 254: رقم الحدیث 11656]

فائدہ : حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نہایت حیادار واقع ہوئے تھے، ان کی حیا کو دیکھ کر خدا جل جلالہ کے فرشتے بھی ان سے حیا کرتے تھے، چنانچہ آپ ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اپنی پنڈلی کو کپڑے سے نہ ڈھانپا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو تب بھی نہ ڈھانپا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلی مبارک کو چادر سے ڈھانپ لیا۔

ازالہ وہم

اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضور ﷺ نے مکمل طور پنڈلی ننگی رکھی ہوئی تھی کیونکہ یہ تو عام باحیا انسان بھی نہیں کرتا چہ جائیکہ امام الانبیاء ﷺ۔۔۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صرف چادر مبارک کو قمیص اقدس سے خالی چھوڑا ہوا تھا اور بس۔

مدینہ پاک کے نگران فرشتے

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ طِیْبَۃَ الْمَدِیْنَۃِ وَمَا بَیْتٌ مِنْ أَبْیَاتِھَا اِلَّا عَلَیْہِ مَلَکٌ شَاھِرٌ سَیْفَہٗ لَا یَدْخُلُھَا الدَّجَّالُ أَبَدًا ۔

ترجمہ: مدینہ طیبہ کی شان یہ ہے کہ اس کے گھروں میں کوئی گھر ایسا نہیں ہے جس پر کوئی فرشتہ اپنی تلوار نہ لہرا رہا ہو، مدینہ میں دجال کبھی بھی داخل نہ ہو سکے گا۔

[الحبائک فی اخبار الملائک : صفحہ 192: رقم الحدیث 710: کنز العمال: جلد12 : صفحہ 111 : رقم الحدیث 34888: مجمع الزوائد: جلد3: صفحہ 498: رقم الحدیث 5836: معجم کبیر: جلد2: صفحہ 54: رقم الحدیث 1269]

فائدہ : بخاری اور مسلم وغیرہ میں بھی اس مضمون کی روایات موجود ہیں ان میں مدینہ کے ساتھ مکہ کا ذکر بھی ہے اور اس طرح کی روایات کو امام طبرانی نے ''معجم کبیر'' اور ''اوسط'' میں بھی اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

قرب قیامت علاماتِ قیامت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دجال کا ظہور ہو گا جو بہت تھوڑے وقت میں ساری دنیا کا چکر لگا لے گا اور بہت سے لوگوں کا ایمان غارت کرے گا، سب انبیاء کرام اس کے فتنہ سے بچنے کے لئے اپنی اپنی اُمتوں کو تاکید کرتے چلے آئے ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہم سب کو اس کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

تبصرہ اویسی غفرلہ

مدینہ پاک کا اعزاز ہے کہ نہ صرف دجال کے دور میں بلکہ آج بھی مدینہ پاک پر ملائکہ کرام پہرہ دار ہیں، بلاتمثیل یوں سمجھئے کہ جیسے ایک بڑے آقا کے مکان پر خادمین ہر وقت ڈیوٹی دیتے ہیں اس سے بڑھ کر مدینہ پاک کے لئے ملائکہ کرام مقرر ہیں۔

غزوات میں ملائکہ کی غلامی

اسی باب کی ابتدا میں فقیر نے آیات قرآنی اوراحادیث مبارکہ سے بیان کیا ہے کہ ملائکہ کرام نے حضور سرور عالم ﷺ کی غلامی میں غزوات میں شرکت کی، کچھ نمونے وہاں عرض کئے تھے، ذیل میں تفصیل حاضر ہے۔

بدری صحابہ کرام ؓ کی شان والے فرشتے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ ؟ قَالَ : مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ : وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْراً مِنَ الْمَلَائِكَةِ ۔

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور سوال فرمایا: جولوگ آپ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے وہ آپ کے نزدیک کس مرتبہ پر ہیں؟ فرمایا: وہ ہم میں بہترین درجہ کے حضرات ہیں، تو حضرت جبرائیل ؑ نے فرمایا: اسی طرح ہمارے ہاں بھی وہ فرشتے بہترین درجہ پر فائز ہیں (جو جنگ بدر میں حضور ﷺ اور صحابہ کرام کی مدد کرنے کے لئے نازل ہوئے تھے)۔

[بخاری شریف: کتاب المغازی: باب شهود الملائکۃ بدرًا: صفحہ 807: رقم الحدیث 3992: ابن ماجہ: باب فضل اہل بدر: صفحہ 44: رقم الحدیث 160: صحیح ابن حبان: کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابۃ: باب فضل الامۃ: جلد 16: صفحہ 207: رقم الحدیث 7224: کنز العمال: جلد 12: صفحہ 20: رقم الحدیث 33892]

حضرت رافع بن خدیج ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلْمَلَائِكَةِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْراً فِي السَّمَاءِ لَفَضْلًا عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ مِنْهُمْ ۔

ترجمہ: فرشتے جو (مسلمانوں کی مدد کرنے کے لئے) جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے، آسمان میں ان کی اُن فرشتوں پر فضیلت ہے جو اِن میں پیچھے رہ گئے تھے۔ [کنز العمال: جلد 12: صفحہ 20: رقم الحدیث 33886: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 143: رقم الحدیث 528]

فائدہ: مذکورہ روایت سے جس طرح ان فرشتوں کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اسی طرح سے ان صحابہ کرام ؓ کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے، چنانچہ بدری صحابہ کرام جنگ اُحد اور بعد کی جنگوں میں شریک ہونے والے صحابہ کرام سے بڑا مرتبہ رکھتے ہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَزَلَ جِبْرِيْلُ فِيْ اَلْفٍ مِنْ مَلَائِكَةٍ عَنْ مَيْمَنَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَنَزَلَ مِيْكَائِيْلُ فِيْ اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَنَزَلَ اِسْرَافِيْلُ فِيْ اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ مَيْسَرَةِ النَّبِيِّ ﷺ ۔

ترجمہ۔ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں: (جنگ بدر میں) نبی کریم ﷺ کے داہنے میں حضرت جبرائیل ؑ ایک ہزار فرشتے لے کر نازل ہوئے اور حضرت میکائیل ؑ بھی ایک ہزار فرشتے لے کر نازل ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے بائیں حضرت اسرافیل ؑ ایک ہزار فرشتے لے کر نازل ہوئے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 143: رقم الحدیث 529: دلائل النبوۃ: جلد 3: صفحہ 55: مدارج النبوۃ: جلد 2: صفحہ 136]

فائدہ: عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمْ تُقَاتِلِ الْمَلَائِكَةُ اِلَّا يَوْمَ بَدْرٍ ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد (مشہور تابعی ؓ) فرماتے ہیں: فرشتوں نے بدر کے دن کے علاوہ کبھی جنگ نہیں کی۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 13: صفحہ 261: رقم الحدیث 37655: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 143: رقم الحدیث 530]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ سِيْمَا الْمَلَائِكَةِ يَوْمَ بَدْرٍ عَمَائِمُ بِيْضَاءُ قَدْ اَرْسَلُوْهَا فِيْ ظُهُوْرِهِمْ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ عَمَائِمُ حُمْرًا وَلَمْ تَضْرِبِ الْمَلَائِكَةُ فِيْ يَوْمٍ سِوٰى يَوْمِ بَدْرٍ وَكَانُوْا يَكُوْنُوْنَ عَدَدًا وَّ مَدَدًا لَا يَضْرِبُوْنَ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں: جنگ بدر میں فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جن کا ایک کنارہ انہوں نے اپنی پشتوں پر چھوڑا ہوا تھا اور جنگ حنین میں سرخ عمامے تھے اور جنگ بدر کے علاوہ کسی جنگ میں فرشتوں نے جنگ نہیں لڑی بلکہ جنگ حنین میں ان کی تعداد بہت تھی لیکن یہ جنگ نہیں لڑ رہے تھے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 143: رقم الحدیث 531]

حضرت ربیع بن انس ؓ فرماتے ہیں:

جن لوگوں کو فرشتوں نے فی النار (یعنی قتل) کیا تھا، صحابہ کرام ان کی گردنوں پر ضرب سے پہچانتے تھے اور ان کی انگلیوں پر آگ کے جلانے کا نشان تھا۔

[دلائل النبوۃ: جلد 3: صفحہ 56: البدایۃ والنہایہ: جلد 3: صفحہ 281: مدارج النبوۃ: جلد 2: صفحہ 136: تاریخ طبری: جلد 2: صفحہ 454: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 144: رقم الحدیث 532]

عَنْ اَبِیْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ بَدْرِيًّا اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ بَصَرِيْ مَعِيَ ثُمَّ ذَهَبْتُمْ مَعِيَ اِلَى اُحُدٍ لَاَخْبَرْتُكُمْ بِالشُّعْبِ الَّذِيْ خَرَجَتْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ فِيْ عَمَائِمَ قَدْ طَرَحُوْهَا بَيْنَ اَكْتَافِهِمْ ۔

ترجمہ: حضرت ابو اُسید ؓ جو کہ بدری صحابی ہیں فرمایا کرتے تھے: اگر میری بینائی میرے ساتھ ہوتی اور تم میرے ساتھ مقام اُحد کی طرف چلتے تو میں تمہیں اس گھاٹی کا پتہ بتلاتا جس سے پہلے عماموں میں فرشتے نکلے اور جنگ اُحد میں شریک ہوئے انہوں نے ان عماموں کے کنارے کو اپنے کندھوں کے درمیان ڈالا ہوا تھا۔

[دلائل النبوۃ: جلد 3: صفحہ 53: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 144: رقم الحدیث 534]

حضرت عمیر بن اسحاق ؓ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے اُون جنگ بدر میں پہنی گئی کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تُسَوَّمُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ تَسَوَّمَتْ ۔

ترجمہ: اُون پہنا کرو کیونکہ (جنگ بدر میں) فرشتوں نے اُون پہنی ہے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 13: صفحہ 263: رقم الحدیث 37665: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 144: رقم الحدیث 535: تفسیر درمنثور: جلد 3: صفحہ 757]

فائدہ: تو یہی وہ پہلا دن ہے جس میں اون کا استعمال شروع ہوا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى "مُسَوِّمِيْنَ" قَالَ: بِالْعِهْنِ الْاَحْمَرِ ۔

ترجمہ: آیت میں "مسومین" کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ اس سے سرخ اُون مراد ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 3: صفحہ 757: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 3: صفحہ 754: رقم الحدیث 4108]

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ سِيْمَا الْمَلَائِكَةِ يَوْمَ بَدْرٍ الصُّوْفُ الْاَبْيَضُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ وَاَذْنَابِهَا ۔

ترجمہ: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں: جنگ بدر میں فرشتوں کی علامت ان کے گھوڑوں کی پیشانیوں اور دموں میں سفید اُون تھی۔ [تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 3: صفحہ 754: رقم الحدیث 4107: تفسیر درمنثور: جلد 3: صفحہ 757: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 144: رقم الحدیث 536]

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى "مُسَوِّمِيْنَ" قَالَ: ذَكَرَ لَنَا اَنَّ سِيْمَاهُمْ يَوْمَئِذٍ الصُّوْفُ بِنَوَاصِيْ خَيْلِهِمْ وَاَذْنَابِهَا وَاَنَّهُمْ عَلٰى خَيْلٍ بُلْقٍ ۔

ترجمہ: "مسومین" کی تفسیر میں حضرت قتادہ ؓ فرماتے ہیں: ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ ان فرشتوں کی علامت یہ تھی کہ ان کے گھوڑوں کی پیشانیوں اور دموں پر اُون تھی اور یہ سفید اور سیاہ نشان کے تھے۔ [تفسیر درمنثور: جلد 3: صفحہ 758]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهُ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ : اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهُ شُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : صَدَقْتَ ذَاكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسلمانوں میں سے ایک آدمی ایک مشرک کے پیچھے اس کے قتل کرنے کے لئے دوڑ رہا تھا اور وہ مشرک آگے آگے بھاگ رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے اُوپر سے کوڑے کی اور گھڑ سوار کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا ''اے حیزوم آگے ہو'' پھر اچانک (اس صحابی نے) اپنے سامنے مشرک کو دیکھا کہ وہ منہ کے بل گرا ہوا تھا اور اس کے منہ کے ایک حصہ کو اس نے جلا ڈالا تھا، جس طرح پر کوڑے کی ضرب (سے چڑے کا حصہ خون جمنے کی وجہ) سے جلا ہوا سیاہ نظر آتا ہے (اور اس کی ضرب سے) اس کا سارا جسم سبز پڑ چکا تھا تو یہ انصاری (صحابی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات بیان فرمائی، تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے سچ کہا وہ تیسرے آسمان سے امداد کرنے والے فرشتوں میں سے تھا۔

[مسلم شریف: کتاب الجہاد والسیر : باب الامداد بالملائکۃ فی غزوۃ بدر: صفحہ 844: رقم الحدیث 1763: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 144: رقم الحدیث 238]

فائدہ: اس حدیث میں ''حیزوم'' کی تفسیر حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے سے کی گئی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس کافر کو حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے حیزوم پر سوار ہو کر اپنے کوڑے سے قتل کیا ہوگا۔

عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ حَدَّثَ اَنَّ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ بَعَثَ عُيُوْنًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَتُوْهُ وَقَدْ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهُمْ فَقَالَ : وَيْلَكُمْ مَاشَأْنُكُمْ؟ فَقَالُوا : أَتَانَا رِجَالٌ بِيْضٌ عَلَى خَيْلٍ بُلْقٍ فَوَاللّٰهِ مَا تَمَسَّكْنَا اَنْ اَصَابَنَا مَا تَرَى ۔

ترجمہ: حضرت عثمان علیہ السلام کے پر پوتے امیہ بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مالک بن عوف نے جنگ حنین کے دن چند (کافر) جاسوس بھیجے تو جب وہ اس کے پاس واپس پہنچے تو ان کے جوڑ کٹے ہوئے تھے، اُس نے کہا: تم برباد ہو جاؤ تمہاری یہ حالت کیسے ہوئی؟ تو انہوں نے کہا: ہمارے پاس سفید رنگ کے کچھ لوگ سفید اور سیاہ نشانات کے گھوڑوں پر آئے قسم بخدا ہم ان کو بالکل نہ روک سکے، یہاں تک کہ یہ مصیبت ہمیں آ پہنچی جو تم دیکھ رہے ہو۔

[دلائل النبوۃ للبیہقی: جلد 5: صفحہ 123: سیرت ابن ہشام: جلد 4: صفحہ 83: تاریخ طبری: جلد 3: صفحہ 72: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 145: رقم الحدیث 539]

فائدہ: مذکورہ روایت میں جس مالک بن عوف کا ذکر آیا ہے، یہ جنگ حنین میں کافروں کی طرف سے جنگ کی نگہداشت پر مقرر تھے، اس لئے انہوں نے چند جاسوسوں کو مسلمانوں کے لشکر کی جاسوسی کرنے کے لئے بھیجا تھا جن کے ساتھ فرشتوں نے وہ حشر کیا جو آپ مذکورہ روایت میں پڑھ آئے ہیں، بعد میں یہ مالک بن عوف رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے دست اقدس پر اسلام لائے اور شرف صحابیت سے مشرف ہوئے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ بِعِمَامَةٍ سَدَلَهَا خَلْفِيْ ثُمَّ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ وَحُنَيْنٍ بِمَلَائِكَةٍ يَعْتَمُّوْنَ هٰذِهِ الْعِمَّةَ ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے دن مجھے عمامہ باندھا، جس کا ایک سرا میری پشت پر لٹکا دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے روز بدر اور روز حنین میں ان فرشتوں کے ساتھ میری مدد فرمائی جنہوں نے یہ عمامے پہن رکھے تھے۔

[سنن کبری للبیہقی: جلد 10: صفحہ 24: رقم الحدیث 19736]

عَنْ عُرْوَةَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : نَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى خَيْلٍ بُلْقٍ عَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ ۔

ترجمہ: حضرت عروہ (بن زبیر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: جو فرشتے بدر کی جنگ میں نازل ہوئے تھے وہ سیاہ وسفید نشانات کے گھوڑوں پر سوار تھے اور پیلے رنگ کے عمامے باندھے ہوئے تھے۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد6: صفحہ36: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ168: رقم الحدیث630]

فائدہ : عمامہ باندھنا حضور ﷺ کی سنت ہے اور (بعض اوقات) عمامہ نہ باندھنا بھی آپ ﷺ سے منقول ہے، اگر عمامہ باندھ کر نماز پڑھی جائے بلکہ نماز جمعہ میں شمولیت اختیار کی جائے تو بڑی فضیلت ہے، بعض مساجد میں ائمہ کرام پر یہ ضروری قرار دیا جا رہا ہے کہ عمامہ باندھ کر امامت کرائیں، یہ اصرار البتہ قابل ترک ہے، غدیر خم مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے، جہاں حضور ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا اور اس میں کتاب اللہ کے بعد اپنی عترت کے بارے میں وصیت فرمائی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا تھا: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ۔

ترجمہ: جس کا میں مولا (مددگار ودوست) ہوں، اس کا علی بھی مولا (مددگار ودوست) ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اے ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو، آپ نے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کا ولی بن کر صبح وشام کی ہے۔

[سنن ترمذی: کتاب المناقب: باب مناقب علی: صفحہ842: رقم الحدیث3713: تاریخ دمشق الکبیر: جلد42: صفحہ230: مصنف ابن ابی شیبہ: جلد11: صفحہ138: رقم الحدیث36608: مجمع الزوائد: جلد9: صفحہ89: رقم الحدیث14612: کشف الاستار: جلد3: صفحہ190: رقم الحدیث2541]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رَأَيْتُ أَكْثَرَ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُتَعَمِّمِيْنَ ۔

ترجمہ: میں نے جن فرشتوں کو دیکھا ہے ان میں اکثر کو عماموں میں دیکھا ہے۔

[کنز العمال: جلد12: صفحہ20: رقم الحدیث33888]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَإِنَّهَا سِيْمَا الْمَلَائِكَةِ وَأَرْخُوْا لَهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ ۔

ترجمہ: تم پر ضروری ہے کہ عمامے باندھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کا نشان ہیں اور ان کو اپنی پشت پر ڈھیلا چھوڑ دیا کرو۔

[کنز العمال: جلد15: صفحہ133: رقم الحدیث41132: مجمع الزوائد: جلد5: صفحہ148: رقم الحدیث8503: معجم کبیر للطبرانی: جلد12: صفحہ383: رقم الحدیث13418]

فائدہ : اس حدیث میں ایک تو آپ ﷺ نے عمامہ باندھنے کا حکم فرمایا ہے، دوسرے یہ کہ عمامہ کا کچھ حصہ (شملہ) اپنی پشت پر لٹکا دیا جائے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَ الْخَيْلَ قَالَ لِلرِّيْحِ الْجُنُوْبِيْ : إِنِّيْ خَالِقٌ مِنْكَ خَلْقًا عِزًّا لِأَوْلِيَائِيْ وَمُذِلَّةً لِأَعْدَائِيْ وَجَمَالًا لِأَهْلِ طَاعَتِيْ ، قَالَتْ : أُخْلُقْ ، فَقَبَضَ مِنْهَا فَرَسًا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : فَمَاذَا لَنَا ؟ فَخُلِقَ لِلْمَلَائِكَةِ خَيلًا بُلْقًا لَهَا أَعْنَاقٌ كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ أَمَدَّهَا مَنْ شَاءَ مِنْ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے گھوڑوں کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جنوبی ہوا سے فرمایا: میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا کرنا چاہتا ہوں جو میرے دوستوں کے لئے عزت، میرے دشمنوں کے لئے ذلت اور میرے فرمانبرداروں کے لئے زینت کا سامان ہوگی، تو اس نے عرض کیا (اے میرے رب جل جلالہ!) تو پیدا فرما لے، تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس سے گھوڑے کو پیدا کیا (اور فرمایا: میں نے تیرا نام "فرس" (گھوڑا) رکھا ہے) تو فرشتوں نے عرض کی: تو نے ہمارے لئے کیا پیدا فرمایا؟ تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ

نے ان کے لئے سیاہ وسفید نشان والا گھوڑا پیدا فرمایا جس کی گردن بڑے اُونٹ کی گردن کی طرح تھی اس قسم کے گھوڑوں سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے جن انبیاء اور رسولوں کی مدد کرنا چاہی مدد فرمائی۔[کتاب العظمہ : جلد5:صفحہ 1778:رقم الحدیث1280:الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ 168:رقم الحدیث629]

جنگ بدر اور ملائکہ

ہجرت نبوی کا دوسرا سال جہاں ہزاروں برکات وفتوحات کا پیش خیمہ تھا، وہاں خصوصی ایک برکت یہ تھی کہ اسی سال میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے محبوب ﷺ کی امت پر ایک ماہ کے روزے فرض فرمائے، شعبان المعظم میں فرضیت صوم کی وحی آئی اور اصحابِ کبار حضور سید ابرار ﷺ خالق ستار وغفار جل جلالہ کی اس رحمت بے شمار سے نہایت شاد وخرم رمضان المبارک کے انتظار میں بیقرار نظر آئے، فرحت وسرور کے ساتھ رمضان کا مبارک چاند دیکھا اِدھر روزوں کا آغاز ہوا اُدھر مسلسل خبریں آنا شروع ہوئیں کہ ابوسفیان جو بسلسلۂ تجارت ایک بڑے قافلہ کے ساتھ مکہ سے شام کو گیا تھا اس نے ابوجہل کو مکہ میں اطلاع پہنچائی ہے کہ اگر ہماری حفاظت کے لئے مکہ سے ایک بڑا لشکر نہ پہنچا تو ہمارا قافلہ واپسی کے وقت محمد ﷺ کے جانثار صحابہ کے ہاتھوں لوٹ لیا جائے گا اور ہم ہلاک کر دئے جائیں گے اگرچہ ابوسفیان کا قافلہ بعافیت دوسرے راستے سے مکہ بھی پہنچ گیا مگر ابوجہل ایک لشکر لے کر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے مکہ کی طرف چل دیا اور مقام بدر پر آ کر خیمہ زن ہوا، بدر مدینہ سے تین منزل کے فاصلہ پر ایک کنواں ہے جس کو بدر بن قریش یا بدر بن حارث نے بنوایا تھا اسی کنوئیں کے نام سے اس جگہ کا نام بھی بدر مشہور ہو گیا تھا۔

تاریخ اسلام میں یہ پہلا معرکۂ عظیم ہے جس کو حق وباطل اور اسلام وکفر کی فیصلہ کن جنگ کہا گیا ہے، کفار مکہ اپنے انسانیت سوز مظالم کی اس کامیابی پر اگرچہ خوش تھے کہ

انہوں نے ہادی اسلام ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکہ سے ہجرت پر مجبور کر دیا ہے اور تقریباً تمام مسلمان مکہ سے حبشہ یا مدینہ کو ہجرت کر گئے ہیں مگر وہ ہر وقت اس منصوبہ بندی میں رہتے تھے کہ اگر محمد ﷺ کو مدینہ میں یکسوئی اور اطمینان حاصل ہو گیا تو اسلام کے بحر ذخار کی پُر جوش موجیں سارے عالم میں تلاطم پیدا کر کے مکہ اور اہل مکہ کو ایک ہی ریلے میں بہا لے جائیں گی، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے بعد ہی سے اپنی طاقت کو منظّم کر رہے تھے اور موقعہ کے انتظار میں تھے کہ ابوسفیان کا قافلہ بخیریت مکہ پہنچ گیا تو شامی قافلہ کے افراد تین سو کے قریب واپس ہو گئے۔

ابوسفیان نے مکہ پہنچ کر قریش کو مشورہ دیا کہ اب لڑائی کا مقصد بیکار رہے، ہمارا قافلہ کامیابی اور خیریت سے واپس آ گیا ہے مگر ابوجہل نے ابوسفیان کے مشورہ کو نہایت حقارت سے ٹھکرا دیا اور کہا سردارانِ عرب جس بات کا عزم کر لیتے ہیں اس کی تکمیل کے بغیر اس سے دستبردار نہیں ہوتے، ابوسفیان کو ابوجہل کا یہ طعنہ نہایت دلخراش معلوم ہوا اور وہ بھی اپنی جماعت کے ساتھ "الکفر ملة واحدة" کے تحت سپاہِ کفار میں شامل ہو گیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ کو حضور سید المرسلین ﷺ کی قیادت میں بدر پہنچے، حضور کے ہمراہوں کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی جن میں ۷۷ مہاجرین اور ۲۳۶ انصار تھے ان خدارسیدہ اصحاب رضی اللہ عنہم کا سامان جنگ صرف یہ تھا، سواری اور باربرداری کیلئے صرف ستر اونٹ اور دو گھوڑے تھے، آلاتِ حرب میں صرف آٹھ تلواریں اور چار زرہیں تھیں، لشکر کفار کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی، سات سو اونٹ اور سو گھوڑے سواری کے لئے تھے، اسلحہ جنگ کی افراط تھی، یہ جنگ کفر واسلام کی جنگ تھی، اس لیے اس جنگ میں کفار کی پشت پناہی کیلئے شیاطین کا لشکر اور کافر جنات کا لشکر بھی موجود تھا، اس جنگ میں اسلام کا کل سرمایا یہی (۳۱۳) تین سو تیرہ مسلمان تھے، جنہوں نے راہ حق میں شہید ہونے کے لئے اپنی جانوں کو پیش کر دیا تھا۔

جنگ بدر کو یہ خصوصی شرف بھی حاصل ہے کہ اللہ ﷻ کے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ نے میدان جنگ کے اندر اپنے عریش میں معبود حقیقی کے حضور سر بسجدہ ہو کر خشوع وخضوع کے ساتھ اس وقت تک دعا مانگی اور سجدہ سے سر نہ اٹھایا، جب تک حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو مقبولیت دعا کا یقین نہ دلایا، حضور پرنور ﷺ میدان جنگ میں سر بسجود تھے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی حفاظت پر مامور تھے، حضور ﷺ کی چشم اشکبار کا ایک ایک آنسو فرشتگانِ رحمت، درشہوار و گوہر آبدار سمجھ کر دامن میں چن رہے تھے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ محرم اسرارِ حضور ﷺ تھے، آخر زار و قطار ہو کر کہہ اٹھے، بس کیجئے یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یقیناً آپ کے ربّ ﷻ نے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیا ہے، قلب حضور ﷺ کو یارِ غار رضی اللہ عنہ کی آواز نے مطمئن کر دیا اور حضور ﷺ نصرت الٰہی کے انتظار میں مصروف ہو گئے، حضور پُرنور ﷺ نے دیکھا کہ جبرئیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ میدان بدر میں تشریف لائے، قرآن عظیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ○ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ○ (پارہ ۴: سورۃ آل عمران: آیت ۱۲۴، ۱۲۵)

ترجمہ: جب اے محبوب! تم مسلمانوں سے فرماتے تھے، کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا ربّ تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اُتار کر، ہاں کیوں نہیں، اگر تم صبر وتقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں، تو تمہارا ربّ تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

مفسرین کا اتفاق ہے کہ غزوہ بدر کو یہ سعادت و برتری حاصل ہے کہ اس جنگ میں فرشتوں نے کفار کے ساتھ جدال وقتال میں حصہ لیا اگرچہ دیگر غزوات میں فرشتے مدد کے لئے آئے مگر وہ خنجر بکف ہو کر خدا ﷻ اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے نہیں لڑے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ ﷻ نے بدر کے روز پانچ ہزار فرشتوں سے مدد فرمائی۔ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: بدر کے دن ایسی تیز ہوا چلی کہ اس سے پیشتر نہیں چلی تھی پھر دوبارہ ایسی ہی تند و تیز ہوا چلی حضور پُرنور ﷺ نے ہوا کی تیزی کی اس طرح تفصیل فرمائی ہے: پہلی مرتبہ جبرئیل علیہ السلام امین ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے دوسری بار جو ہوا چلی اس وقت میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے اور تیسری مرتبہ اسرافیل علیہ السلام آئے، ان کے ہمراہ بھی ایک ہزار فرشتے تھے۔

حضرت ابن عباس علیہ السلام فرماتے ہیں:

مجھ سے ایک غفاری شخص نے بیان کیا کہ میں اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ ایک پہاڑ پر ایسی جگہ کھڑا تھا جہاں سے بدر کا میدان صاف نظر آتا تھا، ہم اس وقت تک غیر مسلم تھے اور پہاڑ پر اس لئے چھپے ہوئے تھے کہ فریقین میں سے جو بھی شکست خوردہ ہو کر میدان سے بھاگے گا ہم اس کو لوٹ لیں گے کہ یکایک ہم نے پہاڑ کی طرف ایک ابر کو آتے ہوئے دیکھا جس میں سے گھوڑوں کی آواز آتی تھی اسی حیرت کے عالم میں ہم نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا تھا اقدم حیزوم'' (یہ حضرت جبرئیل کے گھوڑے کا نام تھا) یہ ایک ایسی ہیبت ناک آواز آئی تھی کہ چچازاد بھائی غش کھا کر گر پڑا اور وہ وہیں مر گیا، میں بھی بدحواس ہو گیا تھا مگر میں نے بہ ہزار دشواری خود کو سنبھالا۔

جنگ بدر میں ملائکہ ابلق گھوڑوں پر سوار تھے، مشرکین و کفار گھوڑوں کی آوازیں تو سنتے تھے مگر وہ گھوڑے کسی کو نظر نہیں آتے تھے، مجاہدین اسلام اور حضور ﷺ کے اصحاب باوقار رضی اللہ عنہم جب کسی کافر کو مارنے کا قصد فرماتے تھے تو یہ دیکھ کر حیرت میں رہ جاتے تھے کہ ابھی ان کا وار مقابل تک پہنچتا بھی نہ تھا کہ دشمن کا سرتن سے جدا ہو کر زمین پر گر پڑتا نظر آتا تھا

حقیقت بین نگاہوں نے یہ بھی دیکھا کہ فرشتوں کے وار دشمنوں کے سروں پر یا ان کے جوڑوں پر ہوتے ہیں۔

حضرت سیدنا رضوان علیہ السلام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَا عَيَّرَ الْمُشْرِكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالْفَاقَةِ قَالُوْا : مَا هٰذَا الرَّسُوْلُ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِذٰلِكَ فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَبُّ الْعِزَّةِ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ : وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ فَبَيْنَمَا جِبْرِيْلُ وَالنَّبِیُّ ﷺ يَتَحَدَّثَانِ اِذْ ذَابَ جِبْرِيْلُ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ الْهُوْذَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا لَكَ ذُبْتَ حَتّٰى صِرْتَ مِثْلَ الْهُوْذَةِ ؟ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! فُتِحَ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ فُتِحَ قَبْلَ ذٰلِكَ اِذْ عَادَ جِبْرِيْلُ اِلٰى حَالِهٖ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! اِبْشِرْ هٰذَا رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّةِ فَاَقْبَلَ رِضْوَانُ حَتّٰى سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ! رَبُّ الْعِزَّةِ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ، وَمَعَهٗ سَفَطٌ مِنْ نُوْرٍ يَتَلَالَأُ وَ يَقُوْلُ لَكَ رَبُّكَ : هٰذِهٖ مَفَاتِيْحُ خَزَائِنِ الدُّنْيَا مَعَ مَا لَا يَنْتَقِصُ لَكَ مِمَّا عِنْدِیْ فِی الْآخِرَةِ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ ، فَنَظَرَ النَّبِیُّ ﷺ اِلٰى جِبْرِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهٗ فَضَرَبَ جِبْرِيْلُ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَقَالَ : تَوَاضَعْ لِلّٰهِ فَقَالَ : يَا رِضْوَانُ لَا حَاجَةَ لِیْ فِی الدُّنْيَا فَقَالَ رِضْوَانُ : اَصَبْتَ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مشرکین نے حضور ﷺ کو فاقہ کا طعنہ دیا اور کہا ”یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے“ تو اس پر رسول اکرم ﷺ غمگین ہو گئے، تو آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ربّ العزت جل جلالہ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ (کی تسلی) کے لئے فرماتا

ہے: ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجے مگر وہ بھی کھانا کھاتے اور بازاروں میں (سودا سلف تجارت یا دعوت اسلام کے لئے) چلا کرتے تھے، پس اسی حالت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور نبی اکرم ﷺ آپس میں گفتگو فرما رہے تھے کہ اچانک جبرائیل علیہ السلام پگھل کر تیتر کی طرح (چھوٹے سے) ہو گئے، تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ تم پگھل کر ممولہ کی طرح ہو گئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آسمان کے دروازوں میں ایک دروازہ کھولا گیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا پھر اچانک اپنی پہلی حالت پر آ گئے اور عرض کیا:

اے محمد ﷺ! آپ خوش ہو جایئے یہ جنت کے داروغہ رضوان علیہ السلام ہیں، پھر حضرت رضوان علیہ السلام آپ کی طرف متوجہ ہوئے سلام کہہ کر عرض کی: اے محمد ﷺ! ربّ العزت جل جلالہ آپ کو سلام فرماتا ہے ان (رضوان علیہ السلام) کے ساتھ نور کی ایک تھیلی تھی، جو جگمگا رہی تھی (انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ) آپ کا ربّ جل جلالہ فرماتا ہے: یہ خزائن دنیا کی چابیاں ہیں، آپ لیں اس کے باوجود جو کچھ آپ کے لئے میرے پاس آخرت میں ہے اس سے مچھر کے پر برابر بھی کم نہ ہوگا (وہ سب بھی آپ ﷺ کو دیا جائے گا) تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف مشورہ طلب کرنے کی نگاہ سے دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف مارا اور عرض کیا: اللہ جل جلالہ کے سامنے تواضع فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے رضوان! دنیا میں میری کوئی حاجت نہیں ہے، تو رضوان علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ نے درست کیا، اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ کے ساتھ دوستی فرمائے۔

اس لئے مفسرین کا یہ نظریہ ہے کہ یہ آیت رضوان فرشتے کے بارے میں نازل ہوئی:

تَبٰرَكَ الَّذِیْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝ (پارہ ۱۸: سورۃ الفرقان: آیت ۱۰)

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمہارے لئے بہت بہتر اس سے

کردے جنتیں، جن کے نیچے نہریں بہیں اور کردے تمہارے لئے اُونچے اُونچے محل۔

[تفسیر درمنثور: جلد11: صفحہ 138: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 67: رقم الحدیث 237]

فوائد : اس روایت سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے:

(۱) وہ کلمات جو کفار رسول اللہ ﷺ کے متعلق استعمال کریں، اُن سے مسلمانوں کو احتراز لازمی ہے جیسے قرآن مجید میں ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ O (پارہ۱: سورۃ البقرۃ: آیت۱۰۴)

ترجمہ: اے ایمان والو "رَاعِنَا" نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

دور حاضرہ میں رسول اللہ ﷺ کو اپنے جیسا بشر ثابت کرنے کے لئے مخالفین ان کلمات کو خوب دہراتے ہیں، کیا وہ کھاتے پیتے نہیں تھے کیا انہوں نے یہ نہیں کیا، وہ نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔ (گویا یہ بھی کفار کی پیروی میں ہیں، معاذ اللہ۔ ابو محمد غفرلہ)

(۲) خداوندی خزانے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہیں۔

(۳) دنیا کی کسی شے کی آپ کو ضرورت نہیں، بلکہ دنیا و آخرت کی ہر شے کو آپ ﷺ کی ضرورت ہے۔

حضرت رضوان کا بارگاہِ رسول علیہ السلام میں سلام عرض کرنا

حضرت ابو عمران واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا تا کہ سرور عالم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کروں، راستے میں پانی ختم ہو گیا اور شدت پیاس سے بے حد تنگ ہو گیا پھر چاروں طرف سے مایوس ہو کر میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا، اچانک میں نے دیکھا کہ

ایک سبز پوش سبز گھوڑے پر بیٹھا ہوا تشریف لایا، اس کے ہاتھ میں سبز ہی رنگ کا پیالہ تھا اور پیالہ میں پانی بھی سبز ہی رنگ کا تھا، اس نے مجھے وہ پیالہ دیا اور میں نے جی بھر کے پانی پیا، میں نے دیکھا کہ پیالہ سے پانی کچھ بھی کم نہیں ہوا، سبز پوش نے مجھ سے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا: حضور ﷺ اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے مدینہ منورہ جا رہا ہوں، سبز پوش نے کہا: جب وہاں پہنچو اور سلام عرض کرو تو حضور ﷺ اور صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما سے عرض کرنا "رضوان یقرئکم السلام" رضوان (خازنِ جنت علیہ السلام) سلام عرض کرتا ہے۔

فائدہ : مدینہ منورہ کا سفر بڑا ہی مبارک سفر ہے اور مسافر مدینہ کے خادم رضوان جنت بھی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے وزیروں صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کی بہت بڑی شان ہے اور جنت والے بھی ان پر سلام بھیجتے ہیں پس ان سے عناد جنت و اہل جنت سے عناد ہے۔

روزہ دار اور حضرت سیدنا رضوان علیہ السلام

حدیث شریف میں ہے:

جب قیامت میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ اہل قبور کو قبروں سے اٹھنے کا حکم دے گا تو فرشتوں سے فرمائے گا کہ روزے داروں کو آگے بڑھ کر ملو کیونکہ وہ میری خاطر بھوکے پیاسے رہے، اب تم بہشت کی تمام اشیاء لے کر ان کے پاس پہنچ جاؤ، تو اس کے بعد رضوان علیہ السلام زور سے پکار کر کہے گا: اے جنت کے غلمان! نور کے بڑے بڑے تھال لاؤ، اس کے بعد دنیا کی ریت کے ذرّات اور بارش کی بوندوں کے اور آسمان کے ستاروں اور درختوں کے پتوں کے برابر میوہ جات اور کھانے پینے کی لذیذ اشیاء جمع کر کے روزہ داروں کے سامنے رکھ دی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا: جتنا مرضی کھاؤ پیو، یہ ان روزوں کے جزا ہے جو تم نے دنیا میں رکھے۔

دُرودخواں کی شان

ابن بشکوال حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی حضور پرُنور ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ تَعْظِيمًا لِحَقِّي خَلقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْقَوْلِ مَلَكًا لَهُ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَاٰخِرُ بِالْمَغْرِبِ يَقُوْلُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ : صَلِّ عَلَى عَبْدِيْ كَمَا صَلَّى عَلَى نَبِيِّ فَهُوَ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ـ

ترجمہ: جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے دُرود بھیجے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس دُرود سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پَر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس سے فرماتا ہے کہ دُرود بھیج اُس پر جیسے، اُس بندے نے دُرود بھیجا میرے نبی ﷺ پر، پس وہ فرشتہ قیامت تک اس پر دُرود بھیجتا رہتا ہے۔

[الترغیب فی فضائل الاعمال لامام ابن شاہین: صفحہ 14: رقم الحدیث 20: القول البدیع لامام سخاوی: صفحہ 121: الہدایۃ المبارکۃ لامام احمد رضا خان: صفحہ 12: رقم الحدیث 14]

امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

حضور پرنور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں، جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ دُرود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پَر جھاڑتا ہے اور خدا تعالیٰ جل جلالہ ہر قطرہ سے جو اس کے پروں سے ٹپکتا ہے، ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔

فائدہ : کیا ہی اعلیٰ مرتبہ ہے دُرود پڑھنے والوں کا کہ زندگی میں بھی پھر قیامت تک اس کے لئے اَنْ گنت فرشتے استغفار کرتے رہیں گے۔

اسلامی بھائی کو خوش کرنے پر قبر میں فرشتہ کی ڈیوٹی

امام ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ ''کتاب الثواب'' میں امام جعفر صادق سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے جد امجد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں:

جو کوئی شخص کسی مسلمان کو خوش کرے اللہ جل جلالہ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ اللہ جل جلالہ کی عبادت و توحید بیان کرتا رہتا ہے جب وہ بندہ قبر میں جاتا ہے، یہ فرشتہ اس کے پاس آ کر کہتا ہے: کیا مجھے پہچانتا ہے؟ میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی، آج میں وحشت میں تیرے دل کو بہلاؤں گا اور تیری محبت تجھے سکھاؤں گا اور قولِ ایمان پر تجھے ثابت کروں گا اور قیامت کے ہر مشہد میں میں تیرے ساتھ رہوں گا اور اللہ عزوجل کے نزدیک تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مکان تجھے دکھاؤں گا۔

[قضاء الحوائج لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 86 رقم الحدیث 115]

ایک فرشتے کو تعظیم مصطفیٰ ﷺ بجا نہ لانے پر سزا

''جامع المعجزات'' میں ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے، جسے علامہ محمد بشیر کوٹلی لوہاراں نے ''جانِ ایمان'' کے عنوان سے نظم کا جامہ پہنایا ہے، پڑھئے اور اپنے ایمان وایقان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

علامہ محمد رہادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں:

معراج کی نعمت عظمیٰ کے کچھ عرصہ بعد حضرت جبریل امین رحمۃ للعالمین ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آج ایک عجیب بات عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، یہ آپ کے معراج سے پہلے کا واقعہ ہے کہ آسمان پر میں نے ایک بہت عزت و وقار کے مالک فرشتے کو دیکھا جو:

ایک مرصع تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذی وقار
اور فرشتے تخت کے ماحول تھے ستر ہزار
وہ فرشتے مقتدی تھے اور یہ ان کا امام
کر رہے تھے ذکر حق مل کر یہی تھا ان کا کام

یارسول اللہ ﷺ! وہ فرشتہ ایک دن تو شان وشوکت اور رفعت ومنزلت کی بلندیوں پر فائز دیکھا مگر چند دن بعد کوہ قاف سے میرا گزر ہوا تو نہایت دردناک آواز سنی، میں وہاں پہنچا، جہاں سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی تو حضور! کیا بتاؤں اور کیسے بیان کروں کہ میں نے کیا دیکھا:

اللہ اللہ ربّ کے بھی کیا بے نیازی کے ہیں کام
یا نبی یہ تھا وہی جو تھا فرشتوں کا امام
تخت پر دیکھا تھا اس کو ایک دن افلاک پر
اور اس دن دیکھتا ہوں رو رہا ہے خاک پر
اس کے خادم تھے فرشتے ایک دن ستر ہزار
آج یاں تنہا پڑا ہے کوئی حامی ہے نہ یار

یارسول اللہ ﷺ! میں یہ منظر دیکھ کر حیران ہوگیا کہ یہ وہی معزز ومعظم فرشتہ جو ستر ہزار فرشتوں کا امام تھا، آج بے کس وتنہا پہاڑوں میں پڑا ہوا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں، رورہا ہے اور زاروقطار رورو کر حق تعالیٰ ﷻ سے معافی طلب کررہا ہے۔

سرکار ﷺ! جب میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے انقلاب کی وجہ دریافت کی نیز زوال کے مرتبہ کا سبب پوچھا تو پکار اٹھا:

لیلۃ المعراج کو بیٹھا تھا اپنے تخت پر
ذکر حق میں محو تھا اور ما سویٰ سے بے خبر
سرور دو کون محبوب خدائے بحر و برّ
میرے آگے سے ہوا ان کی سواری کا گزر
محو، ذکر حق میں ہو کر لے رہا تھا ربّ کا نام
بہر تعظیم محمد رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہوئی میرے لئے وجہِ زوال
آگیا اپنی جلالت میں ربّ ذو الجلال

بس اے جبریل! مجھ سے جونہی لغزش واقع ہوئی تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس بات پر اپنے جلال میں آگیا اور میری ساری عبادت کے عدم قبولیت کا اعلان فرمادیا اور حکم فرمایا:

نکل جا تو اس جگہ سے اے فرشتے پُر غرور
کیوں نہ کی تعظیم آیا سامنے جب میرا نور
یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نا منظور ہے
دور ہے جو میرے احمد سے، وہ مجھ سے دور ہے
وہ عبادت ہی نہیں جس میں نہ ہو حُبِّ رسول
جن میں بو پائی نہیں جاتی وہ ہیں کاغذ کے پھول

اے جبریل! اسی دن سے اللہ تعالیٰ ﷻ نے معتوب فرما کر مجھے تخت عزت سے اُتار کر یہاں پھینک دیا ہے، اب ہر وقت اس سے معافی مانگ رہا ہوں، تاحال میری توبہ منظور نہیں ہوئی: اے جبرائیل! تو ہی میرے لئے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ ﷻ مجھے معاف کردے۔

یارسول اللہ ﷺ! مجھے بڑا رحم آیا اور میں نے اللہ تعالیٰ ﷻ سے بصد عجز و نیاز اس کی معافی کے لئے دعا کی، حضور ﷺ! آپ کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ ﷻ کا دریائے رحم وکرم جوش میں آیا، میری دعا قبول ہوئی اور مجھے ارشاد ہوا: جبریل! اس معتوب فرشتے سے کہو:

تم اگر یہ چاہتے ہو رحمتوں کا ہو وُرود
تو میرے محبوب پر ایک بار پڑھ ڈالو دُرود

یارسول اللہ ﷺ! میں نے کہا کہ حضور ﷺ پر دُرود پڑھوتا کہ تجھے معافی مل جائے، چنانچہ اس نے بڑے ذوق وشوق سے آپ پر دُرود وسلام پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے اسے معاف کردیا ہے۔ اور حضور ﷺ!

آج میں نے پھر اسے دیکھا ہے اپنے تخت پر
پڑھتا رہتا ہے درود اب آپ پر وہ بیشتر

فائدہ : یہ نظم لکھ کر آخر میں سلطان الواعظین دامت برکاتہم فرماتے ہیں: میرے بزرگو! یہ سارا واقعہ میں نے نظم میں لکھ کر مقطع میں یہ لکھا ہے کہ:

اے بشیر اس واقعہ میں یہ سبق موجود ہے
کہ بجز حُبِّ نبی ذکرِ خدا مردود ہے

سوال : فرشتے تو غیر مکلّف ہوتے ہیں اور معصوم بھی پھر اس فرشتہ کو سزا کیسی؟

جواب : عظمت انبیاء **علیہم السلام** کے متعلق مکلّف غیر مکلّف برابر ہیں، اس میں کوتاہی عمداً تو کفر ہے جیسے ابلیس لعین کا حال سب کو معلوم ہے اور سہواً وخطاً پر بھی گرفت ہے جیسے اس فرشتے کا حال ہے اور ہاروت و ماروت کا یہی معاملہ ہے اگر انہیں ملائکہ سے تسلیم کیا جائے، عالم ارواح میں ہم سب غیر مکلّف تھے لیکن جن ارواح نے نبی پاک ﷺ کے لفظ ''بلیٰ'' بولنے کے بعد جس نے پیروی نہ کی، وہ کافر ہوئے جس کی تفصیل ''روح البیان'' وغیرہ

میں ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلانِ حج کا جواب نہ دیا انہیں حج نصیب نہ ہوا، یہ ان کے لئے گویا ایک قسم کی سزا ہے کہ انہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کی قدر نہ کی۔

و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ و أصحابہ اجمعین

فقط والسلام

ھذا رقم قلم الفقیر القادری ابی الصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور، پاکستان

تمت

فہرس المصادر والمراجع

نمبر	کتاب	مصنف	ناشر
1	ترجمہ کنزالایمان	امام اہلسنّت شاہ احمد رضا محدث حنفی	متفرق مطابع
2	فضائل القرآن	امام ابوعبید القاسم بن سلام ہروی بغدادی	مطبعۃ فضالۃ، سعودی عرب
3	تفسیر امام مجاہد	امام المفسرین سیدنا مجاہد بن جبر قرشی	دارالفکر الاسلامی، بیروت
4	تفسیر ابن جریر طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید طبری	مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر
5	تفسیر ابن ابی حاتم	امام عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم رازی	مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، مکہ مکرمہ
6	تفسیر ابن ابی زمنین	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن ابی زمنین	الفاروق الحدیثیۃ، مصر
7	تفسیر زادالمسیر	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن جوزی قرشی	دارابن حزم، بیروت
8	تفسیر کبیر	امام محمد فخرالدین بن ضیاءالدین رازی	دارالفکر، بیروت
9	تفسیر قرطبی	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر قرطبی	مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
10	تفسیر ابن کثیر	امام ابوالفداء اسماعیل بن عمر دمشقی	دارطیبہ، ریاض
11	تفسیر دُرِمنثور	امام ابوالفضل جلال الدین سیوطی شافعی	مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر
12	مؤطا امام مالک	امام الائمہ مالک بن انس اصبحی حمیری	داراحیاء التراث العربی، بیروت
13	بخاری شریف	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	دارالکتاب العربی، بیروت
14	بخاری شریف	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	دارابن کثیر، بیروت
15	مسلم شریف	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری	دارطیبہ، ریاض
16	ابن ماجہ شریف	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی	مکتبۃ المعارف، ریاض
17	ابوداؤد شریف	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث	مکتبۃ المعارف، ریاض
18	نسائی شریف	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب	مکتبۃ المعارف، ریاض
19	مصنف عبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی	المکتب الاسلامی، بیروت
20	مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم	مکتبۃ الرشد، ریاض
21	مسند احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی	مؤسسۃ الرسالہ، بیروت

نمبر	کتاب	مصنف	ناشر
22	فضائل الصحابۃ	امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی	دارالعلم، سعودی عرب
23	الادب المفرد	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت
24	نوادرالاصول	امام ابوعبداللہ محمد بن علی حکیم ترمذی	مکتبۃ الامام البخاری، مصر
25	کتاب الضعفاء	امام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ عقیلی	دارالصمیعی، ریاض
26	المجالسۃ وجواہر العلم	امام ابوبکر احمد بن مروان دینوری	دارابن حزم، بیروت
27	صحیح ابن حبان	امام ابوحاتم محمد بن حبان بستی	مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
28	معجم کبیر	امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی	مکتبۃ ابن تیمیہ، قاہرہ
29	معجم اوسط	امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی	دارالحرمین، مصر
30	معجم صغیر	امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی	دارالکتب العلمیہ، بیروت
31	مسند الشامیین	امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی	مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
32	کتاب الشریعہ	امام ابوبکر محمد بن حسین آجری بغدادی	دارالوطن، ریاض
33	کتاب العظمہ	امام ابوالشیخ عبداللہ بن محمد اصبہانی	دارالعاصمہ، ریاض
34	الترغیب	امام ابوحفص عمر ابن شاہین	دارالکتب العلمیہ، بیروت
35	تعظیم قدر الصلوٰۃ	امام محمد بن نصر بن الحجاج مروزی	مکتبۃ الدار، مدینہ منورۃ
36	مستدرک للحاکم	امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری	دارالحرمین، مصر
37	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	مکتبۃ الرشد، ریاض
38	سنن کبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	دارالکتب العلمیہ، بیروت
39	الاسماء والصفات	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	مکتبۃ السوادی، مصر
40	جامع بیان العلم	امام حافظ یوسف ابن عبدالبر قرطبی	دارالکتب العلمیہ، بیروت
41	مسند بزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار	مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورۃ
42	الفردوس بماثور الخطاب	امام ابوشجاع شیرویہ دیلمی	دارالکتب العلمیہ، بیروت
43	الفائق فی غریب الحدیث	علامہ جاراللہ محمود بن عمر زمخشری	دارالفکر، بیروت
44	النہایۃ فی غریب الحدیث	امام مجدالدین جزری ابن الاثیر	داراحیاء التراث العربی، بیروت
45	الاحادیث المختارۃ	امام ضیاءالدین محمد مقدسی حنبلی	دارخضر، بیروت

46	کتاب الاذکار	امام محی الدین یحییٰ ابن شرف نووی	مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، مکہ مکرمۃ
47	اتحائف الزائر	امام حافظ ابوالیمن ابن عساکر	مرکز اہلسنّت برکاتِ رضا، ہند
48	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی	المکتب الاسلامی، بیروت
49	مجمع البحرین	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی	مکتبۃ الرشد، ریاض
50	کشف الاستار	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی	مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
51	موارد الظمآن	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی	دارالثقافۃ العربیہ، دمشق
52	مجمع الزوائد	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی	دارالکتب العلمیہ، بیروت
53	المطالب العالیہ	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	دارالعاصمہ، ریاض
54	القول البدیع	امام شمس الدین محمد سخاوی	دارالریان، مصر
55	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی شافعی	دارلکتب العلمیہ، بیروت
56	الحبائک فی اخبار الملائک	امام جلال الدین سیوطی شافعی	دارالکتب العلمیہ، بیروت
57	کنزالعمال	امام علاءالدین علی متقی ہندی	دارالکتب العلمیہ، بیروت
58	فتح الباری	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	دارالمعرفۃ، بیروت
59	مرقاۃ المفاتیح	امام علی بن سلطان محمد القاری حنفی	مکتبہ امدادیہ، ملتان
60	اشعۃ اللمعات	امام شیخ عبدالحق محدث دہلوی	فرید بک سٹال، لاہور
61	شفاء السقام	امام تقی الدین علی سبکی شافعی	مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور
62	مطالع المسرات	امام محمد مہدی فاسی مالکی	مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور
63	سیر اعلام النبلاء	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی	بیت الافکار الدولیۃ، مصر
64	لسان المیزان	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی	دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت
65	اخبار المدینہ	امام محمد بن حسن ابن زبالۃ	مکتبہ مدینہ منورۃ (۱۴۲۴ھ)
66	تاریخ کبیر	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	دارالکتب العلمیہ، بیروت
67	تاریخ طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید طبری	دارالمعارف، مصر
68	اخبار مکہ	امام ابوالولید محمد بن عبداللہ ازرقی	مکتبۃ الاسدی، بیروت
69	دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	دارالکتب العلمیہ، بیروت

70	تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن ابن عساکر	دارالفکر، بیروت
71	مدارج النبوۃ	امام شیخ عبدالحق محدث دہلوی	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
72	کتاب الزہد	امام الائمہ عبداللہ بن مبارک	دارالکتب العلمیہ، بیروت
73	کتاب الزہد	امام الائمہ وکیع بن جراح	مکتبہ الدار، مدینہ منورۃ
74	کتاب الزہد	امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی	دارالکتب العلمیہ، بیروت
75	کتاب الزہد	امام حافظ ابن ابی الدنیا قرشی	دار ابن کثیر، دمشق
76	کتاب المرض	امام حافظ ابن ابی الدنیا قرشی	دارالسلفیہ، بمبئی انڈیا
77	کتاب القبور	امام حافظ ابن ابی الدنیا قرشی	مکتبۃ الغرباء، مدینہ منورہ
78	کتاب ذکر الموت	امام حافظ ابن ابی الدنیا قرشی	مکتبۃ الفرقان، عجمان
79	حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی	دارالکتب العلمیہ، بیروت
80	اثبات عذاب القبر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	دارالفرقان، عمان
81	التذکرۃ	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی	دارالمنہاج، ریاض
82	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی شافعی	دارالکتب العلمیہ، بیروت
83	شرح عقائد	امام علامہ سعدالدین تفتازانی	مکتبۃ البشریٰ، کراچی
84	نبراس شرح عقائد	امام علامہ عبدالعزیز پرہاروی	مکتبۃ حقانیہ، ملتان
85	الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین سیوطی شافعی	مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ
86	فتاوی تاتارخانیہ	امام عالم بن علاء انصاری اندرپتی	قدیمی کتب خانہ، کراچی
87	فتاوی شامی	امام محمد امین ابن عابدین شامی	دارالکتب العلمیہ، بیروت
88	فتاوی عالمگیری	امام شیخ نظام الدین و جماعۃ العلماء الہند	قدیمی کتب خانہ، کراچی